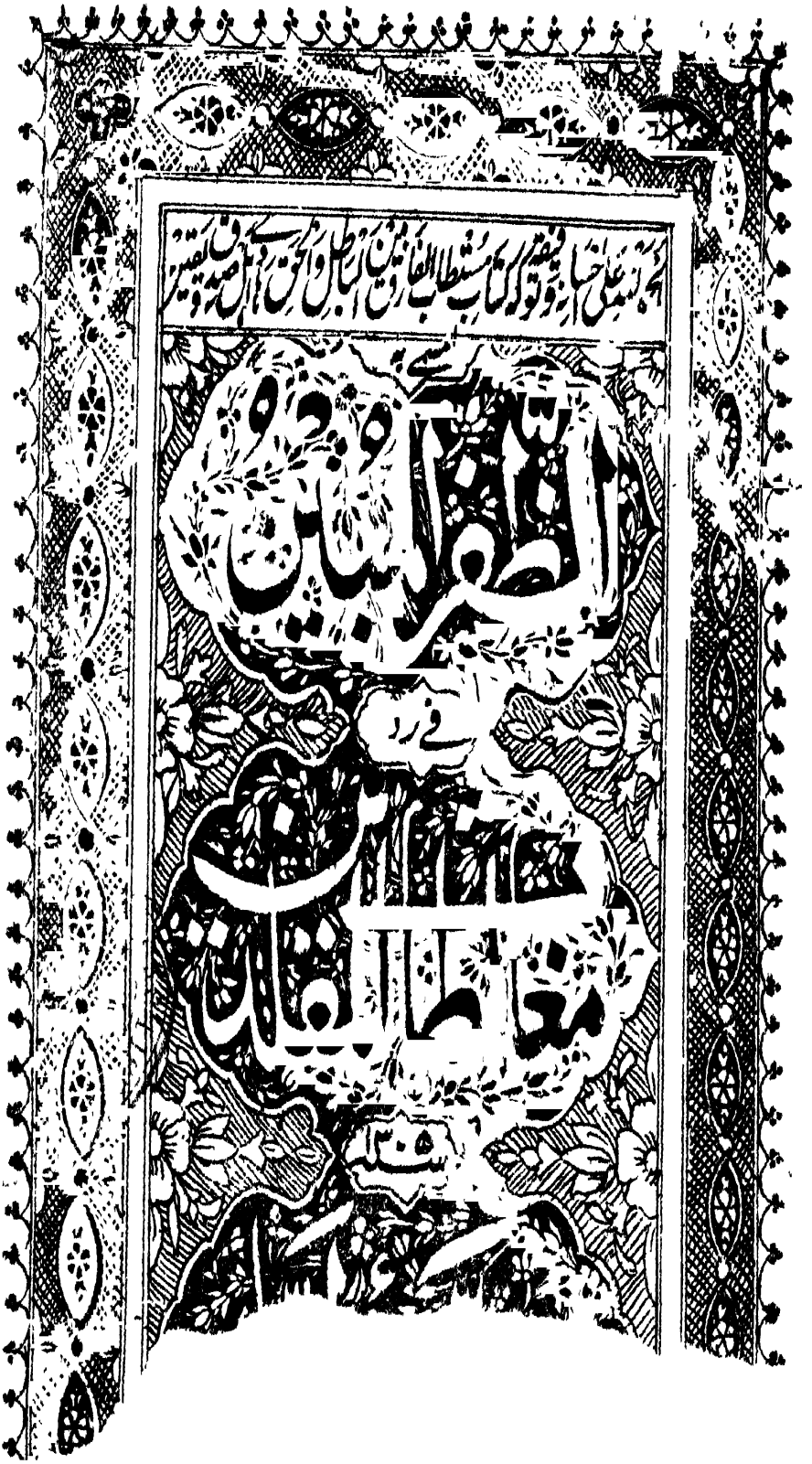
بحمد اللہ جناب مولوی محمد صدیق صاحب نے کتاب مستطاب الفارق بین الباطل والحق
سے
الظفر المبین
فی رد
مغالطات الفارق
سنہ ۱۳۰۵

فہرست مطالب کتاب الظفر المبین ومغالطہ المخالفین

مطالب	صفحہ
پہلا مغالطہ	۳
مقلدون کا اس مغالطہ کے جواب مین کہنا	//
کہ ہمکو قرآن سے مطلب نکالنا نہین آتا	
اور حدیث پر چلنا	
جائز نہین ✣	
حدیث کی اسناد کے بیان مین	۴۲
دوسرا مغالطہ	//
مقلدون کا اس مغالطہ کے جواب مین کہنا	//
کہ ہمکو اس سے کیا مطلب کہ حدیث	
صحیح ہے یا ضعیف ہمکو تو اپنے	
امام کی تقلید کرنا واجب ہے	
قیاس کے مشروع نہونیکے بیان مین	۴۳
تیسرا مغالطہ	//
مقلدون کا اس مغالطہ کے جواب مین کہنا	//
کہ ہم تو اپنے امام کی تقلید	
کرتے ہین	
چوتھا مغالطہ	۴۴
مقلدون کا اس مغالطہ کے جواب مین کہنا	//
کہ ہم تو اپنے امام کی تقلید	
اس لیے کرتے ہین کہ	
وہ ہم سے زیادہ	
قرآن و حدیث کو سمجھتے تھے	
پانچوان مغالطہ	۴۵
مقلدون کا اس مغالطہ کے جواب مین کہنا	//
کہ ہم تو اپنے امام کی تقلید	
اس لیے کرتے ہین کہ	
وہ ہم سے زیادہ	
متقی اور پرہیزگار تھے	
چھٹا مغالطہ	۴۶
مقلدون کا اس مغالطہ کے جواب مین کہنا	//
کہ ہم تو اپنے امام کی تقلید	
اس لیے کرتے ہین کہ	
وہ ہم سے زیادہ	
عالم فاضل محدث اور مفسر	
فقیہ تھے	
ساتوان مغالطہ	۴۷

مطالب	صفحہ
حرام نہ ہونیکے بیان مین۔	
چار رکعت والی نماز مین بائیس تکبیرین سنت ہونیکے بیان مین۔	۶۲
پانی کے بیانمین	۶۳
گیارہوان مغالطہ	//
امام اعظم کے مقلدون کے اس مغالطہ کے جواب مین کہ کہتے ہین پانی کے لوٹے کے اندر اگر کوئی پیشاب ملا دے تو حدیث پر چلنے سے اسکو ناپاک نہین سمجھتے ہین۔	//
قلتین کیحدیث کی صحت اور اسپر عمل کرنیوالون کے بیان مین۔	۶۵
قلتین کیحدیث کو مضطرب کہنے والونکا جواب	//
حد پانی کثیر کی دہ در دہ کہنی محض بے اصل ہے	۶۹
ایمانکے کم اور زیادہ ہونیکے بیانمین	۷۰
بارہوان مغالطہ	//
مسئلہ اول قرآن اور حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک ایمان کا نہ زیادہ اور نہ کم ہونیکے بیانمین	//
پاکی نجاستون کے بیانمین	۷۶
مسئلہ دوم پیغمبر کی صحیح صحیح حدیثون کے خلاف امام اعظم کے نزدیک جو لڑکا کہ ہنوز طعام نہین کہاتا اگر وہ کپڑے	//

مطالب	صفحہ
وغیرہ پر پیشاب کرے تو بدون دھونے کے وہ کپڑا پاک نہین ہوتا۔	
مسئلہ سوم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک اونٹ کا پیشاب دوا کے لیے حلال نہ ہونے کے بیان مین۔	۷۹
مسئلہ چہارم پیغمبر کی صحیح حدیثون کے خلاف امام اعظم کے نزدیک کتے کے جوٹھی برتن کو تین بار دھونیکے بیانمین	۸۰
مسئلہ پنجم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک شراب کا سرکہ بنانا اور اُس کا کھانا پینا حلال ہونے کے بیان مین۔	۸۵
تیمم کے بیان مین	۸۷
مسئلہ ششم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک تیمم مین دو ضرب ہین ایک ضرب منہ کے لیے اور ایک ضرب کہنیون تک ہاتھون کے لیے۔	//
پگڑی پر مسح کرنیکے بیانمین	۹۳
مسئلہ ہفتم پیغمبر کی صحیح حدیثون کے خلاف امام اعظم کے نزدیک پگڑی پر	//

مطالب	صفحہ
بہت سی مسئلون مین امام اعظم سے دو دو	۴۹
تین تین روایتین مختلف ایک مسئلہ خاص	
مین منقول ہونے کے بیان مین۔	
نانوان مغالطہ	۵۶
مقلدونکی اس مغالطہ کے جواب مین کہ کہتے ہین بہ نسبت حدیث	″
کی کتابون کے فقہ کی کتابین بہت آسان ہین۔	
حدیث کے اقسام کے بیان مین۔	۵۱
جو شخص جانکر موضوع حدیث کو سند پکڑے اس	۵۲
کے جہنمی ہونے کے بیان مین۔	
دسوان مغالطہ	″
مقلدونکی اس مغالطہ کے جواب مین کہ کہتے ہین ائمہ مجتہدین	″
نے تمام مسائل حدیث ہی سے نکالے ہین	
مخفیات صحابہ کے بیانمین	۵۳
مخفیات حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے بیان مین	″
متوفی کی میراث مہ	
حصہ دلوانے	
مخفیات حضر	
جنبی کے لیے تیم	
منہا ورہا تہ	
کافی ہونے۔	
مہر زیادہ مقرر کر	

مطالب	صفحہ
متعہ کے حکم مین	۵۴
جسجگہ وبا پڑی ہو وہان نہ جائے اور جہان رہتا	۵۵
ہو وہان سے وبا کے خوف سے نہ بھاگنے کے	
طواف وداع کے بیان مین۔	۵۶
مخفیات حضرت عثمان رضؓ کے بیان مین۔	″
جس عورت کا خاوند جس گھر مین مرے اس عورت	۵۷
کو اسی گھر مین عدت کاٹنے کے بیان مین	
مخفیات حضرت علی رضؓ کے بیان مین۔	″
حاملہ عورت کی عدت کے بیان مین۔	″
جس عورت کا مہر نہ مقرر کیا گیا ہو اور اس کا	۵۸
شوہر بدون دخول کرنیکے اس سے مرگیا ہو اسکو	
مہر مثل دلوانے کے بیان مین۔	
مخفیات زید بن ثابت اور عباس اور ابن عباس	″
اور حضرت فاطمہ اور حضرت عائشہ اور ابن	
مسعود وغیرہ صحابہ کے بیان مین۔	

مطالب	صفحہ
پر عمل کرتے ہین وہ لوگ مسلمان نہین ہین۔	
امامون کے بری ہونیکے بیان مین	۱۲۸
جماعت کے بیان مین	۱۲۹
مسئلہ سیزدہم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک جو شخص عصر یا مغرب یا فجر کی اپنی فرض نماز پڑہکر کسی مسجد مین چلا جاوے اُسکو اُس جماعت مین شامل نہ ہونے کے بیان مین۔	〃
امامت کے بیان مین	۱۳۰
مسئلہ چہاردہم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک اندہے کے پیچہے نماز مکروہ ہونیکے بیان مین۔	〃
مسئلہ پانزدہم پیغمبر کی صحیح حدیثون کے خلاف امام اعظم کے نزدیک امام کو سمع اللہ لمن حمدہ کے ساتہہ ربنا لک الحمد کہنے کی ممانعت کے بیان مین۔	۱۳۱
مسئلہ شانزدہم پیغمبر کی صحیح حدیثون کے خلاف امام اعظم کے نزدیک عورت کو عورتون کی امامت کرنی مکروہ ہونے کے بیان مین	۱۳۲

مطالب	صفحہ
مسئلہ ہفدہم پیغمبر کی صحیح حدیثون کے خلاف امام اعظم کے نزدیک مرد کو موندہے تک ہاتہہ اُٹہانی اور عورت کو کانون تک اُٹہانے منع ہونیکے بیان مین۔	۱۳۵
صف مین اکیلا کہڑی ہونیکے بیان مین	۱۳۹
مسئلہ ہژدہم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک امام کے پیچہے صف مین اگر جگہہ ہے تو نماز اکیلے کی مکروہ ہے اور اگر جگہہ نہین ہے تو نہین مکروہ۔	〃
رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ مین طمانیت کے بیان مین	۱۴۱
مسئلہ نوزدہم پیغمبر کی صحیح حدیثون کے خلاف امام اعظم کے نزدیک رکوع اور سجود مین طمانیت فرض نہ ہونیکے بیان مین	〃
مسئلہ بستم پیغمبر کی صحیح حدیثون کے خلاف امام اعظم کے نزدیک دو سجدونکے درمیان بیٹہنا فرض نہ ہونے کے بیان مین۔	۱۴۴
مسئلہ بست ویکم پیغمبر کی صحیح حدیثون کے خلاف امام اعظم کے نزدیک قومہ مین کہڑا ہونا فرض نہ ہونیکے بیان مین۔	〃
بعد دونون سجدونکی جلسہ استراحت کے بیان مین	〃

مسح جائز نہ ہونے کے بیان مین۔	
آفتاب کے نکلنے سے پہلے اور ڈوبنے سے پہلے جسنے ایکرکعت نماز پائی ہو اُسکی نماز جائز نہ ہونیکے بیانمین	۹۴
مسئلہ ہشتم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک جس شخص نے پہلے نکلتے آفتاب کے ایک ہی رکعت نماز کی پائی ہو اُس کی نماز جائز نہ ہونیکے بیان مین۔	″
نماز مین قرارت پڑھنیکے بیانمین	۹۵
مسئلہ نہم صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک نماز مین قرآن دیکھکر پڑھنے سے نماز باطل ہونے کے بیان مین۔	″
مسئلہ دہم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک ظہر کی اول دو رکعتون مین برابر کی سورتین پڑھنے کے بیان مین۔	۹۶
مسئلہ یازدہم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک فرض نماز کی پچھلی دو رکعتون مین بغیر کسی چیز کے پڑھنے اور صرف سبحان اللہ ہی پڑھنے سے نماز جائز ہونے کے بیان مین۔	۹۷
نماز مین آمین کہنے کے بیانمین	″
مسئلہ دوازدہم پیغمبر کی صحیح حدیثون کے خلاف امام اعظم کے نزدیک نماز مین آمین پکارکر کہنی مکروہ ہونے کے بیانمین	۹۸
نماز مین آمین پکار کر کہنے کے بیان مین	″
نماز مین خفیہ آمین ثابت نہ ہونے کے بیان مین۔	۱۱۴
جنازکی دعاؤن کو پکارکر پڑھنے کے بیانمین	۱۱۵
پکارکر دعا مانگنے کے بیان مین۔	۱۱۸
یہہ جو حنفیہ کہتے ہین کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلہ مین ظنی پر عمل جائز نہین اُنکے اس اپنے قاعدے کے پابند نہ رہنے کے بیان مین۔	۱۲۲
غلام اور لڑکے اور عورت اور بیمار اور مسافر پر جمعہ واجب ہونیکے بیان مین	۱۲۳
ایک وضو سے کئی نمازین پڑھنے کے بیان مین	۱۲۸
جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اُسکے پیغمبر کے حکم کے خلاف اپنے امامون کی راہ نکالی ہوئی	

مطالب	صفحہ
امام اعظم کے نزدیک تین رکعت وتر مین دو رکعت پڑھکر سلام نہ پھیرنے کے بیان مین	
مسئلہ ۳۳ سی وسوم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک ایک رکعت وتر جائز نہ ہونیکے بیان مین۔	۱۷۵
مسئلہ ۳۴ سی دچہارم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک نماز وتر بیٹھکر پڑھنے اور سواری پر پڑھنے جائز نہ ہونے کے بیان مین۔	۱۷۶
مسئلہ ۳۵ سی وپنجم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک نماز نفل زیادہ آٹھ رکعت سے ایک سلام سے پڑھنی مکروہ ہونیکے بیان مین۔	۱۷۷
صبح اور مغرب کی نماز مین قنوت پڑھنے کے بیان مین	〃
مسئلہ ۳۶ سی وششم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک سوائے نماز وتر کے اور نمازونمین دعا قنوت پڑھنی درست نہ ہونے کے بیان مین۔	〃
نماز جمعے کے بیان مین	۱۷۹
مسئلہ ۳۷ سی وہفتم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف	〃

مطالب	صفحہ
امام اعظم کے نزدیک تین جمعہ کی نماز جائز نہ ہونے کے بیان مین۔	۱۸۱
نماز استسقا کے بیان مین	
مسئلہ ۳۸ سی وہشتم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک استسقا مین جماعت کے ساتھ نماز پڑھنی سنت نہ ہونیکے بیانمین	〃
مسئلہ ۳۹ سی ونہم پیغمبر کی صحیح حدیث کی خلاف امام اعظم کے نزدیک نماز استسقا مین امام کو بھی اور قوم کو بھی چادر لپیٹ کر اوڑھنی سنت نہ ہونے کے بیان مین	۱۸۳
مسئلہ ۴۰ سی چہلم پیغمبر کی صحیح حدیث کی خلاف امام اعظم کے نزدیک استسقا مین خطبہ جائز نہ ہونیکے بیانمین	۱۸۴
گہن کی نماز کے بیان مین	۱۸۵
مسئلہ ۴۱ سی چہل ویکم پیغمبر کی صحیح حدیث کی خلاف امام اعظم کے نزدیک سورج گہن کی نماز مین ہر رکعت مین ایک ہی رکوع ہونیکے بیانمین	〃
مسئلہ ۴۲ سی چہل ودوم پیغمبر کی صحیح حدیث کی خلاف امام اعظم کے نزدیک نماز گہن مین خطبہ جائز نہ ہونیکے بیانمین۔	۱۸۸
مسئلہ ۴۳ سی چہل وسوم پیغمبر کی صحیح حدیث کی خلاف امام اعظم کے نزدیک گہن کی نماز مین قرات	۱۸۹

مطالب	صفحہ
مسئلہ بست و دوم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک پہلی رکعت اور تیسری رکعت مین بعد دونون سجدونکے جلسہ استراحت کا سنت نہ ہونیکے بیان مین	۱۴۴
قعدہ کے بیان مین	۱۴۷
مسئلہ بست و سوم پیغمبر کی صحیح حدیثون کے خلاف امام اعظم کے نزدیک قعدہ دوسرون پہلے قعدہ کیطرح بیٹھنے کے بیان مین۔	"
مسئلہ بست و چہارم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک قبل نماز مغرب دو رکعت سنت منع ہونیکے بیان مین۔	"
سنتون کے بیان مین	۱۵۰
مسئلہ بست و پنجم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک بعد سنت فجر کے بات کرنیسے ثواب کم ہو جانیکے بیان مین۔	"
مسئلہ بست و ششم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک فجر کی سنت اور فرض کے درمیان مین لیٹنا منع ہونیکے بیان مین۔	۱۵۱
مسئلہ بست و ہفتم پیغمبر کی صحیح حدیث کے	۱۵۳

مطالب	صفحہ
خلاف امام اعظم کے نزدیک جماعت کھڑی ہو جانے کے بعد مسجد کے دروازے سنتین پڑہکر جماعت مین شامل ہونیکے بیان مین	
مسئلہ بست و ہشتم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک اگر فجر کی سنتین نہ پڑہی گئی ہون تو پڑہنا انکا بعد فرض صبح کے قبل نکلنے آفتاب اور بعد نکلنے آفتاب کے جائز نہ ہونیکے بیان مین۔	۱۵۵
ایک وقت مین دو نمازونکی پڑہنے کے بیان مین	۱۵۸
مسئلہ بست و نہم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک ایک وقت مین دو نمازون کو جمع کرکے نہ پڑہنے کے بیان مین۔	"
نماز وتر کے بیان مین۔	۱۶۵
مسئلہ سی ام پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک نماز وتر تین ہی رکعت ہوتی ہے نہ کم اور نہ زیادہ	"
مسئلہ سی و یکم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک دو رکعت پڑہکر تشہد مین بیٹھے اور سلام نہ پھیرے اور تیسری رکعت پڑہکر سلام پھیرے۔	۱۶۹
مسئلہ سی و دوم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف	۱۶۰

مطالب	صفحہ
اعتکاف کے بیانمین	۲۰۱
مسئلہ ۵۳ پنجاہ وسوم پیغمبرؑ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک اعتکاف مین بیٹھنے کو قبل غروب آفتاب کے اعتکاف کے بیٹھنے کے بیان مین۔	″
احکام حج کے بیانمین	۲۰۲
مسئلہ ۵۴ پنجاہ وچہارم پیغمبرؑ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک جس محرم کے پاس تہ بند نہ ہو پائجامہ ہی ہو تو اسکو پائجامہ توڑکر تہ بند بنا لینے کے بیان مین۔	″
مسئلہ ۵۵ پنجاہ وپنجم پیغمبرؑ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک قبل ذبح سر منڈوانے سے دم آنے کے بیان مین	۲۰۳
مسئلہ ۵۶ پنجاہ وششم پیغمبرؑ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک شعار منع ہونے کے بیان مین۔	۲۰۴
مدینہ کے حرم ہونیکے بیانمین	۲۰۵
مسئلہ ۵۷ پنجاہ وہفتم پیغمبرؑ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک مدینہ کا حرم نہ ہونے کے بیان مین۔	″
قربانی کے بیان مین۔	۲۰۸

مطالب	صفحہ
مسئلہ ۵۸ پنجاہ وہشتم پیغمبرؑ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک شہر والے اگر گاؤن مین اپنی قربانی بھیج دین تو بعد صبح قبل نماز عید انکو قربانی کرنے کے جواز کے بیان مین۔	۲۰۸
عقیقے کے بیان مین۔	۲۰۹
مسئلہ ۵۹ پنجاہ ونہم پیغمبرؑ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک عقیقہ نکرنیکے بیانمین	″
بیع کے بیان مین	۲۱۱
مسئلہ ۶۰ شصتم پیغمبرؑ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک کتے کی بیع جائز ہونیکے بیانمین	″
مسئلہ ۶۱ شصت ویکم پیغمبرؑ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک بلی کی بیع جائز ہونیکے بیان مین۔	۲۱۸
مسئلہ ۶۲ شصت ودوم پیغمبرؑ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک جو شخص اپنی اونٹنی یا بکری کے تھنون مین دودھ بند کرکے اسکو بیچ ڈالے تو انکے واپس دینے کے بیان مین۔	۲۱۹
مسئلہ ۶۳ شصت وسوم پیغمبرؑ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک مدبر کی بیع جائز نہ ہونے کے بیان مین۔	۲۲۱
مسئلہ ۶۴ شصت وچہارم پیغمبرؑ کی صحیح حدیث کے	۲۲۳

مطالب	صفحہ
آہستہ پڑہنے کے بیان مین۔	
سجدہ سہو کے بیان مین	۱۸۹
مسئلہ ۴۴ چہل و چہارم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک جو شخص بہولکر چار رکعت والی نماز کو پانچ رکعت پڑہ لیوے اُسکی نماز باطل ہوجانیکے بیان مین۔	″
نماز جنازہ کے بیان مین	۱۹۱
مسئلہ ۴۵ چہل و پنجم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کی خلاف امام اعظم کے نزدیک جنازہ کی نماز مسجد مین نہ پڑہنے کے بیان مین۔	″
مسئلہ ۴۶ چہل و ششم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک نماز جنازہ مین اگر امام پانچ تکبیرین کہے تو مقتدی کو اُسکی متابعت نہ کرنے کے بیان مین	۱۹۳
مسئلہ ۴۷ چہل و ہفتم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک نماز جنازہ مین سورہ فاتحہ نہ پڑہنے کے بیان مین۔	۱۹۴
زکوۃ کے بیان مین۔	۱۹۶
مسئلہ ۴۸ چہل و ہشتم پیغمبرؐ کی صحیح حدیثون کے خلاف امام کے نزدیک جو شخص مالک نصاب کا نہ ہوا اگرچہ تندرست ہو اور کسب	″

مطالب	صفحہ
کرنے کی طاقت بہی رکہتا ہو اُسکو زکوۃ دینی جائز ہونیکے بیان مین۔	
مسئلہ ۴۹ چہل و نہم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک اگر صاحب نصاب کو برس دن کے اندر اور مال اُسی جنس کا ملجاوے تو اُس مال کو پہلے مال مین شامل کردینی اور زکوۃ کے کل ادا کرنے کے بیان مین۔	۱۹۸
عُشر کے بیان مین	۱۹۹
مسئلہ ۵۰ پنجاہم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کی خلاف امام اعظم کے نزدیک زمین سی خواہ تہوڑی چیز نکلے خواہ بہت اُسمین سی عشر دسواں حصہ دینے کے بیان مین۔	″
روزہ کے بیان مین	۲۰۰
مسئلہ ۵۱ پنجاہ و یکم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک بیت کی طرف سی اُسکے والی کو روزہ رکہنے اور نماز پڑہنے کی ممانعت کے بیان مین۔	″
مسئلہ ۵۲ پنجاہ و دوم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک جو شخص رات کو فرض روزہ کی نیت نکری اُسکو دنمین زوال کے وقت تک نیت کرنیکے جواز کے بیان مین۔	″

مطالب	صفحہ
کے خلاف امام اعظم کے نزدیک واسطے ثبوت رضاع عورتون کی گواہی قبول کرنیکے بیان مین	۲۴۰
مسئلہ ۷۵ ہفتاد و پنجم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک مدت رضاعت کی اندر بچہ خواہ تھوڑا دودھ پیے خواہ بہت حرام ہے۔	۲۴۱
لعان کے بیان مین	۲۴۱
مسئلہ ۷۶ ہفتاد و ششم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک اگر کسی شوہر عورت اپنی کو حمل تیرا مجھ سے نہین ہے تو نہین ہے لعان	〃
پڑی ہوئی چیز پانیکے بیانمین	۲۴۲
مسئلہ ۷۷ ہفتاد و ہفتم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک پڑی ہوئی چیز جو شخص پاوے وہ مشہور کرے لوگون مین چند روز	〃
مسئلہ ۷۸ ہفتاد و ہشتم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک بکری اور گائے اور اونٹ گم ہوئی کا پکڑنا جائز بلکہ مستحب ہے	۲۴۵
مسئلہ ۷۹ ہفتاد و نہم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک پڑی ہوئی چیز کو اگر غنی اوٹھاوے تو اسکو اپنے کام مین لانا درست نہین ہے۔	۲۴۶

مطالب	صفحہ
مسئلہ ۸۰ ہشتاد و پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک پڑی ہوئی چیز کا اٹھالینا حل اور حرم مین برابر ہے۔	۲۴۷
شراب پینے کے بیان مین	۲۴۷
مسئلہ ۸۱ ہشتاد و یکم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام کے نزدیک قوت حاصل کرنے کے لیے شراب اس مقدار تک پینی درست ہے کہ نشہ نہ کرے۔	〃
حدود کے بیان مین۔	۲۵۲
مسئلہ ۸۲ ہشتاد و دوم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک جو شخص محرمات ابدی مثل ماں اور بہن اور بیٹی وغیرہ سے جانکر نکاح کرے اور صحبت کرے اُسپر حد نہین ہے	〃
مسئلہ ۸۳ ہشتاد و سوم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک کافر پر حد نہ مارنے کے بیان مین۔	۲۵۵
مسئلہ ۸۴ ہشتاد و چہارم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک مولا کو بدون اذن امام کے اپنے غلام پر حد نہ مارنے کے بیان مین۔	۲۵۷

مطالب	صفحہ
خلاف امام اعظم کے نزدیک بیع مین ایجاب وقبول ہوجانیسے بائع اور مشتری کو اُسی مجلس مین بیع کے توڑ ڈالنے کا اختیار نہ رہنے کے بیان مین۔	
مسئلہ شصت وپنجم پیغمبرؐ کی حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک درخت پر میوہ خواہ پک گیا ہو خواہ خام ہو اُسکا بیچنا جائز ہے۔	۲۲۵
مسئلہ شصت وششم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک تر کھجورون کو عوض سوکھی کھجورونکی برابر بیچنے کی جواز کے بیان مین	۲۲۶
مسئلہ شصت وہفتم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک غلہ لانیوالی قافلے کو آگے ملکر اگر شہر والی غلہ خریدلین تو قباحت نہین۔	۲۲۷
نکاح کے بیان مین	۲۲۸
مسئلہ شصت وہشتم پیغمبرؐ کی حدیث صحیح کے خلاف امام اعظم کے نزدیک نکاح حرہ بالغہ کا بدون اجازت ولی کے جائز ہونیکے بیان مین	″
مسئلہ شصت ونہم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک اگر کافر دیا اُسکی عورت مسلمان ہوکر دارالحرب سے دارالاسلام مین آجاوے تو اُنکا آپسمین نکاح نہین رہتا ٹوٹ جاتا ہے	۲۳۱
مسئلہ ہفتاد م پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام کے نزدیک عورت خواہ ثیبہ ہو خواہ باکرہ ہونی ہو خواہ پرانی باری مین برابر ہونیکے بیان مین	۲۳۳
مہر کے بیان مین	۲۳۴
مسئلہ ہفتاد ویکم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک جو شخص مہر عورتکا برس دن کی خدمت یا قرآن پڑہانا مقرر کرکے تو اُسکو یہ مہر باندہنا کافی نہ ہونیکے بیان مین	″
مسئلہ ہفتاد ودوم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک اگر کوئی شخص اپنی بہن یا اپنی بیٹی کا اس شرط پر کسی سے نکاح کرے کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن اُسکو نکاح مین دیوے اور مہر کچھ نہ باندہین تو اس صورت مین نکاح دونونکا صحیح ہے لیکن دونون کو مہر مثل دینا آتا ہے۔	۲۳۶
رضاعت کے بیان مین	۲۳۶
مسئلہ ہفتاد وسوم قرآن اور حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک بچے کو اڑہائی برس تک دودھ پلانی کے بیان مین۔	″
مسئلہ ہفتاد وچہارم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث	۲۳۹

مسئلہ ۹۵ نود و پنجم پیغمبر کی صحیح حدیث کی خلاف امام اعظم	۲۷۰	ہو جاوی اسکا کہانا مکروہ ہونیکے بیان مین	
کے نزدیک عورت زانیہ کی خرچی حلال ہونیکے بیان مین	۲۷۰	امام اعظم کی کتابون کے بیان مین	۲۸۰
مزارعت کے بیان مین	۲۷۲	تیرہوان مغالطہ	"
مسئلہ ۹۶ نود و ششم پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف		امام اعظم کے مقلدونکی اس مغالطہ کے جواب مین	"
امام اعظم کے نزدیک اگر کوئی شخص اپنی زمین		کہ کہتے ہین امام اعظم کے پاس حدیث کی کتابونمین	
اس غرض سے کسیکو دیوے کہ وہ اسمین کھیتی کرے اور اسمین		کئی صندوق تھے اور امام اعظم نے سوے اجماعت	
سے اپنا حصہ مقرر کر لیوے تو اسکی جائز نہ ہونیکے بیان مین		صحابہ کرام تابعین مشائخ سے سماع حدیث کی	
نذر کے بیان مین	۲۷۳	کی ہے۔	
مسئلہ ۹۷ نود و ہفتم پیغمبر کی صحیح حدیث کی خلاف	"	امام اعظم کی فضیلت مین جو حدیثین کہ	۲۸۶
امام اعظم کے نزدیک کافر قسم کہا کر خواہ حالت کفر		حنفیہ کے کتابی مین انکی موضوع ہونیکے بیان مین	
مین توڑ دیوے خواہ اسلام لاکر توڑ دے	"	چودہوان مغالطہ	"
اسکا وفا کرنا اسپر لازم نہونیکے بیان مین	"	امام اعظم کے مقلدونکے اس مغالطہ کے جواب مین کہتے ہین	"
ذبیحے کے بیان مین	۲۷۵	جو مرتبہ امام اعظم کا ہے آئمہ مین سے اور کسیکا	
مسئلہ ۹۸ نود و ہشتم پیغمبر کی صحیح حدیث کی خلاف		بھی نہین ہے اسلیے کہ امام اعظم کی فضیلت مین انکا	
امام اعظم کے نزدیک اونٹنی یا گائے کو ذبح		نام لیکر صریح چار حدیثین آچکی ہین۔	
کرنیکے وقت انکی پیٹ مین سے اگر بچہ مرا ہوا		امام اعظم کی نماز کے بیان مین	۲۸۹
نکلے تو اسکا کہانا درست نہ ہونیکے بیان مین		پندرہوان مغالطہ	"
مسئلہ ۹۹ نود و نہم پیغمبر کی صحیح حدیث کی خلاف امام اعظم کے	۲۷۶	امام اعظم کے مقلدونکے اس مغالطہ کے جواب مین کہتے ہین	"
نزدیک گھوڑے کا گوشت کہانا مکروہ ہونیکے بیان مین		امام اعظم کی بزرگی اور مرتبہ پر اسسے زیادہ ہے کہ	
مسئلہ صد م پیغمبر کی صحیح حدیث کی خلاف امام اعظم	۲۷۸	انہون نے چالیس برس تک ایک وضو سے نماز عشا	
کے نزدیک جو مچھلی خود بخود مر جاوے اور الٹی		اور صبح کی پڑہی ہے اور ہر شب مین ہزار رکعت نماز پڑہا کرتے تھے	

مطالب	صفحہ
مسئلہ ہشتاد و پنجم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک جس عورت کی شادی ہوئی ہو اگر وہ زنا کرے تو اسکو در ے مارنے اور شہر سے نکالدینا یہ دونو کام جائز نہیں ہیں	۲۵۸
مسئلہ ہشتاد و ششم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک جو شخص اپنے غلام کو قتل کر ڈالے اسکو قتل نہ کرنیکے بیان مین۔	۲۶۰
مسئلہ ہشتاد و ہفتم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک درخت پر سے میوہ چرانے والے کا ہاتھہ کاٹنا واجب ہونیکے بیانمین	″
مسئلہ ہشتاد و ہشتم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک دس درہمون سے کم قیمت کی چیز چرانیوالیکا ہاتھہ نہ کاٹنے کے بیانمین	۲۶۱
مسئلہ ہشتاد و نہم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک چور کا ہاتھہ کاٹنے کے لیے قاضی کے حکم دینے کے بعد جسکی چوری ہوئی ہو وہ اپنی چیز اگر چور کو بخش دے تو قاضی کو اسکا ہاتھہ کاٹنا جائز نہین۔	۲۶۲
بخشش کے بیان مین۔	۲۶۳
مسئلہ نودم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کی خلاف	″
امام اعظم کے نزدیک اگر کوئی شخص کسی محرم کو کوئی چیز بخشدے تو اسکو واپس لینا منع ہے۔	
قضا کے بیان مین	۲۶۴
مسئلہ نود و یکم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کی خلاف امام اعظم کے نزدیک قضا ظاہر اور باطن مین جاری ہونے کے بیان مین۔	″
مسئلہ نود و دوم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک جو شخص اپنا مال بعینہ کسی مفلس آدمی کے پاس پالے اس مال کی حصہ مین اسکے ساتھہ اور قرضخواہون کی مساوی ہونیکے بیان مین۔	۲۶۶
مسئلہ نود و سوم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک مدعی کو قسم نہ دلوانیکے بیان مین۔	۲۶۷
جزیہ کے بیان مین	۲۶۸
مسئلہ نود و چہارم پیغمبرؐ کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک جزیہ دینیوالا اگر ہمارے پیغمبرؐ کو گالی دیوے تو بھی اسکو قتل نہ کرنا چاہیے۔	″
اجارے کے بیانمین	۲۷۰

مطالب	صفحہ	صفحہ	مطالب
نے زیادہ سے زیادہ ایک درہم تک حلال کردیا			فرسنگ کا کرایہ دینا لازم آنیکے بیان مین
امام ابو یوسف اپنے مال کو ہر برس اپنی بی بی کے نام ہبہ دیتے اوس سے اپنے نام ہبہ کرالیتے تاکہ زکوۃ نہ دینی ہو	۳۰۹	۳۱۲	حنفیہ کے نزدیک جسکی مکسیر پھوٹے اور خون نہ تھمے اسکو اپنی پیشانی پر خون یا پیشاب سے شبیہ قرآن لکھا لینے کے جواز کے بیان مین۔
حنفیہ کے نزدیک شراب کا مشکیزہ جب کہ ہوجاوے	〃		
تو اُس کی اور مشکی کے پاک ہوجانیکے بیان مین		〃	حنفیہ کے نزدیک دارالحرب مین مسلمانون کو کافرون سے بیاج لینے کے جواز کے بیان مین
امام ابو یوسف کے نزدیک گیہون کو شراب مین پکا	۳۱۰		
کر اُسپر سرکہ ڈالکر اتنی مدت رکھا چھوڑین کہ		۳۱۴	حنفیہ کے نزدیک سوتی ہوئی اور مجنونہ عورت
وہ سرکہ ہوجاوے تو اُسکا کھانا درست ہے			سے روزہ کی حالت مین جماع کرنے سے مرد
حنفیہ کے نزدیک کہانیکی ہنڈیا مین شراب ڈالی گئی	〃		اور عورت دونو پر روزے کی قضا ہو
پھر اُسپر سرکہ ڈالا گیا اور وہ کہانا معہ شراب			کفارہ نہین اور امام زفر کے نزدیک اُنکا
ترش ہوگیا تو اُسکا کھانا درست ہے			روزہ نہین ٹوٹتا۔
حنفیہ کے نزدیک اگر شراب کے مشکیزہ مین چوہا پڑجاوے اور	〃	۳۱۵	حنفیہ کے نزدیک چارپایہ اور مرد کے ساتھ
پھوٹنے سے پہلے نکالا جاوے پھر اُسکا اگر سرکہ بنجاوے			جماع کرنیسے اور مشت زنی اور سوای فرج
تو اُسکا کھانا جائز ہے۔			کے دوسری جگہہ مین جماع کرنیسے جبتک
حنفیہ کے نزدیک مشت زنی سے روزہ نہ ٹوٹنے اور	۳۱۱		انزال نہ ہو لیوے تبتک روزہ نہین ٹوٹتا
تسکین کی نیت سے مشت زنی کی جائز ہونیکے بیان مین			اور اگر انزال ہو تو روزہ کی قضا ہے نہ کفارہ
حنفیہ کے نزدیک اگر کوئی چوپایہ یا مردہ مین دخول	〃	〃	حنفیہ کے نزدیک اگر کوئی اپنے ذکر پر کپڑا
کرے اور اُسکو انزال نہ ہو تو اُسکا روزہ نہین			لپیٹ کر روزہ کی حالت عورت سے جماع
ٹوٹتا اور غسل واجب نہین ہوتا۔			کرے اگر کپڑا سخت ہے تو روزہ کی نہ قضا
حنفیہ کے نزدیک جانور سوار یکا ایک فرسنگ کے لیکر کرایہ	〃		لازم ہے اور نہ غسل۔
لینے اور سپارت فرسنگ چلے جانیسے وہی ایک		۳۱۶	حنفیہ کے نزدیک اگر خنثی مشکل یعنے دونو

مطالب	صفحہ
ابو حنیفہ کی نماز جو قفال مروزی نے سلطان محمود پادشاہ کو پڑھکر دکھلائی تھی۔	۲۹۴
امام اعظم کے مذہب مین کتے کی کھال پر نماز جائز ہونیکے بیان مین۔	۲۹۶
امام ابو یوسف کے نزدیک دباغت دینے سے سور کا چمڑا پاک ہوجاتا ہے اور اسکی بیع کے جائز ہونیکے بیان مین	"
امام اعظم کے مذہب مین نجاست سے چوتھائی کپڑا آلودہ ہونیسے نماز جائز ہونیکے بیان مین	"
امام اعظم کے نزدیک نبیذ تمر یعنے چھوہارے کا پانی سے وضو جائز ہونے کے بیان مین۔	۲۹۷
امام اعظم کے نزدیک وضو کے لیے نیت واجب ہونیکے بیان مین۔	"
امام اعظم کے مذہب مین وضو کے لیے ترتیب واجب ہونیکے بیان مین۔	"
امام اعظم کے نزدیک اللہ اکبر کی جگہ زبان فارسی مین خدای بزرگست کہنے اور قرأت کو زبان فارسی مین پڑہنے کے جواز کے بیان مین۔	"
امام اعظم کے نزدیک آیت مدہامتان کی جھوٹی سی آیت پڑہنے کے جواز کے بیان مین۔	"
امام اعظم کے نزدیک رکوع اور سجود مین طمانیت کے فرض نہ ہونیکے بیان مین۔	۲۹۸

مطالب	صفحہ
امام اعظم کے نزدیک نماز سے باہر آنیکو وقت السلام علیکم ورحمۃ اللہ کی جگہ اگر کوئی شخص گوز مار دے تو بھی نماز اسکی درست ہے۔	۲۹۸
سولہوان مغالطہ	۲۹۹
امام اعظم کے مقلدون کے اس مغالطہ کے جواب مین کہ کہتے ہین جہان دو حدیثین آپسمین متعارض ہون وہان امام اعظم نے احدیث پر عمل کیا ہے جسمین احتیاط بھی پایا جاتا ہے اور صحیح بھی زیادہ ہے۔	"
مس کرنے سے وضو ٹوٹنے کے بیان مین۔	۳۰۰
کتے کے جوٹھے پاس کے بیان مین۔	۳۰۱
نماز مین وضو ٹوٹنے سے نماز کے دہرانیکے بیان مین	۳۰۲
اونٹ کا گوشت کہانیسے وضو ٹوٹنے کے بیان مین	"
پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف امام اعظم کے نزدیک خانہ کعبہ کی پشت پر نماز جائز ہونیکے بیان مین	۳۰۶
فقہ حنفیہ کی مردود مسائل کے بیان مین	"
سترہوان مغالطہ	"
مقلدونکے اس مغالطہ کے جواب مین کہ کہتے ہین حدیث پر چلنے والے فقہ کی کتابون کے مسائل کو برا جانتے ہین	"
ہارون رشید کی باپ کی لونڈی کو کہ جس سے وہ صحبت کیا کرتا تھا ہارون رشید کے لیے امام ابو یوسف کے حلال کر دینے کے بیان مین	۳۰۷
ہارون رشید کی لونڈی کو بدون کاٹنے عدت کے امام ابو یوسف	۳۰۸

مطالب	صفحہ
انیسوان مغالطہ	۳۲۸
مقلدون کے اس مغالطہ کی جو کہتے ہین کہ ہم لوگ چار مصلے جو کہ معظمہ مین چارون اماموں کی ہین اسوقت مین موجود ہین انکو چھوڑکر جو حدیث پر چلنے والے ہین بدعت کہتے ہین۔	〃
چارون مصلون کے بدعت ہونیکے بیان مین	〃
بیسوان مغالطہ	۳۳۰
مقلدونکے اس مغالطہ کی جو کہتے ہین حدیث پر چلنے والا حدیث کی آسان آسان مسئلونپر عمل کرتی ہین۔	〃
اکیسوان مغالطہ	۳۳۱
امام اعظم کے مقلدونکے اس مغالطہ کی جواب مین کہ کہتے ہین جسقدر لوگ اس مذہب کے مقلد ہین اور کسی مذہب کے نہین	〃
بائیسوان مغالطہ	۳۳۲
امام اعظم کے مقلدونکے اس مغالطہ کی جواب مین کہ کہتے ہین مجتہدونکا کوئی مسئلہ بھی قرآن اور حدیث کے خلاف نہین اور اگر کوئی ہوگا بھی تو اسکا باعث یہ سمجھا جائیگا کہ انہون نے سبب لائق نہ ہونے عمل کے عمداً ترک کر دیا ہوگا۔	〃
مجتہد سے خطا بھی ہوتی ہے اور ثواب بھی اور منکر امام کی خطا کا گمراہ ہے۔	۳۳۳
ناسخ اور منسوخ حدیثونکے بیانمین	〃

مطالب	صفحہ
تئیسوان مغالطہ	۳۳۳
مقلدونکے اس مغالطہ کے جواب مین کہ کہتے ہین ہم لوگ جو حدیث پر نہین چلتے ہین تو وجہ اسکی یہہ ہے کہ ناسخ اور منسوخ حدیثونکو ہر شخص پہچان نہین سکتا۔	〃
ناسخ اور منسوخ حدیثونکے بیان مین۔	〃
قبرون کی زیارت کے بیان مین۔	۳۳۷
پینے کے باسنون کے بیان مین	۳۳۸
محل ختنہ کا محل ختنہ عورت مین داخل ہونے سے غسل واجب ہونے کے بیان مین	〃
تطبیق کے منسوخ ہونیکے بیان مین	۳۴۰
نماز مین کلام کرنیکے منسوخ ہونیکے بیانمین	〃
مرتدین کو آگ سے جلا کر مارنیکی حدیث کے منسوخ ہونیکے بیان مین۔	۳۴۱
شراب پینے والے کو قتل کا حکم منسوخ ہونیکے بیانمین	〃
سینگی لگوانے سے روزہ ٹوٹنے کی حدیث منسوخ ہونیکے بیان مین۔	۳۴۳
متعہ کے حرام ہونیکے بیانمین۔	〃
کھڑے ہوکر پیشاب کرنیکی جواز کے بیانمین	۳۴۴
قبلہ کیطرف منہ کرکر یا پیٹھہ کرکر پائخانہ پہرنے کے حکم مین۔	۳۴۴

مطالب	صفحہ
راہن سے پیشاب غلبا ہوا کر اسکی فرج مین وطی کیجاوے یا خشی داخل کرے ذکر اپنے کو بیچ فرج کے یا وطی کرے ایک اُن دونون مین سے دوسرا کو بیچ فرج اُسکے کر تو غسل کسی پر بھی واجب نہین ہوتا۔	۳۱۶
حنفیہ کے نزدیک جو شخص زبردستی سے زنا کرے اسپر حد نہ آنے کے بیان مین۔	۳۱۶
حنفیہ کے نزدیک اگر کوئی کسی کی لونڈی گرو رکھے پھر اُس سے زنا کرے تو اُسپر حد نہین آتی اگرچہ وہ جانتا ہی کہ یہہ لونڈی مجھپر حرام ہے	″
امام اعظم کے نزدیک اگر مسلمان ذمی کو شراب یا سور بیچنے یا خرید کرنے کے لیے یا محرم غیر محرم اپنا شکار بیچنے کے واسطے اپنا وکیل بناوے تو یہہ توکیل اور بیع اور شرا جائز ہے۔	″
حنفیہ کے نزدیک جو جانور کہ سور کی دودھ سے پالا گیا ہو اُسکا گوشت حلال ہونیکی بیان مین	۳۱۷
حنفیہ کے نزدیک کسی کی نکسیر بند کرنیکے ارادہ سے پیشاب کے ساتھہ یا خون کے ساتھہ اُسکی پیشانی پر سورۂ فاتحہ لکھنی جائز ہے۔	۳۲۳
بعض علماء کے نزدیک مقتدی نہ بننا چاہیے امام ہی بننا چاہیے تاکہ امام ابو حنیفہ سورۂ	″

مطالب	صفحہ
فاتحہ امام کے پیچھے پڑھنے سے اور امام شافعی اُسکے نہ پڑھنے سے نہ چھوڑ دین۔	″
حنفیہ فقہا کے نزدیک عورت کا خاوند اگر برس دن کی راہ پر اُس سے دور رہتا ہو اور عورت اُسکے پیچھے چھ مہینے مین بچہ جنے تو بھی وہ لڑکا اُسکے خاوند ہی کا ہی	۳۱۸
جسکا ارادہ شہوت دور کرنیکا ہو اُسکو حنفیہ کے نزدیک شست نی کرنی واجب ہے۔	″
حنفیہ کے نزدیک گونگا خواہ شہار سے زنا کا اقرار کرے خواہ اُسکے زنا پر گواہ قائم ہون بہرصورت اسپر حد نہین آتی۔	۳۱۹
حنفیہ نے اپنے امام کے مذہب کے خلاف ہونیکی جہت سے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ایسی ایسی صحیح حدیثون کو اپنی کتابون مین مردود لکھہ دیا ہے کہ جنکو صحابہ کی جماعت نے روایت کی ہی	۳۱۹

اٹھارہوان مغالطہ

امام اعظم کی مقلدون کے اس مغالطے کے جو ہمین کہتے ہین کتاب ہدایہ ہمارے مذہب کے بڑی مقبول اور جامع اور آجتک اُسکے مسئلہ پر کسی نے جرح و قدح نہین کیا ہدایہ کہ موضوع یعنے جھوٹی بناوٹی حدیثون کے بیان مین۔	۳۲۳
	″
	″

الله علی احسانہ و توفیقہ کہ کتاب مستطاب انوار الحق بین الباطل و الصدق بمسمی بہ

انوار الحق و الصدق

در

مخالطات الطالبات

سنہ ۱۳۰۵ھ

صدق اول

مؤلفہ محی الدین جرت در مطبع صدیقی در الہ آباد زیور طبع پوشید

عبد العزیز محمد الرشید علی محمد
تاجر کتب اردو و کشمیری لاہور
ہر قسم کی کتب ہمیشہ موجود رہتی ہیں

مطالب	صفحہ
مردار کے چمڑے کو دباغت دینے سے پاک ہونے کے حکم مین	۳۴۵
آگ پر پکی ہوئی چیز کھانیسے وضو کرنیکے حکم مین۔	〃
ذکر کے چھونے سے وضو ٹوٹنے کے حکم مین	۳۴۶
نماز جمعے کے لیے غسل کرنیکے بیان مین	۳۴۸
بعد فرض صبح اور بعد فرض عصر کے نفل پڑھنے کے بیان مین۔	۳۴۹
سوائے قرآن کی حدیث وغیرہ کے لکھہ کہنے کی حکم مین	〃
جہاد مین لڑکون اور عورتون کی قتل کرنیکے حکم مین	۳۵۰
سوای سفر اور سوای منیہ کے گہر مین نماز جمع کرکے پڑھنے کے بیان مین	۳۵۱
کفار کا تحفہ قبول کرنیکے حکم مین۔	〃
محرم کو پاپوشین اور پائجامہ پہننے کی بیان مین۔	۳۵۲
روزہ دار کو بعد صبح کے غسل کرنیکے بیان مین	۳۵۳
عاشوریکے روزہ کے بیان مین۔	〃
جنازے کو دیکھہ کہڑے ہوجانیکے بیان مین	۳۵۴
انتصار الاسلام مؤلفہ مولوی محمد لودہیانوی کے رد مین۔	۳۵۵
چوبیسوان مغالطہ	〃

مطالب	صفحہ
امام اعظم کے مقلدونکی اس مغالطے کے جواب مین کہ کہتے ہین کہ صحیح بخاری مین بعض حدیثین ایسی ہین کہ وہ بالکل بظاہر عمل کے لائق نہین۔	۳۵۵
عورت کی دبر کیطرف سے عورتکی فرج مین جماع کرنے کے بیان مین۔	۳۵۶
حدیث پر چلنے والون کے نزدیک عورت کی دبر مین وطی حرام ہونیکے بیان مین	〃
حنفیہ کی نزدیک عورت کی دبر مین وطی حلال ہونیکی بیان مین۔	۳۵۸
بخاری و مسلم کے برابر صحت مین اور قوت عمل مین جہان مین کوئی کتاب نہین۔	۳۵۹
پچیسوان مغالطہ	۳۶۳
امام اعظم کے مقلدونکی اس مغالطے کے جواب مین کہ کہتے ہین بخاری مین ہے کہ اگر شراب مین مچھلی ڈالکر ذرا دہوپ مین رکھہ کر پیوے تو درست ہے۔	〃
حنفیہ کے نزدیک شراب کا سرکہ بنانا اور اسکا کھانا پینا حلال ہونیکے بیان مین۔	۳۶۴
امام اعظم کے نزدیک صحابہ کا قول اور فعل حجت ہونیکے بیان مین	〃
التماس	۳۶۸

تمت

اور کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ پر عمل کرنے سے نہ ہٹجاوین اور اپنے ایمان کو نہ کھو بیٹھین سوا اتمام کو پہنچانا اور قبول کرنا اُسی کے اختیار ہی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

حصہ اول مقلدون کے مغالطون کے جواب مین

جو لوگ کہتے ہین کہ بدون تقلید ایک شخص معین کے کام نہین چلتا وہ لوگ قرآن اور حدیث پر چلنے والون کو کئی طرح پر مغالطے مین ڈالتے ہین سو سنو

پہلا مغالطہ

ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہہ دیتے ہین کہ فقہ پر چلنا فرض ہے اور حدیث پر چلنا جائز نہین سو **جواب** اس کا یہہ ہی کہ جس شخص کا یہ اعتقاد ہو وہ ہرگز ہرگز مسلمان نہین کیونکہ اللہ تعالی نے قرآن مجید مین جابجا یہی فرمایا ہے کہ اللہ اور اسکے رسول کی راہ پر چلو اور یہ شخص اللہ تعالی اور اسکے رسول کے برخلاف بتلاتا ہے کہ فقہ پر چلنا فرض ہے اور حدیث پر چلنا جائز نہین ہے تو گویا کہ یہ شخص اللہ تعالی اور اسکے رسول کے حکم کو جو کہ قرآن اور حدیث سے ثابت ہی نہین مانتا اور سچا نہین جانتا اور صاف صاف انکار کرتا ہے ان آیات کلام اللہ اور احادیث رسول اللہ کا جو آگے آتی ہین فرمایا اللہ تعالی نے سورہ آل عمران مین قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنی کہہ اگر ہو تم چاہتے اللہ کو پس پیروی کرو میری چاہے تم کو اللہ اور بخشے واسطے تمہارے گناہ تمہارے کو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے سورہ نسا مین فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا یعنے کہہ سو قسم ہے تیری رب کی انکو ایمان نہ ہوگا جب تک تجھی کو منصف نہ جانین اُسمین جو جھگڑا اُٹھے اُنکے بیچ مین پھر پاوین اپنے جیو مین خفگی تیرے فیصلے سے اور قبول رکھین مانکر اور فرمایا اللہ تعالی نے سورہ نسا مین يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ

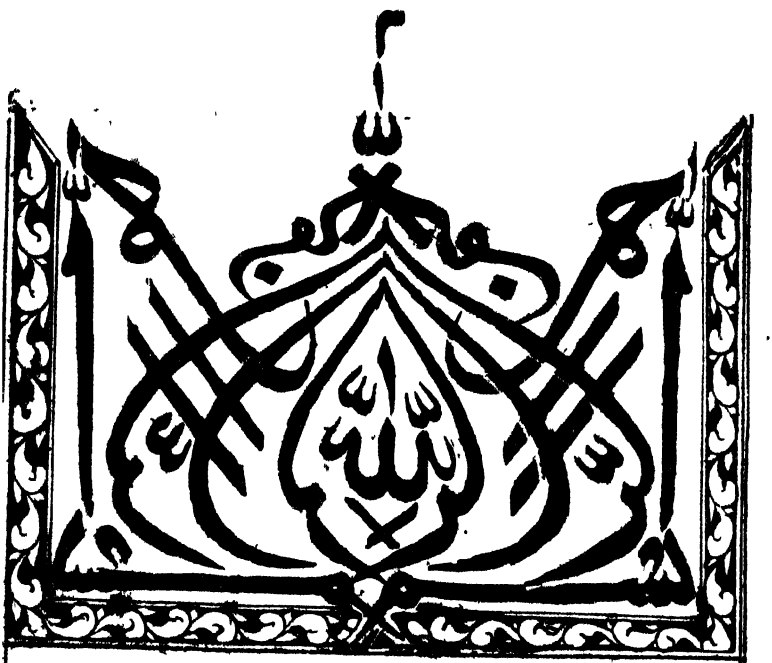

اللہ کا بڑا شکر ہے کہ اُس نے اپنے فضل سے ہمکو خالص اپنی توحید کی راہ پر لگایا اور اپنے
حبیب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدہی راہ پر چلایا اور تقلید شخصی کی مرض سے کہ جس
مین ایک جہان پھنس رہا ہے اپنی مہربانی اور کرم سے بچایا اور مضمون آیۃ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کا ہماری دلون مین جمایا اور سپر چلنے کا شوق دیا اسکے بعد
کہتا ہے محی الدین تاجر کتب لاہور کہ فقہ کی کتابون کے بہت سے مسائل کیطرف جب غور سے دیکھا
جاتا ہے تو قرآن اور حدیث کے ساتھ قطعاً بھی اُنکا لگاؤ نہین معلوم ہوتا بلکہ صاف خلاف اور اُنکا
الٹ ہوتا پایا جاتا ہے یعنی ائمہ اربعہ خصوصاً امام اعظم تو کچھ کہتے ہین اور قرآن اور حدیث مین
کچھ ہے اور اکثر لوگ مقابل اپنے امام کے قول کے قرآن کی صریح صریح آیتون اور صحیح
صحیح حدیثون کا صاف انکار کر دیتے ہین اور طرح طرح کے شبہات اور مغالطون سے
عوام کو کلام اللہ اور حدیث پر چلنے سے ہٹاتے ہین اور بہکاتے ہین اسلیے نہایت کوشش اور
سعی سے جواب اُنکے بعض مغالطون کے کتب معتبرہ سے نکالکر اس رسالہ مین نقل کر دیے گئے
ہین اور نام اس کا الظفر المبین فی رد مغالطات المقلدین رکھا گیا تاکہ جو بھائی
آپڑو لوگ مقلدین کے مغالطہ دینے اور بہکانے سے نہ بہک جاوین اور اُنکے دھوکون مین نہ آجاوین

۱۲ ۱۵۱
۱۴

ہو بہشت میں اور جس نے نافرمانی کی میری پس تحقیق قبول کیا اسحدیث کو بخاری نے

وعنہ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَا مِنْ نَّبِیٍّ بَعَثَہُ اللّٰہُ فِیْ اُمَّۃٍ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَہٗ فِیْ اُمَّتِہٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِہٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِہٖ ثُمَّ اِنَّہَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِہِمْ خُلُوْفٌ یَّقُوْلُوْنَ مَا لَا یَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَا یُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاہَدَہُمْ بِیَدِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاہَدَہُمْ بِلِسَانِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاہَدَہُمْ بِقَلْبِہٖ فَہُوَ مُؤْمِنٌ وَلَیْسَ وَرَآءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّۃُ خَرْدَلٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ

ترجمہ اور روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کوئی کہ بھیجا ہو اُس کو اللہ نے بیچ امت اُس کی کہ پہلے مجھ سے گذرتے واسطے اس کے امت اُسکی میں مددگار اور یار کہ لیتے طریق اُس کا اور پیروی کرتے حکم اوس کے کی پھر پیدا ہوتے پیچھے اُنکے یعنی بعد گزرنے حواریین کے خلف کہتے لوگوں کو وہ چیز کہ نہ کرتے آپ اور کرتے وہ چیز کہ نہیں حکم کی گئی (یعنی جیسے کہ حال بڑے عالموں اور بڑے سرداروں کا ہے) پس جو شخص کہ جہاد کرے اُن سے ساتھ ہاتھ اپنے کے پس وہ مومن ہے اور جو جہاد کرے اُن سے ساتھ زبان اپنی کے پس وہ مومن ہے اور جو جہاد کرے اُن سے ساتھ دل اپنے کے پس وہ مومن ہے اور نہیں سوائے اس کے ایمان برابر دانہ رائی کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے

وعنہ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَطًّا ثُمَّ قَالَ ھٰذَا سَبِیْلُ اللّٰہِ ثُمَّ خَطَّ خُطُوْطًا عَنْ یَّمِیْنِہٖ وَعَنْ شِمَالِہٖ وَقَالَ ھٰذِہٖ سُبُلٌ عَلٰی کُلِّ سَبِیْلٍ مِّنْھَا شَیْطَانٌ یَّدْعُوْ اِلَیْہِ وَقَرَاَ وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ الْاٰیَۃَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ **ترجمہ** اور روایت ہے اُسی سے کہا خط کھینچا واسطے ہم

بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط ذٰلِکَ خَیْرٌ وَّ اَحْسَنُ تَاْوِیْلًا یعنے اے لوگون جو ایمان
لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول ؐ کا اور جو اختیار والے ہین تم
مین سے پس اگر جھگڑو تم بیچ کسی چیز کے پس پھیر دو اُس کو طرف اللہ کی اور رسول
کی اگر ہو تم ایمان لاتے ساتھ اللہ کے اور دن پچھلے کے یہہ بہتر ہے اور اچھا
ہے جزا مین اور فرمایا اللہ تعالے نے سورہ احزاب مین لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ط یعنے البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول
خدا کے پیروی اچھی - اور فرمایا اللہ تعالے نے سورہ نسا مین مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنے جس نے کہا مانا رسول کا پس اُس نے کہا مانا اللہ کا **وعن**
جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا
بَعْدُ فَاِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ وَخَیْرَ الْھَدْیِ ھَدْیُ مُحَمَّدٍ وَّ
شَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُھَا وَکُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ترجمہ اور روایت
ہے جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپر
پیچھے اس کے پس تحقیق اچھی باتون مین سے اچھی بات اللہ کی کتاب قرآن مجید
ہے اور بہترین راہون مین سے بہترین راہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور بدترین
چیزون کی نئی نکلین ہوئین جو چیزین دین اور جو بدعت ہے گمراہی ہے روایت کیا
اسحدیث کو مسلم نے **وعن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کُلُّ اُمَّتِیْ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ اِلَّا مَنْ اَبٰی قَالُوْا وَمَنْ
یَّاْبٰی قَالَ مَنْ اَطَاعَنِیْ دَخَلَ الْجَنَّۃَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ اَبٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ
ترجمہ اور روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے سب امت میری داخل ہوگی بہشت مین مگر جس نے کہ قبول نہ کیا اور
سرکشی کی کہا صحابہ نے اور کس نے قبول نہ کیا اور سرکشی کی فرمایا جس نے اطاعت کی میری داخل

پس تحقیق زندہ کیا مجھکو اور جس نے زندہ کیا مجھ کو ہوگا ساتھ میرے بیچ بہشت کے روایت کیا
اسحدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن غریب ہے اس وجہ سے **وعن** مالک
انہ بلغہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ترکت فیکم امرین
لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنۃ نبیہ رواہ فی
الموطا ترجمہ اور روایت ہے مالک (بن انس) سے کہ تحقیق پہونچا اسکو کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ چھوڑیں میں نے بیچ تمہارے دو چیزیں ہرگز گمراہ
نہ ہوگے تم جب تک پکڑے رہوگے ان دونو کو کتاب اللہ کی اور سنت نبی اس
کے کی روایت کیا اسحدیث کو مالک نے موطا میں **وعن** عضیف بن الحارث
الثمالی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما
احدث قوم بدعۃ الا رفع مثلہا من السنۃ فتمسک بسنۃ خیر
من احداث بدعۃ رواہ احمد اور روایت ہے عضیف بن حارث ثمالی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نکالی
کسی قوم نے بدعت (یعنی امر دین میں نئی بات) مگر کہ اٹھائی جاتی ہے مانند اسکی سنت
سے پس چمٹ رہنا ساتھ سنت کے بہتر ہے نکالنے بدعت کے سے روایت کیا اس حدیث
کو احمد نے **وعن** حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ما ابتدع قوم بدعۃ فی
دینہم الا نزع اللہ من سنتہم مثلہا ثم لا یعیدہا الیہم الی یوم القیمۃ
رواہ الدارمی اور روایت ہے حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا نہیں نکالی
کسی قوم نے بدعت بیچ دین اپنے کے مگر کہ نکالتا ہے اللہ تعالیٰ سنت اسکی سی مثل
اس کی پھر نہیں عود کرتی سنت کی طرف انکی قیامت تلک روایت کیا اس حدیث کو
دارمی نے **وعن** جابر ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بصحفۃ من التوراۃ فقال یا رسول اللہ

۴ عضیف بن حارث ثمالی کنیتہ ابو نضرۃ ۵ بن ابی ۶ بن ابی ۷ بن ابی

ہماری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خط (یعنی سیدھا) پھر فرمایا یہ راہ اللہ کی ہے
پھر کھینچے کئی خط دہنے اُس کے اور بائیں اُس کے (یعنے سات خط چھوٹی لکیر ہے دائیں طرف
اور سیطرح بائیں طرف) اور فرمایا یہ راہیں ہیں اوپر ہر راہ کے ان میں سے شیطان ہے
پکارتا ہے طرف اس راہ کی اور پڑھی یہہ آیت اور تحقیق یہ راہ میری ہے سیدھی پس
پیروی کرو اس کی آخر آیت تلک روایت کیا اس حدیث کو احمد اور نسائی اور دارمی
نے **وعن** عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لا یؤمن احدکم حتی یکون ھواہ تبعا لما جئت بہ رواہ فی
شرح السنۃ وقال النووی فی اربعینہ ھذا حدیث صحیح رویناہ فی کتاب
الحجۃ باسناد صحیح اور روایت ہے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں مومن ہوتا ایک تمہارا یہانتک کہ ہو خواہش
اُس کی تابع اُس چیز کے کہ لایا ہوں میں اُسکو (یعنے دین و شریعت) روایت کی یہ
بیچ شرح سنہ کے اور کہا نووی نے بیچ چہل حدیث اپنی کے کہ یہ حدیث صحیح ہے
روایت کی گئی یہ حدیث بیچ کتاب حجت کے ساتھ سند صحیح کے **وعن** انس بن مالک
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی ان قدرت
ان تصبح وتمسی لیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال لی یا بنی وذلک
من سنتی ومن احیی سنتی فقد احبانی ومن احبانی کان معی فی
الجنۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب من ھذا
الوجہ اور روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا واسطے
میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای بیٹے میرے اگر قدرت رکھتا ہے تو اس کی
کہ صبح کرے اور شام کرے کہ نہیں بیچ دل تیرے کے کینہ واسطے کسی کے پس کر تو یہ فرمایا
واسطے میرے ای بیٹے میرے اور یہہ ہے سنت میری اور جس نے زندہ کیا سنت میری کو

الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین ترجمہ اور روایت انس رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہین مومن ہوتا کوئی تم مین سے یہان
تک کہ ہون مین بہت پیارا طرف اس کی باپ اس کے سے اور اولاد اس کی سے اور
سب آدمیون سے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے فائدہ حاصل ان سب
آیتون اور حدیثون کا یہ ہے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت ہر شخص پر فرض ہے
اور ہر شخص پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے مان اور باپ اور اولاد سے اور تمام
مخلوقات سے زیادہ محبت رکھے اور سب کی دوستی سے زیادہ انکی دوستی اپنے دل مین
سمجھے اور سب کی مرضی سے زیادہ انکی مرضی کے کام مقدم کرے اور حضرت کی حدیث
کو سب کے قول سے زیادہ مقدم جانے اور حضرت کے فرمودے موافق سب کے حکم سے زیادہ
عمل کرے تب مسلمان ہیرے اور نہین تو نہین سمجھنا چاہیے کہ ہر دین اور مذہب کے
لوگ یہ دعوی کرتے ہین کہ ہم اللہ تعالے کے بندے ہین اور ہم کو اسے محبت ہے اور ہم
اس کے حکم پر چلتے ہین لیکن اکثر لوگون کا یہ کہنا ظاہر مین جھوٹ اور صرف زبانی دعوی
معلوم ہوتا ہے اس لیے کہ اگر یہ لوگ سچے ہوتے اور انکو اللہ سے محبت ہوتی تو البتہ نے
جو اپنے حبیب محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم کو رسول کر کے بھیجا ہے اور انکی متابعت
کرنیکا ہم کو حکم دیا ہے انکے حکم کو دل وجان سے مانتے اور ان کی حدیث پر عمل کرتے نہ
یہ کہ زبان سے تو یہ دعوی ہو کہ ہمکو خدا اور اسکے سوا سے محبت ہے اور ہم ان کے حکم پر چلتے
ہین لیکن جب کسی مسئلے مین انکے امام کے قول کے خلاف پیغمبر کی حدیث کوئی شخص
انکو بتلاوے تو اسپر سخت خفا ہونے لگین بلکہ انکو مارنے پیٹنے کو طیار ہو جائین ایسے
لوگ خدا اور رسول اسکے کے تابع کاہیکو ہین بلکہ ایسے لوگ خدا اور اوس کے رسول
کے حکم سے سخت بیزار ہین اور اللہ اور اوس کے رسول کے حکم سے اپنے امام کے
حکم کو افضل سمجھتے ہین ایسے لوگ بڑے ظالم اور ناانصاف ہین اور نہین ڈرتے ہین

هٰذِهٖ نُسْخَةُ التَّوْرٰىةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ يَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَغَيَّرُ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَا تَرٰى
مَا بِوَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ عُمَرُ اِلٰى وَجْهِ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُوْلِهٖ
رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ
وَتَرَكْتُمُوْنِيْ لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيْلِ وَلَوْ كَانَ مُوْسٰى حَيًّا وَاَدْرَكَ
نُبُوَّتِيْ لَاتَّبَعَنِيْ رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ ترجمہ اور روایت ہے جابر رضی اللہ تعالے
عنہ سے کہ تحقیق حضرت عمر بن خطاب لائے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نسخہ
تورات کا پس کہا اے رسول خدا کے یہ ہے نسخہ تورات کا پس چپ رہے حضرت ؐ
پس شروع کیا حضرت عمر نے پڑھنا اور چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا متغیر ہوتا تھا
پس کہا حضرت ابوبکر نے حضرت عمر کو گم کریجیو تجھکو گم کرنیوالیان کیا نہین دیکھتا تو
اس چیز کو کہ بیچ چہرہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ہے پس دیکھا حضرت عمر نے طرف چہرہ
آنحضرت ؐ کی پس کہا پناہ پکڑتا ہون مین ساتھہ اللہ کے اللہ کے غضب سے اور غضب رسول
اس کے سے راضی ہوئے ہم ساتھہ اللہ کے رب ہونے پر اور ساتھہ اسلام کے دین ہونے پر اور ساتھہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے
اس ذات پاک کی کہ جان محمد کی بیچ ہاتھہ اس کے کے ہے اگر ظاہر ہوتے واسطے تمہارے
موسیٰ ؑ پس پیروی کرتے تم اسکی اور چھوڑ دیتے تم مجکو البتہ گمراہ ہوتے تم سیدھی
راہ سے اور اگر ہوتا موسیٰ زندہ اور پاتا نبوت میری البتہ پیروی کرتا میری رواہ
کیا اس حدیث کو دارمی نے **وَعَنْ** اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ

افضل حدیث سے اور کہا ابن قطان نے کہ نہین دنیا مین کوئی بدعتی مگر دشمن جانتا ہے اہل
حدیث کو۔ اور کہا حاکم نے اگر نہ ہوتی کثرت طائفہ محدثین کی اوپر یاد رکھنے سندون کے
البتہ پرانے ہوجاتے رستے اسلام کے اور قدرت پاتے بیدین اور بدعتی لوگ حدیثون کے
بنانے اور اسنادون کے بدلڈالنے مین اور **جواہر الاصول فی علم حدیث**
الرسول مین لکھا ہے کہ کہا سفیان ثوری نے کہ تم بہت پڑھو حدیث اس لیے کہ یہ سلاح ہے
مومن کا پس جب نہ ہو ساتھہ اس کے سلاح پس ساتھہ کس چیز کے قتل کرے گا اور کہا امام ابو حنیفہ
نے کہ فقہ رجل کے سمجھنا ہے حدیث کو یا پڑھنا ہے حدیث کو۔ اور کہا داؤد بن علی نے جو نہ
پہچانے حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور نہ تمیز کرے درمیان صحیح اور سقیم
اوسکی کے وہ نہین ہے عالم۔ اور کہا شعبہ نے کہ جو علم کہ نہین اوس مین حدثنا اور
اخبرنا وہ بیہودہ ہے۔ اور تجھٹ۔ اور کہا یزید بن زریع نے کہ وہ اسکی ہر چیز کے سوا
ہین اور سوا رد ین کے اصحاب اسنادون کے ہین۔ اور کہا حفص بن عباس نے
اپنے بیٹے عمر کو کہ کبھی حقارت سے نہ دیکھیو اصحاب حدیث کی طرف اور جو کچھ انمین ہے کمتر
ہے سب بہتر ہے دنیا و مافیہا سے اور کہا احمد بن سنان نے کہ نہین دنیا مین کوئی بدعتی مگر
بغض رکھتا ہے اہلحدیث سے اور جب بدعتی ہوجاتا ہے کوئی تو چھین لی جاتی ہے اسکے دل
سے حلاوت حدیث کی اور کہا ابو نضر بن سلام فقیہ نے کہ کوئی چیز ثقیل اور مبغوض تر نہین
ہے ملحد و نیز سننے سے حدیث کے اور روایت کرنے اس کے سے ساتھہ اسناد اسکے
اور کہا حاکم نے کہ یہی حال ہے ہمارے زمانہ مین کہ جو کوئی ہوتا ہے ملحد یا بدعتی تو
وہ نہین دیکھتا اس طائفہ کیطرف مگر ساتھہ آنکھہ حقارت کے۔ اور نیز کہا حاکم نے کہ سنا
مین نے شیخ ابو بکر احمد بن اسحاق فقیہ سے مناظرہ کے وقت ایک شخص سے کہ
حدثنا فلان پس کہا اُس شخص نے کہ کب تک کہیگا حدثنا پس کہا شیخ نے اُٹھہ
اے کافر پس نہین درست تجھکو آنے میرے گھر مین بعد اس کے پھر متوجہ ہوئے

اللہ تعالیٰ کے اس حکم سے جو کہ سورۂ شوریٰ مین ہے اَمْ لَهُمْ شُرَكٰٓؤُا شَرَعُوْا لَهُمْ مِّنَ الدِّيْنِ مَا لَمْ يَاْذَنْ بِهِ اللّٰهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ وَاِنَّ الظّٰلِمِيْنَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ یعنے کیا ان کے شریک ہین کہ انہون نے راہ ڈالی ہے انکو واسطے دین کی جسکا حکم دیا نہین اللہ تعالیٰ نے اور اگر نہوتی بات فیصلہ کی تو فیصلہ کر دیا جاتا ان مین اور بیشک ناانصافون کے واسطے عذاب دردناک ہے **فائدہ** یعنے یہ بڑی ناانصافی ہے کہ اللہ کی حکومت کے شان مین دخل دیجیے سو جن لوگون نے دین کی بات مین راہ نکالی ہے اپنی طرف سے کہ اس بات کا اللہ نے حکم نہین دیا سو ان لوگون کو کیا لوگ اللہ کا شریک بنا رہے ہین جو انکی راہ پر چلتے ہین سو وہ لوگ بڑے ناانصاف ہین اگر اللہ نے قیامت کا دن فیصلے کے واسطے نہ ٹھہرا دیا ہوتا تو ابھی انکا فیصلہ ہو کر انپر عذاب دردناک ہونے لگتا مگر قیامت کو ہوگا اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو کوئی اپنی طرف سے دین مین کوئی راہ نکالے پھر جو شخص اسپر عمل کرے وہ شرک کی راہ چلتا ہے اور قیامت کو عذاب دردناک مین گرفتار ہوگا

دوسرا مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہہ دیتے ہین کہ ہر مسئلے کے لیے سند کی رسول اللہ تک پہونچانی ضرور نہین اس لیے کہ مجتہدون نے بڑی سعی اور کوشش سے ہر طرح کے مسائل جمع کر رکھے ہین **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ قائل اسکی محقق حنفیہ بھی نہین دیکھو کہا ملا علی قاری حنفی نے شرح فقہ اکبر مین کہ علم وہ ہے کہ ہو بیچ اسکے حدیث اور جو اسکے ہے وہ وسواس ہے شیطانون کا اور کہا مسلم اور ترمذی نے کہ عبداللہ بن مبارک کہتے تھے۔ کہ بیان کرنا اسناد کا منجملہ دین سے ہے کیونکہ اگر اعتبار اسناد کا نہ ہوتا تو ہر کوئی جو چاہتا سو کہہ دیتا اور جھوٹ اور سچ مین امتیاز نہ ہوتا اسی سبب سے روایت معلق بلا اسند حجت نہین ہوتی اور قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکھا ہے کہا سفیان ثوری نے کہ نہین جانتا مین کوئی سا علم ہی جو کہ ہو

تیسرا مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ خصوصاً حنفیہ حدیث پر عمل کرنے والونکو یہ دیتے ہین کہ مسائل دینیہ مین قیاس کرنا مشروع ہے اور دلیل اس کی یہ حدیث پیش کرتے ہین جو کہ **ابوداؤد اور ترمذی اور دارمی**[1] مین روایت ہے معاذ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جبکہ بھیجا معاذ کو طرف یمن کی (یعنی قاضی اور حاکم کرکر) فرمایا (یعنی امتحان کے لیے) کسطرح حکم کرے گا تو جسوقت کہ پیش آوے گا واسطے تیرے کوئی قضیہ کہا حکم کرون گا مین بموجب کتاب اللہ کے فرمایا اگر نہ پاوے تو (یعنی صراحۃً کتاب اللہ مین) کہا پس حکم کرون گا مین بموجب سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمایا اگر نہ پاوے تو بموجب سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا اجتہاد کرونگا مین اپنے عقل سے اور نہ قصور کرونگا مین کہا معاذ کو یا روایت کرنیوالے نے معاذ سے پس مارا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ماتھہ اوپر سینہ معاذ کے

جواب اسکا تین طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتھہ اسکی حجت اسلیے کہ کہا ترمذی[2] نے کہ اسناد اسحدیث کی نزدیک میرے متصل نہین ہے۔ اور سید محمد صدیق حسن خانصاحب نے **عطر الماضی بما یجب فی القضاء علی القاضی** مین لکھا ہے کہ روایت کیا ہے اسحدیث کو احمد اور طبرانی اور بیہقی نے اور ابن عدی نے طریق حارث بن عمر سے کہ بڑا بھائی مغیرہ بن شعبہ کا ہے اس نے ابن عباس سے اس نے اہل حمص سے اس نے اصحاب معاذ سے اس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بھیجا معاذ کو اور بیچ ایک روایت کے واسطے ابی داؤد کے معاذ سے نقل کی اس نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا بخاری نے حارث بن عمر روایت کی اسے ابوعون نے اور نہین پہچانی جاتی یہ حدیث مگر ساتھہ مرسل ہونے کے اور کہا بخاری نے یہ حدیث مرسل ہے اور کہا دارقطنی نے علل مین روایت کیا اسکو شعبہ نے ابن عون سے مرسل اور مرسل کیا اسکو ابن مہدی اور جماعتون نے اور مرسل اصح ہے اور کہا ابن حزم نے نہین ہے صحیح اسلیے کہ

قیاس کے ثبوت پر پیش کرنا اور اسکا جواب

[1] ترجمہ حدیث معاذ کا اور اسکے الفاظ

[2] ترجمہ ترمذی کا اور اسکے الفاظ

[3] ترجمہ عطر الماضی کا اور اسکے الفاظ

[4] ترجمہ بخاری کا اور اسکے الفاظ

[5] ترجمہ دارقطنی کا اور اسکے الفاظ

طرف ہماری پس کہا نہین کہا مین نے لسی کو اس طرح سوا اس شخص کے اور کہا سفیان بن
عیینہ نے کہ جو کوئی طلب کرتا ہے حدیث اس کے مونہہ پر تروتازگی ہوتی ہے حضرت کی اس
دعا کے موافق جو کہ ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہی ابن مسعود سے اور دارمی
مین ابی الدرداء سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نَضَّرَ اللّٰہُ امْرَءًا
سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَہٗ کَمَا سَمِعَہٗ یعنے تروتازہ کرے اللہ اس شخص کو کہ سنا مجھ سے کچھ
پس پہونچایا اوسکو جیسا کہ سنا اسکو (اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے) انتہے
تمام ہوا ترجمہ عبارت جواہر الاصول کا اور ترمذی مین روایت ہی ثوبان رضی اللہ تعالے
عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہمیشہ رہیگا ایک طائفہ منصور میری
امت سے کہ نہ ضرر دیگا انکو جو رسوا کیا چاہے انکو قیام قیامت تک اور کہا ترمذی نے
یہ حدیث حسن صحیح ہے **فائدہ** کہا ترمذی نے کہ اسباب بین عبداللہ بن حوالہ اور ابن
عمر اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایتین آئی ہین اور کہا محمد بن اسمعیل
(بخاری) نے کہ کہا علی بن مدینی نے کہ وہ طائفہ (یعنے طائفہ منصورہ) اصحاب حدیث کا
ہے۔ اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ امام احمد بن حنبل سے پوچھا لوگون
نے مطلب اس حدیث کا پس فرمایا اگر نہ ہو تا یہ طائفہ منصورہ اصحاب حدیث کا تو نہین جانتا
مین کہ وہ کون سے لوگ ہوتے اور طبرانی نے اوسط مین روایت کی ہے ابن عباس
رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے الٰہی رحم کر میرے
خلیفون پر کہا صحابہ نے یا رسول اللہ اور کون ہین خلیفے آپکے فرمایا وہ جو روایت کرینگے حدیثین میری
اور سکھاوینگے حدیثین لوگون کو۔ پس ثابت ہوا کہ جو لوگ بسبب مقلد ہونے امام کے صحیح صحیح
حدیثونکو نہین مانتے ہین اور حدیث کی اسناد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچانے ضروریات
دین سے نہین جانتے اور حقیر سمجھتے ہین اور حقارت بیان کرتے ہین بخاری اور مسلم جیسے محدثون
کی اپنی مجلسون مین بیشک وشبہ مصداق ان احادیث اور اکابر علماء کے اقوال کے یہی لوگ ہین

مختصراً دوم معارض ہی معاذ کی حدیث اور یہ حدیث صحیح جو کہ بخاری[۱] مین روایت ہی
حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سی کہ عبداللہ بن حذافہ کو حضرت نے ایک لشکر کا سردار
بنا کر کہین جہاد کو بھیجا اور لشکر سے فرمایا کہ جو تمہارا سردار کہے اس کی اطاعت
کیجیو تو ایک روز عبداللہ اپنے لشکر سے غصہ مین آئے اور بہت سی آگ روشن کی اور
لشکر سے کہا کہ اس آگ مین گھس جاؤ اسواسطے کہ حضرت نے میری اطاعت تمپر واجب
کردی ہے لشکر نے کہا کہ ہم نے حضرت کا کلمہ دوزخ کی آگ کے خوف سی کہا ہی سو ہم آگ
مین کیونکر گھسین جب یہ قصہ حضرت نے سنا تب فرمایا لَوْ دَخَلْتُمُوهَا لَمْ تَزَالُوا فِيهَا إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ
یعنے اگر تم اسمین گھستے تو ہمیشہ قیامت تک اسمین پڑے رہتے **فائدہ** یہ حدیث صاف
صاف دلالت کرتی ہے اسپر کہ قیاس پر چلنے والا مرتکب گناہ کا ہے **سوم** بہت سے حضرت
کے اصحاب اور تابعین اور تبع تابعین اور ائمہ سے ثابت ہوچکا ہے کہ دین کے مقدمہ مین
قیاس کرنا حرام ہے چنانچہ کہا ترمذی[۲] نے کہ سنا مین نے ابا سائب سے کہ کہتے تھے کہ بیٹھی
تھے ایک جگہہ وکیع اور حدیث بیان کی انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ
اشعار کیا آپنے (یعنے چیر دیا کوہان اونٹ کا بائین طرف سی) اور کہا کہ ابوحنیفہ کہتے
ہین کہ اشعار مثلہ ہی (یعنے تکلیف دینا ہی) اور کہا ایک شخص نے ابراہیم نخعی سے
بھی یہی مروی ہی کہ اشعار مثلہ ہے یہ سنکر سخت غصہ ہوئے وکیع اور کہا کہ مین تو پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث تجھکو بتلاتا ہون اور تو حضرت کی حدیث کو مقابلہ مین
ابراہیم نخعی کا قول بیان کرتا ہے لائق اسبات کے ہے تو کہ قید کیا جاوے پھر نہ خلاصی
ہو تیری جبتک کہ باز نہ آوے تو اس بات کے کہنے سے اور کہا ترمذی نے کہ سنا مین نے
ن بن عیسی سے اس نے سنا وکیع سے کہ کہا حسبوقت کہ روایت کیا اس نے اسی حدیث
ینے جس حدیث مین کہ حضرت کے اشعار کرنیکا ذکر ہے) پس کہانہ دیکھو طرف
س اہل رائے کی اس مقدمہ مین اس لیے کہ اشعار سنت ہی۔ اور قول

اسحدیث کے راویون مین (راوی) حارث مجہول ہے اور نہین پہچانے جاتے ہین شیخ
اسکی اور کہا عبدالحق نے (یہ حدیث) نہین سند کی جاتی اور نہین پائی جاتی طریق
صحیح سے اور کہا ابن جوزی نے علل متناہیہ مین کہ یہ حدیث نہین ہے صحیح اور کلام کی ابن
طاہر نے اسحدیث مین اپنی تصنیف صفر مین اور کہا کہ تلاش کی مین نے اسحدیث کی بیچ
مسندون بڑیون کے اور چھوٹیون کے اور جن جن علما سے میری ملاقات ہوئی ان سب سے
مینے اسحدیث کا حال دریافت کیا لیکن نہ پایا مین نے اس حدیث کو دو طریقون کے
سوائے اور کوئی طریقہ ایک تو شعبہ سے اور دوسرا محمد بن جابر سے اس نے اشعث سے
اس نے ابی شعثاء سے اس نے ایک مرد سے اس نے ثقیف سے اس نے معاذ سے سو نہین
صحیح ہین یہ دونون طریقے۔ اور کہا عبدالمنیر نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے ساتھ اجماع کے
اور کہا ابن وحیہ نے کہ نہین ہے اصل اسحدیث کا اور مرد اس کے مجہول ہین اور یہ حدیث
ضعیف فقیہون مین مشہور ہے انتہی مختصرا اور کہا جلال الدین سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین کہ
لایا ہے اسحدیث کو جوزقانی موضوعات مین اور کہا یہ حدیث باطل ہے روایت کیا
اسکو جماعت نے شعبہ سے اور تلاش کی مین نے اسحدیث کی بیچ مسندون چھوٹیون اور
بڑیون کے اور پوچھا مین نے حال اسحدیث کا ہر علما سے جن جن سے کہ ملاقات کی مین نے
سو نہین پایا مین نے اسحدیث کا کوئی طریقہ سوائے اس طریقے کے (یعنے سوائے
ابوداؤد کے طریقے کے) اور حارث بن عمرو کے طریقے کے اور یہ مجہول ہے
اور اصحاب معاذ کے اہل حمص سے نہین پہچانے جاتے ہین اور مثل اس اسناد
کی نہین اعتماد کیا جاتا اوپر اس کے بیچ کسی قاعدے کے شریعت کی قاعدون
مین سے کہا بخاری نے نہین ہے صحیح یہ حدیث اور نہین پہچانی جاتی ہے اور کہا
ذہبی نے میزان مین اکیلا ہوا ہے ابی عون محمد بیٹا عبداللہ ثقفی کا حارث
سے اور جو کہ روایت کی گئی ہے حارث سے سوائے ابی عون کے سو وہ مجہول ہے انتہی

اول جو قیاس کیا ہے تو شیطان نے کیا ہے اور تفسیر کبیر[۱] مین لکھا ہے کہ نقل کیا ہے واحدی نے بسیط مین ابن عباسؓ سے کہ کہا ابن عباس نے کہ تھی فرمانبرداری کرنی بہت بہتر واسطے شیطان کے قیاس کرنے سے پس نافرمانی کی اس نے رب اپنے کی ۔ اور قیاس کیا اور اول جس شخص نے کہ قیاس کیا شیطان ہے پس کافر ہوا وہ بسبب قیاس اپنے کے پس جو شخص کہ قیاس کرے دین کی بات کا کسی چیز مین اپنی رائے سے نزدیک کرے گا اسہ اس کو ساتھہ شیطان کے اور کہا نسفی نے تفسیر[۲] مدارک مین کہ نص کے ہوتے ہوئے قیاس کرنا امر دین مین مردود ہے ۔ اور در[۳] اساسات اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب مین لکھا ہے کہ ترک کرنا نص کا ساتھہ رای کے حرام ہے ساتھہ اجماع کے انتھی

چوتھا مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والونکو یہ دیتے ہین ۔ کہ حدیث کی جو جو مسائل حدیث کی کتابون مین موجود ہین انپر تو حدیث پر چلنے والے عمل کر ہی لین گے لیکن جو جو مسئلے کہ حدیث سے ثابت نہین ہین انکے لیے کیا کرینگے آخر کار فقہ کی کتابون پر ہی چلینگے اور کسی نہ کسی امام ہی کے مقلد بنے گے **جواب** اس کا یہ ہے کہ اگر کوئی شخص غور سے ازراہ تحقیق قرآن اور حدیث کیطرف نظر کرے اور دیکھے تو ہر ایک مسئلہ قرآن اور حدیث سے معلوم ہو سکتا ہے کسی مسئلہ کے لیے بھی کسیکو مسائل فقہیہ کی حاجت نہین لیکن جس کسی کو بسبب کم علمی یا قصور فہم یا قلت تدبر کے قرآن اور حدیث سے کوئی مسئلہ معلوم نہو سکے تو وہ مسئلہ بموجب حکم اللہ تعالے کے فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ (یعنے جو تم نہ جانو تو تم پوچھہ لو یاد رکھنے والے لوگون سے کسی محدث یا مجتہد یا فقیہ یا قاضی یا مفتی یا مولوی سے پوچھکر عمل مین لاوے ایسے محل پر بسبب لاچاری کے کسی کی تقلید کرنی جائز ہے لیکن اس تقلیدی

اہل رائے کا بدعت ہے اور دارمی مین ہے کہ کہا مالک بن مغول نے سنا کہا واسطے میرے شعبی نے جو کہ حدیث بیان کرین یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پس لے لے اس کو اور جو کہین وہ ساتھہ رائے اپنی کے پس ڈال اوس کو پائخانے مین اور دارمی مین روایت ہے عبداللہ سے کہ کہا نہ آوے گا تمہارے پر کوئی برس مگر برا ہوگا اس برس سے جو پہلے اس کے ہے خبردار ہو تحقیق مین نہین مراد کہتا ہون مین برس سے کہ ارزانی بہت ہو (پہلے) برس سے اور نہ میہ بہت بہتر امیر سے اور لیکن علماء تمہارے اور بہتر تمہارے اور فقیہ تمہارے جاوین گے پہر نہ پاوگے ان کے پیچھے اور آوے گی قوم کہ قیاس کرینگے امر کو ساتھہ رائے اپنی کے اور دارمی مین روایت ہے ابن سیرین سے کہ کہا اس نے اول جس کسی نے کہ قیاس کیا شیطان ہے اور نہین عبادت کیا گیا سورج اور چاند مگر ساتھہ قیاسون کے اور دارمی مین روایت ہے حسن بصری سے کہ تحقیق اس نے پڑہی یہ آیت خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ وَّخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ یعنی پیدا کیا تونے مجہکو آگ سے اور پیدا کیا ہے اوسکو مٹی سے - کہا حسن نے قیاس کیا شیطان نے اور وہ پہلا ان کا ہے کہ قیاس ہے (دین مین) جنہون نے اور دارمی مین روایت ہے مسروق سے کہ تحقیق اس نے کہا کہ خوف کرتا ہون مین اس بات سے کہ قیاس کرون مین اور پہسل جائے پاؤن میرا اور دارمی مین روایت ہے شعبی سے کہ کہا اس نے قسم ہے اللہ کی البتہ اگر چلو گے قیاسون پر البتہ حرام کروگے تم حلال کو اور البتہ حلال کروگے تم حرام کو اور دارمی مین روایت ہے مجاہد سے کہا اس نے کہا عمر نے ڈرو قیاس کرنیسے فَاِنَّکَ دراسات اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب مین لکہا ہے کہ ائمہ طاہرین قیاس کرنے کو حرام سمجہتے تھے اس لیے کہ حکایت کی ہے شعرانی نے لواقح مین کہ جب گئے ابوحنیفہ پاس جعفر بن محمد کے تو کہا جعفر بن محمد نے ابوحنیفہ کو کہ مین نے سنا ہے کہ تو قیاس کیا کرتا ہے نہ قیاس کر اسلیے کہ

کس گنتی اور شمار مین ہے کہ باوجود مخالفت حکم خدا تعالے کے اسکو مانے اور جیسے خدا کے حکم کو ماننا ویسے ہی اور کسی مولوی درویش مجتہد امام کا حکم ماننا شرک ہے چنانچہ **تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن** مین لکھا ہے کہ روایت کی ہے ابن سعد اور عبد بن حمید اور ترمذی نے اور حسن غریب کہا اسکو اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم اور ابو الشیخ اور ابن مردویہ اور بیہقی نے اپنی سنن مین عدی بن حاتم سے کہ کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حال آنکہ وہ پڑہتے تہے سورہ برات کی یہ آیت اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ یعنے ٹہرایا ہے انہون مولویون اور درویشون کو مالک اپنے بدون اللہ سے خبردار ہو تحقیق وہ لوگ (یعنے یہود و نصاری) ان کی پرستش نہین کرتے تہے۔ لیکن ان کا یہہ حال تہا کہ جس چیز کو ان کے واسطے وہ حلال کر دیتے تہے اس کو حرام جانتے تہے۔ اور جس چیز کو ان کے واسطے وہ حرام کر دیتے تہے اس کو حرام جانتے تہے۔ اور روایت کیا ہے اس بات کو احمد اور ابن جریر نے انتہے اور **تفسیر نیشاپوری** مین ضمن آیت اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ کے مذکور ہے کہ اس آیت کی تفسیر مین اختلاف کیا ہے اہل تفسیر نے معنے مین ٹہیرا لینے یہود و نصاری کے اپنے مولویون اور درویشون کو معبود بعد اتفاق کے اس بات پر کہ وہ حقیقت مین ان درویشون کی پرستش تو نہین کیا کرتے تہے پہر کیا مراد ہے اس معبود ٹہیرانے سے بس کہا اکثر مفسرون نے کہ مراد یہ ہے کہ وہ متابعت کرتی درویشون کی امر و نہی مین چنانچہ روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ وہ نصرانی تہے پس پہونچے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جس حالت مین کہ آپ سورہ برات پڑہ رہے تہے جب اس آیت تک پہونچے تو عدی بن حاتم بولے کہ ہم عبادت تو نہین کرتے اپنے مولویون اور درویشون کی (یعنے پہر کیا وجہ ہے کہ اللہ تعالے ہماری طرف اس بات کو

مسئلہ تحقیق کرنے کا ہمیں رہے اور کوشش کرے محض اسی پر خاطر جمع کرکے نہ بیٹھ رہے
پھر جب قرآن و حدیث سے اس تقلیدی مسئلہ کا خلاف ثابت ہو جاوے تو اس کو اسی
وقت ترک کر دے۔ اور قرآن و حدیث کے موافق عمل کرنے لگ جاوے پھر تقلید
کرنی حرام بلکہ شرک ہے اس لیے کہ تقلید کے معنے یہ ہیں کہ بغیر دلیل کے کسی کے حکم
کو مان لینا اور یہ دریافت نہ کرنا کہ آیا یہ حکم خدا اور اس کے پیغمبر کی طرف سے بھی ہے
یا نہیں ہے سو جو لوگ کہ بغیر دلیل کے اپنے مولویوں اور درویشوں اور اماموں کے
اقوال کو سند پکڑتے ہیں اور اس کی تحقیق نہیں کرتے گویا ان مولویوں اور درویشوں
اور اماموں کو حاکم شرع کا جانتے ہیں اور اللہ کی مرضی اور اس کے حکم کا صریح خلاف
کرتے ہیں اس لیے کہ فرمایا اللہ تعالے نے اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ یعنے حکم کسی کا
نہیں سوا اللہ تعالے کے۔ یعنے یہ کسی کی شان نہیں اور کسی کا مرتبہ نہیں کہ وہ مخلوق پر
اپنی طرف سے اپنا حکم جاری کرے اور خلق پر واجب ہو کہ اس کا حکم مانے اسواسطے کہ سب
مخلوق کا خالق مالک اللہ ہی ہے تو حکم بھی اسی کا چاہیے اور مخلوق کو اسی کی حکم برداری
کرنا چاہیے پس معلوم ہوا کہ خود کسی عالم فاضل ملا مخدوم مشائخ امام کا حکم خلق پر جاری
نہیں ہو سکتا مگر ہاں جس کی حکم برداری کا اللہ حکم دے دے تو اسکا حکم ماننا چاہیے
تو وہ اس کا حکم اسکی طرف سے نہ ٹھہرا بلکہ اللہ تعالے کا حکم ٹھہرا جیسے اللہ تعالی نے لوگوں کو حکم دیا
ہے کہ پیغمبر کا حکم مانو اور رعایا کو حکم دیا ہے کہ اپنے بادشاہ کا حکم مانو اور عورت کو حکم کیا
ہے کہ اپنے خاوند کا حکم مانے اور اولاد کو حکم دیا ہے کہ اپنے ماں باپ کا حکم مانو اور غلام کو
حکم کیا ہے کہ اپنے میاں کا حکم مانے مگر وہ حکم جو بادشاہ اور خاوند اور ماں باپ اور میاں
خلاف حکم خدا کے بتاوین اور پیغمبر معصوم ہے وہ خلاف حکم خدا کے نہ بتاوے گا
البتہ جو حکم پیغمبر مشورہ کی راہ سے بتاوین اس میں آدمی کو اختیار ہے چاہے کرے
چاہے نہ کرے پھر اور کسی بادشاہ امیر مولوی مشائخ مجتہد امام کا حکم تو

رض کو گہسا ہوا بہنیروں کی رکون مین تمام ہوئی عبارت تفسیر نیشاپوری کی اور
غنی شاء اللہ بانی بنی نے بھی ایسی تقلید کو شرک کہا ہے اور اثبات اس
یت قُلْ یٰاَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ
اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْـًٔا وَّلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ یعنے
ے اہل کتاب کے آؤ طرف ایک کتاب کی کہ برابر ہے درمیان ہمارے اور درمیان
رے یہ کہ نہ عبادت کریں ہم - مگر اللہ کو اور نہ شرک لاوین ہم ساتھہ اس کے
اور نہ پکڑین بعض ہمارے بعض کو پروردگار سوائے اللہ کے سے اور آیت
اتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ الایۃ سے اور حدیث عدی بن حاتم سے کہا ہے چنانچہ -
تفسیر مظہری مین نیچے آیت قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ الخ کے بعد نقل کرنے
دیث عدی بن حاتم کو لکہا ہے کہ اور اسسے ظاہر ہوا کہ جب ہو ترمذی یک حدیث
حیح مرفوع غیر معارض اور نہ معلوم ہو ناسخ اس کا اور ہو فتوے ابو حنیفہ رح کا مثلاً
لاف احدیث کے اور گیا ہو موافق حدیث کے کوئی امام چارون امامون مین سے
واجب ہے اس پر متابعت حدیث ثابت کی اور مذہب اس کا نہین روکتا اس کو اس بات
سے اس لیے تاکہ نہ لازم آوے پکڑنا بعض ہمارے کا بعض ہمارے کو رب سوائے اللہ کے انتہی
در اس عبارت کو موافق اور تائید کرتی ہے اس کی یہ عبارت جو کہ ردالمحتار شرح
در المختار مین ہے اِذَا صَحَّ الْحَدِيْثُ وَكَانَ عَلٰى خِلَافِ الْمَذْهَبِ عُمِلَ بِالْحَدِيْثِ
وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ مَذْهَبَهٗ وَلَا يَخْرُجُ مُقَلِّدُهٗ عَنْ كَوْنِهٖ حَنَفِيًّا بِالْعَمَلِ بِهٖ
یعنے جب اپنی مذہب کے خلاف صحیح حدیث ہاتہہ لگے تو اس حدیث پر عمل کیا جاوے
در یہہ اُسکا مذہب بن جاوے گا اور کوئی حدیث پر عمل کرنے کے بعث سے اپنے حنفی ہونے
سے باہر نہ جائیگا انتہی - اور فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین نیچے آیت اِتَّخَذُوْٓا
اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ کے لکہا ہے - کہ اکثر مفسرین کہتے ہین

منسوب کرتا ہے آنحضرت نے فرمایا کہ کیا تم حرام نہین سمجھتے اس چیز کو جو اللہ نے حلال کردی ہے اور حلال نہین جانتے اس چیز کو جو اللہ تعالے نے حرام کردی ہے۔ عرض کیا کہ یہ بات تو بیشک ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہی عبادت ہے ان مولویون اور درویشون کی (یعنے جسے اللہ تعالے تمہارے نام لگاتا ہے) ربیع کہتا ہے کہ مین نے ابو العالیہ سے پوچھا کہ بنی اسرائیل مین خدا بنالینا کیونکر مروج تھا انہون نے کہا کہ وہ جو کبھی اللہ کی کتاب مین کوئی بات مخالف قول اپنے دانشمندون کے اور درویشون کے پاتے تو انہین کا قول مانتے اللہ کی کتاب کا حکم نہ قبول کرتے علماء نے کہا ہے کہ اگر مخالف حکم خدا کے کسی کا کہنا ماننا اس کا معبود ٹھیرا لینا ہے تو پھر فاسق کو باوجودیکہ وہ برخلاف حکم خدا کے شیطان کی متابعت کرتا ہے کیون نہین کافر کہتے جیسا کہ خارجی لوگ فاسق کو کافر کہتے ہین برخلاف اس کے سو وجہ اس کی یہ ہے کہ فاسق اگرچہ موافق کہنے شیطان کے عمل کرتا ہے لیکن اسکو حاکم نہین جانتا۔ اس واسطے اسے لعنت کرتا ہے اور ذلیل جانتا ہے یعنے غفلت سے موافق مرضی شیطان کے اس سے عمل بد ہوتے ہین نہ یہہ کہ یہہ اس کو اپنا حاکم معظم جانکر اس کی اطاعت کرتا ہے اور یہ عذر ان لوگون کے حق مین کارگر نہین جو اپنے مولویون اور درویشون کی عظمت اور صدق سے خلاف حکم خدا کے متابعت کرتے ہین کہا امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر مین کہ مین نے دیکھا کئی ایک متقلد فقیہون کو کہ پڑہی مین نے انپر آیتین قرآن کی درباب کئی مسائل کے جو مخالف تھین وہ آیتین ان مسائل مین ان کے مذہب سے پس نہ مانی اونہون نے وہ آیتین اور رخ نہ کیا ان کی طرف اور حیران سے ہوکر میری طرف دیکھنے لگے کہ کیون کر عمل ہو سکے ان آیات پر جس حالت مین کہ ہمارے بزرگون سے ان کے خلاف روایتین آچکی ہین اگر تو اے مخاطب تامل کرے ٹھیک ٹھیک تو پاوے تو

فتح العزیز مین نیچے آیت فَلَا تَجْعَلُوا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ کے لکھا ہے
در پنجا باید دانست چنانچہ عبادت غیر خدا مطلقاً شرک و کفرست اطاعت غیر او تعالیٰ
نیز بالاستقلال کفرست و معنی اطاعت غیر بالاستقلال آنست کہ او را در سلایح احکام
ندانستہ رابقہ تقلید او در گردن اندازد و تقلید او را لازم شمارد و باوجود ظہور مخالفت
حکم او با حکم او تعالیٰ دست از اتباع او برندارد و این ہم نوعی ست از اتخاذ انداد کہ در آیۃ
کریمہ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ
نکوہش آن فرمودہ اند انتہی ۔ اور مولوی اسمٰعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ نے **تنویر**
العینین مین لکھا ہے ۔ کیونکر جائز ہوگا لازم کر لینا ایک شخص مقرر کی تقلید کو باوجود
قدرت کے رجوع کرنے پر ان روایتون کیطرف جو منقول ہین نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی
صاف صاف دلالت کرتی ہین خلاف پر اس امام کی بات کی جس کی تقلید لازم کیا
ہے پھر اگر نہ چھوڑا کسی نے اپنے امام کی بات کو تو اس کے دل مین شرک گہسا ہوا ہے جیسا کہ دلالت
کرتی ہے اسپر حدیث ترمذی کی جو روایت ہے عدی بن حاتم سے کہ اس نے پوچھا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے معنی اس آیت کی اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ
دُوْنِ اللّٰهِ وَالْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ یعنے بنا لیا اپنے مولویون اور مشائخون کو جدی
جدی رب وری اللہ کے اور مسیح مریم کے بیٹے کو ۔ پس کہا عدی نے یا رسول اللہ ہم نے
تو نہین ٹھہرایا تہا اپنے مولویون اور مشائخون کے جدی جدی رب تب فرمایا حضرت نے رب
ٹھہرانا یہ ہے کہ حلال سمجہا تم نے انکی حلال کہی ہوئی چیز کو اور حرام سمجہا تم نے انکی حرام
کہی ہوئی چیز کو انتہی ۔ حاصل یہ کہ جو شخص کسی کی تقلید اپنے اوپر لازم سمجہ لیوے اور باوجود مخالف معلوم
ہو جانے حکم اوسکے کے ساتہہ حکم خدا اور اس کے رسول کے کی اتباع نہ چھوڑے تو اس نے یہ حکم آیۃ اِتَّخَذُوْٓا
اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ کے خدا کا شریک ٹھہرایا اور مستحق ہمیشہ کے دوزخ مین رہنے کا ہوا
اس لیے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَاْوٰىهُ النَّارُ

کہ ارباب سے یہ مراد نہین کہ یہود اور نصاری نے اپنے مولویون اور درویشونکو جیسا کہ خدا
ہونیکا اعتقاد کر لیا تھا بلکہ مراد یہہ ہی کہ انہون نے اطاعت کی تہی اپنے مولویون اور
درویشون کی بیچ امر اور نہی اون کی کے نقل کی گئی ہے کہ تحقیق عدی بن حاتم تہا نصرانی
پس آیا طرف رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حال آنکہ حضرت پڑہ رہے تہے سورہ برأت پس
حتی یہ پہونچے اس آیت تک کہا عدی نے پس کہا مین نے (حضرت کو) نتہے ہم پرستش کرتے انکی
پس فرمایا حضرت نے کیا نہین حرام کرتے تہے تم اس چیز کو کہ حلال کیا ہے اللہ نے اسکو پس حرام جانتے
تہے تم بہی اسکو اور حلال کرتے تہے تم اس چیز کو کہ کہ حرام کیا ہے اسکو اللہ نے پس حلال جانتے تہے تم
ہی اسکو پس کہا مین نے ہان فرمایا حضرت نے پس یہی ہے پرستش انکی انتہے اور لکہا **شاہ**
ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے کہ جس کسی نے کہ اپنے امام کو ایسا سمجہہ لیا کہ اس کے
شان سے خطا بعید ہے تو اس نظر سے اگرچہ کوئی دلیل خلاف قول اس امام کے ملے تو بہی
اس کی تقلید کو نہ چہوڑے تو وہ شخص داخل ہے اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ
اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مین چنانچہ **عقد الجید** مین لکہا ہے کہ جو شخص ہو عامی
اور فقہا مین سے کسی ایک شخص کی تقلید کرے یہہ سمجہہ کر کہ ایسے شخص سے خطا محال
ہے اور یہہ جو کہتا ہے سو البتہ ثواب ہی اور اپنے دل مین اس بات کو پوشیدہ رکہے
کہ اس کی تقلید نہ چہوڑون گا۔ اگرچہ اس کے خلاف پر دلیل قائم ہو جاوے تو وہ شخص
یہ دلیل احدیث کی کہ جس کو روایت کیا ہے ترمذی نے عدی بن حاتم سے کہ کہا اس نے
کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہ پڑہتے تہے (یہ آیت) اِتَّخَذُوْٓا
اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ یعنے ٹہیرایا ہے اپنے مولویون
اور درویشون کو مالک دسی اللہ سے فرمایا کہ وہ لوگ اون کی پرستش تو نہین کرتے تہے
لیکن ان کا یہ حال تہا کہ جس چیز کو ان کے واسطے وہ حلال کر دیتے اسکو حلال جانتے اور جس
اپر کوئی چیز حرام کر دیتے تو اس کو حرام جانتے۔ اور شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر

لوگون پر متابعت کرنی ایک خاص کی ان ائمہ سے سوائے اورون کے تو ٹھہرایا اسکو
بمنزلہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہہ کفر ہے اسی طرح لکھا ہے علامہ ہارون مرجانے
حنفی نے ناظورۃ الحق فی فرضیۃ العشاء وان لم یغب الشفق
مین ہی۔ اور شیخ محی الدین بن عربی نے فتوحات مکیہ مین لکھا
ہے کہ جب کہ صحیح ہو کوئی حدیث اور اس کے مقابل پایا جاوے قول کسی صاحب یا
امام کا تو نہین ہے راہ طرف پھر جانے کی حدیث سے بلکہ چھوڑ اجاوے گا قول اس
امام اور صاحب کا اسحدیث کی خاطر پھر کہا کہ نہین جائز ترک کرنا کسی آیت کا
یا کسی حدیث کا کسی صاحب یا امام کے قول سے اور جو کوئی ایسا کرے پس وہ گمراہ
ہوا اور نکل گیا خدا کے دین سے۔ اور کہا عبدالوہاب شعرانی نے میزان شعرانی
مین کہ سنا مین نے سردار اپنے علی خواص رحمۃ اللہ علیہ سے کہ فرماتے تھے
کہ جو مومن کہ ہمیشہ ایک ہی مذہب کا مقلد رہے نہین کامل ہوتا عمل اس کا ساتھ
شریعت کے اور امام طحطاوی جو کہ اکابر حنفیون اور تیسری صدی کے علماؤن
مین سے ہے فرماتا ہے کہ کیا پوچھے ابوحنیفہ نے کہا ہے مین بھی وہی کہون گا۔
اور کیا کند ذہن اور تعصب والے کے سوا کوئی اور بھی تقلید کرتا ہے۔ اس
قصہ کو حافظ ابن حجر نے لسان المیزان مین نقل کیا ہے پھر ابن حجر نے کہا ہے کہ
یہ بات امام طحطاوی کے مصر مین اڑ گئی (اور) یہانتک (مشہور ہوئی) کہ مثل
اور کہاوت بن گئی یہہ ساری کلام علامہ محمد حیات نے ایقاظ فی بیان الاختلاف
مین نقل کی ہے۔ اور شیخ محی الدین بن عربی نے خاتمہ فتوحات مکیہ مین
لکھا ہے۔ کہ جس بات کی مین تجھے وصیت کرتا ہون وہ یہہ ہے کہ اگر تو عالم ہے تو
تجھکو جو اللہ تعالے نے دلیل دی ہے اس کے برخلاف عمل کرنا حرام ہے اور جب
تجھے دلیل حاصل ہو سکتی ہے۔ تو پھر تجھے اپنی ذات کو سوا کسی اور کی تقلید حرام ہے

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ جو کوئی شریک لاوے ساتھ اللہ کے پس تحقیق حرام کی اللہ
نے اوپر اس کے بہشت اور جگہہ اس کی آگ ہے اور نہین واسطے ظالمون کے کوئی
مددگار اور فرمایا اللہ تعالے نے سورہ نسا مین اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ
وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا
یعنے تحقیق اللہ نہین بخشتا یہہ کہ شریک لایا جاوے ساتھہ اس کے اور بخشتا ہے
جو سوا اس کے ہے واسطے جس کے چاہے اور جو کوئی شریک لاوے ساتھہ
اللہ کے پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہ دور **فائدہ** یہ دونون آیتین صریح دلیل ہین
اس بات پر کہ مشرک ہمیشہ ہمیشہ کو دوزخ مین جلتا رہے گا اور اس کی بخشش کبھی نہوگی
اسی سبب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر جلایا جاوے اور ٹکڑے
ٹکڑے کیا جاوے تو بھی شریک نہ کر تو اللہ کے ساتھہ چنانچہ ابن ماجہ مین روایت ہے ابی
الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا وصیت کی مجھکو دوست میرے نے یعنی آنحضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہہ کہ نہ شریک کر تو ساتھہ اللہ کے کسیکو اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کیا جاوے
تو اور جلایا جاوے تو۔ اور اس بات مین کچھہ بھی شک نہین کہ تقلید کسی کی خواہ ائمہ
اربعہ مین سے ہو خواہ ان کے سوائے کی ہو اور شرک ہے جیسا کہ اوپر گذرا اور اسی
کے قائل ہین اور علما بھی چنانچہ علامہ معین الدین نے **در اساۃ اللبیب**
فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب مین لکھا ہے کہ کہا ابن غزی ہدایہ کے
حاشیہ مین جو شخص کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور خاص ایکہی شخص
کے مذہب پر اڑا رہے اور یہہ سمجھے کہ اسیکی بات صحیح واجب الاتباع ہے اور کسی کے
ائمہ مین سے نہین ہے پس وہ گمراہ جاہل ہے بلکہ کافر ہی ہو جاتا ہے اس سے
توبہ کروانی چاہیے۔ پس اگر توبہ کرلے تو بہتر ہے ورنہ قتل کیا
جاوے کیون کہ جب کہ اس نے اس بات کا اعتقاد کیا کہ واجب ہے

بموجب عمل کرین اگر عالم ہون یا علما کی پیروی کرین اگر ناواقف ہون - اور
شیخ عبدالحق محدث دہلوی حنفی بھی اسی بات کو مقرر ہین کہ طریق متقدمین کا
یہی تہا کہ کسی ایک کی خاص کر تقلید نہین کیا کرتے تہے اور اس قول کو آیت
اور حدیث اور اجماع کیطرف مستند فرماتے تہے اور کلام سے حافظ الحدیث
ابن حجر کو بھی استشہاد کرتے ہین اور فرماتے ہین کہ انصاف اور عدل اسی مین ہے
چنانچہ **تحصیل التعرف**[۵۱] **فی معرفت الفقہ والتصوف** مین لکہا
ہے کہ مجتہدون کے اتباع اور ان کی پیروی واجب ہونے مین دو طریق ہین سو
متقدمین کا یہ طریق تہا کہ وہ خاص مذہب اور ایک ہی مجتہد کے اتباع کو واجب
نہین جانتے تہے بلکہ مجتہدون کا طریق عمل کرنا اپنے اجتہاد کے بموجب تہا اور عوام
کا طریق یہ تہا کہ علمائے سے فتوے پوچہ لیتے اور خاص ایک ہی کی متابعت کر بدون انکی
طرف رجوع کرتے - حافظ ابو محمد بن حزم رحمۃ اللہ علیہ ظاہری نے کہا ہے کہ قرون
ثلثہ مین جو کہ خیر القرون ہین ہمین نہین معلوم کہ کسی نے خاص ایک ہی کے قول کو پکڑ
رکہا ہو بلکہ یہ امر ان تینون قرنون کے بعد جو سب قرنون سے بہتر ہے نکلا ہے اور
اسپر کسی کا انکار نہین ہوا تو اب یہ بمنزلہ اجماع کے ٹہیرا - اس پر یہ دلیل پیش
کرتے ہین کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے کہ اگر تمہین خبر نہ ہو تو خبردار لوگون کو سے
پوچہہ لیا کرو اور کہتے ہین کہ لوگون کو حکم ہے کہ قرآن اور حدیث اور اجماع کے
بموجب عمل کرین اور علماء کے فتوون کے پیچہے لگین جب بات یون ٹہری تو ایک ہی
مذہب کو اپنے لیے خاص اور معین کر لینے کی کیا وجہ ہے یہانتک کہ کہا کہ یہہ بات
انصاف اور عدل کے زیادہ تر قریب ہے (اور قابل تسلیم اور لائق عمل ہے) اور
امام ابن حزم نے **نبذ الکافیہ**[۵۲] مین لکہا ہے کہ صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین
کا اجماع اسپر ہوا ہے کہ التزام ایک مذہب معین کا نہ چاہیے پہر جو کوئی کہ ایسا

اور اگر تو اس درجہ پر نہین بلکہ متعلد ہے تو دیکھنا کہین ایک ہی مذہب کو خاص کر لازم نہ
پکڑ لینا بلکہ جیسے تجھے اللہ تعالے نے حکم فرمایا ہے ویسے ہی عمل کیجیو اور وہ یون ہے
کہ اگر تو خود عالم نہ ہو تو اہل ذکر سے پوچھیو اور اہل ذکر وہ لوگ ہین جو قرآن اور حدیث
سے واقف ہین اور خوب جانتے ہین سو جب اہل ذکر سے مسئلہ پوچھنے لگے
تو جہانتک ہو سکے اپنی واردات مین ایسی سہولیت ڈھونڈھیو جس سے تکلیف
اور تنگی جاتی رہے اور اس امر مین اس کے جائز ہونے کا سوال کرتے رہیو یہانتک
کہ تو اسے پالیوے اور (یہ یاد رکھنا کہ) اگر تجھے مفتی یہ کہے کہ تیرے مسئلہ مین یہ
اللہ تعالے یا اس کے رسول کا حکم ہے تو تو نے وہ جواب نے لینا اور اگر یون کہے کہ
یہ میری رائے مین ایسا آتا ہے تو مت لیجیو کسی اور سے پوچھیو۔ اور ملا عابد سندھی
نے طوالع الانوار حاشیہ درالمختار مین کہا ہے اور مجتہد
معین کی تقلید واجب ہونے پر کوئی بھی دلیل نہین ہے نہ شریعت کے رو سے
نہ عقل کی جہت سے چنانچہ حنفیہ مین سے ابن ہمام نے فتح القدیر (شرح ہدایہ)
مین اور اپنی کتاب مین جسکا نام تحریر الاصول ہے ذکر کیا ہے اور مالکیہ مین
سے شیخ ابن عبد السلام نے مختصر منتہی الاصول مین اور شافعیہ سے محقق
عضد الدین نے بھی اس کے واجب نہ ہونے کی خوب ہی تصریح کی ہے۔ اور ابن
امیر الحاج نے تحبیر شرح تحریر مین ذکر کیا ہے کہ (سلف) اسپر اجماع کر چکے ہین کہ کسی
حاکم یا مفتی کو ایک ہی شخص کی تقلید اس طرح کہ کسی مسئلہ مین بھی اس کے قول کے
سوا اور کسی کے قول پر نہ وہ حکم اور نہ یہ فتوے دے حلال نہین۔ اور ملا علی
قاری حنفی نے شرح عین العلم مین لکھا ہے کہ یہ تو معلوم ہی ہے کہ اللہ
سبحانہ وتعالے نے کسی کو یہ تکلیف نہین دی کہ حنفی بنے یا مالکی بنے یا شافعی
بنے یا حنبلی بنے بلکہ انہین یہ تکلیف دی ہے کہ وہ سنت کے

دور باید انداخت بالجملہ غرض ازین کلام آنکہ اشتغال بتفتیش ظاہر کتاب و السنۃ
و تعلم و تعلیم آن خواہ بخواندن باشد خواہ باستماع مضامین وسعی در اشاعت آن
از جنس اکل و شرب و لباس ست کہ مدار زندگانی بر آن ست و اشتغال باحکام فقہ
معتبرہ و اشتغال صوفیہ نافعہ از قبیل مراداۃ و مصالحہ ست کہ عند الضرورت بقدر حاجت
بعمل آرند و بعد ازان بکار اصلی خود مشغول باشند و عنوان و شعار خود محمدیت خالصہ و تسنن
قدیم باید داشت نہ تمذہب بمذہب خاص و انسلاک در طریقہ مخصوصہ بلکہ مذہب جمیع فرق
مثل دکاکین عطارین باید شمرد و خود را از منسلکان جند محمدی باید ماخت پس چنانچہ
سپاہیان را عنوان سپہ گری شعارست و اعلا کلمہ سلطانی کار و بار و قتی کہ بدوا رحمت
میشوند از ہر دوکانے کہ بدست آید میگیرند و بقدر حاجت بعمل آرند و باقی را برائے وقت
ضرورت نگاہ میدارند و بکار و بار خود مشغول میباشند ہمچنین محمدیت خالصہ را شعار خود
باید کرد و اقامت ظاہر سنت را کار و بار خود باید داشت و احکام فقہیہ صحیحہ و اشتغال صوفیہ
معتبرہ را کہ خالی از شوب فساد و بدعۃ باشد بقدر حاجت استعمال باید کرد و زائد ازان
بآن توغل ننباید کرد انتہے **فائدہ** ایضاح الحق میں دوسری جگہہ پر صفحہ ۶۶ میں بھی
تقلید شخصی کے رد کا مضمون مولوی اسمٰعیل شہید نے خوب بسط سے لکھا ہے لیکن
بسبب خوف طول ہونے کتاب کے ان کے اسی مضمون مذکور پر ہی یہاں اکتفا کیا گیا اور
شیخ الاسلام ابن تیمیۃ الحرانی نے بیان الفرقان بین اولیاء الشیطان و
اولیاء الرحمان میں لکھا ہے اور بتحقیق اتفاق کیا ہے امت کے پہلوں نے
اور اس کے اماموں نے اسپر کہ بتحقیق ہر ایک شخص پکڑا جاتا ہے اپنے کلام سے اور چھوڑا
جاتا ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور یہی فرق ہے درمیان انبیاء اور غیر ان کے کے
پس بتحقیق انبیاء واجب ہے ایمان لانا ساتھہ سب باتوں انکی کے کہ جن کی خبر دی
ہے انہوں نے اللہ کیطرف سے اور واجب ہے فرمانبرداری انکی اس میں

التزام کرے تو اس کے خلاف کیا اجماع کے اور اس کا اس امر مین کوئی پیشوا اور امام نہین
اور اس نے راہ اختیار کی خلاف راہ مومنین کے - اور بحر العلوم عبد العلی لکھنوی
حنفی نے شرح[1] تحریر مین لکھا ہے کہ تخصیص ایک مجتہد کی عمل کے باب مین دہینگا
دہینگے ہے اوس کیطرف التفات نہ کرنی چاہیے بلکہ یہ شریعت کا بدل دینا ہے اور
خدا کی رحمت واسع کا بند کرنا ہے اس لیے کہ شارع نے بند نکو یہہ ہی تکلیف دی ہے
کہ جس مجتہد غیر معین کی چاہین تقلید کرین - اور مولوی اسمعیل صاحب شہید نے تقلید
شخصی معین کو بدعت حقیقی قرار دیا ہے اور شعبہ رفض کا ٹھہرایا ہے چنانچہ ایضاح[2]
الحق الصریح - فی احکام المیت والضریح مین فرماتے ہین - بخلاف
قسم ثانی کہ ہر کس را تحقیق احکام قیاسیہ و اشغال صوفیہ و قوانین عربیہ ضرور نیست و
ارادہ و تقلید شخصی معین از مجتہدین و مشائخ در ارکان دین نہ بلکہ ہمین قدر کافی ست
کہ وقتے کہ حاجتے پیش آید از کسی از ایشان استفسار کردہ شود نہ آنکہ ارادہ و تقلید ہم مثل
ایمان بالانبیا از ارکان دین شمردہ شود و لقب حنفی و قادری بمثابہ لقب مسلمان و
سنی اظہار کردہ شود و امتیاز از شافعیان و چشتیان مثل امتیاز از کفار و روافض از
لوازم ترین شمردہ شود و انتقال را از مذہبے بمذہبے یا طریقہ بطریقہ مثل ارتداد و ابتداع
و بغی موجب قتل و ہتک معدود کردہ شود یا دعوی اجتہاد و ولایت را مثل دعوی نبوت یا
دعوی امامت بطریق بغی بر امام حق باعث قتال و امانت قرار دادہ شود آیا نمی بینی
کہ باطاعت قاضی جبر کردن نیست و بر اطاعت مجتہد کہ رد حکم قاضی دیگر را ہم نمیرسد
چہ جائے احاد رعایا را بخلاف حکم مجتہد کہ بر ہر کسی قبول آن واجب نیست لاسیما در وقتی
کہ آن کس خود مجتہد باشد کہ او را تقلید مجتہد اول اصلاً جائز نیست و بغی بر امام
حق اگرچہ آن باغی لیاقت امامت داشتہ باشد اصلاً جائز نیست بر خلاف دعوی
اجتہاد کہ در وقتے کہ ملکہ اجتہاد حاصل شود لامحالہ دعوی اجتہاد باید کرد و تقلید را انگاشتن خود

[1] صحیح ارکی تبیان الابرار
[2] مؤلف مین صحیح عبارت
فرح ہوا کہ یہ اعلم نہ
فعلم ان التقلید من
الشارع لیس لاجل العمل
بقول مجتہد معین بل التخییر
والتفویض العمل بقول
مجتہد ما وان مجتہد تحکم
لا یقبل الا لیدل علی
تعیین حکمہ الشارع
من دون بطلانہ
واللہ اعلم

تو کافر ہوتا ہے مین کہتا ہون کہ یہی بات صحیح ہے کہ بخبر رد کرنے خبر متواتر کے نہین ہوتا مگر
اسحالت مین کہ خبر واحد کو ہلکا اور خفیف جانکر انکار کرے تو اس کے انکار سے بھی کافر ہوجاتا ہے
اور کہا امام نووی نے کہ دلیل کا تقاضا ر تو یہ ہے کہ تعیین (مذہب) لازم نہیں
ہے بلکہ جس سے چاہے اور جس سے اتفاق پڑے فتوے پوچھ لے پر سہل سہل نہ دہرہ
کرے ۔ اور حضرت محبوب سبحانی سید محی الدین عبد القادر
جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فتوح الغیب مین لکھا ہے کہ بنا کتاب اور سنت
کو پیشوا اپنا اور نظر کران دونو مین ساتھ تامل اور فکر کے اور عمل کر ساتھ اندرنو
کے اور فریب مت کہا کسی کے قول قوی یا ضعیف اور کلمات صوفیہ سے یعنے
قرآن اور حدیث کے مقابل اور مخالف کسی کا قول مت مان ۔ اور علامہ اکمل صاحب عنایہ
نے امام علائی سے نقل کر کے تقریر مین لکھا ہے کہ جبکہ کسی مقلد کو دوسرا مذہب موافق
حدیث کے معلوم ہو اور اپنا مذہب مخالف حدیث کے تو اس مقلد کو چاہیے کہ اپنے مذہب
سے انتقال کرے اس مذہب کیطرف جو موافق حدیث کے ہو اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث
دہلوی نے عقد الجید مین لکھا ہے کہ بعض شخص مقلد ہوکر اپنے ہی امام کے
قول کی پیروی کرتا ہے باوجودیکہ اسکا مذہب دلائل سے الگ ہوتا ہے گویا کہ وہ امام پیغمبر ہے
اسکیطرف مرسل ہوا ہے اور یہ حق سے جدا ہے اور صواب سے دور ہے کوئی دانا اسکو پسند نہیں
کرتا ۔ اور انہین نے عقد الجید مین لکھا ہے کہ ابن حزم نے کہا ہے کہ جو شخص کہتا
ہے کہ تقلید حرام ہے اور کسی کو حلال نہین ہے کہ سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کسی کے قول کو مانا دلیل اخذ کرے دلیل اسکی (ایک تو یہ) آیت ہے اِتَّبِعُوا مَا اُنْزِلَ
اِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا مِنْ دُوْنِهٖ اَوْلِيَآءَ یعنے پیروی کرو اس چیز کی کہ
اتاری گئی طرف تمہاری پروردگار تمہارے سے اور مت پیروی کرو بجائے اس کے اور
دوستونکی (اور دوسری) دلیل اسکی یہ آیت ہے وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ اتَّبِعُوْا مَآ

کو امر کرنے مین اُسکا بخلاف اولیا کے پس تحقیق شان یہہ ہی کہ نہین واجب فرمانبرداری انکی
ہر ایک امر مین اور نہ ایمان لانا واجب ہے انکی ساری باتون پر بلکہ پیش کیا جاتا ہے
امر انکا اور بات انکی اوپر قرآن اور حدیث کے پس جو کچھہ کہ موافق ہو ساتھہ کتاب اور حدیث
کے وہ حجت ہے باقی اُس کا اور جو مخالف ہو کتاب اور سنت کی ہوگا مردود خواہ کہنے والا
اُس کا [illegible] ہی ہو اور نیز اُسی مین ہے کہ جو کوئی مخالفت کرے کتاب اور
سنت کی نہین ہے وہ اولیا اللہ سے کہ جن کی پیروی کا اللہ نے حکم دیا ہے بلکہ
ایسا شخص یا تو کافر ہوگا زیادتی کرنے والا جہالت مین اور یہہ بات اکثر
محققین شافعیون کی کلام مین اور شیخ ابن الہمام حنفیون کے رئیس نے فتح القدیر
مین لکھا ہے کہ آپ پر خاص ایک معین مجتہد کے قول و فعل کو لازم پکڑنے سے اسکی تقلید
جب ہوئے پر کوئی بھی تو دلیل نہین بلکہ دلیل کا مقتضی تو یہہ ہے کہ خواہ کوئی سا مجتہد ہو اسکے
قول پر جس مسئلہ مین حاجت پڑے عمل کیا جاوے کیونکہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے فَاسْئَلُوْا
اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی پس پوچھہ لو یاد رکھنے والون سے اگر تم نہین
جانتے۔ اور پوچھا جب ہی جاتا ہے جبکہ کوئی حادثہ پیش ہو اور جب وہ آپڑا تو اُسوقت
اگر مجتہد کا قول اسکے پاس ہو اوس پر عمل واجب ہوجاویگا اور غالب یہہ ہے کہ ایسے ایسے
الزامات فقہا کیطرف سے ہین تاکہ لوگ رخصتون کی تلاش سے باز رہین اور نہین تو عامی
ہر مسئلہ مین مجتہد کا وہی قول لیوے گا جو اسپر آسان ہو اور مین نہین جانتا کہ اس کو نقل
اور عقل مین سے کون مانع ہے پس انسان کا اپنی جان پر سہولت کا متلاشی رہنا ایسے
مجتہد کے قول سے جسکو اجتہاد کرنا جائز ہو دی مجھکو معلوم نہین کہ شرع نے اسپر اسکی مذمت
کی ہو اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنی امت پر سہولت کو محبوب کہتے تھے۔ اور ملا علی
قاری حنفی نے منح الفکار شرح المنار مین لکھا ہے کہ خلاصہ مین ہے کہ جو کوئی رد کرے کسی
حدیث کو کہا مشائخ نے وہ کافر ہوجاتا ہے اور کہا پچھلے فقہا نے اگر وہ حدیث متواتر ہو

خوب سمجھ لے کہ اس نے تمام امت اول سے آخر تک کا یقیناً خلاف کیا اسمین کوئی شبہ
نہین ہے اور وہ اپنے واسطے سارے قرنون زمانہ محمودہ مین نہ سلف پاتا ہے اور
نہ امام سو اس نے بیشک مومنین سے الگ راہ اختیار کی پناہ دے اللہ تعالے
اسسے اور عقد الجید[۵] مین لکھا ہے کہ ہم کسی فقیہ پر کوئی ہو یہ ایمان نہین لائے
ہین کہ اللہ تعالے نے فقہ اسکو بذریعہ وحی کے بھیجی ہے اور ہم پر اسکی اطاعت
فرض کردی ہے اور یہ فقیہ معصوم ہے پس اگر ہم اُنہین سے کسی فقیہ کے مقلد ہوتے ہین تو
یہ تقلید اسلیے ہے کہ ہم جانتے ہین کہ یہ فقہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے آگاہ
ہے اسکا قول اسے خالی نہین - کہ یا تو صریح کتاب اور سنت سے ماخوذ ہوگا یا دونون
سے کسی طرح کے استنباط کے ذریعہ سے مستنبط ہوگا یا اونسے بواسطہ قرائن کے جان لیا
ہوگا کہ فلانی صورت مین حکم فلانی علت سے متعلق ہے اور اس معرفت پر اس کی
خاطر جمع ہوگئی ہوگی اور اس نے غیر منصوص حکم کو منصوص پر قیاس کرلیا ہے پس
گویا کہ یہ کہتا ہے کہ مین نے ٹھیک گمان کرلیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمایا
ہے جب یہ علت پائی جاوے تو اسجگہ یہی حکم ہے اور مقیس اس عموم کے تحت داخل ہے سو
یہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف منسوب ہے لیکن اس کی اس راہ مین ظن ہین اور اگر
ایسا نہ ہوتا تو کوئی مومن کسی مجتہد کا مقلد نہ ہوتا پس اگر ہمکو رسول معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کیحدیث
جسکی اطاعت اللہ نے ہمپر فرض کی ہے صحیح سند سے ایسی ملجاوے کہ اس فقیہ کے مذہب
کے خلاف پر دلالت کرتی ہو - اور ہم اسحدیث کو ترک کرین اور اس ظن اور تخمین
کے ہی تابع رہین اور ہم سے بڑا ظالم کون ہے اور ہمارا عذر قیامت کے دن پروردگار
عالمون کے سامنے کیا ہوگا عقد الجید[۵۷] ہی مین لکھا ہے سمجھ لے
مجتہد کی تقلید دو قسم کی ہے واجب اور حرام - پس ایک تو یہ
ہے کہ باعتبار دلالت کے روایت کا اتباع ہو اس کی تفصیل یہ ہے

اَنْزَلَ اللّٰهُ قَالُوْا بَلْ نَتَّبِعُ مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا یعنے اور جب کہا جاتا ہے واسطے ان
کے پیروی کرو اس چیز کی کہ اتارا اللہ نے کہتے ہین بلکہ پیروی کرین گے ہم اس چیز کی
کہ پایا ہم نے اوپر اس کے باپون اپنون کو۔ اور اللہ تعالی اسکی مدح مین جو تقلید نکرے
فرماتا ہے فَبَشِّرْ عِبَادِ الَّذِيْنَ يَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ فَيَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وَاُولٰٓئِكَ هُمْ اُولُوا الْاَلْبَابِ یعنی پس خوش خبری دے
بندون میرے ون کو وہ جو سنتے ہین بات کو پس پیروی کرتے ہین بہتر اوس کی
یہ لوگ ہین جنکو ہدایت کی اللہ نے اور یہ لوگ وہی ہین صاحب عقل خالص کے اور
فرمایا اللہ تعالی نے فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ
كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ یعنے پس اگر جھگڑو تم بیچ کسی چیز کے
پس پھیر دو اس کو طرف اللہ کی اور رسول کی اگر ہو تم ایمان لاتے ساتھ اللہ کے
اور دن پچھلے کے۔ سو اللہ تعالی نے تنازع کے وقت حادثہ پیش کرنا بکتاب قرآن اور
حدیث کی کسی طرح مباح نہین کیا اللہ ہی سبب تنازع کے وقت قول قائل کیطرف
رد کرنا حرام ہو گیا۔ اس لیے کہ بکتاب قرآن اور حدیث کے ہے اور بیشک تمام صحابہ کا
اجماع اول سے آخر تک اور تابعین کا اجماع اول سے آخر تک اور تبع تابعین کا
اجماع اول سے آخر تک اس تقلید ہی باز رہنے پر اور منع کرنے پر ثابت ہو چکا ہے۔ کہ
کوئی شخص اپنے مین سے کسی انسان کے قول کی طرف یا اپنے سے پہلے
کے قول کیطرف قصد کرے پھر وہ تمام اقوال کو اخذ کرے۔ پس جس شخص
نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے تمام اقوال یا امام مالک کے تمام اقوال یا امام
شافعی کے تمام اقوال یا امام احمد کے تمام اقوال اخذ کیے اور ان چین سے یا ان
سے علاوہ اپنے متبوع کا قول چھوڑ کر غیر کا قول نہین لیتا اور جو قرآن اور حدیثمین
آیا ہے اسپر اعتماد نہین کرتا اسکو کسی انسان معین کے قول سے مطابق کرلی تو وہ

جیسے بیوقوف ممنوع التصرف پھر اگر اسکو حدیث ملجاوے اور صحت کا یقین بھی کرے
تو بھی نمانے کیونکہ اسکا ذمہ تقلید مین لگا ہوا ہے پس یہ اعتقاد فاسد ہی اور کھوٹی
بات اسکا کوئی شاہد نہین ہے نہ نقل اور نہ عقل اور طبقات سابقہ مین سے کوئی
نہ تھا کہ ایسا کرتا ہو اور اپنے گمان کاذب مین خطا سے غیر معصوم کو حقیقی معصوم
یا اوس کے قول پر عمل کرنے مین معصوم ٹھہرالیا ہے اور اس کے گمان مین یہ ہے کہ
اللہ کا حکم اسی کا قول ہے اور اس کا ذمہ اسی تقلید مین لگا ہوا ہے ایسے ہی
(مقلد) کے حق مین اللہ تعالیٰ فرمایا ہے وَاِنَّا عَلٰٓی اٰثَارِهِمْ مُّقْتَدُوْنَ
یعنے ہم تو ان کے نشان کے پیرو ہین - اور کیا ملل سابقہ کی تحریفات اسی وجہ
کی نہین تھین - اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے وصیت نامہ مین
لکھا ہے و دائما تفریعات فقہیہ را بر کتاب و سنت عرض نمودن آنچہ موافق باشد در
حیز قبول آوردن و الا گالای بدبریش خاوند دادن است را ہیچ وقت از عرض مجتہدات
بر کتاب و سنت استغنا حاصل نیست و سخن متقشفہ فقہار اکہ تقلید عالمی را دست آویز ساختہ
تتبع کتاب و سنت را ترک کردہ اند نشنیدن و بدبنیان النفات نہ کردن و قربت خدا بستن
بدوری ایشان - اور شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر عزیزی مین نیچے
آیت مَآ اَلْفَيْنَا عَلَيْهِ اٰبَآءَنَا کے لکھا ہے در این آیت اشارہ است بابطال تقلید
بدو طریق اوّل انکہ از مقلد باید پرسید کہ ہر کہ را تقلید میکنی نزد تو محق ست یا نے
اگر محق بودن او را نے شناسی پس باوجود احتمال مبطل بودن او چرا او را تقلید میکنی
و اگر محق بودن او را می شناسی پس بکدام دلیل مے شناسی اگر بتقلید دیگرے مے شناسی
سخن در ان خواہد رفت و تسلسل لازم خواہد آمد و اگر بعقل مے شناسی پس آن را
چرا در معرفت حق صرف نمی کنی و عار تقلید بر خود گوارا می داری طریق دوم
انکہ کسی را کہ تقلید میکنی اگر این مسئلہ را او ہم بتقلید دانستہ است پس تو او را بر شد

جو شخص کتاب اور سنت کو نہین جانتا تو وہ بذات خود متبع اور استنباط کی استطاعت نہین رکھتا - پس اسکا یہی وظیفہ ہے کہ فقیہ سے پوچھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فلانے فلانے مسئلے مین کیا حکم فرمایا ہے جب فقیہ بتاوے تو اسکا اتباع کرے برابر ہے کہ صریح نص سے لیا ہو یا اسے استنباط کیا ہو یا منصوص پر قیاس کیا ہو یہ سب صورتین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف رجوع کرتی ہین اگرچہ دلالۃ ہو اس کی صحت پر تو تمام امت کا ہر ہر طبقہ مین اتفاق ہے - بلکہ اور تمام امتین اپنے اپنے شرائع مین ایسی صورت پر متفق ہین - اور اس تقلید کا نشان یہ ہے کہ اسکا عمل مجتہد کے قول پر بشرط شروط کی ہے کہ سنت کے موافق ہو سو ہمیشہ جہانتک ہو سکے سنت کی تلاش مین رہے پھر جب ایسی حدیث ملجاوے کہ اس قول کے مخالف ہو تو حدیث پر عمل کرے اور ائمہ نے یہی اشارہ کیا ہے امام شافعی کہتے ہین جب حدیث صحیح ہوجاوے تو میرا مذہب وہی ہے - اور جب تم میری کلام کو دیکھو کہ حدیث کی خلاف ہے - تو حدیث پر عمل کرو اور میری کلام دیوار پر پٹک دو اور امام مالک کا قول ہے جو اپنی کلام سے ماخوذ ہوگا - اور اسپر اس کا کلام رد کیا جاوے گا - سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور امام ابوحنیفہ کہتے ہین کہ جو شخص میری دلیل سے واقف نہو تو اس کو سزاوار نہین کہ میری کلام کا فتوے دیوے - اور امام احمد حنبل کہتے ہین کہ میری تقلید نہ کرنا اور نہ مالک کی تقلید کرنا اور نہ اور کسی اور احکام وہان سے لے جہان سے انہون نے لیے ہین کتاب اور سنت سے اور دوسری قسم یہ ہے کہ کسی فقیہ کے حق مین یہ گمان کرے کہ یہ غایت درجہ کو پہونچ گیا ہے سو ممکن نہین کہ یہ خطا کرے پھر جب اس مقلد کو صحیح صریح ایسی حدیث ملے کہ فقیہ کے قول کے خلاف ہو تو قول کو نہ چھوڑے یا یہ خیال کرے جب مین اسکا مقلد ہو گیا تو میرے حق مین اللہ کا حکم اسی کا قول ہے اور یہ مقلد ایسا ہے

کے جیتک کہ نہ جانے یہان سے کہا ہے ہمنے (تمام ہوئی عبارت فتاوی ظہیریہ
کی) اور کہا ملا علی قاری نے۔ پس جبکہ نہ جائز ہوئی تقلید امام کی بغیر دلیل کے
بیچ احکام کے پس کیونکر جائز ہوگی تقلید مقلدین کی کہ وہ نہین پہونچے ہین مجتہدین
کے مرتبہ کو ہان جائز ہے واسطے عامی کے یہ کہ تقلید کرے عالم کی اور اگرچہ وہ
عالم مقلد ہی ہو واسطے ضرورت امر دین کے **وَرَوَی** الشیخ محی الدین
فی الفتوحات المکیۃ بسندہ الی الامام ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی علیہ
انہ کان یقول ایاکم والقول فی دین اللہ تعالی بالرای وعلیکم باتباع
السنۃ فمن خرج عنہا ضل اور روایت کیا ہی شیخ محی الدین نے فتوحات مکیہ
مین ساتھہ اپنی سند کے جو امام ابو حنیفہ تک پہونچتی ہے کہ وہ یعنی امام صاحب فرمایا کرتے
کہ بچو لوگو اس بات سی کہ دین مین کوئی بات عقل سی کہو اور لازم پکڑو اپنے اوپر پیروی
حدیث کی کیونکہ جو کوئی اس سے نکل گیا وہ گمراہ ہوگیا۔ اور امام شعرانی نے **الیواقیت**
والجواہر مین کہا ہے **رُوِیَ** عن ابی حنیفۃ انہ کان یقول لا ینبغی لمن لم یعرف
دلیلی ان یفتی بکلامی وکان اذا افتی یقول ھذا رای النعمان بن ثابت یعنی
نفسہ وھو احسن ما قدرنا علیہ فمن جاء باحسن منہ فھو اولی بالصواب
یعنے روایت ہی ابو حنیفہ سے کہ وہ کہا کرتے تہے اس کو جو میری دلیل نہ جانتا ہو سزاوار
نہین ہے کہ میرے قول پر فتوے دیوے اور فتوی دیتے ہوئے کہدیا کرتے یہ تو نعمان بن
ثابت کی راے ہی اتنے اپنے آپ کو مراد لیتے تھے اور جو ہم سے ہوسکا اس مین بہتری
پہر جو شخص اتنے بہتر لاوے پس وہ صواب تر ہے۔ اور امام زندوسی نے **روضۃ**
العلماء مین بروایت صاحب ہدایہ کے نقل کیا ہے **عَنْ** ابی حنیفۃ
اذا قلت قولا وکتاب اللہ یخالفہ قال اترکوا قولی بکتاب اللہ
فقیل اذا کان خبر الرسول صلی اللہ علیہ وسلم یخالفہ قال

۱ عبارت شعرانی
۲ عبارت
۳ عبارت

اور اگر ترجیح ماند کہ تقلید او مے کنی و اگر بدلیل دانستہ است پس تقلید و فتی تمام میشود کہ تو ہم آن مسئلہ را بہمان دلیل بدانی والا مخالف او باشی نہ مقلد او چون تو ہم آن مسئلہ را بدلیل دانستی تقلید ضائع شد۔ اور نیز شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر عزیزی میں ہی میں نیچے آیت وَلَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَآءَهُمْ بَعْدَ الَّذِیْ جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ اِنَّكَ اِذًا لَّمِنَ الظّٰلِمِیْنَ یعنے اگر پیروی کریگا تو خواہشون انکی کی پیچھے اس چیز کے کہ آئی تیرے پاس علم سے تحقیق تو اسوقت البتہ ظالمون سے ہوگا۔ فرماتے ہین۔ ازین آیت معلوم شد کہ بعد از وضوح دلائل و سطوح براہین تقلید باطل ست زیرا کہ اتباع ہوا بعد از معلوم العلم ست۔ اور مولوی اسمٰعیل شہید صراط المستقیم مین فرماتے ہین پس در ہر مسئلہ کہ حدیث صحیح غیر منسوخ یابد اتباع ہیچ مجتہد روان نکند۔ اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی نے اپنے رسالہ عمل بالحدیث مین لکھا ہے فَمَنْ تَعَصَّبَ لِوَاحِدٍ مُعَیَّنٍ غَیْرِ الرَّسُوْلِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَیَرٰی اَنَّ قَوْلَهٗ هُوَ الصَّوَابُ الَّذِیْ یَجِبُ اِتِّبَاعُهٗ دُوْنَ الْاَئِمَّةِ الْاٰخِرِیْنَ فَهُوَ ضَالٌّ جَاهِلٌ یعنے جو کوئی انکی مذہب پر اڑا رہے سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہ جانے کہ اسی کی بات صحیح واجب الاتباع ہے نہ کسی اور کی تو وہ شخص گمراہ جاہل ہے۔ اور ملا علی قاری حنفی نے اپنے رسالہ شم القوارض مین لکھا ہے وَفِی الظَّهِیْرِیَّةِ رُوِیَ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ اَنَّهٗ قَالَ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یُّفْتِیَ بِقَوْلِنَا مَا لَمْ یَعْلَمْ مِنْ اَیْنَ قُلْنَا اِنْتَهٰی فَاِذَا كَانَ لَا یَجُوْزُ تَقْلِیْدُ الْاِمَامِ مِنْ غَیْرِ دَلِیْلٍ فِی الْاَحْكَامِ فَكَیْفَ یَجُوْزُ تَقْلِیْدُ الْمُقَلِّدِیْنَ الَّذِیْنَ مَا وَصَلُوْا اِلٰی مَقَامِ الْمُجْتَهِدِیْنَ لَعَمْ یَجُوْزُ لِلْعَامِیِّ اَنْ یُّقَلِّدَ الْعَالِمَ وَلَا مُقَلِّدَ لِضَرُوْرَةِ اَمْرِ الدِّیْنِ اِنْتَهٰی یعنے اور فتاوی ظہیریہ مین روایت کی گئی ہے ابی حنیفہ سے کہ تحقیق انہون نے کہا نہین حلال ہے واسطے کسی کے یہہ کہ فتوے دے ساتھہ قول ہمارے

چاروں اماموں نے اپنی اور غیرون کی تقلید کرنے سے منع کر دیا ہے

کہا کرتے تھے کسی کا قول حجت نہین ہے سوائے (قول) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اگرچہ کہنے والے کثرت سے ہون اور یہان بجز طاعت اللہ تعالے اور اس کے رسول کے کسی کی بات بہی لائق ماننے کے نہین ہے۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے **عقد الجید**[1] مین لکہا ہے کہ مزنی شاگرد امام شافعی کا اپنی کتاب مختصر کے ابتدا مین لکہتا ہے مَنْ اَرَادَ عِلْمَ الشَّافِعِیِّ نَفَی الشَّافِعِیُّ عَنْ تَقْلِیْدِہٖ وَتَقْلِیْدِ غَیْرِہٖ یعنی جو شخص شافعی کا علم مقصود رکہتا ہے (یعنے جو شخص ہر ایک مسئلہ مین شافعی ہی کی بات پسند کرتا ہے اور اسی کے قول کو ٹہیک جانتا ہے مین اسکو متلائی دیتا ہون کہ شافعی نے اپنی تقلید اور غیر کی تقلید سے منع کیا ہے اور **ناظورۃ الحق**[2] **فی فرضیۃ العشاء وان لم یغب الشفق** مین لکہا ہے قَالَ الشَّافِعِیُّ رح اَجْمَعَ الْمُسْلِمُوْنَ عَلٰی اَنَّ مَنِ اسْتَبَانَتْ لَہٗ سُنَّۃُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَمْ یَجْعَلْہُ اَنْ یَّدَعَہَا بِقَوْلِ اَحَدٍ یعنے کہا شافعی نے کہ سب مسلمانون نے اتفاق کیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کسی کے قول سے نہچوڑے جاوے اور ابن قیم نے **اعلام الموقعین**[3] مین لکہا ہے کہ کہا شافعی نے کہ جب پاؤ تم میری کتاب مین (کوئی بات) مخالف سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پس قائل ہو جاؤ ساتھ سنت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور چہوڑ دو میرے قول کو اور کہا شافعی نے جب صحیح ہو حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی میرے قول کے خلاف تو مارو میرے قول کو دیوار پر۔ اور کہا شافعی نے کہ جب روایت کی جاوے حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہ جاؤن مین طرف اس کی پس سمجہ لو کہ میری عقل ماری گئی تمام ہوئی عبارت اعلام الموقعین کی **اور میزان**[4] **شعرانی** مین لکہا ہے کہ پہونچا ہم کو طرق صحیحہ سے کہ امام شافعی نے بہیجا کسی کو امام احمد بن حنبل کے پاس اس بات کے لیے کہ جب صحیح ہو نزدیک تمہارے کوئی حدیث پس بتلاؤ ہم کو تاکہ عمل

[1] عبارت عقد الجید
[2] عبارت ناظورۃ الحق
[3] عبارت اعلام الموقعین
[4] عبارت میزان شعرانی

اُتْرُكُوا قَوْلِي لِخَبَرِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ إِذَا كَانَ قَوْلُ الصَّحَابَةِ يُخَالِفُهُ قَالَ اُتْرُكُوا قَوْلِي بِقَوْلِ الصَّحَابَةِ یعنے روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ سے کسی نے پوچھا اگر آپ نے کچھ کہا اور کتاب اللہ اس کے مخالف ہو جواب دیا میرا قول کتاب اللہ کے مقابلے مین ترک کرو اُس نے پوچھا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث اُس کے مخالف ہو جواب دیا میرا قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کے مقابلے مین ترک کرو اُس نے پھر پوچھا اگر صحابہ کا قول اُس کے مخالف ہو جواب دیا میرا قول صحابہ کے قول کے مقابلے مین ترک کرو اور امام شعرانی نے **الیواقیت والجواہر** مین لکھا ہے وَكَانَ الْإِمَامُ مَالِكٌ يَقُولُ مَا مِنْ أَحَدٍ إِلَّا وَمَأْخُوذٌ مِنْ كَلَامِهِ وَمَرْدُودٌ عَلَيْهِ إِلَّا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یعنی اور امام مالک کا یہ حال تھا کہ کہا کرتے تھے جو ہے سو اپنی کلام مین ماخوذ ہے اور اس کا کلام قابل رد کے ہے بجز کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے **وَرَوَى الْحَاكِمُ وَالْبَيْهَقِيُّ** عَنِ الشَّافِعِيِّ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِذَا صَحَّ الْحَدِيثُ فَهُوَ مَذْهَبِي وَفِي رِوَايَةٍ إِذَا رَأَيْتُمْ كَلَامِي يُخَالِفُ الْحَدِيثَ فَاعْمَلُوا بِالْحَدِيثِ وَاضْرِبُوا بِكَلَامِي الْحَائِطَ وَقَالَ يَوْمًا لِلْمُزَنِيِّ يَا إِبْرَاهِيمُ لَا تُقَلِّدْنِي فِي كُلِّ مَا أَقُولُ وَانْظُرْ فِي ذٰلِكَ لِنَفْسِكَ فَإِنَّهُ دِينٌ وَكَانَ رَحِمَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ يَقُولُ لَا حُجَّةَ قَوْلُ أَحَدٍ دُونَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ كَثُرُوا وَلَا فِي قِيَاسٍ وَلَا فِي شَيْءٍ مَا ثَبَتَ إِلَّا طَاعَةُ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ یعنی اور حاکم اور بیہقی روایت کرتے ہین شافعی سے کہ وہ کہا کرتے تھے اگر حدیث صحیح ملجاوے تو میرا مذہب وہی ہے اور بیچ ایک روایت کے ہے کہ کہا شافعی نے جب میری کلام کو دیکھو کہ حدیث کے مخالف ہے تو حدیث پر عمل کرو اور میری کلام کو دیوار پر پٹک دو اور ایک دن مزنی سے کہا اے ابراہیم ہر ایک بات مین میری تقلید نکرنا اور اسمین اپنی جان پر رحم کرنا کیونکہ یہ دین ہے - اور (شافعی) ؎

فراخی کرتے ہے وسطہ کسی کے بیچ اوس کے اور شیخ الشیوخ طحطاوی محمد عبد العظیم زرقانی ابن ملا فرخ
مکی حنفی نے قول سدید مین کہا ہی اِعْلَمْ اَنَّہٗ لَمْ یُکَلِّفِ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحَدًا مِّنْ عِبَادِہٖ بِاَنْ یَّکُوْنَ
حَنَفِیًّا اَوْ مَالِکِیًّا اَوْ شَافِعِیًّا اَوْ حَنْبَلِیًّا بَلْ اَوْجَبَ عَلَی الْکُلِّ مَا بَعَثَ بِہٖ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْعَمَلُ بِشَرِیْعَتِہٖ یعنے جاننا چاہیے کہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالی نے اپنے بندون
مین سے کسی کو اس امر کی تکلیف نہین دی کہ وہ حنفی بنے یا مالکی بنے یا شافعی بنے یا حنبلی بنے
بلکہ اپنے اسی بات پر ایمان لانا واجب کیا ہے جسکے لیے ہمارے سردار محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث
کیا اور عمل کرنا اُنکی شریعت پر۔ اور امام شعرانی نے میزان شعرانی مین کہا ہی وَکَانَ
الْاِمَامُ ابْنُ عَبْدِ الْبَرِّ یَقُوْلُ وَلَمْ یَبْلُغْنَا عَنْ اَحَدٍ مِّنَ الْاَئِمَّۃِ اَنَّہٗ اَمَرَ اَصْحَابَہٗ بِالْتِزَامِ
مَذْہَبِہٖ مُعَیَّنٍ لَا یَرَاہُ وَصِحَّۃَ خِلَافِہٖ بَلِ الْمَنْقُوْلُ عَنْہُمْ تَقْرِیْرُہُمُ النَّاسَ عَلَی الْعَمَلِ بِفَتْوٰی
بَعْضِہِمْ بَعْضًا لِاَنَّہُمْ کُلَّہُمْ عَلٰی ھُدًی مِّنْ رَّبِّہِمْ وَکَانَ یَقُوْلُ اَیْضًا لَمْ یَبْلُغْنَا فِیْ حَدِیْثٍ
صَحِیْحٍ وَّلَا ضَعِیْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ اَحَدًا مِّنْ اُمَّتِہٖ بِالْتِزَامِ
مَذْہَبٍ مُعَیَّنٍ یعنے ابن عبد البر کہا کرتے تہے کہ کسی امام سے حکم دینا التزام مذہب معین کا اپنے اتباع
کو مروی نہین ہے۔ بلکہ ایک دوسرے کے فتوی پر عمل کرنیکی تقریر اور اجازت ان سے منقول ہی اور
تہے کہتے ابن عبد البر (رحمۃ اللہ علیہ) ہی کہ نہین پہونچا ہم کو کسی حدیث صحیح مین اور نہ ضعیف مین کہ
تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ہو کسی کو اپنی امت مین سے ساتہہ التزام مذہب
معین کے۔ اور امام شعرانی نے میزان شعرانی مین کہا ہی وَرَوَی الْبَیْہَقِیُّ عَنْ مُّجَاہِدٍ
وَعَطَاءٍ اَنَّہُمَا کَانَا یَقُوْلَانِ مَا مِنْ اَحَدٍ اِلَّا وَمَاْخُوْذٌ مِّنْ کَلَامِہٖ وَمَرْدُوْدٌ عَلَیْہِ اِلَّا
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَکَذٰلِکَ کَانَ مَالِکُ بْنُ اَنَسٍ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَقُوْلُ
یعنے اور روایت کی ہے بیہقی نے مجاہد اور عطا سے کہ تحقیق وہ دونو تہے کہتے کہ جو ہے سو اپنی کلام
مین ماخوذ ہے اور رد کیا کلام قابل رد کے ہے بجز کلام رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا امام شعرانی
نے اور اسی طرح تہے کہتے مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ اسکی اوپر **فائدہ** تقلید شخصی کی برائی مین

ف ۲ عبارت قول سدید کی جسکا ترجمہ مذکور ہوا

ف ۳ عبارت میزان کی جسکا ترجمہ مذکور ہوا

ف ۴ عبارت میزان کی جسکا ترجمہ مذکور ہوا

ف ۵ عبارت میزان کی جسکا ترجمہ مذکور ہوا

عمل چھوڑ ہم اسپر اور ترک کردین ہم کل اقوال کو کہ ہین ہمنے پہلے اس سے یا کہی ہین اور لوگون نے اس لیے کہ تم حدیث کی بڑے حافظ ہو اور ہم بہت جاننے والے ہین اسکو اور امام شعرانی نے **الیواقیت والجواہر** مین لکھا ہے وَكَانَ الْإِمَامُ أَحْمَدُ يَقُولُ لَيْسَ لِأَحَدٍ مَعَ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ كَلَامٌ وَقَالَ أَيْضًا لِرَجُلٍ لَا تُقَلِّدْنِي وَلَا تُقَلِّدْ مَالِكًا وَلَا الْأَوْزَاعِيَّ وَلَا النَّخَعِيَّ وَلَا غَيْرَهُمْ وَخُذِ الْأَحْكَامَ مِنْ حَيْثُ أَخَذُوا مِنَ الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ یعنے اور امام احمد کہا کرتے تہے کہ کسی کو اللہ اور رسول کے ساتھہ کلام کی گنجایش نہین ہے - اور ایک شخص سے یہ بہی کہا کہ میری تقلید نہ کرنا اور نہ مالک کی اور نہ اوزاعی کی اور نہ نخعی کی اور نہ کسی اور کی تقلید کرنا اور احکام کو وہان سے لے جہان سے انہون نے لیے ہین کتاب اور سنت سے

فائدہ امام شعرانی نے **میزان شعرانی** مین لکھا ہے - کہ امام احمد بن حنبل کے بیٹے عبداللہ نے امام احمد سے پوچھا کہ ایک شہر مین ایک شخص تو محدث ہے لیکن اسکو صحیح وضعیف حدیث کی پہچان نہین اور دوسرا وہ شخص ہے جو رائی (یعنے قیاسی باتون) سے واقف ہے ان دونون مین سے مسائل دین کس سے پوچھین امام احمد رحمۃ اللہ علیہ نے جواب دیا کہ حدیث والے سے پوچھین اور قیاس والے سے نہ پوچھین اور تہے کہا کرتے کہ اگر حدیث ضعیف بہی ہو تو بہی مجھے بہتر معلوم ہوتی ہے لوگونکی رائے یعنے قیاس کی باتون سے - اور جلال الدین سیوطی نے **کتاب الرد علی من اخلد الی الارض** مین لکھا ہے هَلْ أَبَاحَ مَالِكٌ وَأَبُو حَنِيفَةَ وَالشَّافِعِيُّ قَطُّ لِأَحَدٍ تَقْلِيدَهُمْ حَاشَا لِلّٰهِ مِنْهُمْ بَلْ إِنَّهُمْ قَدْ نَهَوْا عَنْ ذٰلِكَ وَلَمْ يُبِيحُوا لِأَحَدٍ فِيهِ یعنے کیا مالک اور ابوحنیفہ اور شافعی نے واسطے کسی کے تقلید اپنی کو یا کی ہے اللہ کو ان سے بلکہ وہ تحقیق منع کرتے تہے اسسے اور نہین -

انھی اس کتاب مین جو تھے مغالطے کے جواب مین پہلے گذر چلی ہین اور جن علما کی عبارتین بسبب خوف طول ہونے کتاب کے اسمین درج نہین کی گئی ہین اور شخص معین کی تقلید کو قبیح جاننے والے ہین اور اسکی برائی اپنی کتابون مین لکھنے والے ہین بعض کے نام بطور سشت نمونہ خروارے یہان نقل کیے جاتے ہین سو سنو کہ ان مین سے ہین - مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس اور امام شوکانی اور علامہ محمد زرقانی اور محی السنۃ امام بغوی اور امام غزالی اور ابی جعفر محمد بن جریر طبری اور امام یافعی اور شیخ عزالدین بن عبد السلام اور محمد بن ناصر حازمی اور محمد فاخر الہ آبادی اور ابو عمر اور عبد البر اور محمد بن عبد الوہاب اور محمد بن اسمعیل امیر یمانی اور داؤد ظاہری - اور عبد الرحمن بن محمد بن خلدون اور ابن دقیق العید اور حبیب اللہ قندھاری اور ملا حسن شرنبلالی اور سید بادشاہ اور تاج الدین عثمانی اور امام رافعی اور ابن حاجب اور امیر ابن الحاج اور محب اللہ بہاری اور قرافی اور خطیب بغدادی اور دارکی اور امام علائی اور قاضی عضد ملۃ والدین اور سید محمد امین المشہور بابن العابدین شامی اور حافظ ابو القاسم علی بن حسن ابن عساکر اور سید نصیر اور امام ابو عبد اللہ محمد اور ابو محمد جعفر اور محمد بن محمد مدنی اور دیباغی اور ابن برہان اور قفال اور ابن سید الناس اور زین الدین عراقی - وغیرہ علما رد ین نکالا ہم نے انکو معیار الحق اور اتحاف النبلا اور الحطہ فی ذکر الصحاح الستۃ اور ہدایت السائل وغیرہ کتابون سے اور سید محمد صدیق حسن خان صاحب نے ذخر المحتی فی آداب المفتی مین لکھا ہے کہ صحابیون مین سے قاضی ابو یعلی علی بن موسی اور ابو حامد اور حنفیون مین سے امام ابو یوسف اور امام محمد اور زفر بن ہذیل اور شافعیون مین سے مزنی اور ابن سریج اور ابن منذر اور محمد بن نصر مروزی اور سوائے انکے بہت سے علما انکے اور مالکیون مین سے اشہب بن عبد الحکیم اور ابن قاسم اور ابن وہب سب لوگ کسی کے مقلد نہین تھے اور کہا ابو محمد بن علی فارسی نے جواہر الاصول فی علم حدیث الرسول مین کہ بڑے بڑے فقیہ متبحر خوب بیان کرنیوالے اپنی تحقیق سے پہنچنے والے کسی کی تقلید نکرنیوالے تیس علما ہین محمد بن مسلم زہری یحیی بن سعید انصاری عبد الرحمن بن عمرو اوزاعی عبد اللہ بن مبارک حنظلی یحیی بن سعید قطان عبد الرحمن بن مہدی یحیی بن یحیی تمیمی امام احمد بن محمد بن حنبل علی بن عبد المدینی

بسبب خوف طول ہونے کتاب کے صرف اسیقدر علما کے اقوال پر اکتفا کیا گیا ہے اسلیے کہ جو آدمی حق کا متلاشی ہوگا وہ اسے خوب سمجھ لیویگا کہ تقلید شخص معین بہت ہی بری اور قبیح چیز ہے اور متعصب بے وقوف کو اگر دفتروں کے دفتر دکھلائے جاوین تو بھی اسکو کچھ فائدہ نہین ہونے کا اور متعصب وہ ہی ہوتا ہے جو عقل کا اندھا ہو اور اندھے کے سامنے رونا اپنی آنکھین کھونا ہے

پانچوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ چارون اماموں مین سے ایک کی تقلید اگر واجب نہوتی تو بڑے بڑے عالم فاضل محدث اور مفسر اور فقیہہ ان مین سے کسی کے مقلد بھی نہوتے

جواب اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ بجز بعض متعصب علما کے ایک امام کی تقلید کو واجب تو کیا مباح تک بھی کوئی نہین کہتا بلکہ خاص ایکھی کی تقلید کو بعضون نے شرک اور بعضون نے کفر اور بعضون نے حرام اور بعضون نے باطل اور بعضون نے قبیح لکھا ہے چنانچہ صاحب تفسیر مظہری اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی صاحب تفسیر مظہری اور فخر الدین رازی صاحب تفسیر کبیر اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی اور انکے بیٹے شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی اسمعیل شہید اور سید محمد نذیر حسین صاحب اور سید محمد صدیق حسن خانصاحب جو کہ آجکل باعث کثرت تصنیف و تالیف پہلے علماؤن پر بھی سبقت لیگئے ہین اور محمد ملقب بالمعین صاحب دراسات اللبیب اور جلال الدین سیوطی اور محمد عبد العظیم رومی بن ملا فروخ مکی اور امام نووی اور ابن حجر عسقلانی اور علامہ ماردین مرجانی اور شیخ محی الدین بن عربی اور عبد الوہاب شعرانی اور امام طحاوی اور ملا عابد سندھی اور ملا علی قاری اور شیخ عبد الحق دہلوی اور امام ابن حزم اور بحر العلوم عبد العلی لکھنوی اور شیخ ابن ہمام اور شیخ سید محی الدین عبد القادر جیلانی اور علامہ آلوسی صاحب عنایہ اور امام ابن قیم اور ابن تیمیہ الحرانی اور عبد اللہ بن امام احمد اور مزنی شاگرد امام شافعی خصوصاً خود امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل یہ ہر چہار امام اور سب علماء مذکورین شخص معین کی تقلید کرنے سے لوگون کو منع کرتے اور اس کی برائی بیان کرتے ہوئے چلے آئے ہین اور عبارتین

دہمدان خود رامتولی می ساخت انتہی اور تاریخ ابن خلکان مین کہا ہی سنہ ۶۰۰ ہجریہ مین عیسی بن مالک نامی ایک بادشاہ بڑی سلطنت والا ابو حنیفہ کے مذہب پر تہا اور بہت درجہ کا متعصب تہا کتاب سعودی اسکو تمام یاد تہی لوگون کو حنفی مذہب اختیار کرنے کی ترغیب دیتا تہا اور کہتا تہا کہ کسے را بامن عنیفہ ہی کے اقوال پر عمل کرو صاحبین یعنے ان کے شاگردون کے اقوال پر بہی عمل نکرو اس کے حکم بموجب فقیہون نے ایک ایسی کتاب اسکو بنادی تہی کہ جس مین بجز اقوال ابو حنیفہ کے اور کسیکا بہی کوئی حکم نتھا اور اسکو بہی اس نے یاد کر لیا تہا اور بسبب تعصب اپنے مذہب کے بسبب شافعی مذہب والے اس کے ملک مین تہے سبکو اس نے قتل کر ڈالا تہا ۔ انتہے ملخصاً واللہ اعلم بالصواب

چھٹا مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلد ائمہ حدیث پر چلتے ہیون کو یہ دیتے ہین کہ معنی قرآن شریف کے بدون مجتہد کے اور کوئی نہین سمجھ سکتا **جواب** اس کا یہ ہے کہ یہ بات غلط اور واہی ہے جو شخص کے عربی زبان سمجھتا ہی وہ معنی قرآن کے بہی بیشک سمجھ سکتا ہی چنانچہ خود اللہ تعالے نے قرآن مجید مین فرمایا ہی وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ یعنے اور البتہ تحقیق آسان کیا ہم نے قرآن کو واسطے نصیحت کے پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنیوالا ۔ اور فرمایا اللہ تعالی نے هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ یعنے وہ ہی جس نے اٹہایا بیچ ان پڑہون کے پیغمبر انہین مین سے پڑہتا ہے اوپر انکے نشانیان اسکے اور پاک کرتا ہے انکو اور سکہاتا ہے انکے کتاب اور حکمت اور تحقیق تہے پہلے اسی البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے اور فرمایا اللہ تعالے نے قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا غَيْرَ ذِيْ عِوَجٍ لَّعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ یعنے قرآن ہو عربی زبان کا جسمین کجی نہین شاید کہ وہ ڈرین اور فرمایا اللہ تعالے نے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا یعنے سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے اتارا اپنے بندہ پر کتاب اور نہ کی اسمین کچہ کجی اور فرمایا اللہ تعالے نے وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ اٰيٰتٍۢ بَيِّنٰتٍ یعنے ہم نے اتارین تیری طرف آیتین واضح

فائدہ قرآن وہ کلام فصیح ہے کہ جسکی مثل بڑے بڑے فصیح اور بلیغ عرب کے ایکسو بہی نلا سکے اور کلام فصیح

یحیی[11] بن معین - اسحٰق بن ابراہیم[12] حنظلی - محمد بن یحیی[13] ازہلی - محمد بن اسمٰعیل[14] بخاری صاحب الصحیح - ابوزرعہ[15] عبید اللہ بن عبدالکریم - ابوحاتم رازی - ابراہیم[16] بن اسحٰق حربی - مسلم بن[17] حجاج نیشاپوری - عثمان[18] بن سعید دارمی - ابوعبداللہ[19] عبدی - ابوعیسیٰ[20] ترمذی - ابوبکر[21] جارودی - ابوعبداللہ[22] مروزی - ابوعبد[23] الرحمان نسائی - ابوبکر[24] خزیمہ - ابوداؤد[25] سجستانی - عبدالوہاب[26] عبدی - موسیٰ بن[27] ہارون - حسن بن[28] علی معمری - محمد بن[29] عقیل بلخی - سفیان بن[30] عیینہ ہلالی - اسی طرح لایا ہے اسکو حاکم ابوعبداللہ صحیح کتاب معرفت علوم حدیث کی انتہے **دوم** التزام مذہب معین میں حکم اور خطاب شارع کا صادر نہیں ہوا بلکہ معین کرلینا کسی مذہب کا قرآن اور حدیثوں کے صاف مخالف ہے اور بیان اسکا چوتھے مغالطے کے جواب میں پہلے گذرا - پس معلوم ہوا کہ جس عقیدے اور عمل پر حکم خدا اور رسول ناطق نہ ہو وہ عقیدہ اور عمل مردود اور قبیح ہے چنانچہ بخاری[31] اور مسلم[32] میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا ھٰذَا مَا لَیْسَ مِنْہُ فَھُوَ رَدٌّ جس نے نئی بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہیں اسمیں سے پس وہ مردود ہے - اور یہ بات مثل آفتاب کے روشن اور ظاہر ہے کہ چوتھی صدی تک مسلمانوں میں تقلید مذہب احد معین کا رواج نہ تھا چنانچہ حجۃ اللہ البالغہ[33] میں لکھا ہے اِعْلَمْ اَنَّ النَّاسَ کَانُوْا قَبْلَ الْمِائَۃِ الرَّابِعَۃِ غَیْرَ مُجْمِعِیْنَ عَلَی التَّقْلِیْدِ الْخَالِصِ لِمَذْھَبٍ مُعَیَّنٍ اَحَدٍ بِعَیْنِہٖ جان تو کہ تحقیق پہلے چوتھی صدی کے نہیں جمع ہوئے تھے لوگ خاص ایک ہی مذہب معین کی تقلید پر اتنے اور ابوحنیفہ کے مذہب کو تو امام ابویوسف اور بعض حنفی مذہب کے ظالم اور متعصب بادشاہوں نے جبراً و قہراً رواج دلوایا ہے چنانچہ شاہ عبدالعزیز نے **بستان المحدثین**[34] میں لکھا ہے این جزم در حاشیہ نوشتہ است کہ این مذہب در عالم از راہ ریاست و سلطنت رواج و امتیاز گرفتہ اند مذہب ابوحنیفہ و مذہب مالک زیرا کہ قاضی ابی یوسف قضای ممالک بدست آوردہ از طرف او قضاۃ میرفتند پس بر ہر قاضی شرط میکرد کہ عمل و حکم بمذہب ابوحنیفہ نماید و در اندلس یحیی بن یحیی را نزد سلطان آلوقت تجدد مکنت و جاہ حاصل گشت کہ بیچ قاضی و حاکم بے مشورہ او منصوب نمیشد پس او غیر از یاران

رسول اللہ تک پہونچانی چاہیے ویسی ہی سند روایت فقہ کی مقلدون کو اپنے امام
تک پہونچانی ضرور ہے۔ خصوصا حنفیون کو کہ وفات امام اعظم کے بعد ڈیڑھ سو برس
کے ہے ہجرت سے تو انہین کیون کر معلوم ہو کہ یہ قول امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے
یا اور کسی کا اور سند حدیث کی اس زمانہ مین بہ نسبت سند روایت فقہ کے بہت
آسان ہے اس لیے کہ علماے محدثین نے کہ مشکور کرے اللہ تعالی سعی ان کی تمام
حدیثون کو کس کس تحقیق اور سند سے جمع کیا اور صحیح کو صحیح اور ضعیف کو ضعیف بتا
دیا۔ چنانچہ بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام مصنفہ ابن حجر مین اور مسک الختام شرح بلوغ
المرام مصنفہ سید محمد صدیق حسن خانصاحب مین اور درارى مضیہ شرح درر البہیہ
مصنفہ امام محمد بن علی الشوکانی وغیرہ کئی کتابون مین یہ بات موجود ہے اسیطرح
سے علمانے موضوع حدیثون کو جدا نکال کر ان کی کتابین بنادی ہین چنانچہ اس باب
مین کتاب فوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ محمد بن علی الشوکانی کی اور موضوعات
کبیر اور مصنوع فی معرفۃ احادیث الموضوع ملا علی قاری کی اور تذکرہ ابن طاہر کا اور موضوعا
ابن جوزی اور مجد الدین فیروزآبادی وغیرہ کتابین مشہور ہین اور اسیطرح احوال رواۃ
مین کتابین اسماء الرجال کی جیسے کہ معرفت ثقہ راویون مین کتاب ابن حبان کی اور
ضعیفون مین کتاب بخاری اور نسائی اور عقیلی اور کتاب تاریخ بخاری اور ابن حشیم
کی اور کتاب جرح اور تعدیل مین ابن ابی حاتم کی اور معرفت وطنون اور شہرون راویون
کی مین کتاب طبقات ابن سعد کی اور معرفت مبہم ناموں مین کتاب عبد الغنی بن سعید اور
خطیب کی اور معرفت طبقات صحابہ مین کتاب اصابہ ابن حجر کی ہے پس جو شخص کہ عربی
کلام سمجھتا ہے ان کتابون سے سب طرح تحقیق رواۃ کی کر سکتا ہے۔ اور واسطے تحقیق حال
راویون صحاح ستہ وغیرہ کے کتاب تقریب التہذیب ابن حجر کی ان سب باتون مین بہت
مختصر اور کافی ہے بخلاف روایت فقہ کے کہ اسکے راویون کے حال کا کہین بھی پتا

اسیکو کہتے ہین کہ جس مین کوئی لفظ ثقیل خلاف محاورہ زبان اور لوی ترکیب غیر مروج اور اسکا معنوی نہو اور خلاف محاورہ زبان کو غیر فصیح کہتے ہین اور یہہ بات تمامی کتب علم فصاحت مین موجود ہے پس جب ثابت ہوا کہ قرآن کلام فصیح ہے اور روشن بیان پہر عربی زبان سمجھنے والا کہ ہدایہ اور کنز الدقائق اور شرح وقایہ وغیرہ سمجھتا ہے معنے قرآن کے کیونکر نہ سمجھیگا اور ایسا کلام کہ جسکو سوائے خاص دو چار آدمیون کے کسی نے بہی نہ سمجھا ہو قسم کلام غیر فصیح سے ہے اور غیر فصیح بولنے والا باوجود قدرت فصاحت کے احمق گنا جاتا ہے اور بسبب عدم قدرت کے عاجز اور یہ دونو نسبتین باری تعالی کے ساتھہ موجب کفر ہین محفوظ رکھے خدا ایسا کلام کہنے سے اور جب سوائے ائمہ اربعہ اور چند مفسرین کے کوئی اور معنے قرآن کے نہ سمجھ سکتا ہو تو لازم آتی ہے خدا تعالی کیطرف سے ایک تکلیف مالا یطاق کہ جسکی خود قرآن مین خدا تعالی نفی فرماتا ہے لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا یعنے نہین تکلیف دیتا خدا تعالی کسی کو مگر اسکی طاقت کے موافق اس لیے کہ کتاب بہیجی ایسی کہ جس کو ہم سمجھہ نہین سکتے اور حکم کیا ہم کو اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ یعنے پیروی کرو اس چیز کی کہ بہیجی گئی ہے تمہارے پاس تمہارے رب کیطرف سے۔ اور جبکہ اس زمانہ مین نہ تو کوئی خواص مین سے اور نہ عوام مین سے معنے قرآن کے سمجھہ سکتا ہو تو قرآن کیا معاذ اللہ پہیلیان یا معمے ہیں ؛

ساتوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والونکو دیتے ہین۔ کہ حدیث پر عمل کرنیوالا حال حدیث کے صحیح اور ضعیف اور موضوع ہونیکا اور تحقیق رواۃ کی کسطرح بہم پہونچائیگا جواب اسکا یہہ ہے کہ پہچاننا حدیث تینون قسم یعنے صحیح اور ضعیف اور موضوع کا اٹہارہ ستون سمیت موقوف ہے تحقیق رواۃ اور حال سند پر اور اسباب مین مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو تو کیا مغالطہ دینگے خود ہی مغالطہ مین پڑے ہوئے ہین۔ اس لیے کہ جس طرح سے صحت حدیث کی لیے سند اسکی

اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے واسطے دفع تعارض اور سمجھنے معنے حدیث کے
حجۃ اللہ البالغہ مین بیچ ساتوین بحث کے بہت سی فائدے اور عجیب قاعدے بیان
کیے ہین - پس اسنے سمجھا گیا کہ یہہ شبہ حدیث پہ چلنے والون پہ ہرگز ہرگز وارد نہین ہو
سکتا بلکہ وارد ہوتا ہے یہہ شبہ مقلدون پہ اس واسطے کہ بہت سی مسئلون مین امام اعظم
رحمۃ اللہ علیہ سے دو دو تین تین روایتین مختلف ایک مسئلہ خاص مین منقول ہین -
چنانچہ حکم پانی مستعمل مین ہدایہ مین لکھا ہے وَقَالَ مُحَمَّدٌ وَهُوَ رِوَايَةٌ عَنْ
اَبِیْ حَنِیْفَةَ هُوَ طَاهِرٌ غَیْرُ طَهُوْرٍ یعنے اور کہا امام محمد نے اور وہ ہی روایت
ہے ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے (کہ پانی مستعمل) پاک ہے نہ پاک کرنے والا اور
ہدایہ ہی مین لکھا ہے ثُمَّ فِیْ رِوَایَةِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ حَنِیْفَةَ نَجَاسَةٌ
غَلِیْظَةٌ یعنے پھر بیچ روایت حسن کے ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے نجاست بھاری ہے
اور ہدایہ ہی مین لکھا ہے وَفِیْ رِوَایَةِ اَبِیْ یُوْسُفَ عَنْهُ وَهُوَ قَوْلُهٗ
نَجَاسَةٌ خَفِیْفَةٌ یعنے اور بیچ روایت ابی یوسف کے ابی حنیفہ سے اور وہ قول اسکا ہے
نجاست ہلکی - اور شرح وقایہ مین لکھا ہے فَاِنْ عَدِمَ الْمَاءَ اِلَّا نَبِیْذَ
التَّمْرِ قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَةَ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْهِ یَلْزَمُهٗ بِالْوُضُوْءِ بِهٖ فَقَطْ یعنے پس اگر سوا نبیذ تمر
یعنے چھوارے کے پانی کے پانی نہ ملے تو کہا ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے وضو سے کرے
اور شرح وقایہ ہی مین لکھا ہے وَاَبُوْ یُوْسُفَ بِالتَّیَمُّمِ حَسْبُ وَمُحَمَّدٌ
بِهِمَا یعنے اور امام ابو یوسف کے نزدیک تیمم کرے اور امام محمد کے نزدیک وضو اور
تیمم دونو کرے - اور ہدایہ مین لکھا ہے وَاِذَا اخْتَلَطَ لَبَنُ امْرَاَتَیْنِ تَعَلَّقَ
التَّحْرِیْمُ بِخَلِیْطِهِمَا یعنے دودہ دو عورتون کا مل جاوے تو حرام ہوتی ہے پینے
والے پر وہ عورت جس کا دودہ غالب ہو - اور ہدایہ ہی مین ہے قَالَ
مُحَمَّدٌ وَزُفَرُ یَتَعَلَّقُ التَّحْرِیْمُ بِهِمَا - یعنے کہا امام محمد اور زفر نے دونو حرام

نہین پس اب سوچنا چاہیے کہ تحقیق کرنے والے کو تحقیق روایت حدیث کی آسان ہے یا روایت فقہی

آٹھوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ جب دو حدیثین مختلف ہون مضمون اور حکم مین تو اب عمل کرنے والے حدیث رسول اللہ پر کیون کر عمل کرین گے جواب اسکا یہ ہے کہ جن حدیثونکو مقلدین ائمہ آپسمین مختلف سمجھتے ہین اور ظاہر مین ایک دوسرے کی ضد انکو معلوم ہوتی ہین یہ سبب انکی قصور فہم - اور قلت تدبر کا ہے والا نہ شارع کیطرف سے خاص الیکیات مین دو حکم کہ علی سبیل الاختیار نہ ہون کیونکر صادر ہون اسلیے کہ یہہ ایک تکلیف مالایطاق ہے کہ ایک چیز کو ایک وقت مین فرمایا ہو کرو اور نہ بھی کرو حیانچہ فرمایا اللہ تعالے نے لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا یعنے نہین تکلیف دیتا اللہ کسی جی کو مگر طاقت اسکی پر - پس اب حقیقت مین شارع کیطرف سے نہین ہونے کا مگر ایک حکم یا زیادہ علی سبیل الاختیار اور منہج الوصول الے اصطلاح احادیث الرسول مین لکھا ہے کہ کہا ابن خزیمہ نے لَا اَعْرِفُ حَدِیْثَیْنِ مُتَضَادَّیْنِ فَمَنْ کَانَ عِنْدَهٗ فَلْیَاْتِنِیْ لِاُؤَلِّفَ بَیْنَهُمَا یعنے نہین جانتا مین کوئی سے دو حدیثین صحیح کہ ضد رکھتی ہین آپس مین پس اگر کسی کے پاس ہون تو لے آوے کہ توفیق کرون ان مین - پس اب جس کسیکو بسبب قصور فہم اور علم کے اختلاف اور تعارض معلوم ہو دو حدیثون مین تو چاہیے کہ رجوع کرے طرف رسالہ ابن قتیبہ اور کتاب ام شافعی اور کتاب ارشاد الفحول مصنفہ محمد بن علی الشوکانی یمنی کے اور منہج الوصول الے اصطلاح احادیث الرسول اور حصول المامول من علم الاصول اور ہدایت السائل الے ادلۃ المسائل یہ تینون کتابین سید محمد صدیق حسن خانصاحب کی ان مین بیان ہے توفیق کے قاعدون اور جمع کرلینے دو حدیثون مختلف کا اور جو کوئی یاد کرلے وہ قاعدے تو کچھ مشکل نہین رہتی اس پر کوئی حدیث مگر شاید کہین

امام مالک کیواسطے معلوم کرنے مطلب عطا کے اور معالم السنن خطابی کیواسطے معلوم کرنے مطلب ابوداؤد
کے اور مسک الختام محمد صدیق حسن خانصاحب کیواسطے معلوم کرنے مطلب بلوغ المرام کے اور مجمع البحار
شیخ محمد طاہر کے واسطے تحقیق کرنے معانی کتب حدیث کے اور جامع الاصول اور استذکار ابن عبد
البر کی یہ کتابین دیکھ لے تو تشویشین اور تکلفات رکیکہ متاخرین کے زائل ہوجاتے ہین
اور یہ سب قسم تحقیق اور سند اور معنی حدیث سے ہے نہ قسم تقلید سے اسلیے کہ حل المعاقد
فی شرح العقائد اور حصول المامول من علم الاصول وغیر اصول کی کتابون
مین لکھا ہے کہ تقلید اعتماد کرنا ہے کسی کے قول پر بے دلیل پوچھے اور سمجھے کے۔ اور اگر
تقلید ہے تو کسی شخص معین کے نہین ہے۔ بلکہ جسکو حق گو اور سچا جانا خواہ بخاری ہو
خواہ مسلم اس کی بات پر عمل کیا اور اب اگر حقیقت مین دیکھیے تو صحیحین کی حدیثین
اور آثار ایسے کمال صحت کو پہونچ چکے ہین کہ ان مین موضوع تو کیا ضعیف
تک بھی کوئی نہین کھتا اور آج تک کسی پر کہنے والے حدیث کے نے ان پر کہین
جرح اور قدح نہین کیا ائمہ جزادے ان محدثین کو اس سعی کی پس اب عمل کرنے
والے کو ان کتابون کی حدیث کو کچھ تحقیق کرنا ضرور نہین چنانچہ جواہر الاصول
فی علم حدیث الرسول۔ اور نخبۃ الفکر مین لکھا ہے کہ صحیح کی سات قسمین
ہین اول عمدہ قسم تو وہ ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونون مین ہو اسکو حدیث
متفق علیہ کہتے ہین اس کے بعد دوسری قسم وہ ہے جو صرف بخاری مین
ہو تیسری وہ ہے جو فقط مسلم مین ہو چوتھی وہ ہے جو بخاری اور مسلم
کی شرط اور ان کے طور پر ہو پانچوین وہ ہے جو صرف بخاری کے طور پر
ہو چھٹی وہ ہے جو فقط مسلم کے طور پر ہو ساتوین وہ ہے جو بخاری اور مسلم کے
سوائے اور ائمہ حدیث نے اسکو صحیح کہا ہے۔ سو جاننا چاہیے کہ مثل اسی کی اعتبار روایت امام
اعظم مین حنفیون نے ہدایہ سمجھ رکھا ہے باوجود اس بات کے کہ اسکی سند روایت امام اعظم

ہوجاتے ہین - اور ہدایہ ہی مین لکھا ہے - وَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِیْ ھٰذِہٖ رِوَایَتَانِ یعنے اور ابی حنیفہ کے نزدیک اس مین دو روایتین ہین اور منیۃ المصلی مین لکھا ہے وَاَمَّا سُؤْرُ الْحِمَارِ فَعَنْ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِیْہِ اَرْبَعُ رِوَایَاتٍ فِیْ رِوَایَۃٍ نَجِسٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَشْکُوْکٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَکْرُوْہٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ طَاھِرٌ - یعنے اور جوٹھا گھوڑے کا پس پیچ اس کے ابی حنیفہ سے چار روایتین ہین - ایک روایت مین نجس اور ایک روایت مین مشکوک اور ایک روایت مین مکروہ اور ایک روایت مین پاک انتہے - یہ چند مسائل بطور سرسٹ نمونہ خروارے یہان ذکر کیے گئے ہین - اور فقہ کا شاید کوئی باب ایسا ہوگا کہ جو خالی ہوگا اختلاف روایات سے اور اسبات کو ہدایہ اور درالمختار اور کنز وغیرہ فقہ کی کتابین پڑہنے والے خوب جانتے ہین پس اب بتلایے کہ متبع رائے ابوحنیفہ کا کسپر عمل کرے غرضکہ مقلدون نے اختیار کیا تہا اتباع رائے ایک شخص معین کا سہولت کے لیے اور وہ ایک نیا پیدا کرنا مثل ہے دین متین مین

نا توان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین - کہ بہ نسبت حدیث کی کتابون کی فقہ کی کتابین بڑی آسان اور بہت تحقیق اور کوشش سے بنائی گئی ہین سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بات محض کذب اور دروغ ہے اگر کوئی منصف بنظر تحقیق دیکھے تو عبارت حدیث کی کتب فقہ مثل شرح وقایہ اور کنز اور ہدایہ وغیرہ سے لاکہہ درجہ آسان ہے - اور اگر کہین کسیکو کسی حدیث کا مطلب مشکل معلوم ہو اور سمجہ مین نہ آوے تو فتح الباری اور قسطلانی اور کرمانی یہ تینون شرحین صحیح بخاری کے واسطے معلوم کرنے مطلب صحیح بخاری کے اور نووی شرح مسلم کے واسطے معلوم کرنے مطلب صحیح مسلم کے اور زرقانی اور مصفی اور مسوی اور محلی یہ چارون شرحین موطا

یہ ہے کہ ایسا شخص بیحد الذاب اور بہت بڑی اعتقاد والا بے وقوف ہے اس لیے کہ
بڑے بڑے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو کہ اکثر اوقات حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی صحبت مین رہتے تھے ان کو تو نام حدیثین ایک مدت
تک پہونچی ہی نہین تھین ان امامون کو کیا پہونچی ہونگی اور اس دعوے
پر دلیل ہماری یہ حدیثین ہین سنو اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
کو یہ حدیث نہین پہونچی تھی جو کہ موطا امام مالک اور احمد اور
ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی اور ابن ماجہ مین روایت
ہے قبیصہ بیٹی ذویب کی سے کہ کہا آئی دادی (کسی متوفی کی) پاس حضرت ابوبکر
صدیق کے اُس حال مین کہ مانگتی تھی اُن سے میراث اپنی پس کہا واسطے اُس کے
(ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے) کہ تیرے لیے قرآن اور حدیث مین کچھ نہین آیا پس پھر
جا یہانتک پوچھون مین لوگون سے شاید کہ اون مین سے کوئی جانتا ہو یہ حکم پھر
پوچھا ابوبکر نے لوگون سے پس کہا مغیرہ بن شعبہ نے کہ حاضر ہوا تھا مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دلوایا دادی کو چھٹا حصہ پس کہا ابوبکر نے مغیرہ
کو کہ آیا ہے ساتھ تیرے کوئی سوتیرے کہ یہ سُنایا دیکھا ہو حضرت سے پس کہا
محمد بن مسلمہ نے مانند اُس چیز کی کہ کہا تھا مغیرہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث
حسن صحیح ہے دوم جنب کی حالت مین سبب پانی نہ ملنے کے حضرت عمر رضہ
سے تیمم کرنے کی حدیث مخفی رہی تھی اور وہ حدیث یہ ہے جو کہ بخاری
مین اور مانند اس کی مسلم مین روایت ہے عمار سے کہ کہا
آیا ایک شخص طرف عمر بیٹے خطاب کی پس کہا تحقیق ہوا مین جنبی اور نہین
پایا مین نے پانی پس کہا عمار نے واسطے عمر رضہ کے کیا نہین یاد رکھتے تم تحقیق
تھے ہم بیچ سفر کے مین اور تم (یعنے ہم دونون جنبی ہوئے پس تم نے نماز

بعون الملک ... مخفیات صحیحین کے بیان مین

تک بھی ہرگز نہیں ہے۔ اور اکثر حدیثین جو اس مین درج ہین وہ ضعیف ہین اور بعض
موضوع ہین دیکھ لے جسکا جی چاہے تخریج ہدایہ مین سے کہ اس مین لکھا ہے
تحقیق کر کے کتب موضوعات محدثین سے سو واضح رہے کہ اگر موضوع جانکر انکو پھر
سند بچتا ہے تو بہت بڑا مقام خوف کا ہے اسلیے کہ بخاری مین روایت ہے
ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے اُس نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ یعنے جو جھوٹ بولے مجھ پر
جانکر پس ٹھکانا سمجھے اپنا دوزخ۔ اور یہ حدیث بہت صحیح اور متواتر ہے اور جواہر
الاصول فی علم حدیث الرسول مین لکھا ہے کہ حدیث ضعیف
سبب کہ ہو موضوع پس نہین ہے جائز عمل کرنا اوسپر (یعنے حرام ہے عمل
کرنا اُس پر) اجماعاً اور نہین جائز ہے روایت اس کی مگر ساتھہ بیان وضع کے
پھر اگر موضوع کو صحیح سمجھکر اوسپر عمل کرتا ہے تو ثواب پاتا ہے۔ اس لیے کہ نہین
معتبر ہوتے عمل مگر ساتھہ نیتون کے پھر جب بیان کرے شخص معتبر موضوع
ہونا اسکا تو واجب ہے اوسپر ترک کرنا اس کا اور عمل کرنے والا اسپر بعد جاننے (موضوع
ہونے اسکے) کے گنہگار اور فاسق ہے اور واجب ہے اظہار اُسکا اس لیے کہ چھپانا علم کا
حرام ہے انتہی سبحان اللہ کیا خوب مقلد ہین کہ ایسے علماء کی کہ جنکو حدیث موضوع اور صحیح
کی بھی خبر نہین انہی انکی تقلید کرتے ہین اور انکی کتابون کو بہت تحقیق اور کوشش سے بنائی
ہوئی بتلاتے ہین اور باوجود ظاہر ہوجانے حال احدیث کے اسی کو سند جانتے ہین اور عمل
کرتے ہین جیسیکہ ہدایہ کی روایتون پر باوجود موضوع معلوم ہونے حدیث کے اسی پر فتوی دیتے ہین

دسوارہ مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ ہمارے امام نے تمام مسائل
حدیث ہی سے نکالے ہین اور ان کو سب حدیثین پہونچ گئی تہین جواب اسکا

بن عبداللہ بن عمر نے کہا کہ بھلا اگر ایک کام کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہو اور میرے باپ نے منع کیا ہو تو کہو اتباع رسول اللہ کا ہوگا یا میرے باپ کا اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **ششم** جس جگہہ وبا پڑی ہو وہان نہ جانا چاہیے اور اگر اس جگہہ وبا پڑے جہان رہتا ہو وہان سے وبا کے خوف سے نہ بھاگنا چاہیے یہ حدیث حضرت عمر وغیرہ بہت سے صحابہ سے مخفی رہی تھی چنانچہ **بخاری** اور **مسلم** مین ہے کہ حضرت عمر ملک شام کیطرف نکلے راستہ مین انکو فوجی افسر ملے اور خبر دی کہ شام مین وبا پڑی ہوئی ہے تب حضرت عمر نے لوگون سے اس بات کا مشورہ پوچھا کہ آیا شام کیطرف جانا چاہیے یا پیچھے لوٹ جانا چاہیے کسینے کہا شام کیطرف چلنا چاہیے کسینے کہا پیچھے لوٹ جانا چاہیے پھر عبدالرحمن بن عوف جو کہ اپنے کام کو کہین گئے ہوئے تھے آئے اور انہون نے کہا کہ مین نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ اگر کسی زمین مین وبا ہو تو وہان نہ جاؤ اور اگر اس زمین مین وبا پڑے جہان تم ہو تو وہان سے وبا کے خوف سے نہ بھاگو **ہفتم** حضرت عمر سے اسقاط حمل کے فیصلے کی حدیث مخفی رہی اور وہ حدیث یہہ ہے جو کہ **بخاری** مین روایت ہے ہشام سے نقل کی اس نے اپنے باپ سے کہ حضرت عمر نے صحابہ کو قسم دیکر پوچھا کہ کسی نے آنحضرت ص سے اسقاط حمل مین کچھہ فیصلہ سنا ہے مغیرہ نے کہا مین نے سنا ہے کہ حضرت صلعم نے اس مین ایک غلام یا لونڈی بدلہ دینے کا حکم فرمایا ہے حضرت عمر نے کہا تیرے ساتھہ اسپر کوئی گواہ ہے محمد بن مسلمہ نے کہا مین ہی گواہ ہون **ہشتم** حضرت عمر کو وارث ہونے زوجہ کی خون بہاے خاوند سے حدیث مخفی رہی تھی اور وہ حدیث یہ ہے جو کہ **ابوداؤد** اور **ترمذی** مین روایت ہے سعید سے کہ کہا تھے عمر بن الخطاب کہتے کہ دیۃ عصبات کیواسطے ہے اور مقتول کی عورت اس سے وارث نہین ہوتے

نہین پڑہی اور مین لوٹا خاک مین اور نماز پڑہی پھر ذکر کیا یہ (یعنے سارا حال)
روبرو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمایا سوائے اسکے نہین کفایت کرتا ہی تجھکو
اس طرح سے پس مارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھہ اپنے زمین پر اور
پھونک ماری ان مین پھر مسح کیا ساتھہ ان کے موہنہ اپنے پر اور ہاتھون اپنے پر
سوم حضرت عمر رضہ سے کفار مجوس سے جزیہ لینے کی حدیث بہی مخفی رہی تہی
اور وہ حدیث یہ ہے جو کہ **موطا امام مالک**[۱] مین روایت ہے جعفر بن محمد بن
علی سے نقل کی اس نے اپنے باپ سے کہ حضرت عمر بن الخطاب نے ذکر کیا مجوس کا
اور کہا کہ مین نہین جانتا کیا کرون ان کے باب مین تو کہا عبدالرحمن بن
عوف نے گواہی دیتا ہون مین کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تہے ان سے وہ طریقہ برتو جو اہل کتاب سے برتتے ہو **چہارم**
حضرت عمر سے عورتون کے زیادہ مہر باندہنے کی آیت قرآن بہی مخفی رہی
تہی چنانچہ **تفسیر مدارک**[۲] مین لکہا ہے کہ حضرت عمر نے مہر کثیر سے
لوگون کو منع کیا جس مین انکے مقابلہ مین ایک بڑہیا کہڑی ہوگئی اور اس نے
کہا کہ خدا تو مہر کی بابت قرآن مین فرماتا ہے وَاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا یعنے اور دیا
ہو تمنے انکو مال کثیر۔ پس تم کہان سے منع کرتے ہو پس حضرت عمر نے اپنے قول
سے رجوع کرکے اس کی بات تسلیم کر لی **پنجم** حضرت عمر اور حضرت عثمان تمتع سے
منع کرتے تہے لوگون کو اور حضرت علی مرتضے وغیرہ صحابہ اس مسئلہ مین ان کے
مخالف رہے یہ بات **شرح صحیح مسلم**[۳] اور **زرقانی شرح موطا**
امام مالک مین ہے بلکہ **ترمذی**[۴] مین لکہا ہے کہ عبداللہ بن عمر بہی اس مسئلہ مین اپنے
باپ کے مخالف رہے کسینے عبداللہ بن عمر سے حکم تمتع دریافت کیا تو انہون نے حکم جواز
کا دیا پہر سائل نے کہا کہا کہ تمہارا باپ یعنے حضرت عمر تو منع کرتے تہے اس کے جواب

[۱] موطا امام مالک ص ۱۲۱ باب جزیۃ اہل الکتاب والمجوس
[۲] تفسیر مدارک ص ۱۲۱ ج ۱ سورۃ نساء
[۳] شرح صحیح مسلم ص ۴۱۲ ج ۱ باب جواز التمتع
[۴] ترمذی ص ۱۲۱ ج ۱ باب ما جاء فی التمتع

گھر مین جہان وہ مرا عدت پوری کرے یہانتک کہ فریعہ بنت مالک نے جب اپنا
قصہ انکو سنایا تب انکو معلوم ہوا - اور اس وقت مطابق فریعہ کی حدیث کے
فیصلہ کیا چنانچہ احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور
ابن ماجہ مین روایت ہی فریعہ بنت مالک سے کہ تحقیق زوج اسکا نکلا تالاش
مین اپنے بہاگے غلام کی پہر قتل کیا لوگون نے اس کو بولی پہر پوچہا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پہر جاؤن اپنے لوگون مین پس تحقیق زوج
نی میرے نہین چہوڑی میرے لیے جگہہ اور نہ خرچ سو فرمایا اچہا پس جب گئی مین
حجرے مین پکارا مجکو پس فرمایا ٹہر تو اپنے گہر مین جب تک کہ پہونچے لکہا اللہ
کا اپنی مدت کو (یعنے عدت کی مدت پوری ہونے تک) کہا فریعہ نے پس
عدت تمام کی مین نے اسی گہر مین چار مہینے اور دس دن بولی پس فیصلہ کیا
اسی حکم سے بعد اس کے عثمان نے اور (حسن) صحیح کہا اسکو ترمذی اور ذہلی اور
ابن حبان اور حاکم وغیرہ نے یازدہم حضرت علی مرتضے پر حدیث عدت حاملہ
کی مخفی رہی تہی یہ بات مسک الختام شرح بلوغ المرام مین ہے بلکہ صحیح بخاری کے
صفحہ ۷۲۹ کے متن مین لکہا ہے کہ ابن عباس کا بہی اسی پر فتوی تہا اور اسی کے
حاشیہ پر فتح الباری سے نقل کیا ہے کہ ابتدا مین ابن مسعود کا بہی یہی قول تہا
بعد اس کے شاید ابن مسعود نے اسی رجوع کر لیا ہو اور انکے فتوی کے مخالف ہی یہ حدیث
جو کہ بخاری مین روایت ہی مسور بن مخرمہ سے کہ تحقیق سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ تعالے
عنہا جنی پیچہے سے نے خاوند اپنے کے کتنی راتون کے بعد پہر ائی وہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کے پاس پس اذن مانگا اس نے حضرت سے نکاح کا پس اذن دیا اس کو حضرت
نے پس نکاح کیا اس نے **فائدہ** کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین اور
اصل اسحدیث کی صحیحین مین ہے اور یہہ ایک روایت کی ہے کہ وہ (یعنی سبیعہ اسلمیہ)

یہانتک کہ ضحاک بن سفیان نے حضرت عمر سے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھا تھا کہ اشیم ضبابی کی عورت کو اس کے خونبہائے سے وراثت دی پس حضرت عمر نے اپنے قول سے رجوع کیا **نہم** حضرت عمر اور عبداللہ بن عمر اور زید بن ثابت سے بدون طواف رخصت مکہ سے حیض والی عورت کے چلے آنے کی حدیث مخفی رہی تھی یہ بات نووی شرح صحیح مسلم کے صفحہ ۴۲۷ مین ہے اور مخالف ان تینوں صحابہ کے یہ دو حدیثین ہین **پہلی** حدیث بخاری[۱] اور مسلم مین روایت ہے ابن عباس سے رضہ کہ لوگ امر کیے گئے ہین کہ اخیر وقت اُن کا (یعنے گھر کیطرف لوٹنے کا وقت) کعبہ مین ہو (یعنے طواف کرکے لوٹین) لیکن یہہ طواف اس عورت کو معاف ہے جس کو حیض آجاوے **فائدہ** ابوالفیض محمد بن علے فارسی نے **جواہر الاصول** مین اور نووی نے **شرح صحیح مسلم** کے مقدمہ مین۔ اور قسطلانی نے **شرح صحیح بخاری** کے مقدمہ مین۔ اور سید محمد صدیق حسن خان صاحب نے **منہج الوصول** مین اور ابن الصلاح وغیرہ لوگون نے لکھا ہے کہ جسوقت کہے صحابی امر کیے گئے ہم ساتھہ فلانی بات کے یا کہے منع کیے گئے ہم فلانی بات سے یا کہے سنت ہے فلانی بات پس یہ سب مرفوع ہے یعنے حضرت کا فرماتا ہے **دوسری** حدیث بخاری[۲] اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا حائض ہوئی صفیہ رات روز چلنے کے مین پس کہا نہین گمان کرتی مین اپنے کو مگر روکونگی تم کو (یعنے کوچ کرنے سے مدینہ کو) اس لیے کہ مین حائض ہوئی اور طواف وداع نہین کیا ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہلاک کرے اُسکو اسہ اور زخمی کرے کیا طواف کیا ہے دن نحر کے (یعنے طواف الزیارۃ) کہا گیا کہ ہان فرمایا کہ چل **دہم** حضرت عثمان سے یہ حدیث مخفی رہی تھی کہ جس عورت کا خاوند مرجاوے وہ عورت ہی

[۱] بخاری کتاب الحج باب طواف الوداع صفحہ ۲۰۳ جلد ۱ و مسلم کتاب الحج باب وجوب طواف الوداع صفحہ ۴۲۱ جلد ۱

[۲] بخاری کتاب الحج باب طواف الوداع صفحہ ۲۰۳ جلد ۱ و مسلم کتاب الحج باب وجوب طواف الوداع صفحہ ۴۲۱ جلد ۱

جواب مین حضرت فاطمہ کو کہا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو مال کہ ہم چھوڑ جائین وہ صدقہ فی سبیل اللہ ہے یہ بات سنکر حضرت فاطمہ خفا ہوگئین اور حضرت ابوبکرؓ سے کلام ترک کردی اور ہمیشہ ترک کلامی رہی یہانتک کہ فوت ہوگئین چہارم حضرت علی نے مرتدین کو جلادیا تھا اور حدیث مرتدین کے جلانیکی ان سے مخفی رہی تھی چنانچہ بخاری مین روایت ہے عکرمہ سے کہ کہا لائے گئے حضرت علی کے پاس زندیق پس جلادیا انکو پس پہونچی یہ خبر ابن عباس کو پس کہا اگر ہوتا مین نہ جلاتا مین ان کو واسطے منع فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نہ عذاب کرو ساتھ عذاب خدا تعالے کے کہ جلاتا ہے اور البتہ قتل کرتا مین اُن کو بموجب فرمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے جو شخص بدل ڈالے دین اپنا پس مار ڈالو اوس کو **فائدہ** ابوداؤد مین ہے کہ قول ابن عباس کا جب حضرت علی کو پہنچا تو کہا حضرت علی نے کہ سچ کہا ابن عباس نے **پانزدہم** فجر کی سنت اور فرض کے درمیان داہنے کروٹ پر لیٹنے کی حدیث عبداللہ بن عمر اور ابن مسعود اور ابراہیم نخعی سے مخفی رہی تھی اور ابن عمر نے تو اس فعل کو بدعت کہا ہے اور ابن مسعود نے اس سے انکار کیا ہے اور ابراہیم نخعی تابعی نے اُس کو ضجعت الشیطان کہا ہے ذکر کیا ہے اس بات کو شہاب الدین احمد قسطلانی نے **مواہب اللدنیہ** مین اور اس فعل یعنے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان داہنی کروٹ پر لیٹنے کی سنت ہونے کی حدیث مخالف ابن عمر اور ابن مسعود اور ابراہیم نخعی کے **پہلے** یہ ہے جو کہ بخاری مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے دو رکعتین فجر کی لیٹتے اپنے داہنے پہلو پر **دوسری** حدیث یہ ہے جو کہ امام احمد اور ابوداؤد اور ترمذی مین روایت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا پیغمبر

جنے اپنے زوج کے مرنے کے چالیس راتون کے بعد اور مسلم کی ایک روایت مین ہے
کہ کہا زہری نے اور نہ دیکھا مین نے کچھ مضائقہ نکاح کرے جس حال مین اپنے خون مین
ہے سوا اُس کے کہ نزدیک ہو اُس کے زوج اسکا دوازدہم حضرت علیؓ اور
زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابن عمر سے حدیث اُس عورت کو مہر دلائین کے کہ
جسکا زوج بدون اُسنے صحبت کرنے سے مرگیا ہو اور مہر مقرر نہ کیا ہو مخفی رہی یہ بات
ترمذی چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۱۹۴ مین ہے اور مخالف اُن کے ہے یہ حدیث
جو کہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی مین روایت
ہے علقمہ سے کہ نقل کی ابن مسعود رضہ سے کہ وہ پوچھے گئے حکم ایک شخص کے کہ نکاح
کیا ایک عورت سے اور نہ معین کیا واسطے اوس کے کچھ مہر اور نہ دخول کیا ساتھ
اس کے یہان تک کہ مرگیا پس کہا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے واسطے اوس عورت کے
ہے مانند مہر عورتون کے کہ اسکی قوم کی ہین (یعنے مہر مثل دینا آوے گا) نہ کم اور نہ زیادہ
اور اوسپر ہے عدت (یعنے وفات کی) اور واسطے اوس کے میراث بھی ہے پس کھڑے
ہوئے معقل بن سنان اشجعی اور کہا کہ حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچ حق بروع
بیٹی واشق کے کہ ایکعورت تھی ہم مین سے مانند اُس چیز کے کہ حکم کیا تمنے پس خوش ہوئے
ساتھہ اسبات کے ابن مسعود اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے سیزدہم
حضرت علی اور حضرت عباس اور حضرت فاطمہ سے حدیث پیغمبرون کے مال کی نہ وارث
ہونے کی مخفی رہی یہ بات بخاری چھاپہ احمدی میرٹھ کے صفحہ ۴۲۵ و ۹۹۶ مین اور صحیح
مسلم کی جلد دوم کے صفحہ ۹۱ مین ہے اور مخالف اُن کے ہے یہ حدیث جو کہ بخاری اور
مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ حضرت فاطمہ نے حضرت ابوبکر
سے بعد وفات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تقسیم وراثت چاہی جو کہ حضرت پیچھے چھوڑ
گئے تھے اُس مال مین سے جو اللہ نے اُنکو دیا تھا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالی عنہ اس کے

چھاپہ احمدی دہلی کے صفحہ ۵۰ مین ہے۔ اور مخالف ابن مسعود کے ہین یہہ دو حدیثین
جو کہ اب آتی ہین پہلے حدیث ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی
مین روایت ہی علقمہ سے کہا علقمہ نے کہ کہا عبداللہ (بن مسعود) نے کہ سکھلائی
ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پس اللہ اکبر کہا اور اٹھائے دونون ہاتھہ
اپنے پس جب رکوع کیا تطبیق کی (یعنے ایک ہاتھہ کی انگلیان دوسرے ہاتھہ
کی انگلیون مین ڈالکر دونو ہاتھہ دونون رانون کے درمیان مین رکھے) کہا علقمہ نے
پس پہونچی یہ بات سعد (بن ابی وقاص) کو پس کہا سچ کہا بہائی میرے نے تحقیق
تھے ہم کرتے اسکو پہر امر کیے گئے ہم ساتھہ اس کے (یعنے رکوع مین گھٹنو پر ہاتھہ
رکھنی کہ دوسری حدیث بخاری مین روایت ہے ابی یعفور سے
کہا اس نے سنا مین نے مصعب بن سعد سے کہ کہا مصعب بن سعد نے نماز پڑہی ہمنے
نے طرف پہلو باپ اپنے کی پس تطبیق کی مین نے درمیان دونو رانون اپنی کے
پس منع کیا مجھکو باپ میرے نے اور کہا تھے ہم کرتے اسکو پس منع کیے گیے ہم اسی
اور امر کیے گئے ہم یہ کہ رکھین ہم ہاتھون اپنے کو اوپر گھٹنون کے بعد ہم مسک الختام
شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ کہا بیہقی نے کہ ابن مسعود نے فراموش کیا قرآن
سے اسپیر کو کہ نہین اختلاف کیا ہے بیچ اسکے مسلمانون نے اور وہ دو سورتین
ہین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ یعنے ان سے
یہہ دونون سورتین مخفی رہی تھین اور وہ اس کے قائل نہ تھے۔ کہ یہہ دونو
سورتین قرآن کی ہین نوزدہم ہدی کے روانہ کرنے سے محرم پر جو
چیزین حلال ہین وہ حرام نہین ہوتی ہین یہ حدیث عبداللہ بن عباس سے مخفی رہی تھی
چنانچہ موطا امام مالک مین روایت ہی عمرہ بنت عبدالرحمن سے کہ زیاد بن ابی
سفیان نے لکہا ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو کہ عبداللہ بن عباس کہتے

خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے کوئی تم مین سے دو رکعتین پہلے نماز صبح سے
پہلے سنتین فجر کی تو لیٹے داہنے کروٹ پر **فائدہ** کہا ترمذی نے یہہ حدیث
حسن صحیح ہے اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہہ حدیث صحیح ہے بخاری
اور مسلم کی شرط پر **راقم کہتا ہے** کہ اس باب مین اور حدیثین
بہی آئی ہین اور جس کو اس مسئلہ مین زیادہ تر تحقیق منظور ہو وہ یہہ مسئلہ ہماری
کتاب بلاغ المبین سے دیکہہ لے **شانزدہم** چاشت کی نماز پڑہنے کی
حدیث بہی عبداللہ بن عمر اور ابن مسعود سے مخفی رہی تہی اور ابن عمر نے چاشت
کی نماز کو بدعت کہا ہے اور ابن مسعود نے اسے انکار کیا ہے ذکر کیا ہے اس
بات کو شہاب الدین احمد قسطلانی نے **مواہب اللدنیہ** مین اور نووی
نے شرح صحیح **مسلم** مین ۔ اور چاشت کی نماز سنت ہونے کے بابین **صحیح**
مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے اور **بخاری** اور **مسلم**
مین ابہانی رضی اللہ تعالی عنہا سے اور **مسلم** مین معاذہ سے اور **مسلم**
مین ابی ذر سے اور **ترمذی** مین ابی الدرداء اور ابی ذر سے اور **ابوداؤد**
اور **دارمی** مین نعیم بن ہمار غطفانی سے اور **ترمذی** اور **ابن ماجہ**
مین انس سے اور **ابوداؤد** مین معاذ بن انس جہنی سے اور **احمد** اور
ترمذی اور **ابن ماجہ** مین ابی ہریرہ سے اور **موطا امام مالک**
مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور **ترمذی** مین ابی سعید سے اور **صحیح**
ابن حبان مین حضرت عائشہ سے یہہ سب حدیثین اور سوائے ان کے اور حدیثین
بہی ہین جو چاہے دیکہہ لے **ہفدہم** عبداللہ بن مسعود سے رکوع مین گہٹنے پکڑنے
کی حدیث مخفی رہی تہی بلکہ سب صحابہ ہاتہون سے گہٹنون کے پکڑنے کی ہی قائل
تہے لیکن ابن مسعود اور ان کے شاگرد اس بات کے قائل نہین تہے یہ بات ترمذی

قرار دینے اور لوگون کے مقتدا بننے اور صاحب مذہب کہلانے کے لیے نہین کیا اور اُن کی یہ نیت نہ تھی کہ ہم اپنا کوئی خاص مذہب کھڑا کرین اور لوگون کو اوس پر رغبت کرکے کچھ شہرت یا عزت حاصل کرین اُن بزرگان دین کی نیت ایسی کدورتون سے بالکل پاک اور اُن کے دل ایسے خطرات سے بالکل صاف تھے اُنکو سوائے اپنی ذاتی فائدے کے اور کوئی غرض نہ تھی اسیواسطے اپنی تقلید سے لوگون کو منع کرتے رہتے اور ہماری دلون مین جو اونکی بزرگی اور اُن کے کمال کا اثر ہے تو وجہ اسکی یہ ہے کہ وہ خود متبوع اور صاحب شریعت بننے کا قصد نہ کہتے تھے اور اپنے اجتہاد اور استنباط کو سارے جہان کے لوگون سے قبول کرانے کا شوق نہ رکھتے تھے بلکہ جہان تک اون سے اپنی ذات کی بھلائی اور لوگون کے نفع کے واسطے ہوسکتا تھا وہ احادیث نبوی یا اقوال صحابہ سے مسائل کو استخراج کرتے اور لوگون کی ضرورت اور حاجت کو رفع کرتے اور صاف صاف کہدیا کرتے کہ اگر کوئی بھی قول ہمارا قرآن اور حدیث کے خلاف پاؤ تو اُسے ہرگز نہ مانو اور اُسپر عمل کرنا حرام سمجھو اور بیان اسکا اس کتاب میں قریب گذرا

پانچوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلد امام اعظم کے حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ بموجب حدیث المآء طھور لا ینجسہ شئی یعنی پانی پاک ہے نہین ناپاک کرتی اوسکو کوئی چیز۔ پانی کے لوٹے کے اندر اگر کوئی پیشاب ملا دے تو حدیث پر چلنے والے اُسکو ناپاک نہین سمجھتے اور اُس سے وضو کرنا اور اسکو پینا جائز جانتے ہین سو جواب اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ یہ سراسر بہتان ہے حدیث پر چلنیوالونکا یہ عقیدہ ہرگز نہین ہے بلکہ اُنکا عقیدہ تو یہہ ہے کہ پانی اگر قلتین کے مقدار سے یعنی سواچہہ من تول سے کم ہو تو پیشاب وغیرہ نجاست کے پڑنے سے ناپاک ہوجاتا ہے اور اگر پانی قلتین کے مقدار یعنے تول مین سواچہہ من ہو تو جب تک کہ نجاست کے پڑنے سے اُسکا رنگ یا مزا نہ بگڑ جاوے یا مزا نہ بگڑ جاوے

پانی کے بیان مین

مین جو شخص ہدی روانہ کرے تو اُس پر حرام ہوگئین وہ چیزین جو حرام ہین محرم پر یہانتک کہ ذبح کیجاوے ہدی سو مینے ایک ہدی تمہاری پاس روانہ کی ہے تم مجھے لکھ بھیجو اپنا فتوی یا جو شخص ہدی لیکر آتا ہے اُس کے ہاتھہ کہلا بھیجو عمرو نے کہا کہ حضرت عائشہ بولین ابن عباس جو کہتے ہین ویسا نہین ہے مینے خود اپنے ہاتھہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدی کی ہار بٹی تہی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھہ سے لٹکائے اور اُسکو روانہ کیا میرے باپ کے ساتھہ سو آپ پر کوئی چیز حرام نہ ہوئی اُن چیزون مین سے جنکو حلال کیا تہا اللہ تعالے نے اُنکے لیے یہانتک کہ ذبح ہوگئی ہدی

فائدہ زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ کہا بیہقی نے کہ کہا زہری نے کہ جب یہ حدیث صحابہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے سنی تو عبد اللہ بن عباس سے فتوی پوچھنا ترک کر دیا **بستم** عکرمہ کو بائیس تکبیرین جو کہ چار رکعت والی نماز مین ہوتی ہین مخفی رہی تہین چنانچہ بخاری مین روایت ہے عکرمہ سے کہ کہا نماز پڑہی مین نے پیچہے ایک بوڑہے کے یعنے ابی ہریرہ کے مکہ مین پس کہین بائیس تکبیرین پس کہا مین نے واسطے ابن عباس کے کہ تحقیق یہ شخص احمق ہے پس کہا ابن عباس نے گم کرے تجھکو مان تیری یہ سنت ابی القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے

فائدہ بسبب خوف طول ہونے کتاب کے مخفیات صحابہ مین صرف اسی قدر حدیثون پر اکتفا کیا گیا ورنہ اگر تلاش کرین تو یقین ہے کہ اسی مقدمہ مین ایک بڑی کتاب طیار ہو لیکن چونکہ غرض ہماری اس مخفیات کی لکہنے سے یہ ہی ہے کہ لوگون کو معلوم ہو جاوے کہ جب کہ بہت سے صحابہ کو جو کہ اکثر اوقات حضرت ہی کی صحبت مبارک مین رہتے تہے سب حدیثین ملی نہین تہین تو مجتہدون کو کیا ملین ہونگی سو عاقل آدمی اسیقدر حدیثون سے جو کہ نقل کی گئی ہین اس بات کو خوب سمجہ لیوے گا اور ائمہ اربعہ نے جو مسائل دین مین اجتہاد اور استنباط کیا ہے تو اپنے آپ کو امام

ہجر کے مین مقرر کی جاوین یہ بات بحر الرائق شرح کنز الدقائق مین ہے اور
معیار الحق مین ہے کہ اس حدیث پر عمل ہے امام شافعی اور امام احمد بن حنبل
اور امام اسحاق اور امام ابو عبید اور امام ابو ثور اور ایک جماعت کا محدثین مین سے
اور تمام ائمہ شافعیہ کا سوائے غزالی اور رویانی کے اور مصحح ہوئے ہین اسحدیث
کے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد اور اسحاق اور ابو ثور اور جماعت دوسری
اور تصحیح کی ہے اسحدیث کی ابن خزیمہ اور ابن حبان اور دار قطنی اور حاکم نے اور
کہا یحیی بن معین نے کہ یہہ حدیث خوب پختہ ہے اور کہا بیہقی نے یہ حدیث موصول
الاسناد اور صحیح ہے اور کہا منذری نے کہ اوسکی اسناد جید ہے اور اسپر کسی طرح کا غبار
نہین اور کہا ابن ماجہ نے کہ یہ حدیث صحیح ہے انتہے ملخصًا اور بسبب صحیح ہونے اس
حدیث کے امام اعظم کے شاگرد امام ابو یوسف نے بھی اسکو مان لیا ہے۔ بلکہ اونھون
نے تو عمل بھی اسپر کر لیا ہے چنانچہ ردّ المحتار شرح در المختار وغیرہ مین
لکھا ہے کہ امام ابو یوسف نے جبکہ جمعے کی نماز لوگون کے ساتھ پڑہ لی تو لوگون نے
اونکو اس بات کی خبر پہونچائی کہ جس حمام مین سے جمعے کی نماز کے واسطے آپ نے غسل
کیا تہا اُسمین سے چوہا نکلا ہے تب امام ابو یوسف نے کہا کہ مین عمل کرتا ہون موافق
قول اپنے بہائیون اہل مدینہ کے (مطابق حدیث) اِذَا بَلَغَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلْ
خُبْثًا کے انتہے اب اگر کوئی حنفی یہ بات کہی کہ حدیث قلتین کو بعض علما نے
مضطرب کہا ہے تو جواب یہ کہ جن لوگون نے اسکو مضطرب کہا ہے اُنکے مقابلین نے
دندان شکن جواب بہی اونکو دی دیے ہین سو جسکو اس بات کا دیکہنا منظور ہو وہ نیل الاوطار
شرح منتقی الاخبار چہاپہ مصر کے جلد اول کے صفحہ ۳۱ مین سے دیکہہ لیوے تو انشاء اللہ تشفی
ہو جاویگی اور بڑے بڑے محدثون اور مجتہدون نے اسکی تصحیح بہی کی ہے اور اسپر
عمل بہی کیا ہے علاوہ اسکے حنفیہ کس موہہ سے قلتین کی حدیث کو مضطرب کہتے ہین

یا بو نہ آنے لگے تب تک پاک ہی اور دلیل اس کی یہ حدیث ہی عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ
ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
عَنِ الْمَآءِ یَکُوْنُ فِی الْفَلَاۃِ مِنَ الْاَرْضِ وَمَا یَنُوْبُہٗ مِنَ الدَّوَآبِّ وَالسِّبَاعِ
فَقَالَ اِذَا کَانَ الْمَآءُ قُلَّتَیْنِ لَمْ یَحْمِلِ الْخَبَثَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَ
التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَفِی اُخْرٰی
لِاَبِیْ دَاوٗدَ فَاِنَّہٗ لَا یَنْجُسُہٗ وَھٰذَا الْحَدِیْثُ صَحَّحَہُ ابْنُ خُزَیْمَۃَ وَ
ابْنُ حِبَّانَ وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَالْحَاکِمُ ۔ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ
تعالے عنہما سے کہا کہ پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احوال سے
پانی کے کہ ہوتا ہے میدان مین زمین کے اور وہ پانی کہ باری باری آتے
ہین اوسپر جانور اور درندے تب فرمایا جس وقت کہ ہو پانی دو قلہ
نہین اٹھاتا ناپاکی کو (یعنے ناپاک نہین ہوتا) روایت کیا اس حدیث کو احمد
اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور دارمی اور ابن ماجہ نے اور بیچ ابوداؤد
کی دوسری روایت کے یون ہے کہ بیشک وہ ناپاک نہین ہوتا ۔ اور یہہ حدیث
صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے **فائدہ**
سید محمد نذیر حسین صاحب نے **معیار الحق** مین لکھا ہے کہ قلہ حجازی
مشکے کو کہتے ہین کہ جسمین بقدر اڑھائی مشک کے (یعنے سوا چھ من) پانی آتا
ہے اور دلیل اس کی یہہ حدیث ہے جو کہ نقل کی ہے امام شافعی نے اپنی مسند
مین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب پانی ہو بقدر دو قلون کے
ساتھہ قلون موضع ہجر کے تو وہ نجس نہین ہوتا اور ابن جریج راوی اس حدیث
کے کہتے ہین کہ مینے دیکھا قلہ ہجر کو تو اسمین دو مشکین اور کچھہ زیادہ پانی آتا تھا
تو کہا امام شافعی نے کہ پس احتیاط اسمین ہے کہ اڑھائی مشکین ایک قلہ

جاتے ہین حیض کے لتے اور کتو نکے گوشت اور بدبو کی چیزین تب فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے بیشک پانی پاک ہے نہین ناپاک کرتی اسکو کوئی چیز روایت
کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارقطنی اور
بیہقی نے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے۔ اور کہا احمد نے حدیث بیر بضاعہ
کی صحیح ہے اور بیچ ایک روایت ابی داؤد کے یون ہے تحقیق شان یہ ہے کہ پلایا جاتا ہے
آب کو پانی بیر بضاعہ سے **وعن** ۵ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال
اتینا علی غدیر فاذا فیہ جیفۃ حمار قال فکففنا عنہ حتی
انتہی الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان الماء لا ینجسہ
شیء فاستقینا وادوینا وحملنا **ترجمہ** اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ
رضے اللہ تعالے عنہ سے کہا پہونچے ہم ایک گڑہے پانی کے پاس پس
ناگہان اُس مین ایک گدہا تہا مرا ہوا کہا راوی نے پس پیچہے ہٹے ہم
اُس سے یہان تک کہ آئے ہمارے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پس
فرمایا آپ نے بیشک پانی پاک ہے نہین ناپاک کرتی اُس کو کوئی چیز پس پی لیا
ہم نے اور پلایا ہم نے اور اُٹہا لیا ہم نے **فائدہ** یہ دونو حدیثین صریح
دلیل ہین اسبات پر کہ کنوئے یا حوض وغیرہ کثیر پانی مین اگر کوئی نجس چیز
جا پڑے تو پانی ناپاک نہین ہوتا لیکن کسی نجس چیز کے پڑنے کے سبب سے اگر پانی کا رنگ
متغیر ہو جاوے و یا اسمین سے بدبو آنے لگے و یا اسکا مزا بگڑ جاوے تو وہ پانی ناپاک
ہو جاتا ہے جیسا کہ دلالت کرتی ہے اسپر یہ حدیث **وعن** ۶ ابی امامۃ الباہلی
رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء
لا ینجسہ شیء الا ما غلب علی ریحہ وطعمہ ولونہ رواہ ابن
ماجۃ وضعفہ ابو حاتم وللبیہقی الماء طہور الا ان تغیر ریحہ

اُن کے امام کے نزدیک تجسقدر ضعیف اور مرسل حدیثین ہین سب عمل کے لائق ہین
چنانچہ عقود الجواہر المنیفہ فی ادلۃ مذہب ابی حنیفہ
مین لکھا ہے وَمِمَّا یُرْوٰی عَنْہُ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ ضَعِیْفُ الْحَدِیْثِ اَحَبُّ
اِلَیَّ مِنْ اٰرَاءِ الرِّجَالِ یعنے اور اُن مین سے ہے کہ روایت کیا گیا ہے اُس سے
(یعنے ابو حنیفہ سے) کہ تحقیق وہ کہتے حدیث ضعیف بہت دوست ہے میرے نزدیک لوگون
کی راے سے اور عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے اَلْمَرَاسِیْلُ عِنْدَنَا
حُجَّۃٌ یعنی حدیثین مرسل ہمارے نزدیک حجت ہین۔ اور اگر سچ پوچھیے تو حنفیہ
کے مذہب کی تو بنا ہی ضعیف حدیثون پر رکھی گئی ہے۔ سو جسکو اس بات کی زیادہ تر
تحقیق منظور ہو وہ کتاب ہدایہ کا کوئی سا صفحہ نکالکر دیکھہ لیوے کہ کسقدر ضعیف حدیثون
سے استدلال پکڑا ہے اور بیان اسکا اس کتاب مین بارہوین مغالطے کے
جواب مین فریب آنیوالا ہے۔ اور حدیث اَلْمَاءُ طَھُوْرٌ لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ الخ وارد
ہوئی ہے بیر بضاعہ کے حقین کہ نام ایک کنوئین کا ہے مدینہ مین اور نیز وارد ہوئی ہے پانی
کی جو ہٹر اور حوض اور گڈھے وغیرہ کثیر پانی کے حقین بھی اور وہ دونون پوری حدیثین
یہہ ہین عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قِیْلَ یَا
رَسُوْلَ اللّٰہِ اَنَتَوَضَّأُ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَۃَ وَھِیَ بِئْرٌ یُلْقٰی فِیْہِ الْحِیَضُ وَلُحُوْمُ
الْکِلَابِ وَالنَّتْنُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَاءَ طَھُوْرٌ
لَا یُنَجِّسُہٗ شَیْءٌ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
وَالدَّارَقُطْنِیُّ وَالْبَیْھَقِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ وَقَالَ اَحْمَدُ
حَدِیْثُ بِئْرِ بُضَاعَۃَ صَحِیْحٌ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِاَبِیْ دَاوٗدَ یُسْتَقٰی لَکَ مِنْ بِئْرِ بُضَاعَۃَ
روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا
وضو کرین ہم بیر بضاعہ سے اور وہ ایک کنوان ہے کہ اس مین ڈالے

جو کہ نہین بہتا پھر غسل کرے اُس مین یعنے دورہی عاقل ہی کہ جس پانی مین پیشاب
کرے پھر اوسی مین نہاوی) روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ایک
روایت مسلم کی مین ہے فرمایا کہ نہ نہاوے ایک تمہارا پانی ٹھیرے ہوئے مین
اسحالت مین کہ وہ جنبی ہو کہا لوگون نے کس طرح کرے اے ابوہریرہ رض کہا لیوے
اسمین سے لیوے کر (یعنے چلو لیکر باہر پانی کے نہاوے) **فائدہ** مراد پانی سے
یہان پانی قلیل ہے کیون کہ اگر کثیر ہو تو حکم جاری کا رکہتا ہے اور پیشاب
وغیرہ سے نجس نہین ہوتا اور نہانا اس مین جائز ہے اور یہ جو کہا ابوہریرہ نے کہ لیوے
پانی اُٹھا کر اس سے معلوم ہوا کہ اگر جنبی غسل کے لیے پانی لینے کے واسطے ہاتھ
ناپاک اپنا اُس مین ڈباوے تو مستعمل نہ ہوگا لیکن یہہ حکم اسقدر پانی کے لیے نہین
جو کہ لوٹے یا پیالے یا ہتلیا وغیرہ مین ہوا کرتا ہے ایسے باسن مین اگر کوئی اپنا
نجس ہاتھہ ڈباوے تو پانی خراب ہو جاوے گا کیونکہ بخاری اور مسلم
مین روایت ہے اسی سے کہ کہا فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب
جاگے کوئی تم مین نیند سے تو نہ ڈباوے اپنا ہاتھہ باسن مین جبتک کہ نہ دھووے
اُسکو تین بار (اس لیے) کہ وہ نہین جانتا کہ کہان رہا رات کو ہاتھہ اُسکا **ف**
پانی کی پاکی اور ناپاکی مین حدیث پر چلنیوالون کا تو یہی عقیدہ ہے جو کہ مذکور ہوا
لیکن امام اعظم کے مقلد جو دہ دردہ کے قائل نہین آجتک حدیث دہ دردہ کی
نہین لاسکے یہانتک کہ جناب مولوی محمد حسین صاحب لاہوری نے اُنکے لیے فی
حدیث اور فی آیت ایک عرصے سے دس روپیہ انعام دینے کا اشتہار بہی جاری کر رکہا
ہے کہ شاید دنیا کے طمع ہی سے حدیث دہ دردہ وغیرہ دکہلاوین ؎

بدوزد شیشہ دیدہ ہوشمند ور آرد طمع مرغ و ماہی بہ بند لیکن افسوس ہی کہ اسپر بہی
امام اعظم کے مقلد نہ تو دہ دردہ کی کوئی حدیث صحیح دکہلاتے ہین اور نہ حدیث

اَوْطَعْمُہٗ اَوْلَوْنُہٗ بِنَجَاسَۃٍ تَحْدُثُ اور روایت ہو ابی امامہ باہلی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک پانی نہین ناپاک
کرتی اوسکو کوئی چیز مگر جبکہ غلبہ کیا جاوے (یعنے نجاست غلبہ کرے) اُسکی
بو پر اور مزہ پر اور رنگ پر روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے اور ضعیف کہا
اُسکو ابو حاتم نے اور بیہقی کی روایت مین یون ہے کہ بیشک پانی پاک کرنے والا
ہے مگر یہ کہ بدل جاوے تو اوسکی یا مزہ اوسکا یا رنگ اُس کا نجاست سے جو پیدا ہو اوپر
مین **فائدہ** کہا امام شوکانی نے در اری مضیہ شرح درر البہیہ مین کہ یہ زیادتی
استثنا کی بالاتفاق ضعیف ہے لیکن اس مضمون پر اجماع واقعہ ہے نقل کیا اُسکو
ابن المنذر اور ابن ملقن نے البدر المنیر مین اس زیادتی استثنا سے معلوم ہوا کہ اگر
تینون مین سے ایک بھی کسی چیز نجس کے پڑنے کے سبب سے بدل جاوے تو پانی ناپاک
ہو جاتا ہے غرض کہ پانی اگر قلتین کے مقدار ہو یا قلتین سے زیادہ ہو اُسکا حکم
تو یہی ہے لیکن پانی اگر قلتین کے مقدار سے کم ہو تو اوس کے اندر اگر تھوڑی
سی کوئی نجس چیز بھی پڑ جاوے تو پانی نہ پاک ہو جاویگا اور یہی باعث ہے کہ حضرت
نے ٹھیرے ہوئے پانی مین یعنے قلیل پانی کے اندر پیشاب کرنے سے اور جنب
کی حالت مین اُسکے اندر بیٹھکر نہانے سے منع فرمایا ہو دیکھہ لیجیو وہ حدیث یہہ ہو **ق**
عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ الَّذِیْ لَا یَجْرِیْ
ثُمَّ یَغْتَسِلُ فِیْہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ لَا یَغْتَسِلُ اَحَدُکُمْ
فِی الْمَآءِ الدَّآئِمِ وَھُوَ جُنُبٌ قَالُوْا کَیْفَ یَفْعَلُ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ یَتَنَاوَلُ
تَنَاوُلًا اور روایت ہو ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا فرمایا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ پیشاب کرے ایک تمہارا بیچ پانی ٹھیرے ہوئے کے

بلوغ المرام من ادلۃ الاحکام ۔ کتاب الطہارۃ ۔ باب المیاہ

فائدہ تفسیر فتح البیان فی مقاصد القرآن اور تفسیر کبیر مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ یہہ آیت صریح دلیل ہے بیچ زیادہ ہونے ایمان کے اور کہا واحدی نے عام اہل علم سے کہ جس شخص کے پاس زیادہ اور قوی دلائل ہون (اسبات کے) اُسکا ایمان بہی زیادہ ہوتا ہے اور تفسیر معالم التنزیل مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہا عمرو بن حبیب نے کہ تہی اس کو صحبت (یعنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے) کہ ایمان کم بہی ہوتا ہے اور زیادہ بہی انتہے علاوہ اس آیت کے آٹہہ آیتین اور اسی مضمون کے لایا ہے بخاری اس غرض سے کہ ایمان بڑہتا بہی ہے اور کم بہی ہوتا ہے اور چنانچہ صحیح بخاری مین لکھا ہے

باب قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ وَهُوَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ يَزِيْدُ وَيَنْقُصُ یہ باب اس بیان مین ہے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنا کیا گیا ہے اسلام پانچ چیزپر اور (ایمان) اقرار ہے اور عمل ہے اور ایمان زیادہ بہی ہوتا ہے اور کم بہی (پہلی آیت) قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِيَزْدَادُوْٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ فرمایا اللہ غالب اور بزرگ نے تو کہ بڑہ بڑہجاوین ایمان مین ساتہہ ایمان اپنے کے (تفسیر جلالین مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ ایمان بڑہتا ہے ساتہہ شریعتون دین کے (دوسری آیت) فرمایا اللہ تعالے نے وَزِدْنٰهُمْ هُدًى اور زیادہ کی ہم نے انکو ہدایت (تیسری آیت) فرمایا اللہ تعالے نے وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى اور زیادہ دیتا ہے اللہ تعالے اُن لوگون کو کہ راہ پائی ہے راہ پانا (تفسیر فتح البیان مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ ہدایت پائی ساتہہ ایمان کے ہدایت پانا (چوتہی آیت) وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّاٰتٰهُمْ تَقْوٰىهُمْ اور جن لوگون نے راہ پائی زیادہ دی اُنکو ہدایت اور دی اُنکو پرہیزگاری اُنکی

الماء طهور الخ اور حدیث قلتین وغیرہ مانتے ہین لیکن کیونکر مانین مذہب چھوٹتا ہے اور حدیث دہ دردہ کی کہان سے لاوین اس کا تو کہین نشان بہی نہین اگر ہوتی تو صاحب درمختار بحرالرائق سے نقل کرکے کیون لکہہ جاتے کہ حد پانی کثیر کی وہ دردہ مقرر کرنی محض بے اصل ہے اس کی کوئی دلیل نہین اور جو صدر الشریعۃ نے (شرح وقایہ) مین جواب دیا ہے سو وہ مردود ہی انتہی

بارہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ قرآن اور حدیث کا ایسا کوئی مسئلہ نہین ہے جو کہ مجتہدون کو نہ ملا ہو یا انہون نے کسی مسئلہ پر قرآن اور حدیث کے خلاف عمل کیا ہو اور لوگون کو اسپر فتوے دیا ہو سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہی اگر کوئی شخص تامل کرے تو اکثر پاوے گا کہ ایک طرف تو حدیث صحیح ہے اور انکطرف رای امام کی ہے اسحدیث صحیح کے مخالف اور فتوی امام کے رائے پر ہے چنانچہ واسطے تصدیق اس دعوے کے مشت نمونہ خروار ہی یکسو مسئلہ امام اعظم کا مخالف احادیث صحیحہ نبویہ کے اس مقام پر معرض نقل مین لاتا ہون دیکہہ لیجیے **مسئلہ اول** ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف قرآن اور حدیث کے یہ ہے جو کہ **فقہ اکبر** اور **شرح عقائد نسفی** مین لکہا ہے اَلْاِیْمَانُ هُوَ الْاِقْرَارُ وَالتَّصْدِیْقُ وَاِیْمَانُ اَهْلِ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ یعنے ایمان اقرار ہے اور تصدیق ہے اور ایمان اہل آسمان اور زمین کا نہین زیادہ ہوتا اور نہین کم ہوتا سو امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ مین کلام اللہ کی صریح کئی آیتون کا بہی اور حدیثون کا بہی اسلیے کہ ایمان بڑہتا بہی ہے اور کم بہی ہوتا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْهِمْ اٰیٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِیْمَانًا یعنے جب پڑہی جاتی ہین اوپر انکے نشانیان اسکی زیادہ کرتے ہین ان کو ایمان

ایمان کے کم اور زیادہ ہونے کے بیان مین

اور لوگون کے البتہ زیادہ ہووے ایمان ابی بکر کا **فائدہ** کہا امام شوکانی نے
الفوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ مین کہ سند اس حدیث کی صحیح موقوف حضرت
عمر پر ہے اور لیکن مرفوع ضعیف ہے اور **تنزیہ الشریعۃ**[۱] مین ساتھ اس لفظ
کے ہے اَلْاِیْمَانُ قَوْلٌ وَعَمَلٌ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ یعنے ایمان اقرار ہے اور عمل
ہے اور ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی **فائدہ** کہا شیخ عبد الحق نے
شرح سفر السعادت مین کہ اس حدیث کو جوزقانی نے بھی روایت کیا ہے اور کہا ہے
کہ یہہ حدیث حسن غریب ہے اور **مسند امام احمد**[۲] مین روایت ہے معاذ بن
جبل رضی اللہ عنہ سے اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ یعنے ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور
کم بھی ہوتا ہے **فائدہ** جناب شیخ سید محی الدین عبد القادر جیلانی علیہ الرحمہ
اپنی کتاب غنیۃ الطالبین مین فرماتے ہین[۳] وَنَعْتَقِدُ اَنَّ الْاِیْمَانَ قَوْلٌ
بِاللِّسَانِ وَمَعْرِفَۃٌ بِالْجَنَانِ وَعَمَلٌ بِالْاَرْکَانِ یَزِیْدُ بِالطَّاعَۃِ
وَیَنْقُصُ بِالْعِصْیَانِ وَیَقْوٰی بِالْعِلْمِ وَیَضْعُفُ بِالْجَھْلِ وَبِالتَّوْفِیْقِ
یَقَعُ کَمَا قَالَ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَزَادَتْھُمْ اِیْمَانًا
وَّھُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ وَمَا جَازَ عَلَیْہِ الزِّیَادَۃُ جَازَ عَلَیْہِ النُّقْصَانُ
وَقَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا
وَقَوْلُہٗ عَزَّوَجَلَّ لِیَسْتَیْقِنَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتَابَ وَیَزْدَادَ
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِیْمَانًا وَمَا رُوِیَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ وَ
اَبِی الدَّرْدَاءِ اَنَّھُمْ قَالُوا اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ وَغَیْرُ ذٰلِکَ
مِمَّا یَطُوْلُ شَرْحُہٗ **ترجمہ** یعنے اور اعتقاد کرتے ہین ہم
کہ تحقیق ایمان کہنا کلمہ شہادت کا ہے زبان کے ساتھہ اور اعتقاد
کرنا ہے اس کے معنون کا دل کے ساتھہ اور عمل کرنا ساتھہ رکنون کے۔ ایمان بڑہتا ہے

(پانچویں آیت) وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا اور زیادہ ہون وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ایمان مین (چھٹی آیت) وَقَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ - أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا اور فرمایا اللہ غالب و بزرگ نے - کس کو تم مین سے زیادہ کیا اس نے ایمان پس جو لوگ کہ ایمان لائے ہین پس زیادہ کیا اون کو ایمان (موضح القرآن مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ کلام اللہ جس مسلمان کے دل کے خطرے سے موافق پڑتا وہ کہتا مجکو اس نے ایمان زیادہ کیا یہہ ہی لفظ بولتے منافق جب اون کے چھپے عیب بیان کرتا لیکن مسلمان خوش وقتی سے اور منافق کہتے شرمندگی سے (ساتوین آیت) وَقَوْلُهُ - فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا اور فرمایا اللہ تعالے نے پس ڈرو تم اون سے پس زیادہ کیا اُن کو ایمان (آٹھوین آیت) وَقَوْلُهُ وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا اور نہ زیادہ کیا اُن کو مگر ایمان اور اطاعت کرنا - اور بخاری مین لکھا ہے **باب** زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ وَقَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَزِدْنَاهُمْ هُدًى وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا وَقَالَ الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ فَإِذَا تَرَكَ شَيْئًا مِنَ الْكَمَالِ فَهُوَ نَاقِصٌ یعنے یہہ باب ایمان کے زیادہ ہونے اور کم ہونے کے بیان مین ہے اور فرمایا اللہ تعالے نے - اور زیادہ کیا ہمنے اُنکو ہدایت اور (فرمایا اللہ تعالے نے) اور زیادہ ہون وہ لوگ جو ایمان لائے ہین ایمان مین (اور فرمایا اللہ تعالے نے) آج کے دن پورا کیا مینے واسطے تمہارے دین تمہارا - پس جب ترک کرے کوئی کسی چیز کو کمال سے پس وہ ناقص ہے اور **مقاصد حسنہ** مین ہے لَوْ وُزِنَ إِيمَانُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ مَعَ إِيمَانِ النَّاسِ لَرَجَحَ إِيمَانُ أَبِي بَكْرٍ یعنے اگر وزن کیا جاوے ایمان ابی بکر صدیق کا ساتھ ایمان اور

کہ اَلْاِیْمَانُ قَوْلٌ وَّعَمَلٌ یَّزِیْدُ وَیَنْقُصُ یعنے ایمان اقرار ہی اور عمل ہے زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہے ۔ اور جماعت صحابہ اور تابعین سے بھی یہی منقول ہے اور فضیل بن عیاض اور وکیع اسکو اہل سنت وجماعت سے لائے ہین اسی طرح لکھا ہے فتح الباری مین انتہے اور شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع البحار مین لکھا ہے اَلْاِیْمَانُ یَزِیْدُ وَیَنْقُصُ عَلٰی قَوْلِ اَھْلِ السُّنَّۃِ مِنَ السَّلَفِ وَالْخَلَفِ یعنے مذہب اہل سنت اور (علماء) سلف اور خلف کا یہی ہے کہ ایمان زیادہ بھی ہوتا ہے اور کم بھی ہوتا ہے انتہے ۔ اَب سُنیے وہ حدیثین جو کہ حنفیہ دلیل امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی اس بات پر پیش کرتے ہین کہ ایمان نہ تو زیادہ ہوتا ہے نہ کم **پہلی حدیث تنزیہ الشریعۃ** مین ہے کہ کہا ابو ہریرہ نے کہ وفد ثقیف نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آیا ایمان زیادہ اور کم ہوتا ہے فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا زِیَادَتُہٗ کُفْرٌ وَنُقْصَانُہٗ شِرْکٌ یعنے نہین زیادتی ٹھیرانا اس کا کفر ہے اور نقصان ٹھیرانا اس کا شرک ہے سو **جواب** اسکا یہ ہی کہ نہین قائم ہوتی ہے ساتھہ اسحدیث کے حجت کیونکہ یہ حدیث موضوع یعنے جھوٹی بنادٹی ہے کہا شیخ عبد الحق نے **شرح سفر السعادت** مین کہ لایا ہے ابن جوزی اس حدیث کو اپنی موضوعات مین راقم کہتا ہے یہ نہین تعقب کیا ہی اسکا سیوطی نے یعنے سیوطی نے جو تعقبات موضوعات ابن جوزی بنایا ہے ۔ اگر یہ حدیث علاوہ صحیح ہونے کے ضعیف ہی ہوتی موضوع نہ ہوتی تو سیوطی اسکو اسی مین ضرور لاتا اس سے سمجھا گیا کہ یہ حدیث شبہ موضوع ہے اور کہا ملا علی قاری حنفی نے **شرح فقہ اکبر** مین اس حدیث کو راویون مین شعبہ راوی ایسا وضاع ہے کہ اگر اس کو

ساتھ طاعت کرنے کے اور کم ہوتا ہے ساتھ گناہ کرنے کے اور ایمان مضبوط
ہوتا ہے ساتھ علم کے اور ضعیف ہوتا ہے ساتھ جہل کے اور ساتھ توفیق اللہ تعالے کی
دل مین یہ آتا ہے جیسا کہ فرمایا ہے اللہ غالب اور بزرگ نے پس جو لوگ کہ ایمان لائے
ہین پس زیادہ کیا انکو ایمان اور وہ خوش ہوتے ہین اور جو چیز کہ جائز ہے اسپر زیادتی
جائز ہی اسپر نقصان اور فرمایا اللہ تعالی نے جب پڑہی جاتی ہین اوپر اُن کے
نشانیان اسکی زیادہ کرتی ہین انکو ایمان اور فرمایا اللہ غالب اور بزرگ نے
تو کہ یقین کرلین وہ لوگ کہ دیے گئے ہین کتاب اور زیادہ ہون وہ لوگ جو ایمان
لائے ہین ایمان مین۔ اور جو کہ روایت کی گئی ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ
اور ابی الدرداء سے کہ تحقیق وہ کہتے ہین کہ ایمان زیادہ بہی ہوتا ہے اور کم بہی
ہوتا ہے اور ان کے سوا اور روایت بہی (اسی مضمون کی آئی ہے) کہ اس کا بیان
دراز ہے انتہی اور شیخ عبدالحق حنفی نے شرح سفر السعادت مین کہا
ہے کہ کہا شیخ محی الدین نووی نے کہ ظاہر بات اور مختار وہ ہی کہ تصدیق زیادہ بہی
ہوتی ہے اور کم بہی بسبب کثرت دلائل اور روشن دلیلون کے اور یہی باعث ہے (کہ
اعتقاد کیا ہی سب علماء نے اس بات کا) کہ ایمان اور تصدیق صدیقون کا بہت قوی اور کامل
ہے بہ نسبت (ایمان اور تصدیق) اور لوگون کے اور آدمی خود اس بات کو اپنے جی مین سمجہتا
ہے کہ بعض اوقات مین یقین اور اخلاص اور توکل اسکا بہت بڑا اور مضبوط ہوتا ہی
بخلاف بعض اوقات دوسرے کے اور یہ قول منقول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس
اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل اور اوزاعی اور ابن جریج اور معمر اور انکے سوا اور
لوگون کا ائمہ سے اور ساتھ سند صحیح کے بخاری سے نقل ہی کہ کہا بخاری نے ملاقات کی مینے ہزار
آدمیون سے بہی زیادہ علماء شہرون کے سے اور مینے نہین دیکہا ہی انمین سے کسی شخص کو
بہی کہ اختلاف کیا ہو اس نے اسبات مین (یعنے تمام علماء بہی عقیدہ رکہتے ہین)

لڑکا کہ ہنوز طعام نہین کہاتا اوس کا پیشاب بھی نجس ہی ہے) اور یہہ ہی مذہب ہے
امام اعظم کا سو **امام اعظم** نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثونکا **پہلی**
حدیث بخاری اور مسلم مین روایت ہے ام قیس بنت محصن رضے اللہ تعالے
عنہا سے اِنَّهَا اَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيْرٍ لَمْ يَاْكُلِ الطَّعَامَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَجْلَسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ
حَجْرِهٖ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ یعنے تحقیق
وہ لائی اپنی چھوٹی بیٹے کو کہ نہ کہاتا تہا کہانا طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم کی پس بیٹہایا اس کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی گود مین پس پیشاب
کیا اس نے حضرتؐ کے کپڑے پر پس منگوایا پانی پس چھڑک دیا اس جگہہ پر اور نہ دہویا
اوسکو **دوسری حدیث مسند امام احمد اور ابو داؤد اور**
ابن ماجہ مین روایت ہے لبابہ بنت حارث رضی اللہ تعالے عنہا سے قَالَتْ
كَانَ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ فِيْ حَجْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَالَ عَلٰى ثَوْبِهٖ
فَقُلْتُ اِلْبَسْ ثَوْبًا وَاَعْطِنِيْ اِزَارَكَ حَتّٰى اَغْسِلَهُ قَالَ اِنَّمَا يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ
الْاُنْثٰى وَيُنْضَحُ مِنْ بَوْلِ الذَّكَرِ یعنے کہا کہ تہے حسین بن علی بیچ گود رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پیشاب کیا اوسکے کپڑے پر پس کہا مین نے پہنیے کپڑا
اور دیجیے مجہکو تہ بند اپنا تاکہ دہوؤن مین اوسکو فرمایا سوا اس کے نہین کہ دہویا
جاتا ہے پیشاب لڑکی کے سے اور چہینٹا دیا جاتا ہے پیشاب لڑکے کے سے **فائدہ**
کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین روایت کیا ہے اسحدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان
اور حاکم اور طبرانی نے **تیسری حدیث ابو داود اور نسائی** مین
روایت ہے ابی السمح رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
يُغْسَلُ مِنْ بَوْلِ الْجَارِيَةِ وَيُرَشُّ مِنْ بَوْلِ الْغُلَامِ یعنے دہویا جاوے پیشاب لڑکی کا

کوئی شخص دو پیسے دیدیتا تو اس کو ستر حدیثین بنا کر سنا دیتا دوسری حدیث صاحب تنزیہ الشریعۃ ابن عدی سے کامل مین لایا ہے اَلْاِیْمَانُ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ یعنے ایمان نہ کم ہوتا ہے اور نہ زیادہ سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ بھی موضوع ہے نہین قائم ہوتی ساتھہ اس کے حجت اس لیے کہ شیخ نے شرح سفر السعادت مین لکھا ہے کہ اس حدیث کی اسناد مین احمد بن عبداللہ جویباری ہے اور وہ کذاب اور دجال ہے اور وضع کیا کرتا تھا بہت سے حدیثون کو تیسری حدیث صاحب تنزیہ الشریعت ابن حبان کی حدیث سے لایا ہے کہ جو کوئی کہے کہ ایمان کم بھی ہوتا ہے اور زیادہ بھی ہوتا ہے کافر ہو جاتا ہے اگر توبہ کی فبہا اور اگر توبہ نہ کی تو اس کو قتل کرین اور وہ شخص خدا کا دشمن ہے ۔ اور نہ تو اس کی نماز جائز ہے اور نہ زکوۃ اور نہ روزہ اور نہ حج اور نہ اسکا دین ہے (اسیطرح سے) ساتھہ اور بہت سی بکھتیون کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بھی موضوع جھوٹی بناوٹی حدیث ہے لائق حجت پکڑنے کے نہین اس لیے کہ شیخ نے شرح سفر السعادت مین لکھا ہے کہ بیچ اسناد اسحدیث کے محمد بن القاسم طالبقانی ہے (اور وہ) بناتا ہے (جھوٹی) حدیثین اور نیز کہا شیخ نے یہ قول کہ اَلْاِیْمَانُ لَا یَزِیْدُ وَلَا یَنْقُصُ یعنے ایمان نہ کم ہوتا ہے اور نہ زیادہ ہرگز کتب حدیث مین اگرچہ وہ حدیث ضعیف ہے کیون نہ ہو پایا نہین گیا یعنے بجز موضوع حدیثون کے صحیح تو ایک طرف رہی اسبات مین کوئی حدیث ضعیف بھی نہین پائی گئی

مسئلہ دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی پانچ حدیثون کے یہ ہے جو کہ غنیتی شرح ہدایہ مین لکھا ہے بَوْلُ الصَّبِیِّ الَّذِیْ لَمْ یَطْعَمْ فَکَذٰلِکَ عِنْدَ جَمِیْعِ اَھْلِ الْعِلْمِ قَاطِبَۃً یعنے پیشاب اس لڑکے کا کہ ہنوز طعام نہین کہاتا پس حکم اسکا بھی یہی ہے یعنے جس طرح سے کہ بڑے آدمی کا پیشاب نجس ہے اسی طرح سے جو

نجس ہوتا) اور یہی قول ہے عبداللہ بن وہب امام مالک کے شاگرد کا بھی اور داود ظاہری کے نزدیک جو لڑکا کہ ہنوز کھانا نہیں کھاتا اسکا پیشاب پاک ہے اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے پانی چھڑکنا اسوقت تک ہے جبتک کہ لڑکا صرف دودھ پیتا ہے پر کہا جاوے اور جسوقت غذا کے طور پر کھانا کھانے لگا دی ہو تا وہ جب ہے اسمیں کسیکا خلاف نہیں

سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث صحیح کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور درالمختار وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ لَا یَحِلُّ شُرْبُہٗ لِلتَّدَاوِیْ کَاَنَّہٗ لَا یُتَیَقَّنُ بِالشِّفَاءِ فِیْہِ فَلَا یُعْرَضُ عَنِ الْحُرْمَۃِ یعنے ابو حنیفہ کے نزدیک نہیں حلال ہے پینا اسکا (یعنے اونٹ کو پیشاب کا) اس لیے کہ نہیں یقین کیا جاتا ساتھ شفا پانے کے اسمیں پس نہ اختیار کیا جاوے پینا حرام چیز کا اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ بخاری اور ترمذی میں روایت ہے انس رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا قَدِمَ اُنَاسٌ مِنْ عُکْلٍ اَوْ عُرَیْنَۃَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَۃَ فَاَمَرَھُمُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلِقَاحٍ وَّ اَنْ یَّشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِھَا وَاَلْبَانِھَا یعنی اے لوگ عکل میں سے یا عرینیہ میں سے مدینہ میں نزدیک پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس ناموافق ہوئی انکو ہوا مدینہ کی پس اس لیے بھیجا انکو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اونٹوں صدقات کے اور فرمایا ان کو پیو پیشاب انکا اور دودھ ان کا **فائدہ** کہا امام شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم نے کہ اس باب میں حدیث برابر ہے عازب اور جابر بن سمرہ کی (یہی) صحیح ہوئی ہے۔ اور یہی مذہب ہے عترت اور نخعی اور اوزاعی اور زہری اور امام مالک اور امام احمد اور محمد اور زفر

اور پانی چھڑکا جاوے لڑکے کے پیشاب پر اور صحیح کہا اس حدیث کو حاکم نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا بخاری نے یہ حدیث حسن ہے **چوتھی حدیث** **مسلم** مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُؤْتٰی بِالصِّبْیَانِ فَیُبَرِّکُ عَلَیْھِمْ وَیُحَنِّکُھُمْ فَاُتِیَ بِصَبِیٍّ فَبَالَ عَلَیْہِ فَدَعَا بِمَآءٍ فَاَتْبَعَہٗ بَوْلَہٗ وَلَمْ یَغْسِلْہُ یعنے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے جاتے لڑکے پس دعا برکت کی کرتے انکے لیے اور چھوہارا چبا کر اون کو تالو مین ملتے پس لایا گیا ایک لڑکا پس پیشاب کر دیا اس لڑکے نے حضرت پر پس منگوایا پانی پس گرایا گیا اوس پیشاب پر اور نہ دھویا اُس کو **پانچوین حدیث** **طبرانی** نے اوسط مین روایت کی ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالے عنہا سے ساتھہ اسناد حسن کے قَالَتْ بَالَ الْحَسَنُ اَوِ الْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَلٰی بَطْنِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَرَکَہٗ حَتّٰی قَضٰی بَوْلَہٗ ثُمَّ دَعَا بِمَآءٍ فَصَبَّہٗ عَلَیْہِ یعنی کہا پیشاب کر دیا حسن یا حسین رضی اللہ تعالے عنہما نے اوپر پیٹ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس چھوڑ دیا اوسکو یہانتک کہ پیشاب کیا اوس نے پھر منگوایا پانی پس ڈالدیا اوس پر **قائلا** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ لڑکے کے پیشاب پر پہینٹا دینا کافی ہے لیکن لڑکی کا پیشاب دھویا جاوے اور یہی قول ہے حضرت علی اور عطا اور حسن بصری اور امام احمد اور اسحاق اور ابن وہب وغیرہ کا اور یہی مذہب ہے امام مالک اور ثوری اور اوزاعی اور نخعی اور داؤد اور ابن وہب کا اور **عینی** **شرح ہدایہ** مین کہا ہے کہ جو لڑکا کہ ہنوز طعام نہین کہاتا پیشاب اس کا امام شافعی کے نزدیک نجاست خفیفہ ہے اور اوزاعی کے نزدیک یہانتک کہ لڑکا کہانا نہین کہاتا تبتک اوسکے پیشاب کا کچھ ڈر نہین (یعنے اگر کپڑے وغیرہ کو لگ جاوے تو کپڑا پلید

سبع مرات یا عفروہ الثامنۃ فی التراب یعنے جب برتن مین کتا
مونہہ ڈالے تو اُس کو سات بار دہوڈالو اور آٹھوین بار (خشک) مٹی سے
مانجو **فائدہ** کہانوی نے شرح صحیح مسلم مین کہ مذہب ہمارا یعنے
شافعیہ کا اور مذہب جمہور علماء کا یہی ہے کہ کتے کا جوٹھا کیا ہوا برتن ایک بار
مٹی سے اور سات بار پانی سے اگر دہویا جاوے تو پاک ہوتا ہے انتہے امام اعظم
کے نزدیک کتے کا جوٹھا باسن تین بار دہونے ہی سے جو پاک ہوجاتا ہے تو دلیل اُن
کی اسباب مین انکے مقلد یہ دو حدیثین پیش کرتے ہین **پہلی حدیث دارقطنی**
مین روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے بیچ کتے کے کہ اگر مونہہ ڈالے برتن مین دہویا جاوے تین بار
یا پانچ بار یا سات بار **جواب** اس کا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ حدیث
ضعیف ہے اس لیے کہ شیخ ابن ہمام حنفی نے **فتح القدیر** مین لکھا ہے کہ کہا
دارقطنی نے کہ متفرد ہوا ہے ساتھہ اسحدیث کے عبدالوہاب انہون نے اسمعیل سے
اور وہ متروک ہے اور سوا عبدالوہاب کے اس اسناد سے روایت کرتے ہین اسمعیل
سے سات بار دہونے کی **دوم** دارقطنی کہ جسکی یہ حدیث ہے طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے
اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب کی مخالف حدیث صحیح کے ہرگز قابل اعتبار اور
لائق حجت پکڑنے کی نہین ہوتی چنانچہ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ **عجالۂ نافعہ**
مین فرماتے ہین وطبقہ ثالثہ احادیثے کہ جماعۃ از علمائے متقدمین بر زمان
بخاری ومسلم یا معاصرین آنہا یا لاحقین بآنہا در تصانیف خود روایت
کردہ اند التزام صحت ننمودہ وکتب آنہا در شہرت وقبول در مرتبہ طبقہ
اولے وثانیہ نرسیدہ ہرچند مصنفین آن کتب موصوف بودند بہ تبحر
در علوم حدیث وثوق وعدالت وضبط واحادیث صحیح وحسن وضعیف

اور طائفہ سلف کا اور موافق [illegible] کے ابن خزیمہ اور ابن منذر
اور ابن حبان اور اصطخری اور رویانی اور پاک ہونا اونٹون کے پیشاب کا تو نص سے
ثابت ہے لیکن سوائے اونٹون کے پیشاب کے جن جن جانورون کا گوشت حلال ہے
انکا پیشاب پاک ہونے مین انہین حدیثون پر ان کے قائلین نے قیاس کیا ہے انتہے
اور کہا ترمذی نے یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہین نہین خوف ہے ساتھہ
پیشاب اون جانورون کے کہ کہایا جاتا ہے گوشت انکا

مسئلہ چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کے دو حدیثون کے یہ ہے جو ہدایہ وغیرہ فقہ
کی کتابون مین لکھا ہے وَسُؤْرُ الْكَلْبِ نَجِسٌ وَيُغْسَلُ الْاِنَاءُ مِنْ وُلُوْغِهٖ ثَلٰثًا
یعنے اور جوٹھا کتے کا پلید ہے اور دھویا جاوے برتن کتے کے جوٹھے کا تین بار
اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف
کیا ہے ان حدیثون کا پہلی حدیث بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور
ترمذی اور نسائی اور موطا امام مالک مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ
فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ قَالَ طُهُوْرُ اِنَاءِ
اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ فِيْهِ الْكَلْبُ اَنْ يَّغْسِلَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلٰهُنَّ بِالتُّرَابِ
یعنی جب کہ پیوے کتا بیچ باسن ایک تمہارے کے پس چاہیے کہ دھووے اوسکو
سات بار اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہے کہ کہا پاکی باسن ایک تمہاری کی جسوقت
کہ پی جاوے اس مین کتا یہ ہے کہ دھووے اوسکو سات بار پہلا ان کا ساتھہ مٹی
کے دوسری حدیث مسلم مین روایت ہے مغفل رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا
فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِي الْاِنَاءِ فَاغْسِلُوْهُ سَبْعَ

من علم الاصول مین اور [illegible] مین
مین لکھا ہے کہ امام محمد بن علی الشوکانی الیمانی نے حجت نہونا قول کا جمہور علماء
کیطرف نسبت کیا ہے اور قائلین حجیت قول صحابی کے جواب مین کہا ہے کہ اگرچہ
صحابی کی بزرگی وفضیلت علم ودین مین مسلم ہے ولیکن اسسے ان کی اتباع کا
وجوب لازم نہین آتا اور نہ خدائے تعالے نے کہین اس بات کا اذن دیا
ہے اور کہا ہے کہ حدیث اصحابی کالنجوم جس سے قائلین حجیت تمسک کرتے ہین
صحیح نہین ہے اس کے بعد کہا ہے فَاعْرِفْ هٰذَا وَاحْرِصْ عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ
لَمْ يَجْعَلْ اِلَيْكَ وَاِلٰى سَائِرِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ رَسُوْلًا اِلَّا مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَاْمُرْكَ بِاِتِّبَاعِ غَيْرِهٖ وَلَا شَرَعَ لَكَ عَلٰى لِسَانِ
سِوَاهُ مِنْ اُمَّةٍ حَرْفًا وَّاحِدًا فَلَا تَجْعَلْ شَيْئًا مِّنَ الْحُجَّةِ عَلَيْكَ
فِيْ قَوْلِ غَيْرٍ كَائِنًا مَّنْ كَانَ **ترجمہ** یعنی پس جان تو اس کو اور حرص
کر اسکی پس تحقیق اللہ تعالے نے نہین کیا طرف تیری اور نہ طرف اور امت کی
پیغمبر مگر محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اور نہین حکم کیا تجھکو ساتھہ متابعت کرنے
کے سوائے (متابعت) اسکی کے اور نہین شرع کیا واسطے تیرے کہ کہا مانے تو
سوائے پیغمبر کے کسی کا امت مین سے ایک حرف (تک) بھی اور نہین کیا کسی کے
قول کو حجت اوپر تیرے خواہ وہ کیسا ہی ہو۔ اور شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی
نے **حجۃ اللہ البالغہ** مین امام شافعی سے بواسطہ ان کی کتاب اُم کے
نقل کیا ہے کہ جب اُن کے زمانہ مین آثار صحابہ جمع ہوئے اور انکو مخالف احادیث
صحیحہ نظر آئے اور انہون نے سلف کی یہ چال دیکھی کہ جہان وہ کسی کا قول حدیث
کے خلاف پاتے تو اس کو چھوڑ کر حدیث کیطرف رجوع کرتے تو انہون نے اقوال
صحابہ ترک دیے اور کہا کہ وہ بھی آدمی ہین۔ ہم بھی آدمی ہین۔ **ناظورۃ**

بلکہ متہم بالوضع نیز دران کتب یافتہ می شود و رجال آن کتب بعضے موصوف بعدالت اند و بعضے مستور و بعضے مجہول و اکثر آن حدیث معمول بہ نزد فقہا نہ شدہ اند بلکہ اجماع بر خلاف آنہا منعقد گشتہ انتہی **دوسری** حدیث دارقطنی نے ساتھ سنن صحیح کے روایت کی ہے عطا سے فعل ابی ہریرہ کا کہ جب کتا مونہہ ڈالتا برتن مین پانی بہا دیتے تھے اوس پر پہر دہوتے تہے اسکو تین بار سو **جواب** اس کا چار طرح پر ہے **اول** یہہ کہ یہہ روایت موقوف ہے ابی ہریرہ پہ اور روایت موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی چنانچہ شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع البحار مین لکہا ہے وَالْمَوْقُوْفُ مَارُوِیَ عَنِ الصَّحَابِیِّ مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ مُتَّصِلٍ اَوْ مُنْقَطِعٍ وَّهُوَ لَيْسَ بِحُجَّةٍ یعنے اور موقوف وہ ہے جو روایت کی جاوے صحابی سے مطلق قول ہو یا فعل نہین ہے حجت اور جامع ترمذی کے مقدمہ مین لکہا ہے مَارُوِیَ عَنِ الصَّحَابِیِّ مِنْ قَوْلٍ اَوْ فِعْلٍ مُتَّصِلًا كَانَ اَوْ مُنْقَطِعًا وَهُوَ لَيْسَ بِحُجَّةٍ عَلَى الْاَصَحِّ یعنے جو روایت کی جاوے صحابی سے قول ہو یا فعل متصل ہو یا منقطع اور وہ نہین ہے حجت اوپر (مذہب) صحیح کے اور کہا امام نووی نے صحیح مسلم کے مقدمہ مین فِيْهِ قَوْلَانِ لِلشَّافِعِيِّ وَهُمَا مَشْهُوْرَانِ اَلصَّحِيْحُ الْجَدِيْدُ اَنَّهٗ لَيْسَ بِحُجَّةٍ یعنے بیچ اس کے دو قول ہین امام شافعی سے اور وہ دونو مشہور ہین صحیح جدید یہ ہے کہ تحقیق وہ (یعنے قول اور فعل صحابی کا) نہین ہے حجت اور اسی طرح لکہا ہے شیخ ابوالفیض محمد بن علی فارسی نے جواہر الاصول فی علم حدیث الرسول مین اور سید محمد صدیق حسن خان صاحب نے ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل اور منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول اور حصول المامول

بن علی کرا بیسی ہے اور **تقریب التہذیب** مین لکہا ہے کہ حسین بن علی بن یزید کرابیسی مین کلام کیا ہے امام احمد بن حنبل نے **دوم** کتاب کامل کہ جسکی یہ حدیث ہے طبقہ رابعہ کی کتاب ہے اور حدیث طبقہ رابعہ کی کتاب کی مخالف حدیث صحیح کے ہرگز قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کی نہین ہوتی اور بیان اسکا مسئلہ ششم مین آگے آویگا انشاء اللہ تعالی

مسئلہ پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث صحیح کے یہہ ہے جو کہ **ہدایہ** اور **شرح وقایہ** اور **کنز الدقائق** اور **رد المحتار شرح در المختار** اور **فتاوے عالمگیری** اور **فتاوی قاضیخان** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے وَاِذَا تَخَلَّلَتِ الْخَمْرُ حَلَّتْ سَوَاءٌ صَارَتْ خَلًّا بِنَفْسِهَا اَوْ بِشَیْءٍ یُطْرَحُ فِیْهَا یعنے اور جب سرکہ بن جاوے شراب حلال ہے خواہ خود بخود سرکہ بن جاوے خواہ بہ سبب اُسمین ڈالنے کے کسی چیز کے سرکہ بن جاوے اور یہ مذہب امام اعظم اور اُن کے شاگردون امام ابو یوسف اور محمد کا ہے سو **امام اعظم** اور اُن کے شاگردون امام ابو یوسف اور محمد نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ **مسلم** اور **ترمذی** مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا فَقَالَ لَا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ یعنے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم پوچہے گئے شراب سے کہ بنائی جاوے سرکہ (یعنے ساتہہ ڈالنے نمک یا پیاز وغیرہ کے کہ آیا وہ سرکہ حلال ہے یا نہین) پس فرمایا نہین حلال اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **فائدہ** یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی اور جمہور علما کی اس بات پر کہ نہین جائز ہے سرکہ بنانا شراب کا اور نہین پاک ہوتی شراب ساتہہ سرکہ بنانے کے اور صحیح روایت امام مالک سے بھی

الحق فی فریضۃ العشاء وان میں الشفق میں لکھا ہے
کہ کہا ابن عبد البر نے کہ جس کسی کو کوئی حدیث پہونچے اُس پر واجب ہی کہ اُس کو
بنا بر عموم عمل میں لاوے جب تک کہ اُس کی تخصیص یا نسخ اُس کا نہ معلوم ہوتا ہے
اور فرمایا ہے کہ صحابی پر حدیث صحیح سے حجت ہو سکتی ہے چہ جائے اُن کے وری
کے لوگ پس جب کسی کا قول مخالف حدیث معلوم ہو تو کہیں کہ اُس شخص کو
حدیث نہیں پہونچی تھی پس معلوم ہُوا کہ جو لوگ صریح صحیح حدیث کی ہوتے
ہوئے صحابہ کے قول یا فعل سے مخالف حدیث کے متمسک پکڑتے ہیں اور حدیث پر
نہیں چلتے ہیں شاید اُن کے دلوں میں یہ بات جمی ہوئی ہے کہ صحابہ کرام رضی
اللہ عنہم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پیرو نہ تھے اور باوجود صحبت آن حضرت
ومشاہدہ وحی ونبوت حدیث کا خلاف کیا کرتے تھے بچاوے خدا تعالیٰ ایسے
بُرے عقیدے سے **دوم** جب کہ سنن اربعہ کی حدیث مرفوع اگرچہ صحیح ہے
ہو فقط بخاری کی حدیث کا مقابلہ تو کر سکتی ہی۔ نہیں پھر پہلا اثر صحابی کا تو مقابل
میں ایسی حدیث کے کہ جسپر بخاری اور مسلم دونو نے اتفاق کیا ہو کب اُس کے معارض
اور لائق حجت کے ہو سکتا ہے **سوم** یہ روایت مخالف ہی ابو ہریرہ ہی کے اُس
حدیث صحیح مرفوع کے جو کہ بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی
اور موطا امام مالک کی روایت سے اوپر مذکور ہوئی **چہارم** یہ روایت بھی
دار قطنی کی ہے اور دار قطنی طبقہ ثالثہ کی کتاب ہی۔ اور روایت طبقہ ثالثہ کی
کتاب کی مخالف حدیث صحیح کے ہرگز قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہیں
ہوتی اور بیان اسکا پہلے گذرا **تیسری** حدیث روایت کیا ابن عدی نے
کامل میں مرفوعاً اسحدیث کو سو **جواب** اسکا دو طرح پر ہی **اول** یہ کہ شیخ
ابن ہمام حنفی نے فتح القدیر میں لکھا ہے کہ بیچ اسناد اسحدیث کے حسین

دوم کتاب معرفۃ بیہقی کی طبقہ ثالثہ کی کتاب ہی اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتاب
کے مقابلے مین حدیث صحیح محفوظ کے قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے
نہین ہوتی اور بیان اسکا مسئلہ چہارم مین اوپر گذر چکا ہے وہان سے دیکھہ
لیجیے **تیسری** حدیث **ہدایہ** مین ہے نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ
یعنے اچہا لاون ہے سرکہ سو **جواب** اس کا یہ ہے کہ اس حدیث سے
شراب کے سرکے کے جائز ہونے کی سند پکڑنے پر لے سرے کی حماقت ہے
اس لیے کہ اس حدیث مین تو شراب کے سرکہ بنانے کا ذکر تک بہی نہین دیکھہ
لیجیے نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ پوری یہ حدیث جو کہ **مسلم** مین روایت
ہے جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
سَاَلَ اَھْلَہُ الْاُدُمَ فَقَالُوْا مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِہٖ فَجَعَلَ یَاْکُلُ
بِہٖ وَیَقُوْلُ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ یعنے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ
سلم نے مانگا اپنے گہر کے لوگون سے لاون پس کہا انہون نے کہ نہین نزدیک ہمارے
مگر سرکہ پس منگوایا اسکو اور شروع کیا کہانا روٹیکا ساتہہ اس کے اور فرماتے تہے اچہا لاون
ہے سرکہ اچہا لاون ہے سرکہ۔ اسحدیث سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ سرکہ بہت اچہی چیز اور بہت
اچہا لاون ہے اور کہانا اسکا سنت ہے سو اس سے کسی مسلمان کو بہی انکار نہین انکار تو
اس سرکے سے ہے جو کہ شراب سے بنایا گیا ہو اور وہی نجس اور حرام ہے سو بجز حضرات
حنفیہ کے اور کوئی اہل اسلام خواہ کسی مذہب والا ہی ہو اور کیسا ہی بیوقوف ہو یہ بات
ہرگز نہین کہیگا کہ اس حدیث سے شراب کا سرکہ بنانا جائز معلوم ہوتا ہے +

مسئلہ

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث [redacted] یہ ہے جو **ہدایہ** اور
شرح وقایہ اور **کنز الدقائق** اور **رد المحتار**

صفحہ ۱۵۴ مین تیسرے بیان مین جلد اول ہدایہ مین ہے ۱۲
صفحہ ۱۵۴ مین تیسرے بیان مین جلد اول ہدایہ مین ہے ۱۲
صفحہ ۱۵۴ مین تیسرے بیان مین جلد اول ہدایہ مین ہے ۱۲

یہی آئی ہے کہ نہین پاک ہوتی شراب سرکہ بنانے سے اور کہا اوزاعی اور
لیث اور ابو حنیفہ نے کہ پاک ہوجاتی ہے شراب سرکہ بنانے سے اسیطرح لکھا ہے
نووی نے شرح صحیح مسلم مین اور نزدیک امام اعظم کے جو شراب کا سرکہ بنانا
اور اس کا کھانا پینا حلال ہے تو دلیل اُس کی امام اعظم کی مقلد یہ تین حدیثین پیش
کرتے ہین پہلی حدیث دار قطنی نے روایت کی ہے اپنی سنن مین فرج
بن فضالہ سے اُس نے روایت کی یحیی بن سعید سے اُس نے عمرہ سے اس نے ام سلمہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے کہ تھی بکری ام سلمہ کی دودھ دیتی تھین اسکا پس نہ دیکھا اس کو
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پس فرمایا کہان گئی بکری کہا انہون نے مرگئے فرمایا حضرت
نے کیا نہ نفع پکڑا تمنے ساتھہ کہال اس کے کے پس کہا ہمنے تحقیق وہ مردہ ہے پس
فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق دباغت دینا اُسکا حلال کرتا ہے جیسا کہ حلال ہوجاتا
ہے سرکہ شراب کا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم
ہوتی ہے ساتھہ اس کے حجت کیونکہ عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ کہا
دار قطنی نے کہ اکیلا ہوا ہے ساتھہ اس کے فرج بن فضالہ اور وہ ضعیف ہے (کیونکہ
وہ) روایت کرتا ہے حدیثین یحیی بن سعید انصاری سے کہ نہین متابعت کیجاتی انپر
دوسری حدیث بیہقی نے روایت کی ہے بیچ معرفت کے مغیرہ بن زیاد سے
اس نے روایت کی ابی الزبیر سے اس نے جابر سے اوس نے نبی صلے اللہ علیہ و
سلم سے کہ فرمایا خَلِّلُوا خَلَّكُمْ خَلَّ خَمْرِكُمْ یعنے بہت بہتر سرکہ تمہارا سرکہ شراب کا
ہے سو جواب اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ یہ حدیث بھی ضعیف ہے لائق
حجت پکڑنے کے نہین کیونکہ عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ اکیلا ہوا
ہے ساتھہ اسکے مغیرہ بن زیاد اور وہ نہین ہے قوی - اور کہا ابن قیم نے اعلام
الموقعین مین کہ اس حدیث کے راویون مین مغیرہ بن زیاد صاحب مناکیر کا ہے

اور امام احمد بن حنبل اور اسحاق اور صاحق اور امامیہ کا اور کہا (ابن حجر نے)
فتح الباری مین اور نقل کیا ہی اس بات مین ابن المنذر نے مذہب جمہور علماء کا اور اختیار
کیا ہے ابن المنذر نے اسی بات کو اور یہی قول ہے عامہ اہل حدیث کا انتہی کہا نووی نے
شرح صحیح مسلم مین کہ عطا اور مکحول اور اوزاعی اور امام احمد اور
اسحاق اور ابن منذر اور عامہ اصحاب حدیث کا یہی مذہب ہی کہ تیمم مین موزہ اور
پٹیلیون کے لیے ایک ہی ضرب ہی اور علی بن ابی طالب اور حسن بصری اور شعبی
اور سالم بن عبد اللہ بن عمر اور سفیان ثوری اور امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور اصحاب
الرای وغیرہ کا یہ مذہب ہی کہ تیمم مین موزہ اور ٹاپون کے لیے دو ضربین ہین انتہی اور
کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ ہادی اور ناصر اور مؤید باللہ اور
ابو طالب اور امام یحیی اور فقہا کا یہ مذہب ہی کہ تیمم مین موزہ اور ٹاپون کے لیے
دو ضربین واجب ہین اور دلیل انکی اسباب مین یہ آٹھ حدیثین ہین پہلی
حدیث دار قطنی مین روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے کہا فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تیمم مین دو ضربین ہین ایک ضرب موزہ کے واسطے
اور ایک ٹاپون کے لیے کہنیون تک اور صحیح رکہا اماموں نے اس حدیث کا موقوف
ہونا سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہی نہین قائم ہوتی ہے ساتھ
اس کے حجت ہونے کی کہ مسک الختام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے
کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو حاکم اور بیہقی نے مرفوع اور بیچ اسناد اس حدیث
کے علی بن ظبیان ہے اور کہا دار قطنی نے اعتبار کیا ہے اس کا یحیی القطان وغیرہ
نے اور کہا مصنف بلوغ المرام کے نے (یعنے ابن حجر نے) تضعیف کی ہی اس حدیث
کی بہت لوگون نے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث کئی طریق سے کہ بیچ سب کے
کلام ہے اور عینی شرح ہدایہ مین لکہا ہے کہ کہا ابو داؤد نے

شرح درمختار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوی قاضیخان

وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَ التَّیَمُّمُ ضَرْبَتَانِ یعنے اور تیمم مین دو ضربین ہین اور یہہ مذہب امام اعظم اور شافعی وغیرہ علماء کا ہے سوا امام اعظم اور شافعی وغیرہ نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہی عمار بن یاسر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی حَاجَۃٍ فَاَجْنَبْتُ فَلَمْ اَجِدِ الْمَاءَ فَتَمَرَّغْتُ فِی الصَّعِیْدِ کَمَا تَمَرَّغُ الدَّابَّۃُ ثُمَّ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرْتُ لَہٗ ذٰلِکَ فَقَالَ اِنَّمَا کَانَ یَکْفِیْکَ اَنْ تَقُوْلَ بِیَدِکَ ھٰکَذَا ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدَیْہِ الْاَرْضَ ضَرْبَۃً وَّاحِدَۃً ثُمَّ مَسَحَ الشِّمَالَ عَلَی الْیَمِیْنِ وَظَاھِرَ کَفَّیْہِ وَ وَجْھَہٗ وَ اللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ وَّ فِیْ رِوَایَۃٍ لِّلْبُخَارِیِّ وَ ضَرَبَ بِکَفَّیْہِ الْاَرْضَ وَ نَفَخَ فِیْھِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِھِمَا وَجْھَہٗ وَ کَفَّیْہِ ۔ یعنے بھیجا مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک کام کو پھر جنبی ہوا مین اور نہ پایا مین نے پانی پس لوٹا مین مٹی مین جیسے کہ لوٹتا ہے چوپایا پھر آیا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا مین نے اون سے پس فرمایا کہ مقرر کافی ہے تجھکو کہ کرے تو اپنے ہاتھہ سے اس طرح پھر مارا حضرت نے دونون ہاتھون کو زمین پر ایک بار پھر ملا بائین ہاتھہ کو داہنے پر اور اپنے دونو ہتھیلیون کے پیٹھ پر اور اپنے موہنہ پر اور لفظ مسلم کا ہے اور ایک روایت مین بخاری کے اور مارین اپنی ہتھیلیان زمین پر اور پھونکا اون کو پھر ملا اون کو اپنے موہنہ پر اور اپنی ہتھیلیان پر **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ تیمم مین موہنہ اور ہتھیلیون کے لیے ایک ہی ضرب ہی اور یہی مذہب ہی عطا اور مکحول اور اوزاعی

پس مسح کیا ہمنے اس سے مونہہ اپنے کو پھر مارا ہم نے دوسری بار (یعنی ماتھوں کو
مٹی پاک پر پھر مسح کیا ہم نے ساتھہ ماتھون اپنون کے کہنیون سے ہتھیلیون تک
اوپر جگہہ جمنے بالون کے ظاہر اور باطن سے سو جواب اس کا یہ ہی کہ یہہ حدیث
ضعیف ہی نہین قائم ہوتی ساتھہ اس کے حجت اس لیے کہ عینی شرح ہدایہ
مین لکھا ہے کہ اسحدیث کے راویون مین سے سلیمان بن ابی داؤد ہے اور وہ ضعیف
ہے چوتھی حدیث طبرانی اور دارقطنی نے روایت کی اسلع بن شریک سے کہ کہا
دکھلایا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیمم ایکبار مارنا واسطے مونہہ کے اور دوسری
بار مارنا واسطے دونون ہاتھون کے کہنیون تک سو جواب اس کا یہ ہی کہ یہہ حدیث
بھی ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتھہ اس کے حجت اس لیے کہ کہا شوکانی نے
نیل الاوطار مین کہ اسحدیث کے راویون مین سلیم بن بدر ہے اور وہ ضعیف ہی
اور عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ کہا ابن حزم نے محلی مین کہ یہہ حدیث
ضعیف ہی پانچوین حدیث بزار نے اپنی مسند مین روایت کی ہی ابن عمر
رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تیمم دوبار
ماتھہ مارنا ہے ایکبار واسطے مونہہ کے اور ایکبار واسطے دونون ماتھون کے کہنیون تک سو
جواب اس کا یہ ہی کہ یہہ حدیث بھی ضعیف ہے اس لیے کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار
مین کہ اسحدیث کے راویون مین حریش بن حریث ہی کہا ابو حاتم نے کہ یہہ حدیث منکر ہے
نہین قائم ہوتی حجت ساتھہ حدیث اسکی کے چھٹی حدیث طبرانی نے
روایت کی ہے ابی امامہ سے نقل کی اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
تیمم مین دو ضربین ہین ایک ضرب مونہہ کے لیے اور ایک ضرب ماتھون کے
لیے کہنیون تک سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہہ بھی ضعیف ہے نہین
قائم ہوتی ہے ساتھہ اس کے حجت اس لیے کہ کہا شوکانی

کہ علی بن ظبیان راوی کچھ نہین اور کہا نسائی اور ابو حاتم نے بھی مثل
اسی کی اور کہا ابو زرعہ نے یہ حدیث (یعنے جس مین علی بن ظبیان راوی
ہے) واہی ہے اور **تقریب التہذیب** مین لکھا ہے کہ علی بن ظبیان
ابن ہلال کوفی قاضی بغداد ضعیف ہے وہ دین طبقے مین سے ہے انتہے کہا
شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ معتبر جانا ہے اس کو یحیی القطان اور
ہشیم وغیرہ نے کہا حافظ (یعنے ابن حجر) نے کہ وہ (یعنے علی بن ظبیان)
ضعیف ہے ضعیف کہا اسکو قطان اور ابن معین اور بہت لوگون نے ۔
دوسری حدیث دار قطنی اور حاکم نے روایت کی ہے جابر بن عبداللہ
رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تیمم مین ایک
ضربہ ہے واسطے مونہہ کے اور دوسرا واسطے دونون ہاتھون کے کہنیون تک اور
کہا حاکم نے کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے سو **جواب** اس کا دو طرح پر ہے
اول یہ کہ کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اس حدیث کے راوی تو
معتبر ہین لیکن جو تے بات یہ ہے کہ یہ حدیث (مرفوع نہین ہے) موقوف ہے
(یعنے جابر کا قول ہے) اور حدیث موقوف لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی
اور بیان اس کا اس کتاب کے مسئلہ پنجم مین پہلے گزرا **دوم** کہا شوکانی
نے **نیل الاوطار** مین کہ کہا ابن دقیق العید نے کہ نہین کلام کی اس حدیث
مین کسی نے لیکن یہ روایت شاذ ہے انتہے شاذ وہ روایت ہے جو کوئی ثقہ اور
معتبر شخص لوگون کی روایت کے خلاف بیان کرے اور مقابل اس کے محفوظ ۔
تیسری حدیث دار قطنی اور حاکم نے روایت کی ہے سالم سے نقل
کی اس نے اپنے باپ سے کہ کہا تیمم کیا ہمنے ساتھ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے پس مارا ہمنے دونون ہاتھون اپنے کو مٹی پاک پر پھیر جھاڑا ہم نے ہاتھون کو

ضعیف ہی نہین قائم ہوتی ہے ساتھہ اس کے حجت اس لیے کہ کہا شوکانی نے نیل[1] الاوطار مین کہ اس حدیث کی اسناد مین ابراہیم بن محمد بن ابی یحیے ہے اور وہ ضعیف ہی اور نیز کہا شوکانی[2] نے کہ کہا ابن عبد البر نے کہ اکثر آثار مرفوعہ جو کہ عمار سے آئے ہین ان سب سے تیمم مین ایک ہی ضرب ثابت ہی اور جو حدیثین کہ دو ضرب کی روایت کی گئی ہین وہ سب مضطرب ہین

مسئلہ ۲۰

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیمبر صاحب و حدیثون صحیحہ کے یہہ ہے جو کہ ہدایہ[3] اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَلَا یَجُوْزُ الْمَسْحُ عَلَی الْعِمَامَۃِ یعنے نہین جائز ہے مسح کرنا پگڑی پر **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین جو شخص کہ پگڑی پر مسح کرے اور سر پر کچھ بھی نکرے تو نہین جائز ہے ہمارے نزدیک (یعنے شافعیہ کے نزدیک) مسح کرنا اُسکا اور اسمین کسیکا خلاف نہین اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام ابو حنیفہ اور اکثر علما کا انتہے سو امام اعظم اور امام شافعی اور امام مالک اور اکثر علماء نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اِن پانچ حدیثون کا **پہلے** حدیث[4] مسلم مین روایت ہی مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَمَسَحَ بِنَاصِیَتِہٖ وَعَلَی الْعِمَامَۃِ وَالْخُفَّیْنِ یعنے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا پھر مسح کیا اپنی پیشانی کے بالون پر اور پگڑی پر اور موزون پر **دوسری** حدیث بخاری[5] مین روایت ہی جعفر بن عمرو بن امیہ سے اُس نے نقل کی اپنے باپ سے کہ کہا رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَمْسَحُ عَلٰی عِمَامَتِہٖ وَخُفَّیْہِ یعنے دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ مسح کیا اپنے

[1] نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار مصنفہ شوکانی جلد اول صفحہ ۳۲۰ مطبوعہ مصر
[2] نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار مصنفہ شوکانی جلد اول صفحہ ۳۲۰ مطبوعہ مصر
[3] ہدایہ اولین شرح بدایۃ المبتدی مصنفہ برہان الدین علی بن ابی بکر المرغینانی جلد اول صفحہ ۲۸ مطبوعہ مجتبائی دہلی
[4] صحیح مسلم مع شرح نووی جلد ۱ صفحہ ۱۴۱ مطبوعہ مصر
[5] صحیح بخاری مع شرح قسطلانی جلد ۱ صفحہ ۳۴۳ مطبوعہ مصر

نے نیل الاوطار مین کہ کہا حافظ (یعنے ابن حجر) نے کہ اسناد
اس کی ضعیف ہی ساتوین حدیث ابوداؤد مین روایت ہی ابن عمرؓ
رضی اللہ عنہما سے کہ ایک شخص گذرا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک گلی مین
اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاخانے یا پیشاب سے نکلے تھے تو سلام
کیا اُس شخص نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو نہ جواب دیا اُس کو
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہان تک کہ قریب ہوا وہ شخص کہ چھپ جاوے
کسی گلی مین تو مارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتھ اپنے اوپر
دیوار کے اور مسح کیا اُن سے اپنے مونہہ پر پھر مارا دوسری بار سو مسح کیا
ہاتھون کو اپنی کہنیون تک پھر جواب دیا سلام کا اُس شخص کو اور فرمایا کہ
سلام کا جواب دینے سے بیوضو ہونا مجھے مانع آیا تھا سو جواب اس کا
یہ ہے کہ یہ حدیث بھی ضعیف ہی لائق حجت پکڑنے کے نہین اس لیے کہ زرقانی
شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ حدیث ابوداؤد کی نہین قوی اور
کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ مدار اس حدیث کا محمد بن ثابت پر
ہے اور تحقیق ضعیف کیا ہی اسکو ابن معین اور ابوحاتم اور بخاری اور احمد
نے اور کہا ابوداؤد نے کہ نہین متابعت کیا جاوے گا محمد بن ثابت بیچ اس قصے
کے اور تیمم مین جس قدر حدیثین دو ضرب کی آئی ہین ان سب مین مقال
ہے (یعنے اُن مین سے صحیح ایک بھی نہین ہے) اور حق یہی ہے کہ تیمم مین
ایک ہی ضرب کی حدیثین صحیح ہین جو کہ صحیحین مین ہین آٹھوین حدیث
روایت کی ہے طبرانی نے اوسط مین بیہقی اور کبیر مین بھی کہ
حضرت نے عمار بن یاسر کو فرمایا کفایت کرتا ہے تجھکو (تیمم مین) ایک ضرب مونہہ
کے لیے اور ایک ضرب ہاتھون کے لیے سو جواب اس کا یہ کہ حدیث

ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوی قاضیخان مین کہا ہے وَلَا صَلٰوۃَ جَنَازَۃٍ لِمَا رَوَیْنَا وَلَا سَجْدَۃَ تِلَاوَۃٍ لِاَنَّھَا فِیْ مَعْنَی الصَّلٰوۃِ اِلَّا عَصْرَ یَوْمِہٖ عِنْدَ الْغُرُوْبِ یعنے آفتاب کے طلوع کے وقت اور غروب کیوقت اور جس وقت عین دوپہر ہو نماز اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازہ کی جائز نہین ہے مگر آفتاب کے غروب کے وقت فقط اس دن کی نماز عصر کی تو البتہ جائز ہے **فائدہ** یعنے اگر کسی شخص نے بقدر ایک رکعت کی صبح کی نماز کا وقت پایا اور پھر آفتاب نکل آیا تو اس صورت مین اسکی صبح کی نماز تو باطل ہوگی لیکن اگر کسی نے بقدر ایک رکعت کے عصر کی نماز کا وقت پایا اور پھر آفتاب ڈوب گیا تو اس کی عصر کی نماز ادا ہوجاویگی اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الصُّبْحِ قَبْلَ اَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الصُّبْحَ وَمَنْ اَدْرَکَ رَکْعَۃً مِّنَ الْعَصْرِ قَبْلَ اَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَدْ اَدْرَکَ الْعَصْرَ یعنے جس نے پائی ایک رکعت صبح کی نماز کی پہلے نکلنے آفتاب کے پس تحقیق پالی اس نے نماز صبح کی اور جس نے پائی ایک رکعت نماز عصر کی پہلے ڈوبنے آفتاب کے پس تحقیق پائی اوس نے نماز عصر کی **فائدہ** کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور تمام علما کا لیکن خلاف کیا ہے اس حدیث کا ابو حنیفہ نے اس لیے کہ ان کی نزدیک اس صورت مین نماز صبح کی باطل ہوجاتی ہے

مسئلہ

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث کے ہے جو کہ ہدایہ اور

عمامہ پر اور موزون پر **تیسری حدیث** مسلم مین روایت ہے بلال رضی اللہ تعالی عنہ سے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالْخِمَارِ یعنے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا موزون پر اور خمار پر یعنے جو چیز کہ سر کو ڈھانکتی ہے **چوتھی حدیث** طبرانی مین روایت ہے ابی امامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے ساتھہ ان لفظون کے مَسَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالْعِمَامَۃِ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ یعنے مسح کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر موزون کے اور پگڑی کے بیچ جنگ تبوک کے **پانچوین حدیث** طبرانی مین روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَمْسَحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ وَالْخِمَارِ یعنے تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم تھے مسح کرتے اوپر موزون کے اور پگڑی کے **فائدہ** کہا ترمذی نے یہی قول ہے بہت لوگون کا اہل علم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سے کہ جن مین سے ہین ابوبکر اور عمر اور انس اور ساتھہ اسکے قائل ہین اوزاعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین کہ مسح کرے پگڑی پر اور کہا وکیع بن جراح نے کہ اگر مسح کرے پگڑی پر تو کفایت کرتا ہے اس کو (بسبب وارد ہونے اس) حدیث کے اور کہا شوکانی نے منتقی الاوطار مین کہ پگڑی پر مسح کرنے کی حدیث کو روایت کیا ہے ابن رسلان نے ابی امامہ اور سعد بن مالک اور ابی الدرداء اور عمر بن عبد العزیز اور حسن اور قتادہ اور مکحول سے اور روایت کیا خلال نے ساتھہ اسناد اپنی کے حضرت عمر سے کہ کہا حضرت عمر نے جو شخص کہ پاک نہ کرے اسکو (یعنے جو شخص کہ جائز نہ کہے) مسح اوپر پگڑی کے ناپاک ہے اسکو احمد اور روایت کیا اسکو فتح الباری مین احمد اور ابن خزیمہ اور ابن منذر نے

مسئلہ ۲

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے ہے کہ

ہمکو پس تو نے ظہر اور عصر پہلے دو رکعتون مین سورہ فاتحہ اور دو سورتین اور سنا تے
ہم کو آیت کبھی اور دراز کرتے پہلے رکعت کو اور پڑھتے پچھلی دو مین سورہ فاتحہ +

مسئلہ یازدہ

اور ایک مسئلہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کی حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ مین لکھا ہے
وَهُوَ مُخَيَّرٌ فِي الْأَخِيرَتَيْنِ مَعْنَاهُ إِنْ شَاءَ سَكَتَ وَإِنْ شَاءَ قَرَأَ وَإِنْ شَاءَ سَبَّحَ
كَذَا رُوِيَ عَنْ أَبِي حَنِيفَةَ یعنے اور وہ اختیار دیا گیا ہے دو رکعتون
پچھلی مین معنے اس کے یہ ہین کہ اخیر کی دو رکعتون مین خواہ چپکا رہے خواہ پڑھ لے
خواہ (صرف) سُبْحَانَ اللّٰہِ ہی پڑھ لے اسیطرح روایت کیا گیا ہے امام ابحنیفہ
سے سوا ابی حنیفہ یعنے امام اعظم نے اس مسئلہ مین بھی خلاف کیا ہے بخاری
اور مسلم کی اس حدیث کا جو کہ ابی قتادہ کی روایت سے مسئلہ ہم مین اوپر مذکور ہوئی

مسئلہ دوازدہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اکیس حدیثون کے یہ ہے
جو کہ فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے يُكْرَهُ الْجَهْرُ بِالتَّسْمِيَةِ وَالتَّأْمِينِ
یعنے نماز مین بسم اللہ اور آمین کا پکار کر کہنا مکروہ ہے اور جامع رموز
مین لکھا ہے فِي الصَّحِيحَيْنِ عَنْ مُجَاهِدٍ أَنَّهُ مِنَ الْفَاتِحَةِ وَبِأَنَّ التَّأْمِينَ وَ
إِخْفَاءَهُ سُنَّةٌ فَيُكْرَهُ الْجَهْرُ كَمَا فِي الْمُحِيطِ یعنے تیسیر مین روایت ہے
مجاہد سے کہ تحقیق وہ یعنے آمین سورہ فاتحہ مین سے ہے اور یہہ بھی ہے کہ آمین
کہنی اور اخفا کرنا اُسکا سنت ہے پس مکروہ ہوا پکار کہنا آمین کا اسیطرح سو
ہے محیط مین اور ہدایہ مین لکھا ہے وَيُخْفُونَهَا یعنے امام اور مقتدی اور اکیلا
آہستہ کہین آمین اور یہ مذہب امام اعظم اور امام مالک اور اہل کوفہ کا ہے سو
اما ظ ا — اور امام مالک اور اہل کوفہ نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے

ف یہان سے حدیث کے بیان مین

ف فارسی ہمارے اول کے صفحہ ۱۱۹

ف یہان سے حدیث کے بیان مین

ف فارسی ہمارے اول کے صفحہ ۱۱۹

ف یہان سے حدیث کے بیان مین

ف فارسی ہمارے اول کے صفحہ ۱۱۹

شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور ردالمحتار شرح درمختار
اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضی خان وغیرہ فقہ کی
کتابون مین لکھا ہے وَاِذَا قَدَّمَ الْاِمَامُ مِنَ الْمُصْحَفِ فَسَدَتْ صَلٰوتُهٗ
عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ یعنی اور جب دیکھہ کر پڑہے ہے قرآن امام تو نماز فاسد ہوجاتی
ہے نزدیک ابی حنیفہ کے سوا ابوحنیفہ یعنی امام اعظم نے اس مسئلے
مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ بخاری مین ہے وَکَانَتْ عَائِشَةُ یَؤُمُّهَا
عَبْدُهَا ذَکْوَانُ مِنَ الْمُصْحَفِ یعنے اور امامت کرواتا تہا حضرت عائشہ کو
ذکوان غلام اون کا قرآن سے یعنے نماز مین قرآن دیکھہکر پڑہتا تہا **فائدہ**
اس مسئلہ مین امام اعظم کے شاگرد امام ابویوسف اور محمد بہی امام اعظم کے مخالف ہوئے
ہین اسلیے کہ اُنکے نزدیک امام کو نماز مین قرآن دیکھہ کر پڑہنا جائز ہے +

۱۱ دہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم مخالف پیغمبر کے حدیث کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور عینی
شرح ہدایہ اور فتح القدیر اور کنز الدقائق وغیرہ
مین لکھا ہے وَرَکْعَتَا الظُّهْرِ سَوَاءٌ یعنے ظہر کی اول دو رکعتون مین برابر
کی سورہ تین پڑہے اور یہہ مذہب امام اعظم اور اُن کے شاگرد ابویوسف کا ہے سو
امام اعظم اور اُن کے شاگرد ابویوسف نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اسحدیث
کا جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابی قتادہ رضی اللہ تعالے عنہ سے
کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ بِنَا فَیَقْرَأُ فِی الظُّهْرِ وَ
الْعَصْرِ فِی الْاُوْلَیَیْنِ بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ وَسُوْرَتَیْنِ وَیُسْمِعُنَا
الْاٰیَةَ اَحْیَانًا وَیُطَوِّلُ الرَّکْعَةَ الْاُوْلٰی وَیَقْرَأُ فِی الْاُخْرَیَیْنِ
بِفَاتِحَةِ الْکِتَابِ یعنے تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہاتے

والے سن لیتے بعد اوس کے سب صحابہ جو جماعت مین ہوتے اس قدر زور سے پکار
کر آمین کہتے تھے کہ ان کی آواز سے مسجد بھی گونج اٹھتی تھی **چوتھی حدیث عن**
عطاءٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ادرکت مائتین من الصحابۃ اذا قال
الامام ولا الضالین رفعوا اصواتھم بآمین رواہ البیھقی و
ابن حبان فی صحیحہ روایت ہے عطا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ پایا مین نے
دو سو آدمی کو صحابہ سے جب کہے امام ولا الضالین بلند کرتے آواز ین اپنی ساتھ
آمین کہنے کے روایت کیا اسحدیث کو بیہقی اور ابن حبان نے بیچ صحیح اپنی کے
پانچوین حدیث قال عطاءٌ امین دعاءٌ قال امن الزبیر ومن وراءہ
حتی ان للمسجد للجۃ قال کان ابوھریرۃ ینادی الامام لا تفتنی
بآمین وقال نافع کان ابن عمر لا یدع منھم وسمعت منہ فی
ذلک خیرا رواہ البخاری کہا عطا نے آمین دعا ہے اور آمین کہا
ابن زبیر نے اور جو پیچے اوس کے تھے کہ یہان تک کہ تحقیق گونج اٹھی مسجد
اور ابو ہریرہ پکار کر کہہ دیتے تھے امام کو کہ مت فوت کر مجھسے کہنا آمین
کا اور کہا نافع نے نہین چھوڑتے تھی اسکو یعنی آمین پکار کر کہنے کو ابن عمر
بلکہ ترغیب دیتے تھے لوگون کو اور سنا نافع نے ابن عمر سے کہ آمین پکار کر
کہنے مین حدیث ہے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے **چھٹی حدیث**
عن عطاءٍ ادرکت مائتین من الصحابۃ فی ھذا المسجد اذا
قال الامام ولا الضالین سمعت لھم رجۃ بآمین رواہ البیھقی
روایت ہے عطا سے کہ پایا مین نے دو سو آدمی کو صحابہ سے بیچ اس مسجد کر
جب کہے امام ولا الضالین سنا مین نے اُنکی آواز ساتھہ آمین کہنے کے روایت
کیا اس حدیث کو بیہقی نے **ساتوین حدیث عن** وائل

الاصابہ میں جبان کا ترجمہ ہے حدیث **عن** وائل بن حجر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ انہ صلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فجھر بآمین رواہ ابوداؤد روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
سے یہ کہ اس نے نماز پڑھی پیچھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پس پکار کر کہی آمین
روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے **دوسری** حدیث **عن**
ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا تلا غیر المغضوب علیھم ولا الضالین قال آمین حتی یسمع
من یلیہ من الصف الاول رواہ ابوداؤد کہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے غیر المغضوب علیھم و
لا الضالین کہتے آمین یہانتک کہ سنتا تھا وہ شخص جو نزدیک اُن کے ہوتا
صف پہلی میں روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے **فائدہ** کہا شوکانی
نے نیل الاوطار میں روایت کیا اس حدیث کو بیہقی و دارقطنی نے اور کہا اسناد
اسکی حسن ہے اور روایت کیا اُسکو حاکم نے اور کہا صحیح ہے اور بشرط بخاری اور
مسلم کے اور روایت کیا اس کو بیہقی نے اور کہا حسن صحیح ہے **تیسری** حدیث
وعنہ قال ترک الناس التامین وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا قال غیر المغضوب علیھم ولا الضالین قال آمین حتی
یسمعھا اھل الصف الاول فیرتج بھا المسجد رواہ ابن ماجۃ
اور روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ ترک کر دیا لوگوں نے آمین کہنا اور تھے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کہتے غیر المغضوب علیھم ولا الضالین کہتے آمین
یہانتک کہ سنتے تھے اول صف والوں کو پھر گونجتی ساتھ اُس کے مسجد روایت
کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے **فائدہ** یعنے جب حضرت کو آمین کہنے کا اور اول صف

سے جب کہا ولا الضالین کہا آمین روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے بیچ باب پکار کر کہنے آمین کے دسویں حدیث عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ صَلَّیْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَالَ وَلَا الضَّالِّیْنَ قَالَ اٰمِیْنَ وَسَمِعْنَاہَا مِنْہُ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ فِیْ بَابِ الْجَھْرِ بِاٰمِیْنَ ۵ روایت ہے عبد الجبار بن وائل سے اس نے نقل کی اپنے باپ سے کہا نماز پڑھی میں نے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جب کہا (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے) ولا الضالین کہا آمین پس سنا ہم سب نے (یعنے جتنے لوگ جماعت میں تھے آمین کو) حضرت سے روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ نے بیچ باب پکار کر کہنے آمین کے گیارہویں حدیث عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِہٖ اُمَّ الْقُرْاٰنِ رَفَعَ صَوْتَہٗ وَقَالَ اٰمِیْنَ رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَحَسَّنَہٗ وَالْحَاکِمُ وَصَحَّحَہٗ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب فارغ ہوتے تھے پڑھنے سورۂ فاتحہ کے سے اونچی کرتے آواز اپنی اور فرماتے آمین روایت کیا اسحدیث کو دار قطنی نے اور حسن ٹھیرایا اسکو اور حاکم نے اور صحیح ٹھیرایا اس کو بارہویں حدیث عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَاَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّالِّیْنَ فَقَالَ اٰمِیْنَ مَدَّ بِھَا صَوْتَہٗ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ ترجمہ روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین دراز کی ساتھ آمین کہنے کے آواز اپنی روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے

ابن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قرأ ولا الضالین قال آمین ورفع بہا صوتہ رواہ ابوداود روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھتے یعنے پہونچتے ولا الضالین تک کہتے آمین اور بلند کرتے ساتھ آمین کہنے کے آواز اپنی کو روایت کیا اس حدیث کو ابوداود نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ کہا حافظ (یعنی ابن حجر نے) سند اسکی صحیح ہے اور صحیح کہا اس کو دارقطنی نے **آٹھویں حدیث** عن نعیم المجمر قال صلیت وراء ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فقرأ بسم اللہ الرحمن الرحیم ثم قرأ بام القرآن حتی اذا بلغ ولا الضالین قال آمین ویقول کلما سجد واذا قام من الجلوس اللہ اکبر ثم یقول اذا سلم والذی نفسی بیدہ انی لاشبہکم صلوۃ برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رواہ النسائی وابن خزیمۃ روایت ہے نعیم مجمر سے کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پس پڑھی ابی ہریرہ نے بسم اللہ الرحمن الرحیم پھر پڑھی سورہ فاتحہ یہانتک کہ جب پہونچے ولا الضالین تک کہا آمین اور کہتے تھے جب سجدہ کرتے اور جب کھڑے ہوتے بیٹھنے سے اللہ اکبر پھر کہتے جب سلام پھیرتے قسم ہے اسکی جسکے ہاتھہ میں ہے میری جان تحقیق میں زیادہ مشابہ ہوں تم میں نماز سے ساتھہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے روایت کیا اسحدیث کو نسائی اور ابن خزیمہ نے **نویں حدیث** عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال ولا الضالین قال آمین رواہ ابن ماجۃ فی باب الجہر بآمین روایت ہے حضرت علی رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت اور حضرت کے اصحاب نماز مین پکار کر آمین کہتے تہے کیونکہ اگر یہود اون کی آمین پکار کر کہنے کی آواز نہ سنتے تو حسد کس طرح کرتے بس حاصل اس کا یہ ہوا کہ جو شخص آمین پکار کر کہنے کو برا جانتا ہے اس مین اور یہود مین کچہ فرق نہین **پندرہوین حدیث** عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا حَسَدَتْکُمُ الْیَہُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ مَا حَسَدَتْکُمْ عَلٰی آمِیْنَ فَاَکْثِرُوْا مِنْ قَوْلِ آمِیْنَ رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ فِیْ بَابِ الْجَہْرِ بِآمِیْنَ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حسد کیا تمپر یہود نے کسی چیز مین جیسا کہ حسد کیا تمپر آمین کہنے مین پس زیادتی کرو کہنے مین آمین کے روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے باب جہر باب پکار کر کہنے آمین کے **فائدہ** کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اس حدیث کی اسناد مین طلحہ بن عمرو ہے اور کلام کی ہے اس مین بہت سے اہل علم نے **سولہوین حدیث** بیہقی نے مرفوع روایت کی ہے کہ حسد کیا یہود نے اوپر قبلہ کے وہ قبلہ کہ ہدایت کیے گیے ہم طرف اسکی اور گمراہ کیے گیے یہود قبلہ سے اور حسد کرتے ہین یہود اوپر جماعت کی اور حسد کرتے ہین اوپر آمین کہنے ہمارے کے پیچہے امام کے اور بیچ ایک روایت طبرانی کے یون ہے تحقیق یہود نہین حسد کرتے کسی مسلمانون پر اوپر فضل کے تین کامون سے جواب دینا سلام کا اور قائم کرنا صفون کا اور کہنا آنکا پیچہے امام اپنے کے بیچ نماز فرض کے آمین اور بیچ دوسری روایت کی ابن عدی سے حسد کرتے ہین تمپر یہود اوپر کہنے سلام کے اور قائم کرنے صفون کے اور کہنے آمین کے **فائدہ** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلام کا جواب دینا اور نماز مین صفون کا قائم کرنا اور امام کے پیچہے فرض نماز مین آمین کہنا یہ تینون کام فضل

ابوداود اور دارمی اور ابن ماجہ نے **فائدہ** کہا ترمذی نے اور بیچ اس باب
کے روایت ہے حضرت علی اور ابی ہریرہ سے اور حدیث وائل بن حجر کی حدیث
حسن ہے اور بھی کہتے تھے بہت لوگ اہل علم سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم
اور تابعین سے اور جو پیچھے اُن کے تھے اعتقاد رکھتے تھے یہ کہ بلند کرے مرد
آواز اپنی کو ساتھ آمین کہنے کے اور نہ پوشیدہ کرے اُسکو اور یہی کہتے تھے
امام شافعی اور امام احمد اور اسحٰق **تیرھویں حدیث عَنْ** بلالؓ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
لَا تَسْبِقْنِیْ بِاٰمِیْنَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ
عنہ سے یہ کہ اُس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ سبقت کرو مجھ سے
ساتھ آمین کہنے کے روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے **فائدہ** یہ جو
بلال نے حضرت کو کہا کہ نہ سبقت کرو مجھ سے ساتھ آمین کہنے کے مراد اوس کی
اس بات کے کہنے سے یہ ہے کہ جب میں سورہ فاتحہ اپنی آپکے پیچھے تمام کر لیا
کروں تب آپ آمین کہا کریں پس اس حدیث سے امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کا پڑھنا
اور آمین پکار کر کہنا یہ دونو باتیں ثابت ہوئیں **چودھویں حدیث**
عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَا حَسَدَتْکُمُ الْیَھُوْدُ عَلٰی شَیْءٍ مَا حَسَدَتْکُمْ عَلَی السَّلَامِ وَالتَّاْمِیْنِ
رَوَاہُ ابْنُ مَاجَۃَ فِیْ بَابِ الْجَھْرِ بِاٰمِیْنَ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہا سے اُس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہیں حسد کرتے
تم سے یہود اوپر کسی چیز کے جسقدر کہ حسد کرتے ہیں تم سے سلام کرنے میں اور
آمین کہنے میں روایت کیا اس حدیث کو ابن ماجہ نے بیچ باب پکار کر کہنے آمین
کے **فائدہ** اسحدیث سے سلام اور آمین کہنے پر یہود کے حسد کرنے سے

آمین پس موافقت ہوتا ہے ایک ان دونون کا دوسرے کو بخشے جاتے ہین وسے اس
وہ کہ اگلے ہین گناہ اُس کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے انیسویں
حدیث **وَعَنْہُ** ایضاً قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
قال الامام غیر المغضوب علیھم ولا الضالین فقولوا اٰمین فان
الملٰئکۃ تقول اٰمین وان الامام یقول اٰمین فمن وافق تامینہ
تامین الملٰئکۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ النسائی فی باب جھر
الامام بامین اور روایت ہی انہین سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
سلم نے جب کہے امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو تم ہی آمین پس
تحقیق فرشتے کہتے ہین آمین اور تحقیق امام کہے آمین پس جو شخص کہ موافق ہو
آمین اوس کی آمین فرشتون کے کی بخشے جاتے ہین واسطے اوس کے
وہ کہ اگلے ہین گناہ اوس کے روایت کیا اسحدیث کو نسائی نے بیچ باب
بکار کر کہنے امام کے آمین کو بیسویں حدیث **وَعَنْہُ**
ایضاً عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امن القاری
فامنوا فان الملٰئکۃ تؤمن فمن وافق تامینہ تامین الملٰئکۃ
غفر لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ النسائی فی باب جھر الامام بامین
اور روایت ہی انہین سے انہون نے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا
حضرت نے جبوقت آمین کہے پڑہنے والا قرآن کا (یعنے امام) پس آمین کہو اس
لیے کہ تحقیق فرشتے آمین کہتے ہین پس جو شخص کہ موافق ہو آمین اُسکی آمین فرشتون
کے بخشے جاتے ہین واسطے اُس کے وہ کہ اگلے ہین گناہ اوس کے روایت کیا اس
حدیث کو نسائی نے بیچ باب بکار کر کہنے امام کے آمین کو اکیسوین حدیث **وَعَنْہُ**
ایضاً ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا امن الامام

ہین اور ان تینون کامون سے یہود حضرت رو قت حسد کرتے تہے پس اگر اب ہی
کوئی شخص سلام کے جواب دینے کو یا نماز مین صفون کے قائم کرنے کو یا آمین پکار کر
کہنے کو بڑہا جانے تو اس مین اور یہود مین کچہ فرق نہین ہے سترہوین حدیث
عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا قال الامام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا امین
فانہ من وافق قولہ قول الملئکۃ غفر لہ ما تقدم من
ذنبہ رواہ البخاری فی باب جہر المامور بالتامین ترجمہ روایت
ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب کہے امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہو تم آمین پس تحقیق
شان یہ ہے کہ جس کے قول نے موافقت کیا قول سے فرشتون کے بخشے جاتے ہیں
واسطے اس کے وہ جو اگلے ہین گناہ اس کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری نے بیچ
باب پکار کر کہنے مقتدی کے آمین کو فائدہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین
اس حدیث کے نیچے لکہا ہے قول حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جب کہے امام غیر المغضوب
علیہم ولا الضالین پس کہو تم آمین اس مین دلیل ظاہر ہے واسطے اسکے جو کہا اصحاب
ہمارے نے اور ان کے سوا اورون نے بیشک آمین کہنی مقتدی کی ہو ساتہہ آمین
کہنے امام کے نہ پیچہے اس کے پس جب کہے امام ولا الضالین کہو امام اور مقتدی تلکر آمین
اٹہارہوین حدیث وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قال
احدکم امین وقالت الملئکۃ فی السماء امین فوافقت احداہما
الاخری غفر لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ البخاری ومسلم
ترجمہ اور روایت ہو اسی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جسوقت کہتا ہے ایک تمہارا آمین اور کہتے ہین فرشتے بیچ آسمان کے

جو کہ مخرج اس حدیث کا ہے کہا اُس نے کہ سنا مین نے محمد یعنی بخاری سے کہ کہتے ہے
حدیث سفیان کی یعنے جس حدیث مین مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ یعنی دراز کیا حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ آمین کہنے کے آواز اپنی کو آیا ہے وہ حدیث بہت صحیح ہے
شعبہ کی حدیث سے اس باب مین اور خطا کی شعبہ نے اس حدیث مین کسی جگہہ مین
پہلی خطا شعبہ راوی کی اسحدیث مین یہ ہے کہا شعبہ نے حجر عنبس کا باپ
ہے سو یہ اُس کی خطا ہے حجر تو عنبس کا بیٹا ہے اور کنیت کیا جاتا ہے ابا سکن دوسری
خطا شعبہ کی اسحدیث مین یہ ہے کہ شعبہ نے زیادہ کیا اس حدیث مین علقمہ بن
وائل سے اور وہ بیچ اسناد اسحدیث کے نہین **تیسری خطا** شعبہ کی اس
حدیث مین یہ ہے کہ کہا شعبہ نے پست کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھہ
آمین کہنے کے آواز اپنی کو اور یہ اُس کا خطا ہے اور صحیح یہ ہے کہ دراز کیا حضرتؐ
نے ساتھہ آمین کہنے کے آواز اپنی کو اور کہا ملا علی قاری حنفی نے **مرقاۃ شرح**
مشکوۃ مین کہ اس روایت مین شعبہ کی غلطی پر حفاظ حدیث کا اتفاق ہے اور تحقیق
صواب معروف مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ اور رَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ کا ہے اور لفظ مَدَّ
بِهَا صَوْتَهٗ کا ترمذی اور احمد اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے اور لفظ
رَفَعَ بِهَا صَوْتَهٗ کا ابو داؤد نے اور روایت کیا بیہقی اور ابن حبان نے بیچ
صحیح اپنی کے عطا سے کہا پایا مین نے دو سو آدمی کو صحابہ سے جب کہے امام ولا الضالین
بلند کرتے آواز مین اپنی ساتھہ آمین کہنے کے انتہے شعبہ کی حدیث کو ضعیف ہونے
کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ سماع علقمہ کا وائل سے ثابت نہین چنانچہ کہا ابن حجر نے
تقریب التہذیب مین عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ بِضَمِّ الْمُهْمَلَةِ وَ
سُكُونِ الْجِيمِ الْحَضْرَمِيُّ الْكُوفِيُّ صَدُوقٌ لَكِنَّهٗ لَمْ يَسْمَعْ مِنْ
اَبِيْهِ یعنے علقمہ بن وائل بن حجر ساتھہ بضم مہملہ اور سکون جیم کے حضرمی کوفی

۲ حدیث چہارم انسی صحیحا ابن حبان ۲ حدیث سوم ۲ حدیث

فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ
ذَنْبِهٖ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اٰمِيْنَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَ
النَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ **ترجمہ** اور روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ تحقیق رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت کہ آمین کہے امام پس آمین کہو (یعنے جب
امام بعد قرارت فاتحہ کے آمین پکار کر کہتا ہے اُس کی آواز سنکر فرشتے بھی
آمین کہتے ہین پس تم بھی اُسوقت آمین کہو) اس لیے کہ تحقیق جو شخص کہ موافق
ہوجاوے آمین اُس کی اور آمین فرشتون کی بخشتا ہے اللہ واسطے اُس کے جو اگلے
گزرے گناہ اوس کے کہا ابن شہاب نے اور تھے رسولخدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کہتے
تھے آمین روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور
نسائی اور مالک نے **فائدہ** نماز مین آمین پکار کر کہنے کے باب
مین اکیس حدیثین کہ جن کا امام اعظم نے خلاف کیا ہے وہ تو گزر چکی ہین لیکن آہستہ
خفیہ کہنے کے باب مین دلیل امام اعظم کی اُنکے مقلد جو حدیثین پیش کیا کرتے
ہین وہ یہ ہین **پہلی حدیث** رَوَى شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ
حُجْرٍ اَبِي الْعَنْبَسِ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَرَاَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ وَخَفَضَ
بِهَا صَوْتَهٗ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ **ترجمہ** روایت کیا شعبہ نے سلمہ بن کہیل سے
اُس نے حجر ابو عنبس سے اُس نے علقمہ بیٹے وائل کے سے اُس نے اپنے باپ سے
کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین اور
پست کیا ساتھ اُسکے آواز اپنی کو روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے **جواب** اسکا دو
طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے ہرگز لائق حجت پکڑنیکے نہین کیون کہ ترمذی

حدیث ۲ ترمذی حدیث ۳ احمدی حدیث ۴ ابن ماجہ حدیث ۵ ابن ماجہ

میری پاس کچھ اس کی دلیل ہوتی تو میں یوں مطابقت دیتا کہ آہستہ کہنے کی روایت سے مراد یہ ہے کہ کڑک سخت نہ ہو اتنی۔ ہمارا بھی یہی عقیدہ ہے کہ امام زور سے چلا کر آمین نہ کہے اسکو اسیقدر آمین پکار کر کہنی چاہیے کہ جس کو اول صف کے لوگ سن لیویں البتہ مقتدیوں کو چلا کر کہنی بھی جائز ہے بلکہ سنت ہے اور حدیثیں اس مضمون کی قریب لذرین **دوسری** دلیل حنفیہ کے آمین خفیہ کہنے کے باب میں شیخ عبدالحق حنفی نے شرح **سفر السعادت** میں یہ آثار نقل کیے ہیں کہ از امیر المومنین عمر بن الخطاب روایت کردہ اند کہ اخفا کنند امام چہار چیز را تعوذ و بسم اللہ و آمین و سبحانک اللہم و بحمدک و در بعض روایات بجائے سبحانک اللہم ربنا لک الحمد آمدہ و از ابن مسعود نیز مثل این آمدہ سیوطی در جمع الجوامع از ابی داؤد روایت آوردہ کہ گفت بودند عمر و علی کہ جہر نمیکردند بسم اللہ الرحمن الرحیم و نہ تعوذ و نہ بہ آمین رواہ ابن جریر و الطحاوی و ابن شاہین فی السنۃ سو **جواب** اس کا چار طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ اثر صحابہ کے ہیں مرفوع حدیثیں نہیں اور مقابلے میں حدیث مرفوع کے صحابی کا قول یا فعل حجت نہیں ہو سکتا اور دلائل اس کے اس کتاب میں اسی بارہویں مغالطے کے جواب میں مسئلہ چہارم میں پہلے گزری **دوم** یہ روایتیں طبقہ رابعہ کی ہیں اور روایت طبقہ رابعہ کی کتاب کے قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے اسلیے نہیں ہوتی ہیں کہ اس طبقے کی حدیثیں جو اچھی سے اچھی ہیں وہ ضعیف محتمل ہیں اور جو بری سے بری ہیں وہ موضوع یا مغلوب سخت کی انکار کی گئی ہیں اور مادہ کتاب موضوعات ابن جوزی کا اسے طبقے کی حدیثیں ہیں اسیطرح لکھا ہے شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ میں اور چوتھے طبقے کی حدیثوں کا لائق اعتبار اور قابل حجت کے نہ ہونے کا بیان اس کتاب میں اسی بارہویں مغالطے کے جواب میں مسئلہ ہشتم

سچا ہے مگر تحقیق اس نے نہین سنا ہی اپنے باپ سے انہی اور وجہ یہ سنے علقمہ کے
اپنے باپ وائل سے یہ ہے کہ وہ اپنے باپ وائل کے مرنے سے چھ مہینے پیچھے پیدا ہوا
تھا چنانچہ کہا شیخ ابن الہمام حنفی نے فتح القدیر مین ذَکَرَ التِّرْمِذِیُّ
فِی عِلَلِہِ الْکَبِیْرِ قَالَ اِنَّہٗ سَاَلَ الْبُخَارِیَّ ھَلْ سَمِعَ عَلْقَمَۃُ مِنْ اَبِیْہِ فَقَالَ
اِنَّہٗ وُلِدَ بَعْدَ مَوْتِ اَبِیْہِ بِسِتَّۃِ اَشْھُرٍ یعنے ذکر کیا ترمذی نے بیچ کتاب
اپنی علل کبیر کے کہ پوچھا ترمذی نے بخاری سے کہ آیا علقمہ نے اپنے باپ سے سنا ہی
پس کہا بخاری نے کہ وہ اپنے باپ کے مرنے سے چھ مہینے پیچھے پیدا ہوا ہے
دوم شعبہ کی روایت مذکور کے مخالف شعبہ ہی سے آمین پکار کر کہنا حضرت
کا ثابت ہو چکا ہے چنانچہ فتح القدیر مین ہے وَقَدْ رَجَّحَ الدَّارَقُطْنِیُّ
وَغَیْرُہٗ رِوَایَۃَ سُفْیَانَ بِاَنَّہٗ اَحْفَظُ وَقَدْ رَوَی الْبَیْھَقِیُّ عَنْ
شُعْبَۃَ فِی الْحَدِیْثِ رَافِعًا صَوْتَہٗ یعنے تحقیق ترجیح دی ہے دارقطنی وغیرہ
نے سفیان کی روایت کو (یعنے جسمین آمین پکار کر کہنا حضرت کا روایت کیا گیا ہی)
تحقیق وہ روایت نگاہ رکھی گئی ہے اور تحقیق بیہقی نے روایت کیا ہی شعبہ سے
بیچ حدیث کے (آمین کہنے مین حضرت کا) بلند کرنا آواز کا سوم شعبہ کی حدیث
سے یہ ہرگز ثابت نہین ہوتا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پکار کر آمین نہین کہی ہے
حنفیہ اپنے دل ہی مین کہی ہے کیونکہ اس مین خود شعبہ کہتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے پڑھا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین اور پست کیا ساتھ اسکے
آواز اپنی کو۔ اس سے صاف نکلتا ہے کہ حضرت نے بہت زور سے پکار کر آمین نہین
کہی درمیانہ آواز سے کہی ہے اور اسیکا قائل ہوا ہے شیخ ابن الہمام حنفی بھی
چنانچہ فتح القدیر مین لکھا ہے وَلَوْ کَانَ اِلَیَّ فِی ھٰذَا شَیْءٌ لَوَقَفْتُ
بِاَنَّ رِوَایَۃَ الْخَفْضِ یُؤَدِّیْھَا عَدَمُ الْفَرْعِ الْعَنِیْفِ یعنے اگر

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جب کہا ولا الضالین کہا آمین **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ یہ جو ابن جریر طحاوی اور شاہین نے روایت کی ہے کہ حضرت علی آمین پکار کر نہین کہتے تہے لغو ہے اور لائق ماننے کے ہرگز نہین۔ اور کھا سبل السلام مین اور دارقطنی نے بیچ سند کے کہ حضرت علی نماز مین بسم اللہ پکار کر کہنے کے راویون مین سے ہین اسیطرح لکھا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین یہ دلیل ہے اس بات پر کہ یہ جو ابن جریر وغیرہ سے روایت ہے کہ حضرت علی نماز مین بسم اللہ الرحمن الرحیم پکار کر نہین پڑہتے تہے یہ بہی لغو ہے اور لائق ماننے کے نہین اور نیز یہ جو شیخ عبدالحق صاحب نقل کرتے ہین کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نماز مین سبحانک اللہم الخ خفیہ پڑہتے تہے سو یہ بہی لغو ہے اور مخالف ہے اسحدیث کے جو کہ صحیح مسلم مین روایت ہے عبدہ سے کہ تحقیق حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ پکار کر پڑہتے تہے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ کو غرض کہ نماز مین آمین خفیہ کہنے کے لیے روایات مذکورہ واہیہ سے حجت پکڑنی بجز تعصب مذہبی کے اور کوئی بات نہین کیون کہ اس امر مین کوئی ہی حدیث صحیح ثابت نہین ہوئی ہے اگر ہوتی تو شیخ ابن ہمام اور عینی وغیرہ بڑے بڑے حنفی اپنی کتابون مین ضرور ہی لاتے اور چہپا کر نہ رکھتے **تیسری** دلیل امام اعظم کی آمین خفیہ کہنے کے باب مین مقلد امام اعظم کے یہ پیش کرتے ہین کہ آمین دعا ہے کیونکہ صحیح بخاری مین ہے قَالَ عَطَاءٌ اٰمِيْنَ دُعَاءٌ یعنے کہا عطاء (تابعی) نے آمین دعا ہے اور دعا کا پکار کر کہنا بحکم آیت قرآن اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ یعنے پکارو پروردگار اپنے کو عاجزی سے اور چہپا کر تحقیق وہ دوست نہین رکہتا حد سے نکل جانے والون کو سو **جواب** اس کا چار طرح ہے **اول** یہ کہ عطا تابعی کے قول

مین آگے آوے گا انشاء اللہ تعالی سوم روایت ابن مسعود کی بلا اسناد ہی ایسی کہ ابراہیم نخعی تک ہی پہونچتی ہے ابن مسعود تک نہین پہونچتی چنانچہ کہا شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر مین فَوْلُهُ لِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَرْبَعٌ اِلٰى اٰخِرِهٖ الرَّابِعُ التَّحْمِيْدُ وَالْاَرْبَعَةُ رَوَاهَا ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ یعنے یہ قول کہ امام چار چیزون کو خفیہ کہے اعوذ اور بسم اللہ اور آمین اور چوتھی ربنا لک الحمد کو روایت کیا اس کو ابن ابی شیبہ نے ابراہیم نخعی سے ۔ اور یہ ظاہر ہے کہ روایت بلا اسناد جس کی سبب سند مین سقوط و انقطاع ہو معلق کہلاتی ہے اور وہ ضعیف اور مردود شمار کی جاتی ہے اور بیان اس کا اس کتاب کے بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ نود و یکم مین آگے آویگا انشاء اللہ تعالے چہارم یہ جو ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی اور ابن ماجہ کی روایت ہے وائل بن حجر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ فَقَالَ اٰمِيْنَ مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ یعنے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑہا غیر المغضوب علیہم ولا الضالین پس کہا آمین دراز کیا ساتھ آمین کہنے کے آواز اپنی کو کہا ترمذی نے بعد اس حدیث کے وَفِي الْبَابِ عَنْ عَلِيٍّ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ یعنے آمین پکار کر کہنے کے باب مین حضرت علی اور ابی ہریرہ سے بھی حدیث آئی ہے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ آمین پکار کر کہنے کی حدیث کے راویون مین سے ہین چنانچہ ابن ماجہ مین بھی باب پکار کر کہنے آمین کے روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَالَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ اٰمِيْنَ یعنے سنا مین نے

یعنے اور مت آواز بلند کر ساتھہ نماز اپنی کے اور نہ بہت آہستہ کر ساتھہ اُس کے اور ڈھونڈ درمیان اس کے راہ کہا حضرت عائشہ رضی نے کہ یہ آیت دعا کے باب مین نازل ہوئی ہے چنانچہ بخاری مین ہے عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا وَلَا تَجْهَرْ بِصَلٰوتِكَ وَلَا تُخَافِتْ بِهَا قَالَتْ اُنْزِلَ ذٰلِكَ فِی الدُّعَاءِ روایت ہے ہشام سے نقل کی اُس نے اپنے باپ سے اور مت آواز بلند کر ساتھہ نماز اپنی کے اور نہ بہت آہستہ کر ساتھہ اُس کے کہا حضرت عائشہ نے نازل ہوئی ہے یہ آیت بیچ دعا کے یہی قول ہے نخعی اور مجاہد اور مکحول کا اور یہ دلیل ہے اسپر کہ میانہ آواز سے دعا مانگنی چاہیے زور سے چلا کر نہ مانگنی چاہیے ۔ اور اگر بطور تنزل مانا بھی جاوے کہ آمین دعا ہے تو اس سے حکم آمین اسیقدر مستفاد ہوا کہ آمین کو زور سے چلا کر نہ کہین بلکہ میانہ آواز سے کہین جو کہ نہ بہت بلند ہو اور نہ بہت پست ۔ اور یہہ حنفیہ کے مفید مدعا نہین ہے ان کا مدعا اور انکا مذہب تو یہ ہے کہ آمین ایسی آہستہ کہی جاوے کہ جسکو پاس والے بھی نہ سنین پس اسکو دعا مانگنے ہی کا کام نہ بنا چہ ہم اگر ہم فرض بھی کرلین کہ مراد آیت ادعوا ربکم الخ سے ایسی آہستگی ہے جسمین آواز نہ نکلے تو بھی حکم آمین اس سے مستثنی اور مخصوص رہے گا اس لیے کہ جس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت اتری اسی نے آمین کو بھی اور کئی اور دعاؤن کو بھی پکار کر کہا ہے پس اگر حکم آمین اور ان دعاؤن پکار کر کہنے والی کا اس سے مستثنی نہ ہوتا تو آنحضرت آمین وغیرہ دعائیں پکار کر کیون کہتے کیا یہ آیت آنحضرت سے پیچھے حنفیون کے امام پر اتری ہے و یا آنحضرت کی سمجھ مین اسکے معنے نہ آئے زیادہ دانستہ حضرت نے اس آیت کا خلاف کیا ہے مسلمان کی تو یہ شان نہین ہے کہ ان مین سے کوئی بات بھی آنحضرت کے لیے تجویز کرے لیکن یہ حوصلہ امام اعظم ہی کے مقلدون کا ہے اور کسیکا نہین

مذکور پر اعتقاد جما کر اسبات کا قائل ہو جانا کہ آمین دعا ہے ایسا ہی جیسا کہ کوئی شخص آیۃ
قرآن لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ سے یہ سمجھ بیٹھے کہ نماز پڑھنے سے خدائے تعالے نے
منع فرمایا ہے اور اَنْتُمْ سُکَارٰی کی طرف دیکھے ہی نہیں کیونکہ عطا نے جہاں آمین
کو دعا کہا ہے وہاں اُسکا پکار کر کہنا بھی تو بتلا دیا ہے دیکھہ بھیے وہ پوری حدیث
صحیح بخاری کی یہ ہے قَالَ عَطَاءٌ اٰمِیْنَ دُعَاءٌ وَ اَمَّنَ ابْنُ
الزُّبَیْرِ وَمَنْ وَرَاءَہٗ حَتّٰی اِنَّ لِلْمَسْجِدِ لَلَجَّۃً وَ کَانَ اَبُوْھُرَیْرَۃَ یُنَادِی
الْاِمَامَ لَا تَفُتْنِیْ بِاٰمِیْنَ وَقَالَ نَافِعٌ کَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا یَدَعُہٗ وَ
یَحُضُّھُمْ وَسَمِعْتُ مِنْہُ فِیْ ذٰلِکَ خَیْرًا یعنے کہا عطا نے آمین دعا ہے اور
آمین کہا (عبد اللہ) ابن زبیر نے اور جو پیچھے اوس کے تھے یہانتک کہ تحقیق گونجہ
اٹھی مسجد اور ابو ہریرہ کہدیتے تھے امام کو کہ مت فوت کر مجھسے کہنا آمین کا اور
کہا نافع نے نہیں چھوڑتے تھے اسکو (یعنے آمین پکار کر کہنے کو) ابن عمر بلکہ ترغیب
دیتے تھے لوگوں کو (آمین کہنے کے لیے) اور سنا نافع نے ابن عمر سے کہ آمین
پکار کر کہنے میں حدیث ہے دوم سنے آیت اُدْعُوْا رَبَّکُمْ الخ کی آجتک کسی مفسر نے
بھی خفیہ آمین کہنے کے نہیں کہے تفسیر معالم التنزیل اور تفسیر بیضاوی اور تفسیر کبیر اور
تفسیر مدارک اور تفسیر جلالین اور تفسیر فتح البیان وغیرہ تفسیرین دیکھہ لیجیو سوم
آیت اُدْعُوْا رَبَّکُمْ الخ سے آہستہ کہنا دعا کا ثابت ہے نہ آہستہ کہنا آمین کا اسے اس
وقت ثابت ہو جبکہ آمین دعا ہو اور آمین کا دعا ہونا نہ تو قرآن سے ثابت ہے
اور نہ حدیث سے صرف تابعی کے قول سے ثابت ہے اور وہ لائق اعتبار اور قابل
حجت پکڑنے کے نہیں کیونکہ بے دلیل بات ہے اور آیت اُدْعُوْا رَبَّکُمْ الخ میں مراد
اخفا سے نہایت چلانا ہے اور نہ ایسا آہستہ کہنا کہ جس کو کوئی بھی نہ سن سکے کیونکہ فرمایا
اللہ تعالی نے وَلَا تَجْھَرْ بِصَلٰوتِکَ وَلَا تُخَافِتْ بِھَا وَابْتَغِ بَیْنَ ذٰلِکَ سَبِیْلًا

اور داخل کر اسکو جنت مین اور پناہ دے اُس کو عذاب قبر کے سے یا فرمایا عذاب دوزخ کے سے اور ایک روایت مین ہے کہ بچا اُس کو فتنہ قبر کے سے اور عذاب آگ کے سے کہا عوف نے کہ جب مَیّت یہ دعا حضرت سے اس میت کے لیے سُنی تو رشک کیا مین یہانتک کہ آرزو کی مین نے کہ ہوتا مین یہ میت (یعنے تو کہ حضرت کے لیے یہ دعا کرے)

فائدہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ اس حدیث مین اشارہ ہے واسطے پکار کر پڑھنے دعا کے جنازے کی نماز مین **دوسری** دعا ابوداؤد اور ابن ماجہ مین روایت ہے واثلہ بن اسقع رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِکَ وَ حَبْلِ جَوَارِکَ فَقِہٖ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَاَنْتَ اَھْلُ الْوَفَآءِ وَالْحَقِّ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یعنے نماز پڑھی ساتھ ہمارے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص پر مسلمانون مین سے پس سنا مین نے حضرت کو کہ فرماتے تھے یا الٰہی فلانا بیٹا فلانے کا ہے امان تیری کے ہے (یعنے اسلیے کہ ایمان رکھتا تھا تجھپر اور جنگل مارنے والا ہے ساتھ قرآن کے کہ وہ امن دینے والا ہے) پس بچا اسکو فتنہ قبر کے سے (یعنے عذاب اُس کے سے) اور عذاب آگ کے سے اور تو صاحب وفا کا ہے (کہ جو عہد اور وعدہ بندون کے ساتھ کیا ہے پورا کرتا ہے) اور تو صاحب حق کا ہے (کہ جو کچھ کہتا ہے اور کرتا ہے حق ہے) یا الٰہی بخش دے واسطے اُس کے اور رحم کر اوسپر تحقیق تو بخشنے والا مہربان ہے **تیسری** دعا بخاری مین روایت ہے موسیٰ بن عقبہ سے کہا موسیٰ بن عقبہ نے کہ حدیث بیان کی مجھسے بنت خالد بن سعید بن عاص کے نے اِنَّھَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

اور امام اعظم کے مقلدون کے زعم مین مخالف آیت اُدْعُوا رَبَّكُمْ اور انکے
آنحضرت اور ان کے اصحاب وغیرہ نے جو آمین پکار کر کہی ہے اسباب مین تو انیس ۱۹
حدیثین قریب بیان ہو چکی ہین لیکن سوائے آمین پکار کر کہنے کے اور اور دعائین
جو حضرت نے پکار کر کہی ہین اور امام اعظم کے مقلد انکو نہین مانتے ہین
معرض نقل مین لاتا ہون دیکھ لیجیے پہلی دعا مسلم مین روایت ہے عوف بن
مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا صَلَّى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى
جَنَازَةٍ فَحَفِظْتُ مِنْ دُعَآئِهٖ وَهُوَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ
وَعَافِهٖ وَاعْفُ عَنْهُ وَاَكْرِمْ نُزُلَهٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَهٗ وَاغْسِلْهُ
بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ
الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهٖ وَاَهْلًا خَيْرًا
مِّنْ اَهْلِهٖ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهٖ وَاَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَ
اَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَقِهٖ
فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ قَالَ حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا
ذٰلِكَ الْمَيِّتَ یعنی نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر
پس یاد رکھی مین نے دعا پڑہنی حضرت کی کہ وہ فرماتے تہے یا الٰہی بخش گناہ اسکے
اور رحمت کر اوسپر اور خلاص کر اوس کو مکروہات سے اور معاف کر اس سے
(یعنی تقصیرات اس کی) اور بہتر کر مہمانی اس کی (یعنی جنت مین) اور کشادہ
کر قبر اس کی اور پاک کر اوسکو ساتہہ پانی کے اور برف کے اور اولے کے (یعنی پاک
کر گناہون سے ساتہہ طرح طرح کی مغفرتون کے) اور پاک کر اسکو گناہون سے جیسا کہ
پاک کیا جاتا ہے کپڑا سفید میل سے اور بدلدے اسکو گہر (یعنے اس عالم مین) بہتر گہر اس
سے اور اہل (یعنے خادم) بہتر اہل اس کے سے اور بی بی بہتر بی بی اس کی سے

کا حق ہے کہا حضرت عائشہؓ نے پس نہین دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھے اس پوچھنے کے کہ نماز پڑھی ہو کوئی نماز مگر کہ پناہ پکڑی ساتھہ اللہ کے عذاب قبر کے سے **چھٹی دعا** مسلم مین روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ کہا کُنَّا اِذَا صَلَّیْنَا خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحْبَبْنَا اَنْ نَّکُوْنَ عَنْ یَّمِیْنِہٖ یُقْبِلُ عَلَیْنَا بِوَجْھِہٖ قَالَ فَسَمِعْتُہٗ یَقُوْلُ رَبِّ قِنِیْ عَذَابَکَ یَوْمَ تَبْعَثُ اَوْ تَجْمَعُ عِبَادَکَ یعنے تھے جب ہم نماز پڑھتے پیچھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دوست رکھتے تھے ہم یہ کہ ہون داہنے حضرتؐ کے تو کہ متوجہ ہون ہمپر ساتھہ منہ اپنے کے (یعنے وقت سلام کے اول ہماری ہی طرف متوجہ ہون) کہا براء نے پس سنا مین نے حضرتؐ کو کہ فرماتے تھے (یعنے بعد سلام کے) اے رب میرے بچا مجھکو عذاب اپنے سے اُس دن کہ اٹھاوے گا تو یا جمع کریگا اپنے بندونکو **فائدہ** لفظ سَمِعْتُہٗ کا صریح دلیل ہے اسبات پر کہ حضرتؐ نے ان دعاؤن کو پکار کر کہا ہے اور اس باب مین چھہ حدیثین تو یہ ہین جو کہ اوپر مذکور ہوئین اور سوائے انکے اور بھی بہت سی حدیثین ہین کہ جن سے حضرتؐ کا دعاؤنکو پکار کر کہنا ثابت ہے لیکن امام اعظم کے مقلد بدلیل آیت اُدْعُوْا رَبَّکُمْ الخ کے جو اُن کو نہین مانتے ہین توجیہ اس کی یہی ہے کہ اُنکے نزدیک پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ضرور اس آیت کے معنے نہین سمجھے ہین ورنہ دیدہ و دانستہ پیغمبر کی مخالفت کبھی نکرتے اور آمین اور دعاؤن مذکورین کے پکار کر کہنے سے نرا کبھی نہ مانتے **چہارم** بدلیل آیت اُدْعُوْا رَبَّکُمْ الخ کے اگر آپ ہر دعا کا خفیہ ہی کہنا لازم جانتے ہین اور جن دعاؤن کا پکار کر کہنا پیغمبر کے قول و فعل سے ثابت ہو چکا ہے اُنکو بھی آپ نہین مانتے ہین تو پھر الحمد کو اور سوائے الحمد کے اور اور دعاؤنکو کہ قرآن مین ہین

یعنی تحقیق اس نے سنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو حالانکہ وہ پناہ مانگتی تھی قبر کے عذاب سے

چوتھی دعا مسلم میں روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا اس وقت کہ آنحضرت نماز پڑھتے تھے نزدیک خانہ کعبہ کے جب گئی حضرت سجدے میں تو مشرکین مکہ نے حضرت کے سر مبارک پر اونٹنی کی اوجھڑی وغیرہ ڈالدی اور ہنسنے لگے جب بی بی فاطمہ رضہ آئیں تو انہوں نے اٹھالی فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوتَهٗ رَفَعَ صَوْتَهٗ ثُمَّ دَعَا عَلَيْهِمْ وَكَانَ اِذَا دَعَا دَعَا ثَلَاثًا وَّاِذَا سَاَلَ سَاَلَ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا سَمِعُوْا صَوْتَهٗ ذَهَبَ عَنْهُمُ الضَّحِكُ وَخَافُوْا دَعْوَتَهٗ یعنے پس جب پڑھ چکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نماز اپنی بلند کی آواز اپنی پھر بد دعا کی اُنپر اور تھے جب دعا کرتے دعا کرتے تین بار اور جب سوال کرتے سوال کرتے تین بار پھر فرمایا یا اللہ سخت پکڑ قریش کو فرمایا یہ تین بار پس جب سنی اُن لوگوں نے آواز حضرت کی چلے گئے اُن کے ہنسی اور ڈر گئے بد عا اُن کی سے ۔

پانچویں دعا بخاری اور مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اِنَّ يَهُوْدِيَّةً دَخَلَتْ عَلَيْهَا فَذَكَرَتْ عَذَابَ الْقَبْرِ فَقَالَتْ لَهَا اَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَاَلَتْ عَائِشَةُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَقَالَ نَعَمْ عَذَابُ الْقَبْرِ حَقٌّ قَالَتْ عَائِشَةُ فَمَا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ صَلّٰى صَلٰوةً اِلَّا تَعَوَّذَ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ یعنے تحقیق ایک عورت یہودیہ آئی حضرت عائشہ کے پاس ذکر کیا اُس نے قبر کے عذاب کا پس کہا اُس عورت نے حضرت عائشہ کو پناہ میں رکھے تمکو اللہ عذاب قبر کے سے پس پوچھا حضرت عائشہ نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حال عذاب قبر کا پس فرمایا کہ ہاں عذاب قبر

تو ناچار معنی آیت کے خلاف قول و فعل پیغمبر اور اُن کے اصحاب اور تابعین اور
تبع تابعین اور محدثین اور مفسرین معتبرین نماز مین آمین خفیہ کہنے کے لینے لگ
گئے ہین اور وجہ اس کی یہ ہے کہ اُن کے دلون مین اور اُنکی آنکھون پر تقلید کی پٹی
لگ رہی ہے سلیے کہ اپنے امام کے قول و فعل کے ہوتے ہوئے پیغمبر کے قول و فعل کی کچھ بھی
اصل نہین جانتے ہین اور صاف صاف انکار کر دیتے ہین اور کہتے ہین کہ آیت قطعی
ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلہ مین ظنی پر عمل جائز نہین حالانکہ اپنے
اس قاعدے کے بھی پابند نہین ہین اور بہت سی جگہون مین اس قاعدے کے
خلاف عمل مین لاتے ہین چنانچہ واسطے تصدیق اپنے دعوے کے اب مین چند
مسائل اس قسم کے نقل کرتا ہون دیکھہ لیجیے **پہلا مسئلہ** اللہ تعالے نے
فرمایا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا یعنے تحقیق نماز
ہے اوپر مسلمانون کے لکھی ہوئی وقت مقرر کی ہوئی **ظاہر** اس آیت
سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ پانچون نمازین اپنے اپنے وقت پر پڑہنے چاہیین لیکن
سفر مین بلکہ لوگون کے دفع حرج کے لیے بعض اوقات اپنے گھر مین ہی حضرت نے
جمع کر کے نماز پڑہی ہے اور بیان اسکا مسئلہ بست و نہم مین انشاء اللہ تعالی
آگے آوے گا ۔ اور مزدلفہ مین جمع کر کے پڑہنے کے قائل ہین تو امام اعظم
اور اُنکے مقلد ہی ہین اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ **بخاری** اور **مسلم** اور
ابو داود اور **نسائی** مین روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا
نہین دیکھا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہی ہو کوئی نماز بدون
وقت اپنے کے مگر دو نمازین کہ جمع کی درمیان مغرب اور عشا کے مزدلفہ
مین اور نماز پڑہی فجر کی اسدن قبل وقت اپنے کے ۔ پس اب غور کر کے انصاف
سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو

آپ نماز مغرب اور عشا اور فجر مین کیون پکار کر آمین کہتے ہین کیا آپکے امام پر اس
باب مین کوئی علیحدہ آیت نازل ہوئی ہے جسپر آپ عمل کرتے ہین پنجم
امام اعظم کے مقلد اگر نماز مین آمین پکار کر اس لیے نہین کہتے ہین کہ آیت اُدعُوا
رَبَّکُمْ الخ کہ جس سے تمسک پکڑتے ہین قطعی ہے اور حدیثین آمین پکار کر کہنے کی ظنی
ہین اور قطعی کے مقابلے مین ظنی پر عمل کرنا جائز نہین ہے تو جواب یہ ہے
کہ آیت اُدعُوا رَبَّکُمْ الخ کا یہ مطلب ہرگز نہین کہ آمین پکار کر نہ کہنا چاہیے
بلکہ مطلب اُسکا تو یہ ہے کہ دعا آہستہ مانگنی چاہیے لیکن دعا ہی وہان آہستہ
مانگنی چاہیے جہان پیغمبر نے آہستہ مانگی ہے اور جہان پیغمبر نے پکار کر مانگی ہے
ہے وہان پکار کر ہی مانگنی چاہیے اس لیے کہ فرمایا اللہ تعالے نے لَقَدْ کَانَ
لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ یعنے البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے
بیچ رسول خدا کے پیروی اچھی ۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ
تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ
رَّحِیْمٌ یعنی کہہ کہ اگر ہو تم چاہتے اللہ کو پس پیروی کرو میری چاہے تم کو اللہ
اور بخشے واسطے تمہارے گناہ تمہارے کو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔ اور فرمایا
اللہ تعالی نے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ یعنے جس نے کہا مانا رسول کا
پس اُس نے کہا مانا اللہ تعالی کا ۔ اور کلام اللہ کے مضامین سے واقف حضرت صلعم
اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کوئی نہین اور حضرت خدا تعالی کے حکم کے خلاف ذرہ بھر
برابر بھی کوئی کام نہین کرتے تھے ۔ اور بعض دعاؤن اور نماز مین آمین کا پکار کر کہنا
اگر آیت ادعوا ربکم الخ کے خلاف اور خدا تعالے کی مرضی کے موافق نہ ہوتا تو
اسی وقت وحی نازل ہوتی اور حضرت کو آمین پکار کر کہنے سے منع کیا جاتا غرض کہ
امام اعظم کے مقلد حنفیہ آمین کہنے کی صحیح حدیث الخ ۔ جب مجبور اور عاجز ہو چکے

یہ بات سمجھی جاتی ہے کہ سوائے اُن عورتون کے کہ جن کا ذکر اللہ تعالی نے کیا ہو اور کوئی بھی عورت حرام نہین اور حدیث سے یہ ثابت ہے کہ اپنی بی بی کی پھوپھی بھی اور اپنی بی بی کی خالہ بھی حرام ہے چنانچہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کی اور پھوپھی اوس کی کے اور نہ جمع کیا جاوے درمیان عورت کی اور خالہ اس کی کے۔ اور یہی کے قائل ہین امام اعظم بھی اور ان کے مقلد بھی۔ پس اب غور کرکے انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا۔ اور یہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے۔ اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلے مین ظنی پر عمل جائز نہین اس قاعدے کو کون اٹھا کر لے گیا

تیسرا مسئلہ آیت اُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْۤ اَرْضَعْنَكُمْ وَ اَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ سے جو کہ اوپر مذکور ہوئی **ظاہر** مین یہ سمجھا جاتا ہے کہ صرف رضاعی مان اور دودہ کی بہن ہی حرام ہے سوائے ان کے اور سب حلال ہین اور حدیث مین ہے کہ جو چیز بسبب نسب کے حرام ہے وہی بسبب دودہ پینے ہی حرام ہے چنانچہ مسلم مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ انہون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہے خواہش آپکو بیچ بیٹی چچا اپنے کے کہ حمزہ مین پس تحقیق وہ خوب صورت ہے جوان عورتون قریش کی مین پس فرمایا حضرت نے خصرت علی کو کہ کیا نہین جانتا تو کہ تحقیق حمزہ بھائی میرا ہے دودہ شریک اور تحقیق اللہ تعالے نے حرام کی بسبب دودہ پینے کے وہ چیز کہ حرام کی ہے بسبب نسب کے۔ اور یہی کے قائل ہین امام اعظم بھی اور ان کے مقلد بھی۔ پس اب انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا اور یہ جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے ہوتے ہوئے ظنی پر عمل جائز نہین اس قاعدے کو کون اٹھا کر لے گیا **چوتھا**

کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے ہوتے ہوئے ظنی پر عمل جائز نہین
اس قاعدے کو کون اٹھا کرے گا **دوسرا مسئلہ** اللہ تعالے
نے فرمایا ہے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ
وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ
الّٰتِيْٓ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَآئِكُمْ
وَرَبَآئِبُكُمُ الّٰتِيْ فِيْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَآئِكُمُ الّٰتِيْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ
لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَآئِلُ اَبْنَآئِكُمُ الَّذِيْنَ
مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ ط اِنَّ اللّٰهَ
كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَّالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ
كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ ط
یعنے حرام کی گئین اوپر تمہارے مائین تمہاری اور بیٹیان تمہاری اور بہنین
تمہاری اور پھوپھیان تمہاری اور خالائین تمہاری اور بیٹیان بھائیونکی اور
بیٹیان بہنون کی اور مائین تمہاری جنہون نے دودہ پلایا تم کو اور بہنین تمہاری
دودہ سے اور مائین بی بیان تمہاری کی اور اولاد جورؤن تمہاری کی جو بیچ
گودیون تمہاری کے ہین بی بیون تمہاری سے جو صحبت کی تم نے ساتھہ انکے پس اگر
نہین ہوئے داخل تم ساتھہ انکے پس نہین گناہ اوپر تمہارے اور جورو دین بیٹیون
تمہارے کی جو صلب تمہاری سے ہین اور یہ کہ اکٹھا کرو تم درمیان دو بہنون کے
مگر جو کچھ کہ گذرا تحقیق اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور بیاہی ہوئی عورتون مین سے مگر
جنکے مالک ہوئے ہین داہنے ہاتھہ تمہارے لکھہ دیا اللہ تعالے نے اوپر تمہارے
اور حلال کیا گیا واسطے تمہارے جو کچھ سوائے اس کے ہے یہ کہ طلب کرو تم بدلے
مالون اپنے کے **فائدہ** ان آیتون سے ایک تو **ظاہر** ہین

اس حدیث کو دارقطنی نے **فائدہ** یہ حدیث ضعیف ہے اس لیے کہ کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ اس حدیث کے راویون مین ایک تو ابن لہیعہ ہے اور دوسرا اسعاذ بن محمد انصاری ہے اور یہ دونون راوی ضعیف ہین اور اسیکے قائل ہین امام اعظم ہی اور ان کے مقلد ہی بلکہ امام اعظم کے نزدیک اندہے پر مطلق جمعہ واجب نہین اور حدیثون مین اندہے پر جمعے کے واجب نہونے کا ذکر تک بھی نہین ہے پس تعجب ہے کہ یہان تو ظنی سے بھی استدلال نہ کیا اپنی رائے سے ہی کام چلا دیا اور اندہے پر جمعے کا واجب نہونا بنا لیا پس اب انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا اور پھر جو کہتے ہو کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلے مین ظنی پر عمل جائز نہین یہان تو ظنی کو بھی بالائے طاق رکھدیا اور اپنی ہی رائے کو کلام اللہ سے بھی اور حدیث سے بھی مقدم کیا پھر بتلایے تو یہان آپ کے اس قاعدے کو کون اٹھا کر لے گیا **پانچوان مسئلہ** اللہ تعالے نے فرمایا ہے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ یعنے اے لوگون جو ایمان لائے ہو جب کھڑے ہو تم واسطے نماز کے پس دھوؤن موہون اپنون کو اور ہاتھون اپنونکو کہنیون تک اور مسح کرو سرون اپنون کو اور پاؤن اپنون کو ٹخنون تک **ظاہر** اس آیت سے تو یہی سمجھا جاتا ہے کہ پانچون نمازون کے واسطے نیا وضو کرنا چاہیے اور حضرت نے ایک وضو سے پانچون نمازون کو بھی پڑھا ہے چنانچہ **مسلم** مین روایت ہے بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑھین کئی نمازین دن فتح مکہ کے ساتھ ایک وضو کر اور مسح کیا اوپر موزون کے پس کہا اسکو حضرت عمر کہ حضرت

مسئلہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ یعنے اے لوگو جو ایمان لائے جس وقت کہ پکارا جاوے واسطے نماز کے دن جمعے کے پس شتابی کرو طرف یاد خدا کی اور چھوڑ دو سودا کرنا ظاہر اس آیت سے یہی سمجھا جاتا ہے کہ ہر شخص پر جمعہ واجب ہی لیکن حدیثون مین ہے کہ جمعہ غلام اور لڑکے اور عورت اور بیمار اور مسافر پر واجب نہین اور حدیثین اس مضمون کے یہ ہین۔

پہلی حدیث روایت ہی طارق بن شہاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمعہ حق ہے واجب ہی ہر مسلمان پر جماعت مین مگر چار پر غلام پر اگر کسی ملک مین ہو) اور عورت پر اور لڑکے پر اور بیمار پر روایت کیا اسحدیث کو ابو داؤد نے اور کہا نہین سنا طارق نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو حاکم نے روایت سے طارق مذکور کی اس نے نقل کی ابو موسیٰ سے فائدہ اسکے اختتام شرح بلوغ المرام مین لکھا ہے کہ کہا مصنف یعنی ابن حجر نے تلخیص مین کہ صحیح کیا اس حدیث کو بہتون نے اور روایت کیا اسکو شرح سنہ مین ساتھہ دوسرے لفظ کے ایک شخص قوم نبی وائل کی سے اور نہین نام لیا گیا اُس شخص کا اور مراد مصنف یعنی ابن حجر کی یہ ہے کہ حدیث ساتھہ اسوجہ کے موصول ہوئی اور عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ کہا نووی نے خلاصہ مین کہ یہ حدیث اوپر شرط بخاری اور مسلم کے ہے اور یہ حدیث حجت ہے

دوسری حدیث روایت ہی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان رکھتا ہے ساتھہ اللہ کے اور دن آخرت کے پس فرض ہے اسپر نماز جمعہ کی دن جمعے کی مگر مریض یا مسافر یا عورت یا لڑکے (نابالغ) یا غلام پر (فرض نہین) پس جو کوئی بے پروا ہو نماز جمعے سے ساتھہ کھیلنے کے یا سوداگری کے بے پروا ہی کرتا ہے اللہ اسسے اور اللہ بے پروا ہے تعریف کیا گیا۔ روایت کیا

حدیث صحیح مرفوع کو ترک کر دیتے ہین اور کہین حدیث صحیح مرفوع کے مقابلے مین آیت قرآن پڑھ دیتے ہین اور کہتے ہین کہ قرآن کی آیت کے ہوتے ہوئے حدیث پر چلنا جائز نہین ایسے لوگون کے حق مین مولوی محمد حسین صاحب محدث لاہوری نے سچ فرمایا ہے کہ سچی حنفی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو صحیح جانکر قدح او خرچ سے سالم جانکر اُس کے مقابلے مین قرآن کی آیت پڑھتے ہین بیشک یہی اعتقاد رکھتے ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے معنے نہین سمجھے ورنہ حدیث کے مقابلے مین کبھی قرآن نہ پڑھین بلکہ دونون کو باہم موافق کرین لیکن چونکہ یہ بات صاف صاف عوام مین نہین کہہ سکتے ہین اس لیے وہ ایک ٹٹی کی آڑ مین شکار کھیلتے ہین۔ اور اس بُرے اعتقاد کو اس قاعدے کے ضمن مین ظاہر کرتے ہین کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے مقابلے مین ظنی پر عمل جائز نہین ہے مگر چون کہ وہ اس قاعدے کے پابند نہین رہتے اور جہان اس قاعدے پر چلنے سے مذہب امام کی پیروی چھوٹتی ہے وہان اس قاعدے کو بالائے طاق رکھہ دیتے ہین اور بمقابلہ آیت قطعی کے حدیث ظنی بلکہ قول صحابی بلکہ رائے فقیہ سے تمسک کرتے ہین۔ تو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قاعدہ ان کا محض انکا عمل بالحدیث کے لیے آڑ ہے اور درحقیقت یہ قول امام کو حدیث پر مقدم سمجھتے ہین اور اُنکو فہم کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فہم سے اچھا جانتے ہین اب مین واسطے تصدیق اپنے دعوے کے ایک مثال جس سے یہ ثابت ہو کہ قاعدہ اُن کا محض انکار کی آڑ ہے اور حقیقت مین وہ اس کے پابند نہین ذکر کرتا ہون مسئلہ جمعہ قرآن مین یون ناطق ہے اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَۃِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰہِ وَذَرُوا الْبَیْعَ یعنے اے لوگو جو ایمان لائے ہو جسوقت کہ پکارا جاوے واسطے نماز کے دن جمعہ کے پس شتابی

عمر نے تحقیق کی آپنے تج کے دن ایک چیز کہ نہ تہے کرتے اس کو بس فرمایا قصداً
کیا مین نے اسکو اے عمر - اور حضرت کے بعض اصحاب کا یہ دستور تہا کہ جب تک وضو نہ
ٹوٹتا تب تک نیا وضو نہ کرتے چنانچہ **دارمی** مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہا کہ تہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تہے واسطے ہر نماز کے اور تہا ایک
ہم مین سے کہ کفایت کرتا اسکو ایک وضو جب تک کہ نہ ٹوٹتا **فائدہ** کہا شوکانی نے
نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو جماعت نے مگر مسلم نے انتہے ہر
نماز کے لیے نیا وضو کرنا پہلے حضرت پر فرض تہا پہر منسوخ ہوا چنانچہ حدیث اس مضمون
کی بلاغ المبین مین ایک وضو سے کئی نمازین پڑہنے کے بیان مین ہم نے نقل کردی
ہے - لیکن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم غریمت جانکر ہر نماز کے لیے نیا وضو کر لیا کرتے تہے
اور مذہب امام اعظم کا ہی یہی ہے کہ جبتک وضو ٹوٹے نہین تب تک نماز پڑہنی اس سے جائز ہے
اب انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا - اور یہہ جو کہتے ہو
کہ آیت قطعی ہوتی ہے اور حدیث ظنی اور قطعی کے ہوتے ہوئے ظنی پر عمل جائز نہین اس
قاعدے کو کون اٹہا کر لے گیا - غرضکہ حنفیہ نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو بالکل الٹ
پلٹ کردیا ہے اور صحیح صحیح حدیثون کو اکثر مسائل مین بالکل ترک کردیا ہے میرے خیال مین
یہی مطابق ہے مولوی محمد حسین صاحب محدث لاہوری کے کہ جن کی عبارت قریب آئی
ہے حنفیہ کا بیشک یہی اعتقاد ہے کہ مسائل دین جیسے کہ ہمارے امام نے سمجہے ہین ویسے
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی نہین سمجہے تہے لیکن چونکہ یہ بات صاف صاف عوام مین نہین
کہہ سکتے ہین اس لیے اپنے امام کی بات کو پیغمبر کی حدیث پر فوق دینے کی نیت سے خلاف
اصول مقررہ محدثین بمقابلہ احادیث صحیحہ کے احادیث غیر صحیحہ لے آتے ہین اور اگر بڑا
زور مارتے ہین تو بمقابلہ حدیث متفق علیہ کے غیر متفق علیہ پیش کردیتے ہین اور
کہین بمقابلہ حدیث صحیح مرفوع کے کسی صحابی کے قول باطل سے حجت پکڑ کر

مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَازَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۚ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ۔ یعنے اے
لوگو جو ایمان لائے ہو فرمانبرداری کرو اللہ کی اور کہا مانو رسول کا اور جو اختیار
والے ہین تم مین سے پس اگر جھگڑو تم بیچ کسی چیز کے پس پھیرو اس کو طرف
اللہ کی اور رسول کی اگر ہو تم ایمان لاتے ساتھہ اللہ کے اور دن پچھلے کے یہ
بہتر ہے اور اچھا ہے جزا مین ۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ
اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ یعنے البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے بیچ رسول خدا کے
پیروی اچھی ۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے مَنْ يُطِعِ الرَّسُولَ فَقَدْ
أَطَاعَ اللَّهَ یعنے جس نے کہا مانا رسول کا پس اس نے کہا مانا اللہ کا ۔ اور فرمایا
اللہ تعالے نے قُلْ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ یعنے
کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی تو میری راہ چلو کہ اللہ تم کو چاہے ۔ اور فرمایا
اللہ تعالی نے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا
أَنْ يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ
ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا یعنے اور نہین لائق ہے واسطے کسی مرد مسلمان کے اور نہ عورت
مسلمان کے جبوقت کہ مقرر کرے خدا اور رسول اُسکا کوئی کام یہ کہ ہو واسطے اون
کے اختیار کام اپنے سے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی اور رسول اس کے کی پس
تحقیق گمراہ ہوا گمراہی ظاہر ۔ اور فرمایا اللہ تعالے نے أَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ شَرَعُوا
لَهُمْ مِنَ الدِّينِ مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ
وَإِنَّ الظَّالِمِينَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ یعنے کیا انکے شریک ہین کہ انہون نے راہ
ڈالی ہے اُنکے واسطے دین کی جسکا حکم دیا نہین اللہ تعالے نے اور اگر نہ ہوتی بات فیصلے
کی تو فیصلہ کر دیا جاتا اُن مین اور بیشک ناانصافون کے واسطے عذاب دردناک ہے

کروطرف [illegible] یہ ہے کہ ہمین کہ جمعے کے
واسطے بادشاہ یا شہر یا بازار ہونے کی کچھ شرط نہین ہے - پھر حنفیہ اس آیت کو نہین
مانتے اور اسکو بمقابلہ ایک قول صحابی کے (کہ وہ بھی صحیح نہین ضعیف ہے) بلکہ بقول
ایک عالم مذہب حنفی کے کہ جسکا قول بالاتفاق حجت نہین ترک کر رہے ہین اور کہتے ہین کہ جہان
شہر نہین حاکم امیر نہین بازار و کوچہ نہین وہان جمعہ صحیح نہین - اب غور کرکے
انصاف سے کہنا چاہیے کہ یہان قرآن پر سے عمل کہان چلا گیا - اور اس قاعدے
کو کون اٹھائے گیا اس سے معلوم ہوا کہ یہ پابندی قاعدے کی نہین بلکہ پابند تقلید
اپنے امام کے ہین پس اگر اس کی مخالفت قرآن کے اخذ کرنے مین دیکھتے ہین
تو اس کو ماتھہ مارتے ہین اور اگر وہ تقلید حدیث پر عمل کرنے سے قائم رہتی ہے
تو اسکی طرف دوڑتے ہین انتہے - سبحان اللہ ایسے بدعقیدہ لوگ بھی پیغمبر سے محبت
اور اُن کی حدیث پر چلنے کا دعوے کرتے ہین اور اپنے آپ کو سنت جماعت امت
محمدی کہلاتے ہین ان لوگون کو نو پیغمبر سے کچھ بھی محبت نہین بلکہ ایسے لوگ تو پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کے صاف صاف دشمن ہین اور اپنے آپ کو سنت جماعت امت محمدی
کہلانیکا انکا زبانی جھوٹا دعوے ہے - کیونکہ اگر انکو پیغمبر سے محبت ہوتی تو پیغمبر کی حدیث کو
اپنے امام کے قول کے خلاف ہونیکی جہتہ سے کبھی ترک نہ کرتے اور خدا تعالی اور اسکے پیغمبر کی
حکم کے برعکس کبھی نہ چلتے اسلیے کہ اللہ تعالے نے فرمایا ہے فَلَا وَرَبِّكَ لَا
يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا
مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنے کہہ سو قسم ہے تیرے رب کی ان کو ایمان
نہ ہوگا جب تک کہ تجھی کو منصف نہ جانین اسمین جو جھگڑا اٹھے آپس مین پھر نہ پاوین
اپنے جیون مین کبھی تیرے فیصلہ سے اور قبول رکھین مانکر - اور فرمایا اللہ تعالے نے
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ

ہو چکی ہے اور سب امتیوں کا یہ قول گذر چکا ہے کہ جب حدیث صحیح ہو تو وہی ہمارا مذہب ہے اور حدیث کے سامنے کسیکا بھی قیاس اور عذر نہیں چل سکتا ہے۔ بجز اس کے کہ اللہ اور اوس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو مان لے اور اسپر عمل کرے انتہے

مسئلہ سیزدہم

ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاِنْ کَانَتِ الْعَصْرُ اَوِ الْمَغْرِبُ اَوِ الْفَجْرُ خَرَجَ وَاِنْ اَخَذَ الْمُؤَذِّنُ فِیْهَا لِکَرَاهِیَةِ الْفَعْلِ بَعْدَهَا یعنے اگر ہو نماز عصر یا مغرب یا فجر نکلے یعنے مسجد سے اگرچہ شروع ہو مؤذن تکبیر مین واسطے مکروہ ہونے نفلون کے پیچھے ان کے یعنے ان نمازون کے **فائدہ** یہ عبارت دلیل ہے حنفیہ کی اسبات پر کہ اگر کوئی شخص صبح یا عصر کے فرض پڑھ چکا ہو تو وہ اگر اس مسجد مین چلا جاوے جہان صبح یا عصر کی نماز کی تکبیر باجماعت ہو رہی ہو تو اُس کو امام اعظم کے نزدیک جماعت مین شامل ہونا نچاہیے سو اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے۔ امام اعظم نے اسحدیث کا جو کہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی مین روایت ہے یزید بن اسود رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا اُس نے شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَجَّتَهٗ فَصَلَّیْتُ مَعَهٗ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فِیْ مَسْجِدِ الْخَیْفِ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَهٗ وَانْحَرَفَ فَاِذَا هُوَ بِرَجُلَیْنِ فِیْ اٰخِرِ الْقَوْمِ لَمْ یُصَلِّیَا مَعَهٗ قَالَ عَلَیَّ بِهِمَا فَجِیْءَ بِهِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُهُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَکُمَا اَنْ تُصَلِّیَا مَعَنَا فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا کُنَّا قَدْ صَلَّیْنَا فِیْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّیْتُمَا فِیْ رِحَالِکُمَا ثُمَّ اَتَیْتُمْ مَسْجِدَ جَمَاعَةٍ فَصَلِّیَا مَعَهُمْ فَاِنَّهَا لَکُمَا نَافِلَةٌ یعنے حاضر

تنبیہ اس تصریح دلیل مین اس بات پر کہ جو لوگ اللہ تعالی اور اُس کے پیغمبر کے حکم سے خلاف
اپنے اماموں کی راہ نکالی ہوئی پر عمل کرتے ہین وہ لوگ ہرگز مسلمان نہین ہین شرک
کی راہ چلنے والے بے انصاف اور ظالم اور گمراہ ہین اگر اللہ تعالے نے قیامت کا دن فیصلے
کے واسطے نہ ٹھہرا دیا ہوتا تو ابہی انکا فیصلہ ہوکر اُنپر عذاب دردناک ہونے لگتا مگر قیامت کو
ہوگا لیکن امام اعظم وغیرہ اماموں کا اس مین کچھ بھی قصور نہین وہ بری ہین اسلیے کہ اُنھون
نے جو مسائل دین مین اجتہاد اور استنباط کیا ہے تو اپنے آپ کو صاحب مذہب کہلانے
اور لوگون کے مقتدا بننے کے لیے نہین کیا۔ ان بزرگان دین کی نیت ایسی گندگیون سے
بالکل پاک اور اُنکے دل ایسے خطرات سے بالکل صاف تھی انکو سوای اپنے ذاتی فائدے کے اور کوئی
غرض نہ تہی اسیواسطے اپنی تقلید سے لوگون کو منع کرتے رہتے اور جہان تک اُن سے ہوسکتا
لوگون کے نفع کے واسطے احادیث نبوی یا اقوال صحابہ سے مسائل کو استخراج کرتے اور لوگون
کی ضرورت اور حاجت کو رفع کرتے اور صاف صاف کہدیا کرتے کہ اگر کوئی ہمی قول ہمارا قرآن
اور حدیث کے خلاف پاؤ تو ہمی ہرگز نہ مانو اور اُسپر عمل کرنا حرام سمجھو امام شعرانی میزان
شعرانی مین فرماتے ہین حفاظ حدیث نے شہرون اور سرحدون کیطرف سفر کرکر جسوقت حدیثون
کو جمع کر لیا تہا اسوقت امام ابو حنیفہ اگر زندہ ہوتے اور اُن حدیثون کو پاتے تو لے لیتے اور تمام
مسائل کو جو کہ اپنی رائے اور قیاس سے انہون نے کہے تہے ترک کر دیتے جیسکیہ اور اماموں
نے بسبب جمع ہوجانے حدیثون کے اپنے وقت مین بہ نسبت امام ابو حنیفہ کے بہت ہی کم قیاس کیا ہے ہمی طرح
سے اُنکی مذہب مین بھی قیاس کم ہوتا اور یہہ بھی احتمال ہے کہ جس نے امام ابو حنیفہ کیطرف نص پر قیاس
مقدم کرنیکو نسبت کیا ہی اُس نے یہ امر آپکے مقلدون کی کلام مین پایا ہے جو امام کے قول پر عمل کرنیکو
لازم سمجھتے ہین اور حدیث کو جو بعد فوت ہونے امام کے صحیح معلوم ہوئی چہوڑ دیتے ہین ولیکن امام معذور
ہے اور یہہ لوگ معذور نہین اور اُن کا یہ کہنا کہ ہمارے امام نے یہ حدیث نہین لی کچھ سند نہین ہو
سکتا اسلیے کہ امام کو تو حدیث نہین پہونچی یا اُنکے نزدیک صحیح نہین ہوئی لیکن انکو تو پہونچگئی اور صحیح

الجهل والفاسق لانه لا يهتم بامر دينه
يتوقى النجاسة يعنے اور مکروہ ہے امامت غلام کی اس لیے کہ وہ فراغت
علم سیکھنے کی نہیں پاتا اور امامت جنگلی کی اس لیے کہ اون مین جہل غالب
ہے اور فاسق کے اس لیے کہ دین کے امر مین اہتمام نہین کرتا اور اندھی کی اس لیے
کہ وہ نجاست کو نگاہ نہین رکھتا **فائدہ** یہ عبارت دلیل ہے اس بات پر کہ اندھی کر
پیچھے نماز پڑھنی مکروہ ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو **امام اعظم**
نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا جو کہ ابوداؤد مین روایت ہے
انس رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اسْتَخْلَفَ ابْنَ اُمِّ مَکْتُوْمٍ
یَؤُمُّ النَّاسَ وَھُوَ اَعْمٰی یعنے خلیفہ کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن
ام مکتوم کو کہ امامت کرے لوگون کی اور وہ تھے وہ اندھے **فائدہ** کہا منتقی مین
کہ روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور احمد نے اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار
مین کہ روایت کیا اس حدیث کو بھی ابن حبان نے اپنی صحیح مین اور ابویعلی۔ اور طبرانی نے
حضرت عائشہ سے اور روایت کیا اسکو طبرانی نے ساتھ اسناد حسن کے ابن عباس سے

پانزدہ

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کے تین حدیثون کے یہ ہے جو کہ **ہدایہ**
اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی
عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَیَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ
وَیَقُوْلُ الْمُؤْتَمُّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَلَا یَقُوْلُھَا الْاِمَامُ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ
یعنے اور کہے نماز مین سمع اللہ لمن حمدہ اور کہے مقتدی ربنا لک الحمد اور نہ کہے امام ربنا
لک الحمد نزدیک امام اعظم کے سو **امام اعظم** نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے
ان تین حدیثون کا پہلی حدیث بخاری کی اور مسلم مین روایت ہے عبداللہ بن عمر

ہوا مین ساتھہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ حجر انکے کے (یعنے حجۃ الوداع مین) پس
نماز پڑہی مین نے ساتھہ اُن کے نماز صبح کی مسجد خیف مین پس جب پڑہ چکے نماز
اپنی اور پہرے نماز سے پس ناگہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہا دو شخصون کو بیٹہے
ہوئے آخر قوم مین کہ نماز نہ پڑہی تہی اُنہون نے ساتھہ حضرت کے فرمایا کہ لے آؤ اُن دونو
کو میرے پاس پس لائے گئے وہ دونون کہ کانپتا تہا گوشت مونڈہون اُنکی کا (یعنے حضرت
کی ہیبت سے) پس فرمایا کس چیز نے باز رکہا تمکو نماز پڑہنے سے ہمارے ساتھہ پس کہا اُنہون نے
یا رسول اللہ تحقیق ہمنے نماز پڑہ چکے بیچ مکانون اپنے کے فرمایا پس نہ کرو تم ایسا جبوقت
کہ پڑہ چکو تم نماز اپنی مکانون مین پہر آؤ تم مسجد مین کہ اس مین جماعت ہوتی ہو پس
نماز پڑہو ساتھہ نمازیون کے پس تحقیق یہ نماز تمہارے لیے نفل ہو **فائدہ**
کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہو اور اس باب مین محجن اور یزید بن عامر سے بہی
روایتین آئی ہین اور اہل علم مین سے بہت لوگون کا یہی قول ہو اور ساتھہ اسی
کے قائل ہین سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق انتہی اور امام اعظم جو قائل اس
کے نہین ہین سو دلیل اُنکی حنفیہ یہ پیش کرتے ہین جو کہ موطا امام مالک مین بسند ایت ہی نافع
سے کہا اُسنے کہ تحقیق عبداللہ بن عمر تھے کہتے کہ جس نے نماز پڑہی مغرب کی یا صبح کی پہر پایا
اندونون کو ساتھہ امام کے پہر نہ پڑہے ان دونو کو سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ قوف ہے
ابن عمر کا اور روایت موقوف لائق حجت پکڑنیکے نہین ہوتی اور بیان اسکا مسلہ چہارم مین گذرا

مسئلہ چہارد

اور یہ مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث کے یہ ہے جو کہ **ہدایہ شرح**
وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار
اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے وَيُكْرَهُ
تَقْدِيمُ الْعَبْدِ لِأَنَّهُ لَا يَتَفَرَّغُ لِلتَّعَلُّمِ وَالْأَعْرَابِيِّ لِأَنَّ الْغَالِبَ فِيهِمْ

یَسْجُدُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَأْسَہٗ ثُمَّ یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی الصَّلٰوۃِ کُلِّھَا
حَتّٰی یَقْضِیَھَا وَ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ مِنَ الثِّنْتَیْنِ بَعْدَ الْجُلُوْسِ یعنے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے تھے نماز کیطرف تکبیر کہتے کھڑے ہونے کے
وقت پھر تکبیر کہتے رکوع کرنے کیوقت پھر کہتے سن لیا اللہ نے جس نے تعریف کی اُس
کی جب بلند کرتے اپنی پیٹھ کی ہڈی کو رکوع سے پھر کہتے کھڑے ہوکے اے رب
ہماری تجھی کو ہے تعریف پھر تکبیر کہتے جب جھکتے سجدے کو پھر تکبیر کہتے جب
اُٹھاتے سر اپنا پھر تکبیر کہتے جب سجدہ کرتے پھر تکبیر کہتے جب اُٹھاتے سر اپنا پھر
کرتے اسیطرح کل نماز مین ادا کرنے تک اوسکی اور تکبیر کہتے جبدم کھڑے ہوتے دو رکعتون
سے بیٹھنے کے بعد **فائدہ** کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ امام شافعی
اور امام مالک اور عطا اور ابوداؤد اور ابوبردہ اور محمد بن سیرین اور اسحق اور
داؤد نے دلیل پکڑی ہے ساتھہ اسحدیث کے اس بات پر کہ خواہ امام ہو خواہ مقتدی
ہو خواہ اکیلا ہو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ بھی اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ بھی کہے امام اور
مقتدی اور اکیلے مین کچھ فرق نہین۔ اور کہا امام یحیی اور ثوری اور اوزاعی اور روایت
کی گئی ہے مالک سے کہ امام اور اکیلا تو سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ دونون کو
کرا کٹھا کہین اور مقتدی فقط رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ہی کہے۔ اور کہا امام ابو یوسف اور محمد نے کہ امام
بھی اور اکیلا بھی سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اکٹھا کہین لیکن مقتدی
فقط سمع اللہ لمن حمدہ ہی کہے۔ اور کہا ہادی اور قاسم اور سالم ابو حنیفہ زفر کہ امام اور
اکیلا فقط سمع اللہ لمن حمدہ ہی کہین اور مقتدی فقط ربنا لک الحمد ہی کہے اور حکایت
کیا ہے اسکو ابن منذر نے ابن مسعود اور ابن سیرین اور شعبی اور امام مالک اور امام احمد
سے کہا امام یحیی نے کہ مین بھی قائل اسی کا ہون انتہی اور یہی مروی ہے ناصر سے تمام ہوئی عبارت نیل الاوطار کی

مسایل شانزدہم

رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَھُمَا کَذٰلِکَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَکَانَ لَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی السُّجُوْدِ یعنے تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تھے اوٹھاتے ہاتھ اپنے برابر مونڈھون کے جبکہ شروع کرتے نماز اور جبوقت تکبیر کہتے واسطے رکوع کے اور جبوقت اُٹھاتے سر اپنا رکوع سے اُٹھاتے دونون ہاتھ اسیطرح سے اور کہتے سنا اللہ نے واسطے اوس کے کہ حمد کی اوسکی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہے حمد اور تھے حضرت نہین کرتے تھے یہ ہیچ سجدون کے **دوسری** حدیث **مسلم** مین روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ ظَھْرَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْءَ الْاَرْضِ وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ یعنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جبوقت کہ اوٹھاتے پیٹھ اپنے رکوع سے فرماتے سنا اللہ نے واسطے اوس کے کہ تعریف کی اوسکی یا الٰہی اے رب ہمارے واسطے تیرے ہے تعریف آسمانون بھر اور زمینون بھر اور بقدر بھرنے اُس چیز کے کہ چاہے تو بعد اس کے **تیسری** حدیث **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَقُوْمُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْکَعُ ثُمَّ یَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ حِیْنَ یَرْفَعُ صُلْبَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ ثُمَّ یَقُوْلُ وَھُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَھْوِیْ سَاجِدًا ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ ثُمَّ یُکَبِّرُ حِیْنَ

کی ہماری ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کھڑی ہو مین درمیان عورتون کے **فائدہ** کہا شوکانی نے شرح درر البہیہ مین یہ حدیث مسند شافعی اور مسند عبد الرزاق اور دار قطنی مین بھی ہے اور عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے کہ ابو نور اور مزنی اور محمد بن جریر طبری کا بھی مذہب ہے کہ جائز ہے امامت عورتون کی چوتھی حدیث روایت کی بیہقی نے ساتھ سند اپنی کے حضرت عائشہ سے کہ کہا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا خَیْرَ فِیْ جَمَاعَۃِ النِّسَآءِ اِلَّا فِیْ صَلٰوۃٍ اَوْ جَنَازَۃٍ یعنے بہتری نہین ہے عورتون کی جماعت مین یعنے عورتون کا اکٹھا ہونا اچھا نہین ہے اگر بیچ نماز کے (یعنے نماز پنج وقتی کے لیے انکا اکٹھا ہونا) یا جنازے کے لیے (ان کا اکٹھا ہونا منع نہین ہے)

مسئلہ ہفتدہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف تین حدیثون کے یہ ہے جو لہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار۔ اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِاِبْہَامَیْہِ شَحْمَۃَ اُذُنَیْہِ وَالْمَرْأَۃُ اَلَّا تَرْفَعُ یَدَیْہَا حِذَآءَ مَنْکِبَیْہَا یعنے (اور مرد) اٹھائے دونون ہاتھ اپنے یہانتک کہ لگاوے دونون انگوٹھون کو دونون کانون کی لو کے ساتھ اور عورت اٹھاوے ہاتھون کو دونون سونڈھون تک اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ان تین حدیثون کا پہلی حدیث بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ وَاِذَا کَبَّرَ لِلرُّکُوْعِ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ رَفَعَہُمَا کَذٰلِکَ وَقَالَ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ وَکَانَ لَا یَفْعَلُ ذٰلِکَ فِی السُّجُوْدِ

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی چار حدیثون کے یہ ہی جو کہ **درّ المختار** اور **ہدایہ** اور **شرح وقایہ** اور **کنز الدقائق** اور **ردّ المحتار** **شرح درّ المختار** اور **فتاوے عالمگیری** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے **ویکرہ تحریما جماعۃ النساء ولو فی التراویح** یعنے اور مکروہ تحریمی ہے جماعت صرف عورتون کی اگرچہ نماز تراویح کی جماعت ہو۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثون کا **پہلی حدیث ابوداؤد** مین روایت ہے ام ورقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یزورہا فی بیتہا وجعل لہا مؤذنا یؤذن لہا وامرہا ان تؤم اہل دارہا یعنے اور تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم زیارت کرتے اُس کی اُسکے گھر مین اور مقرر کیا واسطے اوسکے مؤذن کہ اذان دے اُسکے لیے اور حکم کیا اوس سے کہ امامت کرے اپنے گھر والیون کی **فائدہ** کہا ابوداؤد نے کہا عبدالرحمن نے پس دیکھا مین نے موذن ام ورقہ کا شیخ بوڑھا اور کہا ابن حجر نے **بلوغ المرام** مین اور صحیح کہا اسحدیث کو ابن خزیمہ نے اور کہا ابن ہمام نے **فتح القدیر** مین کہ کہا سروجی نے کہ اسحدیث کو راویون مین ولید بن جمیع اور عبدالرحمن بن خلاد انصاری جو ہین ابن قطان نے کہا ہے کہ حال اُنکا مجھکو معلوم نہین اور ذکر کیا ہے اُنکا ابن حبان نے ثقات مین سے اسیطرح لکھا ہے **عینی شرح ہدایہ** مین دوسری حدیث **عبدالرزاق** اور دارقطنی اور بیہقی اور ابن ابی شیبہ اور حاکم نے روایت کی ہے حضرت عائشہ سے انہا امت النساء فقامت وسطہن یعنے تحقیق انہون نے امت کی عورتون کی اور کھڑی ہوئین درمیان صف کے تیسری حدیث روایت کی ابن ابی شیبہ نے کہ حدیث کی ہمکو سفیان بن عیینہ نے عمار ذہبی سے انہون روایت کی ایک عورت اپنی قوم کی سے کہ نام اُسکا جمیرہ تھا کہ کہا اوس نے نفتنا ام سلمۃ قائمۃ وسطہن یعنے امامت

مَنْسُوْرَكَاعَلٰى شِقِّهِ الْاَيْسَرِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالُوْا صَدَقْتَ هٰكَذَا كَانَ يُصَلِّيْ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا
حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ یعنے کہا سچ دس شخصون کے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے کہ مین خوب
جانتا ہون تمسے نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کو کہا صحابیون نے پس بیان کرو کہا ابی حمید
نے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ کھڑے ہوتے طرف نماز کی اٹھاتے دونون
ہاتھہ اپنے یہان تک کہ برابر کرتے اُن کو مونڈھون اپنے کے پھر تکبیر کہتے پھر
قرآن پڑھتے پھر تکبیر کہتے اور اُٹھاتے دونون ہاتھہ اپنے یہانتک کہ برابر کرتے اُن
دونون کو مونڈھون اپنے کے پھر رکوع کرتے اور رکھتے دونون ہتھیلیان اپنی اپنے
گھٹنون پر پھر سیدھے کرتے پیٹھہ پس نہ جھکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے یعنے پیٹھہ
اور سر ہموار رکھتے اور پھر اوٹھاتے سر اپنا پس کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پھر
اُٹھاتے دونون ہاتھہ اپنے یہانتک کہ برابر کرتے اُنکو دونون مونڈھون اپنے کے
درحالیکہ سیدھے کھڑے ہوتے پھر کہتے اَللّٰهُ اَكْبَرُ پھر جھکتے طرف زمین کی سجدہ
کے لیے پس دور رکھتے دونون ہاتھہ اپنے دونون پہلوؤن اپنے سے اور موڑتے
اُنگلیان پاؤن اپنے کی یعنے اس طرح کہ اُنگلیان حضرت کی قبلہ کیطرف ہوتین پھر
اُٹھاتے سر اپنا سجدے سے اور موڑتے بایان پاؤن اپنا یعنے بچھاتے پس
بیٹھتے اُسپر پھر آرام کرتے یہانتک کہ آجاتی ہر ہڈی طرف ٹھکانے اپنے کی پھر
سجدہ کرتے پھر کہتے اللہ اکبر اور اُٹھتے اور موڑتے بایان پاؤن اپنا پھر بیٹھتے اُس
پر یعنے جلسہ استراحت کیلیے پھر آرام کرتے یہانتک کہ آجاتی ہر ہڈی ٹھکانے اپنے
پر پھر کھڑے ہوتے پھر کرتے دوسری رکعت مین مانند اسکی پھر جسوقت کہ کھڑے ہوتے
دو رکعت پڑھکر یعنے بعد تشہد کے اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے اور اُٹھاتے دونون
ہاتھہ اپنے مونڈھون تک جیسے کہ تکبیر کہی تھی نزدیک شروع کرنے نماز کے پھر کرتے اسی
طرح بیچ باقی نماز اپنی کے یہانتک کہ جب ہوتا وہ سجدہ کہ پیچھے اسکے ہے سلام نکالتے

یعنے تحقیق رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم تے اٹھاتے ہاتھہ اپنے برابر مونڈھون کے جبکہ
شروع کرتے نماز اور جسوقت تکبیر کہتے واسطے رکوع کے اور جسوقت اٹھاتے سر اپنا
رکوع سے اٹھاتے دونون ہاتھہ اسیطرح اور کہتے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ
الْحَمْدُ یعنے سنا اللہ نے واسطے اوس کے کہ حمد کی اسکی یعنے قبول کی تعریف اسکی اے
رب ہمارے واسطے تیرے ہے حمد اور تجھے حضرت نہین کرتے تجھے یہ بیچ سجدون کے
دوسری حدیث ابوداؤد اور دارمی مین اور ترمذی اور
ابن ماجہ مین روایت ہے ابی حمید ساعدی رضی اللہ تعالی عنہ سے قَالَ فِیْ
عَشَرَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا فَاعْرِضْ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یُکَبِّرُ ثُمَّ
یَقْرَاُ ثُمَّ یُکَبِّرُ وَیَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا مَنْکِبَیْہِ ثُمَّ یَرْکَعُ
وَیَضَعُ رَاحَتَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ ثُمَّ یَعْتَدِلُ فَلَا یُصَبِّیْ رَاْسَہٗ وَلَا یُقْنِعُ
ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ فَیَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط ثُمَّ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ
بِہِمَا مَنْکِبَیْہِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ثُمَّ یَھْوِیْ اِلَی الْاَرْضِ سَاجِدًا
فَیُجَافِیْ یَدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ وَیَفْتَحُ اَصَابِعَ رِجْلَیْہِ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ وَیَثْنِیْ رِجْلَہُ
الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْھَا ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ فِیْ مَوْضِعِہٖ مُعْتَدِلًا ثُمَّ
یَسْجُدُ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَیَرْفَعُ وَیَثْنِیْ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی فَیَقْعُدُ عَلَیْھَا
ثُمَّ یَعْتَدِلُ حَتّٰی یَرْجِعَ کُلُّ عَظْمٍ اِلٰی مَوْضِعِہٖ ثُمَّ یَنْھَضُ ثُمَّ یَصْنَعُ فِی الرَّکْعَۃِ
الثَّانِیَۃِ مِثْلَ ذٰلِکَ ثُمَّ اِذَا قَامَ مِنَ الرَّکْعَتَیْنِ کَبَّرَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ
بِہِمَا مَنْکِبَیْہِ کَمَا کَبَّرَ عِنْدَ اِفْتِتَاحِ الصَّلٰوۃِ ثُمَّ یَصْنَعُ ذٰلِکَ فِیْ بَقِیَّۃِ صَلَاتِہٖ
حَتّٰی اِذَا کَانَتِ السَّجْدَۃُ الَّتِیْ فِیْھَا التَّسْلِیْمُ اَخَّرَ رِجْلَہُ الْیُسْرٰی وَقَعَدَ

صف مین اکیلا کھڑے ہونے کے بیان مین

اپنے پر **فائدہ** لکھا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اس سنت مین (یعنے مونڈہون تک اور کانون تک ہاتھہ اٹھانے مین) مرد اور عورتین شریک ہین (یعنے خواہ مرد مونڈہون تک اٹھاوے خواہ کانون تک اسی طرح سے عورتین خواہ مونڈہون تک اٹھاوین خواہ کانون تک) مرد اور عورتون مین فرق ہونا کسی روایت مین نہین آیا۔ اور یہ جو حنفیہ کہتے ہین کہ مرد کانون تک اٹھاوین اور عورتین مونڈہون تک اٹھاوین اونکا مونڈہون تک اٹھانا الخ ستر مین داخل ہے یہ بی دلیل ہے

مسئلہ ہژدہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی یہ ہے جو کہ رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَقَدْ مَنَا كَرَاهَةَ الْقِيَامِ فِي صَفٍّ خَلْفَ صَفٍّ فِيهِ فُرْجَةٌ النَّهْيِ وَكَذَا الْقِيَامُ مُنْفَرِدًا وَإِنْ لَمْ يَجِدْ فُرْجَةً بَلْ يَجْذِبُ وَاحِدًا مِنَ الصَّفِّ ذَكَرَهُ ابْنُ الْكَمَالِ لَكِنْ قَالُوا فِي زَمَانِنَا تَرْكُهُ أَوْلَى فَلِذَا قَالَ فِي الْبَحْرِ يَقِفُ وَحْدَهُ إِلَّا إِذَا لَمْ يَجِدْ فُرْجَةً یعنے ہم پیشتر باب الامامت مین لکھ آئے مکروہ ہونا قیام کا ایک صف مین یعنی ایسے صف کے جس مین فرجہ ہو (یعنی جسمین تہوڑی سی جگہہ بہی ہو) بسبب انہی کے اور اسیطرح مکروہ ہونا قیام کا تنہا اگرچہ صف مین جگہہ نہ پاوے بلکہ ایک نمازی کو صف مین سے اپنے برابر کھینچ لے ذکر کیا ہے اسکو ابن کمال نے۔ لیکن کہا ہے (صاحب قنیہ وغیرہ نے) کہ ہمارے زمانہ مین نہ کھینچنا بہتر ہے پس ہمین وجہ بحر الرائق مین کہا کہ مکروہ ہے تنہا کھڑا ہونا مگر اسصورت مین کہ صف مین جگہہ نہ پاوے تو تنہا کھڑا ہونا مکروہ نہین۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اسحدیث کا جو کہ وَابِصَةَ بْنِ مَعْبَدٍ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ

بایان پاؤن اپنا اور بیٹھے کولی پر اوپر بائین جانب اپنی کے پھر سلام پھیرتے کہا
اُن دس صحابیون نے کہ بیچ کہا تون نے اسیطرح تھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز
پڑھتے۔ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے تیسری حدیث عن ابی حمید
الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال فی نفر من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم انا احفظکم لصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایتہ
اذا کبر جعل یدیہ حذاء منکبیہ واذا رکع امکن یدیہ من
رکبتیہ ثم ھصر ظھرہ فاذا رفع راسہ استوی حتی یعود کل فقار
مکانہ فاذا سجد وضع یدیہ غیر مفترش ولا قابضھما
واستقبل باطراف اصابع رجلیہ القبلۃ فاذا جلس فی
الرکعتین جلس علی رجلہ الیسریٰ ونصب الیمنیٰ فاذا جلس
فی الرکعۃ الاخرۃ قدم رجلہ الیسریٰ ونصب الاخریٰ وقعد
علی مقعدتہ رواہ البخاری روایت ہے ابی حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
کہ کہا بیچ ایک جماعت کے اصحاب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے میں خوب یاد رکھتا
ہون تم مین سے نماز رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی کو دیکھا مین نے انکو جسوقت کہ
تکبیر کہتے کرتے دونون ہاتھہ اپنے مقابل دونون مونڈھون اپنے کے اور جسوقت کہ رکوع کرتے
محکم پکڑتے دونون زانو ساتھہ دونون ہاتھون کے پھر جھکاتے پیٹھہ اپنی (یعنے تا
برابر گردن کی ہووے) پس جسوقت کہ اُٹھاتے سر اپنا کھڑے ہوتے سیدھے یہانتک کہ پھر
آتا ہر جوڑ ٹھکانے اپنے پس جسوقت کہ سجدہ کرتے رکھتے دونون ہاتھہ اپنے زمین پر اور نہ
رکھتے انگلیان پاؤن اپنے کی طرف قبلہ کے پس جسوقت کہ بیٹھتے بعد دو رکعت کے بیٹھنے
اوپر بائین پاؤن اپنے کے اور کھڑا کرتے داہنا پاؤن اپنا پس جسوقت کہ بیٹھتے بیچ رکعۃ
اخیر کے آگے نکالتے بایان پاؤن اپنا اور کھڑا کرتے دوسرا (یعنے داہنا اور بیٹھتے کرتے

رکوع اور سجود اور قومہ اور جلسہ میں طمانیت کے بیان میں

تیسرا پارہ حدیث ابی ہریرہ کی گرحجت نہیں موسستی ثابت پر کھف کے پیچھے بھی اکیلی نماز پڑھنی جائز ہے

فصل نوزدہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے وَاَمَّا الْاِسْتِوَاءُ قَائِمًا فَلَیْسَ بِفَرْضٍ وَکَذَا الْجَلْسَةُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ وَالطُّمَانِیْنَةُ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَھٰذَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَمُحَمَّدٍ یعنے اور بعد اٹھانے سر کے رکوع سے کھڑا ہونا فرض نہیں اور اسیطرح سے بیٹھنا درمیان دونوں سجدوں کے کہ اسکو جلسہ کہتے ہیں فرض نہیں اور اسیطرح رکوع اور سجود کیحالت میں طمانیت فرض نہیں اور یہہ مذہب امام اعظم اور اُنکے شاگرد محمد کا ہے سو امام اعظم اور اُنکے شاگرد محمد نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان دو حدیثوں کا پہلی حدیث بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے اِنَّ رَجُلًا دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَسْجِدِ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلّٰی ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَیْکَ السَّلَامُ ارْجِعْ فَصَلِّ فَاِنَّکَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ فِی الثَّالِثَةِ اَوْ فِیْ الَّتِیْ بَعْدَھَا عَلِّمْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فَقَالَ اِذَا قُمْتَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاَسْبِغِ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ فَکَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِمَا تَیَسَّرَ مَعَکَ مِنَ الْقُرْاٰنِ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ رَاکِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰی تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَفِیْ رِوَایَةٍ ثُمَّ ارْکَعْ حَتّٰی تَسْتَوِیَ قَائِمًا ثُمَّ افْعَلْ ذٰلِکَ فِیْ صَلٰوتِکَ کُلِّھَا یعنے یہ کہ ایک شخص داخل مسجد میں اور

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی رَجُلًا یُصَلِّیْ خَلْفَ الصَّفِّ
وَحْدَہٗ فَاَمَرَہٗ اَنْ یُّعِیْدَ الصَّلٰوۃَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ
وَحَسَّنَہٗ وَصَحَّحَہٗ ابْنُ حِبَّانَ وَلَہٗ عَنْ طَلْقٍ لَا صَلٰوۃَ لِمُنْفَرِدٍ خَلْفَ الصَّفِّ
وَزَادَ الطَّبَرَانِیُّ فِیْ حَدِیْثِ وَابِصَۃَ اِلَّا دَخَلْتَ مَعَھُمْ اَوِ اجْتَرَرْتَ
رَجُلًا روایت ہے وابصہ بن معبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے دیکھا ایک مرد کو کہ نماز پڑھتا تھا پیچھے صف کے اکیلا پس حکم کیا اُس
کو کہ پھر پڑھے نماز کو روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی نے
اور حسن کہا اسکو اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے اور اس کی حدیث میں طلق
سے نماز نہیں ہوتی اکیلے کی پیچھے صف کے اور زیادہ کیا طبرانی نے وابصہ
کی حدیث میں کہ کیوں نہ داخل ہوا تو ساتھ اُنکی صف میں یا کھینچ لیتا تو کسی مرد
کو **فائدہ** جو شخص اکیلا صف کے پیچھے نماز پڑھے امام احمد کے نزدیک نماز
اُسکی نہیں ہوتی۔ اور دلیل اُنکی یہی حدیث ہے اور امام شافعی اور امام مالک
اور امام ابوحنیفہ کے نزدیک نماز ہوجاتی ہے۔ اور دلیل ان تینوں اماموں کی یہ حدیث
ہے جو کہ بخاری میں روایت ہے ابی بکرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ تحقیق وہ
پہونچا طرف نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اُسحال میں کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رکوع میں تھے
پس رکوع کیا اُس نے پہلے اسکے کہ پہونچے صف کو پس ذکر کیا گیا اس فعل کا واسطے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زیادہ کرے تجھکو اللہ
تعالیٰ حرص (نیکی کی) اور مت کر اور زیادہ کیا ابوداؤد نے اسمیں پس رکوع کیا سوا
صف کے پھر چلے گئے طرف صف کی سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ یہ جو ابوداؤد کی
روایت میں ہے کہ پھر چلے گئے طرف صف کی بات سے صاف معلوم ہوا کہ انکی
حالت رکوع صف میں جاملے تھے اکیلا صف کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے رہے

حتّٰی تطمئن ھذا لفظ المصابیح ورواہ ابوداؤد مع تغییر یسیر و
رواہ الترمذی والنسائی معناہ وفی روایۃ للترمذی قال
اذا قمت الی الصلوٰۃ فتوضأ کما امرک اللہ بہ ثم تشھد
فاقم فان کان معک قرآن فاقرأ والا فاحمد اللہ وکبرہ
وھللہ ثم ارکع یعنے اگر ایک شخص پس نماز پڑہی مسجد مین پہر آیا پس سلام
کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پس فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پہر پڑہ نماز
اپنی اسواسطے کہ تو نے نماز نہین پڑہی پس کہا اُس نے سکہلا مجھکو اے رسول
اللہ کے کہ کس طرح پڑہون مین نماز فرمایا جس وقت متوجہ ہو تو
طرف قبلہ کی پس اللہ اکبر کہہ پہر پڑہ سورہ فاتحہ اور جو کچہ چاہا
اللہ نے یہ کہ پڑہے تو (یعنے سورہ فاتحہ کے ساتہہ اور سورۃ جو چاہے وہ پڑہ) پس
جسوقت کہ رکوع کرے پس رکہہ اپنے ہاتہون کو اپنے زانو پر اور ٹہہر تو رکوع اپنے
مین اور پہیلا اور برابر رکہہ پیٹہہ اپنی کو پس جسوقت اٹہاوے تو سر اپنا پس
سیدہی کر پیٹہہ اپنی اور اٹہا سر اپنا یعنے سیدہا کہڑا ہو یہانتک کہ پہر آوین
ہڈیان طرف اپنے جوڑون کی پس جسوقت کہ سجدہ کرے تو پس ٹہیرو سطے سجدے
کے پس جسوقت کہ اٹہاوے تو سر اپنا پس بیٹہہ اوپر بائین ران اپنی کے پہر کر یہ
بیچ سر رکوع اور سجدے کے یہانتک کہ اطمینان کرے تو (یعنے رکوع اور قومہ اور
سجدہ اور جلسہ مین) یہ لفظ ہین مصابیح کے اور روایت کیا اسکو ابوداؤد نے ساتہہ
تہوڑے سے تغیر کے اور روایت کی ترمذی اور نسائی نے معنے اسکے اور ترمذی کے
ایک روایت مین یون آیا ہے کہ کہا جسوقت چاہے تو کہ کہڑا ہو طرف نماز کی پس
وضو کر جیسا کہ حکم کیا تجھکو اللہ تعالے نے ساتہہ اُس کے پہر کلمہ شہادت پڑہ (یعنے
جیسا کہ وضو کے بعد پڑہنا آیا ہے) پہر اچہی طرح نماز ادا کر پس اگر ہو ساتہہ تیرے

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے کونے مسجد کے میں پس نماز پڑھی اس شخص
نے پھر آیا پس سلام کیا حضرت پر پس فرمایا واسطے اسکے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
تجھپر ہے سلام پھر جا پس نماز پڑھ پس تحقیق تو نے نہین نماز پڑھی پس پھر گیا وہ پس
نماز پڑھی پھر آیا پس سلام کیا پھر فرمایا حضرت نے اور تجھپر ہے سلام پھر جا پس نماز
پڑھ پس تحقیق تو نے نماز نہین پڑھی پس کہا اس شخص نے بیچ تیسرے بار کے یا اس بار میں
کہ بعد تیسری کے ہے یعنی چوتھی بار میں سکھلا دو مجھکو اے رسولِ خدا تعالیٰ کے پس فرمایا
کہ جسوقت کھڑا ہو تو طرف نماز کی یعنے ارادہ کرے تو نماز کا پس پورا کر وضو پھر سامنے
کھڑا ہو قبلہ کے پھر تکبیر کہہ پھر پڑھ جو آسان ہو ساتھ تیرے قرآن سے پھر رکوع کر یہانتک
کہ ٹھیرے تو رکوع مین پھر اٹھا یعنے سر رکوع سے یہانتک کہ سیدھا کھڑا ہو وے تو پھر سجدہ
کر یہانتک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پھر اٹھا سر اپنا یہانتک کہ خاطر جمع سے بیٹھے تو پھر
سجدہ کر یہانتک کہ خاطر جمع سے کرے تو سجدہ پھر اٹھا سر اپنا یہانتک کہ خاطر جمع سے
بیٹھے تو اور بیچ ایک روایت کی یہ ہے کہ پھر اٹھا تو ان سر یہانتک کہ سیدھا کھڑا ہو تو یعنے
دوسری رکعت کے لیے پھر کر یہ اپنی ساری نماز مین **دوسری حدیث عن**
رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ فَصَلّٰى فِي الْمَسْجِدِ
ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اِعِدْ صَلٰوتَكَ فَاِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَقَالَ عَلِّمْنِي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ۝
كَيْفَ اُصَلِّي قَالَ اِذَا تَوَجَّهْتَ اِلَى الْقِبْلَةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَاْ بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ
مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ تَقْرَاَ فَاِذَا رَكَعْتَ فَاجْعَلْ رَاحَتَيْكَ عَلٰى رُكْبَتَيْكَ
وَمَكِّنْ رُكُوْعَكَ وَامْدُدْ ظَهْرَكَ فَاِذَا رَفَعْتَ فَاَقِمْ صُلْبَكَ وَارْفَعْ رَاْسَكَ
حَتّٰى تَرْجِعَ الْعِظَامُ اِلٰى مَفَاصِلِهَا فَاِذَا سَجَدْتَ فَمَكِّنْ لِلسُّجُوْدِ فَاِذَا رَفَعْتَ
فَاجْلِسْ عَلٰى فَخِذِكَ الْيُسْرٰى ثُمَّ اصْنَعْ ذٰلِكَ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ وَّ بَعْدَةٍ

رکعت اور تیسری رکعت مین بعد سر اٹھانے کے سجدہ دوسرے جلسہ استراحت کا
نہ کرے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان
چار حدیثون کا پہلی حدیث بخاری اور ترمذی اور نسائی مین روایت ہے
مالک بن حویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اِنَّهٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
یُصَلِّیْ فَاِذَا کَانَ فِیْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ لَمْ یَنْهَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ قَاعِدًا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ
هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ ط یعنی تحقیق انھون نے دیکھا نبی صلے اللہ علیہ و
سلم کو کہ نماز پڑھتے تھے پس جس وقت ہوتے بیچ طاق رکعت کی نماز اپنی کے نہ کھڑے ہوتے
یہانتک کہ سیدھے بیٹھتے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے دوسری
حدیث بخاری مین روایت ہے ابو ایوب سے اُس نے نقل کی ابی قلابہ سے کہ کہا
جَآءَ نَا مَالِكُ بْنُ الْحُوَیْرِثِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ فَصَلّٰی بِنَا فِیْ مَسْجِدِنَا هٰذَا فَقَالَ
اِنِّیْ لَاُصَلِّیْ بِكُمْ وَمَا اُرِیْدُ الصَّلٰوةَ لٰكِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اُرِیَكُمْ كَیْفَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ قَالَ اَیُّوْبُ فَقُلْتُ لِاَبِیْ قِلَابَةَ وَكَیْفَ كَانَتْ
صَلٰوتُهٗ قَالَ مِثْلَ صَلٰوةِ شَیْخِنَا هٰذَا یَعْنِیْ عَمْرَو بْنَ سَلِمَةَ قَالَ اَیُّوْبُ
وَكَانَ ذٰلِكَ الشَّیْخُ یُتِمُّ التَّكْبِیْرَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ
عَنِ السَّجْدَةِ الثَّانِیَةِ جَلَسَ وَاعْتَمَدَ عَلَی الْاَرْضِ ثُمَّ قَامَ یعنے آیا
ہمارے پاس مالک بن حویرث رضے اللہ تعالیٰ عنہ پس نماز پڑھائی بیچ مسجد ہماری کے
کہ یہ ہے پس کہا تحقیق مین نماز پڑھاتا ہون تم کو اور نہین ارادہ کرتا مین نماز کا
لیکن ارادہ کرتا ہون یہ کہ دکھلاؤن تمکو جس طرح دیکھا مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو
نماز پڑھتے کہا ایوب نے پس کہا مینے واسطے ابی قلابہ کے اور کسطرح تھی نماز اسکی کہا ابو قلابہ
نے مثل نماز شیخ ہمارے کی یعنے عمرو بن سلمہ کی کہا ایوب نے اور تھا یہ شیخ پورا کرتا
تکبیر کو اور جس وقت اٹھاتا سر اپنا سجدے دوسرے سے بیٹھتا اور ٹیکتا یعنے اپنا منہ اپنے اوپر زمین

قرآن (یعنے یاد ہو تو) پس پڑھ قرآن اور اگر نہ ہو یاد قرآن پس اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ
کہہ اور اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہہ اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہہ پھر رکوع کر **فائدہ**
کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسحدیث کو احمد اور ابن حبان بھی لائے
ہین اور یہ دلیل ہی اسبات پر کہ طمانینت واجب ہی اور نیز یہ حدیثین ان لوگونکی رد
مین ہین کہ جنکے نزدیک طمانینت واجب نہین اور مخالفت کی ہی اُن حدیثون کی ابو حنیفہ نے

مسئلہ ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا اور اُن کے شاگرد امام محمد کا مخالف پیغمبر کی دو
حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ مین لکھا ہے کہ بیٹھنا درمیان دونون سجدون کے
فرض نہین - اور اس باب مین وہی عبارت ہدایہ کی ہے جو کہ مسئلہ نوزدہم مین اوپر
لکھی گئی ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے - سو امام اعظم اور اُنکے شاگرد امام محمد
نے اس مسئلہ مین بھی خلاف کیا ہی اُنہین دو حدیثونکا جو کہ مسئلہ نوزدہم مین اوپر مذکور ہوئین

مسئلہ بست و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم اور اُنکے شاگرد امام محمد کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثون کی یہ ہی جو کہ ہدایہ
مین لکھا ہے کہ قومہ مین کھڑا ہونا فرض نہین - اور اس باب مین بھی وہی عبارت ہدایہ
کی ہی جو کہ مسئلہ نوزدہم مین اوپر گذری اور یہ مذہب امام اعظم کا ہی سو امام اعظم اور اُن کے شاگرد
محمد نے اس مسئلہ مین بھی اُنہین دو حدیثونکا خلاف کیا ہی جو کہ مسئلہ نوزدہم مین پہلے گذر چکی ہین

مسئلہ بست و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کی یہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح
وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری
وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاسْتَوٰی قَائِمًا عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْہِ کَمَا
یَفْعَلُ بَعْدَ السَّجْدَۃِ یعنے دوسرے سجدے کے بعد جب سر اُٹھاوے تو بیٹھے نہین **فائدہ** یعنے پہلے

بعد دونون سجدون کے جلسہ استراحت کے بیان مین

نہوں [illegible] نہیں [illegible] صریح [illegible] حدیث [illegible] نہیں [illegible] فرضی
کی کب معارض ہوسکتی ہیں خصوصاً اسباب میں حدیث بخاری کی اکیلی ہر ہر اثبات اس طلب کا کافی ہے

مسئلہ بست و سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبری دو حدیثوں کے یہ ہے کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے وَجَلَسَ فِي الْحَانِيَةِ كَمَا جَلَسَ فِي الْأُولَى یعنے اور بیٹھے قعدہ اخیرہ میں جیسا کہ بیٹھتا ہے قعدہ اولی میں۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ابو حمید ساعدی کے ان دو حدیثوں کا جو کہ مسئلہ مقتدیم میں بہلگزریں

مسئلہ بست و چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی چھ حدیثوں کے یہ ہے کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور در المختار اور فتاوے قاضیخان اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے وَلَا يَتَنَفَّلُ بَعْدَ الْغُرُوبِ قَبْلَ الْفَرْضِ لِمَا فِيهِ مِنْ تَأْخِيرِ الْمَغْرِبِ یعنے اور نہ نفل پڑھے بعد غروب ہونے آفتاب کے پہلے نماز فرض کے اسلیے کہ اسمیں مغرب کی نماز کو دیر ہو جاتی ہے۔

فائدہ یہ عبارت دلیل ہے حنفیہ کی اسپر کہ بعد غروب ہونے آفتاب کے قبل نماز مغرب کے بھی نفل پڑھنے درست نہیں اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان چھ حدیثوں کا پہلی حدیث بخاری کی میں روایت ہے عبد اللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ تعالی عنہ سے عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلٰوةِ الْمَغْرِبِ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً یعنے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز

پھر کھڑا ہوتا ہ فائدہ بخاری اور مسلم کی ایک حدیث اسی مضمون کی ابوہریرہ رضی اللہ عنہ
کی روایت سے اور ابوداؤد اور دارمی کے اور ترمذی اور ابن
ماجہ کی اسی مضمون کی ایک حدیث رفاعہ ابن رافع کی روایت سے یہ دونو حدیثین مسئلہ
نوزدہم میں پہلے گزر چکی ہین جسکو دیکھنا منظور ہو وہان سے دیکھہ لیوے ۔ اور
کہا ترمذی نے نیچے حدیث مالک بن الحویرث کے اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا یعنے
صحابہ کا اور یہی کہتے ہین اصحاب ہمارے اور نزدیک ائمہ ثلاثہ کے بعد سر اٹھانے
کے سجدے دوسرے سے بیٹھکر اٹھنا سنت نہین اور دلیل انکی یہ حدیث ہے جو کہ ترمذی
مین روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے
ہوتے تھے پھر نماز کے اوپر کنارے قدمون اپنے کے اور کہا ترمذی نے اسی پر عمل
ہے اہل علم کا سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث مردی ہے خالد بن الیاس سے اور کہا
ترمذی نے خالد بن الیاس ضعیف ہے اہل حدیث کے نزدیک ۔ دلیل دوسری اُن لوگون کی جو کہ
قائل اس جلسہ کے نہین کہتے ہین کہ اخراج کیا ابن ابی شیبہ نے ابن مسعود سے
کہ وہ اٹھتے تھے نماز مین اوپر کنارے قدمون کے اور نہین بیٹھتے تھے اودنا سید اس
کی حضرت علی سے اور اسیطرح ابن عمر اور ابن الزبیر اور حضرت عمر رضہ سے بھی پائی جاتی ہے
سو پہلا جواب اسکا یہ ہے کہ مرفوع حدیث کے مقابلے مین صحابی کا قول ناضل نہیں
ہو نہین سکتا اور دلائل اس کے مسئلہ چہارم مین پہلے گذرے اور دوسرا جواب
اسکا یہ ہے کہ ابن ابی شیبہ وغیرہ کتابین ہین کہ جن سے حنفیہ وغیرہ یہ آثار نقل کرتے ہین طبقہ ثالثہ
کی ہین اور حدیث طبقہ ثالثہ کی کتابون کی مقابل مین احادیث صحیحہ مرفوعہ کے لائق مانسخ کے نہین
ہوتی پس اسی سبب سے کہا سید محمد صدیق حسن خانصاحب نے مسک الختام شرح
بلوغ المرام مین حدیثین کہ بیچ ترک اس جلسہ کے آئی ہین ضعیف ہین جیسا کہ پہچانا تو
نے اور جو حدیثین کہ بیچ اثبات اس جلسہ کے وارد ہوئی ہین صحیح ہین پس معارض

الجمعی فقلت الا اعجبک ھذا یصلی رکعتین قبل صلوۃ المغرب
فقال عقبۃ انا کنا نفعلہ علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قلت فما یمنعک الان قال الشغل یعنے کہا میں نے عقبہ بن عامر جہنی
کے پاس پس کہا میں نے کیا نہ تعجب میں ڈالوں میں تجھکو فعل ابی تمیم کا کہ پڑھتا ہے دو رکعتیں
پہلے نماز مغرب کے پس کہا عقبہ نے تحقیق تھے ہم (یعنی صحابہ) پڑھتے یہ نماز (یعنی) بیچ زمانہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا میں نے کس چیز نے منع کیا تجھکو اب کہا شغل (دنیا) نے چھٹے
حدیث بخاری[۱] اور مسلم میں روایت ہے عبد اللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
کہ کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین کل اذانین صلوۃ
بین کل اذانین صلوۃ ثم قال فی الثالثۃ لمن شاء یعنے فرمایا رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیان ہر دو اذانوں کے نماز ہے درمیان ہر دو اذانوں کے نماز ہے پھر فرمایا
تیسری بار میں واسطے اس شخص کے کہ چاہیے **فائدہ** موطا[۲] امام محمد میں لکھا ہے کہ مذہب
امام احمد اور اسحق اور اصحاب حدیث کا یہی ہے کہ قبل نماز مغرب دو رکعتیں پڑھنی مستحب
ہیں اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم[۳] میں جو لوگ کہتے ہیں کہ بعد غروب
آفتاب قبل نماز مغرب بہ سبب دیر ہو جانے کے یہ دو رکعتیں پڑھنی جائز نہیں ہیں
یہ لڑائی اندھی ہے ساتھ سنت کی اتنے۔ اور یہ جو بعض متعصب حنفیہ سوال از آسمان
جواب از ریسمان دو رکعت مذکور ہیں کے درست نہونے کے لیے دلیل امام اعظم کے یہ
دو حدیثیں پیش کرتے ہیں پہلی حدیث بخاری[۴] اور مسلم میں روایت ہے ابی سعید
خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں نماز پیچھے صبح کے
یہانتک کہ بلند ہو آفتاب اور نہیں نماز پیچھے نماز عصر کے یہانتک کہ غائب ہو آفتاب سو جواب
اسکا یہ ہے کہ اس حدیث سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ بعد غروب آفتاب قبل نماز مغرب نفل
پڑھنے جائز نہیں ہیں۔ بلکہ اسسے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ بعد نماز عصر آفتاب کے غروب

پڑھو پہلی نماز مغرب کے نماز پڑھو پہلی نماز مغرب کے پھر فرمایا تیسری بار اسکو لیے جو چاہے یہ احیان کر
اس بات کو کہ ٹھیرا دیں اسکو لوگ سنت **فائدہ** یعنے دو بار حضرت نے فرمایا کہ نماز پڑھو پہلی فرض
مغرب کے اور تیسری بار میں یہ بھی فرمایا کہ جو چاہے پڑھے اس سے معلوم ہوا کہ یہ نماز سنت موکدہ
نہیں مستحب ہے **دوسری** حدیث صحیح ابن حبان میں روایت ہے انہیں سے اَنَّ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی قَبْلَ الْمَغْرِبِ رَکْعَتَیْنِ یعنے تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
نماز پڑھی پہلے مغرب کے دو رکعت **تیسری** حدیث مسلم میں روایت ہے مختار بن فلفل سے
کہ کہا سَاَلْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ عَنِ التَّطَوُّعِ بَعْدَ الْعَصْرِ فَقَالَ کَانَ عُمَرُ یَضْرِبُ الْاَیْدِیَ
عَلٰی صَلٰوۃٍ بَعْدَ الْعَصْرِ وَکُنَّا نُصَلِّیْ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکْعَتَیْنِ
بَعْدَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الْمَغْرِبِ فَقُلْتُ لَہٗ اَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَرَاکُمْ یَفْعَلُوْنَہُمَا قَالَ کَانَ یَرَانَا نُصَلِّیْھِمَا فَلَمْ یَاْمُرْنَا وَلَمْ یَنْھَنَا یعنے پوچھا میں
انس بن مالک سے حال نفل کا پیچھے عصر کے پس کہا انہوں نے عمر مارتے اسکو ہاتھوں کو کہ نیت باندھتا نماز
کی پیچھے نماز عصر کے اور ہم تھے پڑھتے نماز پیچھے عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتیں بعد
غروب آفتاب کے پہلے نماز مغرب کے پس کہا میں نے واسطے انس کے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پڑھتے ان دو نو رکعتوں کو کہا کہ نہیں دیکھتے ہم کو پس نہ حکم کرتے ہمکو اور نہ منع کرتے ہمکو
چوتھی حدیث مسلم میں روایت ہے انہیں سے کہ کنا بالمدینۃ فاذا اذن
المؤذن لصلوۃ المغرب ابتدروا السواری فرکعوا رکعتین حتی ان الرجل
الغریب لیدخل المسجد فیحسب ان الصلوۃ قد صلیت من کثرۃ من یصلیھما
یعنے تھے ہم مدینہ میں پس جو وقت اذان دیتا اذان دینے والا واسطے نماز مغرب کے دوڑتے (یعنے
صحابہ) طرف ستونوں کی پس پڑھتے دو رکعت یہانتک کہ آدمی مسافر آتا مسجد میں پس گمان کرتا
کہ تحقیق نماز پڑھ چکے سبب کثرت اُن لوگوں کے کہ پڑھتے اُن دو رکعتوں کو **پانچویں** حدیث
بخاری میں روایت ہے مرثد بن عبداللہ یزنی سے کہا اَتَیْتُ عُقْبَۃَ بْنَ عَامِرٍ

دوسری حدیث دارمی[۱] مین روایت ہی انہین سے کہ کہا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ الْفَجْرِ فَاِنْ کَانَتْ لَہٗ حَاجَۃٌ کَلَّمَنِیْ بِہَا وَاِلَّا خَرَجَ اِلَی الصَّلٰوۃِ یعنے تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑہتین دو رکعتین پہلے فجر کے پس اگر ہوتی واسطے انکے کوئی حاجت بات کرتے مجہسے ساتہہ اس حاجت کی اور اگر نہ ہوتی حاجت نکلتے طرف نماز کی **فائدہ**[۲] کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ اسمین دلیل ہی اس بات پر کہ بعد سنت فجر کے کلام کرنی مباح ہی اور یہی ہی مذہب ہمارا اور بہ مذہب جمہور

مسئلہ بست و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی تین حدیثون کے ہے جو کہ ردالمحتار شرح درمختار مین لکہا ہی وَحَاصِلُہٗ اَنَّ اِضْطِجَاعَہٗ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِنَّمَا کَانَ لِبَیْتُوْتَتِہٖ لِلْاِسْتِرَاحَۃِ لَا لِلتَّکْبِیْرِ یعنے حاصل اسکا کہ تحقیق لیٹنا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سوای اسکے نہین تہا بیچ گہر اپنے کے واسطے آرام کے نہ واسطے شرع بنانے کے **فائدہ** یہ عبارت دلیل ہی حنفیہ کی اس بات پر کہ امام اعظم کے نزدیک فجر کی سنت اور فرض کے درمیان لیٹنا سنت نہین سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہی ان تین حدیثون کا پہلی حدیث بخاری[۳] مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ اِضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ یعنے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب پڑہتے دو رکعتین فجر کی لیٹتے اپنے داہنے پہلو پر دوسری حدیث مسند امام احمد[۴] اور ابوداؤد اور ترمذی مین روایت ہی ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمُ الرَّکْعَتَیْنِ قَبْلَ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَلْیَضْطَجِعْ عَلٰی جَنْبِہِ الْاَیْمَنِ یعنے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑہے کوئی تم مین کا دو رکعتین صبح کی نماز سے پہلے تو لیٹے داہنے کروٹ پر **فائدہ**[۵] کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن

ہونے تک نماز پڑھنی درست نہیں اور دلیل پکڑی ساتھ اسحدیث کے وسطی جائز نہ ہونے
دو رکعت نفل کے بعد غروب ہونے آفتاب قبل نماز مغرب لغو ہے دوسری حدیث
مسلم میں روایت ہے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تین وقت تھے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہمکو کہ نماز پڑھیں ہم اُن میں یا دفن کریں ہم اون میں
مردون اپنے کو وقت نکلنے آفتاب کے ظاہر یہانتک کہ بلند ہو آفتاب اور اسوقت کہ کھڑا ہو سایہ
دوپہر کا یعنے ٹھیک دوپہر کو یہانتک کہ ڈھلے آفتاب اور اسوقت کہ میل کرے آفتاب وسطی
ڈوبنے کی یہانتک کہ ڈوب جاوے آفتاب سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ ہی سوال از آسمان وجواب از
ریسمان ہے دلیل پکڑی ساتھ اسحدیث کے وسطی جائز نہ ہونے دو رکعت نفل کے بعد غروب آفتاب
قبل نماز مغرب لغو اور بیہودہ پن ہے اسلیے کہ اسحدیث سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ ٹھیک دوپہر کیوقت
اور وقت نکلنے آفتاب اور وقت غروب ہونے آفتاب کے نفل پڑھنی درست نہیں۔ اور اسحدیث
سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ بعد غروب ہونے آفتاب کے بھی نفل پڑھنے جائز نہیں ہیں۔

مسئلہ ابہت و تجسم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ در المختار اور فتاوی
عالمگیری اور ذخیرۃ العقبی وغیرہ فقہ کی کتابون میں لکھا ہے وَلَوْ تَكَلَّمَ بَيْنَ
السُّنَّةِ وَالْفَرْضِ لَا يَسْقُطُهَا وَلَكِنْ يَنْقُصُ ثَوَابُهَا وَقِيلَ تَسْقُطُ یعنے اور اگر کلام
کرے درمیان سنت اور فرض کے نہیں تو ٹتی سنتون کو اور لیکن کم ہو جاتا ہے ثواب انکا اور
کہا بعضون نے ٹوٹ جاتی ہیں اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف
کیا ہے ان دو حدیثو نکا پہلی حدیث مسلم میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كُنْتُ مُسْتَيْقِظَةً حَدَّثَنِي
وَإِلَّا اضْطَجَعَ یعنے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جسوقت کہ پڑھ چکتے دو رکعتین فجر کی
یعنے سنتین بس اگر ہوتی میں جاگتی بات کرتی مجھ سے اگر میں ہوتی سوتی لیٹ رہتے

پس کہا واسطے ابی ہریرہ کے مروان بن الحکم نے کیا نہین کفایت کرتا تمکو ایک ہمارے کو
چلنا اُسکا طرف مسجد کی یہانتک کہ لیٹے داہنے کروٹ پر کہا عبید اللہ نے بیچ حدیث اپنی
کے کہ کہا ابو ہریرہ نے نہین کہا عبید اللہ نے پس پہنچی یہ بات ابن عمر رضہ کو پس کہا ابن
عمر نے بہت کیا ابو ہریرہ نے اوپر نفس اپنے کے کہا عبید اللہ نے پس کہا گیا واسطے ابن
عمر رضہ کے کیا انکار کرتا ہے تو چیز کو اُس چیز سے جو کہ کہتا ہے ابو ہریرہ کہا ابن عمر نے نہین
ولیکن وہ دلیری کرتا ہے روایت کرنے پر اور ہم دلیری نہین کرتے کہا عبید اللہ نے
پس پہنچی یہ بات ابو ہریرہ کو پس کہا ابو ہریرہ نے نہین ہے گناہ میرا تہامین یاد رکھنا
(یعنے حضرت کے اقوال و افعال کو) اور بہلا دینے وہ دوم مرفوع حدیث کے مقابلے
مین قول یا فعل صحابی کا حجت نہین ہوسکتا اور دلائل اس کے مسئلہ چہارم مین پہلے گزرے
دوسری حدیث ابن ابی شیبہ مین ہے کہ ابن مسعود نے فجر کی سنت اور فرض کے درمیان
مین داہنے کروٹ پر لیٹنے سے انکار کیا ہے اور ابراہیم نخعی تابعی نے اسکو ضجعۃ الشیطان
کہا ہے سو جواب اسکا بھی دو طرح پر ہے اول یہ کہ یہ روایت ہی موقوف ہے
دوم کتاب ابن ابی شیبہ کہ جسکی یہ روایت ہے طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور روایت طبقہ ثالثہ کی
کتاب کے مقابلہ مین حدیث مرفوع کے لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور دلائل اسکے مسئلہ چہارم مین گزرے

مسئلہ بست و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح
وقایہ اور کنز الدقائق اور در المختار اور فتاوے
عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَمَنْ اَتَى اِلَى الْاِمَامِ
فِيْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَهُوَ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ اِنْ خَشِيَ اَنْ تَفُوْتَهُ
رَكْعَةٌ وَيُدْرِكُ الْاُخْرٰى يُصَلِّيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ عِنْدَ
بَابِ الْمَسْجِدِ ثُمَّ يَدْخُلُ یعنے فجر کی نماز کے وقت اگر کوئی شخص

صحیح ہی اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین یہ حدیث صحیح ہے بخاری اور مسلم
کی شرط پر راقم کہتا ہی کہ اگر کوئی شخص بعد نماز تہجد قبل پڑہنے سنت فجر کے یہی لیٹ
جایا کرے تو یہی کفایت کرتا ہے جیسا آگے آتا ہے تیسری حدیث مسلم مین یہ ہے
ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ
یُصَلِّیْ بِاللَّیْلِ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یُوْتِرُ مِنْہَا بِوَاحِدَۃٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْہَا اضْطَجَعَ
عَلٰی شِقِّہِ الْاَیْمَنِ حَتّٰی یَاْتِیَہُ الْمُؤَذِّنُ فَیُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ خَفِیْفَتَیْنِ یعنے تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے نماز پڑہتے رات کو گیارہ رکعتین وتر کرتے انمین سے ساتھہ ایک
کے پس جب فارغ ہوتے اس سے لیٹتے داہنے کروٹ پر یہانتک کہ آتا اُنکے پاس موذن پس نماز
پڑہتے دو رکعتین ہلکی فائدہ سفر السعادت مین لکہا ہی کہ کہا ابن حزم نے بعد سنتون
فجر کے داہنے کروٹ پر لیٹنا فرض ہے جو شخص سنت و فرض کے درمیان لیٹنا ترک کریگا نماز
اُسکی باطل ہوجاویگی - اور بعض علماء نے اسکی تائید مین ایک بڑی جلد تصنیف کی ہی شیخ ابن عزے
صاحب فتوحات اور سوا اسکی اور اور مشایخ طریقت کا یہی مذہب ہی انتہی - اور امام اعظم اور امام
مالک اور جمہور علما جو کہ سنت فجر اور فرض کے درمیان لیٹنا سنت نہین جانتے ہین دلیل انکی
یہ دو حدیثین ہین پہلی حدیث رزین نے روایت کی ہے نافع سی کہ کہا دیکہا ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہما نے یکشخص کو کہ پڑہی دو رکعت فجر کی یعنے سنت) پہر لیٹا کہا ابن عمر رضی اللہ
تعالی عنہ نے کیا سبب ہی تیرے لیٹنے کا ای مرد کہا اس شخص نے جاہلین نے کہ فصل کردن
مین درمیان سنت اور فرض کے کہا ابن عمر نے کو نسا فصل سلام سی بڑہکر ہے کہا اس شخص
نے پس تحقیق یہ سنت ہی کہا ابن عمر نے بلکہ یہ بدعت ہی سو جواب اسکا دو طرح جیر ہے اول
یہ کہ اس فعل کو بدعت کہنا ابن عمر کا محض اسکا خطا ہے اس لیے کہ ابو داؤد مین
روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم نے جب نماز پڑہی ایک تمہارا دو رکعتین پہلی صبح کے پس چاہیے کہ لیٹے داہنے کروٹ پر

التہذیب ہی مین لکھا ہے کہ عباد بن کثیر ثقفی مصری متروک ہے کہا امام احمد نے کہ عباد بن کثیر جھوٹے حدیثین روایت کیا کرتا تہا انتہی اور کہا ترمذی نے کہ حجاج بن نصیر کی حدیثین ضعیف ہین

مسئلہ بست و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی چار حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاِذَا فَاتَتْهُ رَكْعَتَا الْفَجْرِ لَا يَقْضِيهِمَا قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ لِاَنَّهُ يَبْقٰى نَفْلًا مُطْلَقًا وَّهُوَ مَكْرُوهٌ بَعْدَ الصُّبْحِ وَلَا بَعْدَ ارْتِفَاعِهَا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَاَبِيْ يُوْسُفَ یعنے اور اگر سنت فجر کی فوت ہوئی تو قضا نہ کرے جبتک کہ آفتاب نہ نکلے کیونکہ فرض تو پڑہ چکا صرف نفل باقی رہے اور نفل مکروہ ہین بعد صبح کے اور بعد نکلنے آفتاب کے اور یہ مذہب امام اعظم اور ابو یوسف کا ہے سو امام اعظم اور انکے شاگرد ابو یوسف نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثون کی پہلی حدیث حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ بْنِ خُزَيْمَةَ وَوَصِيفُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ الْحَافِظُ بِالطَّاكِيَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ ثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَيْسِ ابْنِ فَهْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ وَلَمْ يَكُنْ رَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَامَ فَرَكَعَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِ رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهِ التَّقَاسِيْمِ وَالْاَنْوَاعِ یعنے حدیث کی ہمکو محمد بن اسحاق بن خزیمہ اور وصیف بن عبد اللہ حافظ نے بیچ طاکیہ کے کہا ان دونون نے حدیث

مسجد مین آوے اور دیکھے کہ فرضون کی جماعت ہو رہی ہے لیکن اس شخص نے دو رکعت
سنت نہین پڑہی تہی تو اس صورت مین اگر وہ ڈرتا ہے کہ میرے سنتین پڑہنے سے
ایک رکعت جماعت کی جاتی رہے گی اور ایک رکعت ملجاوے گی تو چاہیے کہ دو رکعت
سنت مسجد کے دروازے پر پہلے پڑہ لے پہر جماعت مین داخل ہو جاوے **فائدہ**
یہ عبارت دلیل ہے حنفیہ کی اس بات پر کہ امام اعظم کے نزدیک اگر صبح کے فرضون کی جماعت
ہو رہی ہو تو جس شخص نے سنتین نہ پڑہی ہون وہ پہلے مسجد کے دروازہ پر سنتین
پڑہ لے بعد اسکے جماعت مین شامل ہو جاوے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم
نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے حدیث کا جو کہ مسلم مین روایت ہے ابی ھریرہ
رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا
صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ یعنی جس وقت کہ اقامت کہی جاوے نماز یعنی تکبیر ہو فرضون کی پس
نہین ہے کوئی نماز سوے نماز فرض کے **فائدہ** یہ حدیث صریح دلیل ہے اسپر کہ بعد تکبیر فرض نماز
کے نہ نفل پڑہنے درست ہین اور نہ سنت خواہ وقت فجر کے نماز کا ہو خواہ ظہر کی نماز کا خواہ عصر
وغیرہ کا اور یہی مذہب ہے امام شافعی اور جمہور علما کا اسیطرح لکہا ہے امام نووی نے شرح
صحیح مسلم مین اور حنفیہ جو حدیث مذکور کو نہین مانتے ہین سو وہ اس بات مین دلیل امام اعظم
کی یہ حدیث پیش کرتے ہین جو کہ بیہقی مین یہ ہی حدیث اسطرح سے آئی ہے اِذَا اُقِیْمَتِ
الصَّلٰوۃُ فَلَا صَلٰوۃَ اِلَّا الْمَکْتُوْبَۃَ اِلَّا رَکْعَتَیِ الْفَجْرِ یعنی جس وقت کہ تمام کیجاوے
نماز یعنی تکبیر ہو فرضون کی پس نہین ہے کوئی نماز سوای نماز فرض کے مگر دو رکعتین صبح
کی سو جواب اس زیادتی کا یہ ہے کہ نہین قائم ہوتی ہے ساتھہ اسکے حجت اس لیے کہ
فوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ مین لکہا ہے کہ کہا بیہقی نے یہ زیادتی نہین
ہے اصل اسکا اسلیے کہ اس حدیث مین حجاج بن نصیر اور عباد بن کثیر یہ دونون راوی ضعیف ہین
اور تقریب التہذیب مین لکہا ہے کہ حجاج بن نصیر راوی ضعیف ہے اور تقریب

لَمْ يَكُنْ صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَصَلَّاهُمَا الْآنَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ شَيْئًا
رَوَاهُ ابْنُ حَزْمٍ فِي الْمُحَلَّى وَقَالَ الْعِرَاقِيُّ وَإِسْنَادُهُ حَسَنٌ روایت
ہے حسن بن زکوان سے نقل کی اوس نے عطا بن ابی رباح سے اُس نے نقل کی
ایکمرد انصار مین سے کہا اُس نے دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے ایک مرد کو کہ نماز پڑھتا تھا بعد نماز فجر کے پس کہا اُس نے ای رسول خدا کے
نہ پڑھین تھین مین نے دو رکعتین فجر کی (یعنی سنتین) فجر کی پس پڑھا مینے انکو اب پس
کچھ نہ کہا اُس کو حضرت نے روایت کیا اسکو ابن حزم نے محلی مین اور کہا عراقی نے اسناد اسکی
حسن ہے چوتھی حدیث عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ
رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يُصَلِّ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيُصَلِّهِمَا
بَعْدَ مَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نہ پڑھی ہون سنتین فجر کی تو پڑھ لی بعد طلوع
آفتاب کے روایت کیا اسکو ترمذی نے **فائدہ** کہا ترمذی نے نہین پہچانتے ہم
اسحدیث کو مگر اسی سند سے اور ابن عمر کے فعل سے بھی یہی مروی ہے اور اسپر عمل ہے
بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق اور ابن مبارک
اور کہا شوکانی نے **نیل الاوطار** مین کہ یہ حدیثین (یعنے جو کہ اوپر مذکور ہوئین)
دلیل ہین اسپر کہ جائز ہے قضا کرنا نفلون راتبہ کا خواہ عذر سے نہ پڑھی گئی ہون خواہ بغیر عذر کے
اور یہی مذہب ہے عبداللہ کا اور تابعین مین سے ہے عطا اور طاؤس اور قاسم بن محمد
کا اور ائمہ مین سے ابن جریج اور اوزاعی اور قول جدید شافعی اور احمد اور اسحق اور محمد
بن حسن کا اور **میزان شعرانی** مین لکھا ہے کہ جس کی فوت ہوگئی چیز سنتون
رواتب مین سے چاہیے کہ ادا کرے انکو اور اگرچہ ہون وہ مکروہ وقتون مین

مسئلہ بست و نہم

کی ہمکو ربیع بن سلیمان نے کہا اوس نے حدیث کی ہم کو اسد بن موسیٰ نے کہا اُس نے حدیث
کی ہم کو لیث بن سعد نے کہا اُس نے حدیث کی ہمکو یحیے بن سعید نے اُس نے نقل کی
اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا قیس بن قہد رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق اُس نے
نماز پڑہی ساتھہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صبح کی اور نہ پڑہی تھیں اُس نے
دو رکعت فجر کی (یعنے سنتین) پس جب سلام پہیرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہڑا ہوا پس پڑہی دو رکعتین فجر کی (یعنے سنتین) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم دیکہتے تہے
طرف اُسکی پس نہ انکار کیا اسپر روایت کیا اس حدیث کو ابن حبان نے بیچ صحیح
اپنی کے کہ نام اسکا تقاسیم والانواع ہے **دوسری حدیث عَنْ** یَحْیَی بْنِ
سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّہٗ جَاءَ وَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
یُصَلِّیْ صَلٰوۃَ الْفَجْرِ فَصَلّٰی مَعَہٗ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیِ
الْفَجْرِ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَہُمَا تَانِ الرَّکْعَتَانِ
قَالَ لَمْ اَکُنْ صَلَّیْتُہُمَا قَبْلَ الْفَجْرِ فَسَکَتَ وَلَمْ یَقُلْ شَیْئًا
رَوَاہُ الدَّارَقُطْنِیُّ وَقَالَ الْجَدِّیُّ رُوَاتُہٗ کُلُّہُمْ ثِقَاتٌ اور روایت ہے
یحیے بن سعید سے نقل کی اُس نے اپنے باپ سے اُس نے اپنے دادا سے کہ تحقیق وہ آیا حال آنکہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہ رہے تہے نماز فجر کی پس نماز پڑہی اُس نے ساتھہ حضرت کے پس جب
سلام پہیرا حضرت نے کہڑا ہوا پس نماز پڑہی اُسنے دو رکعتین فجر کی (یعنے سنتین) پس کہا واسطے
اُسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کونسی ہین یہ دو رکعتین کہا اُس نے نہ پڑہا تہا میں نے اندونون کو پہلے
فجر کے (یعنے صبح کے فرضون کے) پہلے پس چپ رہے حضرت اور کچہ نہ کہا روایت کیا اسحدیث کو دار
قطنی نے اور کہا جدری نے سب راوی اس کے ثقہ ہین **تیسری حدیث عَنِ الْحَسَنِ**
ابْنِ ذَکْوَانَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یُصَلِّیْ بَعْدَ الْغَدَاۃِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

الْمَغْرِبِ مِثْلَ ذٰلِكَ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ جَمَعَ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَاِنِ ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَغِيْبَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الْمَغْرِبَ حَتّٰى يَنْزِلَ لِلْعِشَاءِ ثُمَّ يَجْمَعُ بَيْنَهُمَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ غَرِيْبٌ اور روایت ہے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جو وقت کہ ڈھلتی دوپہر پہلے اس سے کہ کوچ کریں جمع کرتے درمیان ظہر اور عصر کے اور اگر کوچ کرتے پہلے ڈھلنے دوپہر کے دیر کرتے ظہر کو یہاں تک کہ اترتے واسطے نماز عصر کے (یعنے عصر کے وقت ظہر اور عصر دونوں پڑھتے) اور مغرب میں کرتے مانند اسی کی جب ڈوبتا آفتاب پہلے کوچ کرنے کے جمع کرتے درمیان مغرب اور عشا کے اور اگر کوچ کرتے پہلے غائب ہونے آفتاب کے دیر کرتے مغرب کو یہاں تک کہ اترتے عشا کے لیے پھر جمع کرتے درمیان دونوں نمازوں کے روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی نے۔ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن غریب ہے ✣

تیسری حدیث وَعَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَكَانَ يُصَلِّي الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيْعًا وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ جَمِيْعًا رَوَاهُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے انہیں سے کہا نکلے ہم ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک میں پس تھے پڑھتے نماز ظہر اور عصر کی اکٹھی اور مغرب اور عشا کی اکٹھی روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے

چوتھی حدیث وَعَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ارْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِيْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّهْرَ اِلٰى وَقْتِ الْعَصْرِ ثُمَّ نَزَلَ فَجَمَعَ بَيْنَهُمَا فَاِنْ زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ يَّرْتَحِلَ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ رَكِبَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلْحَاكِمِ فِي الْاَرْبَعِيْنَ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ ثُمَّ رَكِبَ وَلِاَبِيْ نُعَيْمٍ فِيْ مُسْتَخْرَجِ

نماز جمع کرنے کے بیان میں

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پنجمبی آٹھ حدیثوں کے ہے جو کہ درمختار اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے وَلَا یَجْمَعُ بَیْنَ فَرْضَیْنِ فِیْ وَقْتٍ بِعُذْرِ سَفَرٍ وَّ مَطَرٍ یعنی اور جمع کرنا دو فرض نمازوں کی ایک فرض کیوقت میں جائز نہیں سفر اور بارش کے عذر سے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان آٹھ حدیثوں کا پہلی حدیث **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَجْمَعُ بَیْنَ صَلٰوۃِ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ اِذَا کَانَ عَلٰی ظَھْرِ سَیْرٍ وَّیَجْمَعُ بَیْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے ابن عباس رضے اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جمع کرتے درمیان ظہر کے اور عصر کے جبوقت کہ ہوتے سفر میں اور جمع کرتے درمیان مغرب کے اور عشا کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **فائدہ** اسحدیث سے معلوم ہوا کہ سفر میں نماز کا جمع کرنا درست ہے خواہ ظہر کے وقت میں ظہر کے ساتھ اسیوقت عصر کو پڑھ لے یا عصر کے وقت میں عصر کے ساتھ اسیوقت ظہر کو پڑھ لے اسیطرح مغرب کیوقت میں مغرب کے ساتھ اسی وقت عشا کو پڑھ لے یا عشا کے وقت میں عشا کے ساتھ اوسی وقت مغرب کو پڑھ لے اور یہی مذہب امام شافعی اور امام احمد کا ہے اور نزدیک حنفیہ کے جمع کرنا نماز کا محمول ہے جمع صوری پر یعنے ظہر آخر وقت میں پڑھی اور عصر اول وقت میں سو یہ بات صریح خلاف اسحدیث کے ہے اور حدیثوں آئندہ کی ہی ہے **دوسری حدیث عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَۃِ تَبُوْکَ اِذَا زَاغَتِ الشَّمْسُ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَحِلَ بَیْنَ الظُّھْرِ وَالْعَصْرِ وَاِنْ اَرْتَحَلَ قَبْلَ اَنْ تَزِیْغَ الشَّمْسُ اَخَّرَ الظُّھْرَ حَتّٰی یَنْزِلَ لِلْعَصْرِ وَفِی

وقتون مین سے اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ امام شافعی اور اکثر لوگون نے
کہا ہے کہ جائز ہے جمع کرنا ظہر اور عصر کا بیچ دونو وقتون انکے کے جو بسبب مین ان مین
سے کہ چاہے بیچ سفر طویل کے اور بیچ جائز ہونے جمع کرنے نماز کے چھوٹے سفر مین
امام شافعی کے دو قول ہین اور اُس کے دونون قولون مین بہت صحیح قول اس
کا یہہ ہے کہ جس سفر مین قصر کرنا نماز کا درست نہین اس مین جمع کرنا بھی درست
نہین اور سفر طویل اٹھتالیس میل ہاشمی ہے اور وہ دو منزلین درمیانہ ہوتی ہین
اسّے فرسخا اور کہا امام شوکانی نے در البھیہ مین درست ہے مسافر کو جمع کرنا نماز
کا ساتھہ تقدیم تاخیر کے اذان و اقامت سے یعنے ظہر کے ساتھہ عصر پڑہے یا عصر کے ساتھ
ظہر ملادی اسیطرح مغرب کے ساتھہ عشا پڑہے یا عشا کے ساتھہ مغرب ملادے انتھی۔ اور
حنفیہ جو نماز عصر اور ظہر کو اور مغرب اور عشا کو سفر مین جمع کرکے پڑہنا درست
نہین جانتے سو دلائل ان کے یہ ہین پہلی دلیل حنفیہ کی بخاری اور مسلم
اور ابو داؤد اور نسائی مین روایت ہے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے
عنہ سے کہ کہا نہین دیکھا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز پڑہی ہو کوئی
نماز بغیر وقت اپنی کے مگر دو نمازین کہ جمع کی درمیان مغرب اور عشا کی مزدلفہ مین
اور نماز پڑہی فجر کی اُس دن قبل وقت اپنے کی سو جواب اس کا دو طرح پر ہے اول یہ
کہ سید صدیق حسن خان نے اختتام شرح بلوغ المرام مین لکہا ہے کہ سفر مین (حضرت اور حضرت کے اصحاب
کا نماز کو جمع کرکے پڑہنا کو) نہ دیکہنا ابن مسعود کا مزدلفہ کے سوائے مضر مقصود کا
ہرگز نہین ہے اس لیے کہ یہ نفی عدم ہے نہ عدم نفی مثبت مقدم ہے منافی پر اور
ابن مسعود نے بہت سی چیزون کو بہلا دیا ہے احتمال رکہتا ہے کہ نماز کے جمع کرکے
پڑہنے کو بھی بہلا دیا ہو اور بیان اسکا بلوغ المبین کے جلد اول مین رفع الیدین کے
بیان مین مفصل لکہا گیا ہے دوم ابن مسعود خود بیان کرتے ہین کہ حضرت سفر مین دو نماز کو ایک وقت مین جمع کرکے

مسلم کان اذا کان فی سفر فزالت الشمس صلی الظہر والعصر جمیعا ثم
ارتحل اور روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھے رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کوچ کرتے پہلے جھکنے آفتاب کو دیر کرتے ظہر میں عصر کے
وقت تک پھر اترتے پس جمع کرتے درمیان اندونوں کے پھر اگر جھکتا آفتاب پہلے کوچ کرتے نماز
پڑھتے ظہر کی پھر سوار ہوتے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور بیچ ایک روایت حاکم
کے جہل حدیث میں اسناد صحیح سے ہے کہ پڑھی ظہر اور عصر پھر سوار ہوئے اور ابی نعیم کی روایت مسلم
کی مستخرج میں ہے جب ہوتے تھے حضرت سفر میں پس جھکتا آفتاب پڑھتے نماز ظہر اور عصر کی اکٹھی
پھر کوچ کرتے **پانچویں** حدیث **عن** ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمع بین الصلوٰۃ فی
سفرۃ سافرھا فی غزوۃ تبوک فجمع بین الظھر والعصر والمغرب
والعشاء قال سعید فقلت لابن عباس ما حملہ علی ذلک قال
اراد ان لا یحرج امتہ رواہ مسلم روایت ہے ابن عباس رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کیا درمیان نماز کے بیچ سفر کے
کہ سفر کیا بیچ غزوہ تبوک کے پس جمع کیا درمیان ظہر اور عصر کے اور مغرب اور عشا
کے کہا سعید نے پس کہا میں نے واسطے ابن عباس کے کس چیز نے اٹھایا حضرت کو اوپر
اسکے یعنی کس سبب سے حضرت نے جمع کیا) کہا ابن عباس نے ارادہ کیا حضرت نے یہ کہ نہ حرج ہو
امت کا روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** کہا ترمذی نے بیچ حدیث معاذ بن
جبل کے اور اس باب میں حضرت علی اور ابن عمر اور انس اور عبد اللہ بن عمر اور حضرت عائشہ
اور ابن عباس اور اسامہ بن زید اور جابر سے بھی روایت ہے اور ساتھ اسکے قائل ہوئے
امام شافعی اور امام احمد اور اسحق کہتے تھے یہ دونوں نہیں خوف ہے یہ کہ جمع
کرے درمیان دو نمازوں کے سفر میں بیچ ایک وقت کے ان دونو

جو تم جمع کرکے پڑھنے کے قائل ہو اسکی کیا وجہ ہو قرآن سے تو یہ ثابت ہی نہیں اور اگر یہ کہو کہ
حدیث سے ثابت ہو تو جواب یہ ہو کہ سفر میں جمع کرنا ہی حدیث سے ثابت ہو پھر تم اس کو کیوں
نہیں درست جانتے اور اس کا کیوں انکار کرتے ہو غرض کہ پیغمبر کی اتباع کو چھوڑنے اور غیر
کی تقلید کرنے سے یہ سب خرابیاں لازم آئیں اور حق یہ ہے کہ سفر میں جمع کرنا نماز کا تو ایک
طرف اگر کسی بڑی ضرورت کے لیے گھر میں بھی کوئی کبھی جمع کرلے تو بھی گناہ نہیں ہے
جیسا کہ دلالت کرتی ہیں اس بات پر یہ حدیثیں جو کہ اب آتی ہیں چھٹی حدیث عن
ابن عباس رضی اللہ عنہما قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر
والعصر جمیعا بالمدینۃ فی غیر خوف ولا سفر قال ابو الزبیر فسألت سعیدا لم فعل ذلک فقال سألت ابن عباس کما سألتنی فقال اراد ان لا یحرج احدا من امتہ رواہ مسلم ترجمہ حدیث
ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا نماز پڑھی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور
عصر کی اکٹھی مدینہ میں سوائے خوف اور سوائے سفر کے کہا ابو الزبیر نے پس میں نے پوچھا سعید سے کہ کس واسطے کیا
حضرت نے اسکو پس کہا سعید نے پوچھا میں نے ابن عباس سے جیسا کہ پوچھا تو نے مجھ سے پس کہا ابن
عباس نے ارادہ کیا حضرت نے یہ کہ نہ حرج ہو کسی کا میری امت میں سے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے
ساتویں حدیث وعنہ قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الظہر
والعصر والمغرب والعشاء بالمدینۃ فی غیر خوف ولا مطر فی حدیث وکیع
قال قلت لابن عباس لم فعل ذلک قال کیلا یحرج امتہ وفی حدیث
ابی معاویۃ قیل لابن عباس ما اراد الی ذلک قال اراد ان لا یحرج
امتہ رواہ مسلم اور روایت ہے انہیں سے کہ کہا جمع کی (نماز) رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے درمیان ظہر اور عصر کے اور مغرب اور عشا کے مدینہ میں سوائے خوف
اور سوائے مینہ کے اور بیچ حدیث وکیع کے ہے کہا کہا میں نے واسطے ابن عباس سے

پڑھتے ہے جیسا کہ محدث سلام اللہ نے محلی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ دیکھا مینے
مسند ابی یعلی مین طریق ابی لیلے سے اُس نے روایت کی ابی قیس ازدی سے اُس نے ابن
مسعود سے کہ تھے حضرت جمع کرتے درمیان دو نمازون کے سفر مین انتہی **دوسری**
دلیل فرمایا **اللہ تعالی** نے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا
یعنے تحقیق نماز ہے اوپر مسلمانون کے لکھی ہوئی وقت مقرر کی ہوئی سو **جواب** اسکا چار
طرح پر ہے **اول** یہ کہ تعیین اوقات نماز جس طرح سے کہ حضرت کی قول اور فعل سے ہے اسیطرح سے
جمع کرنا بھی حضرت کی فعل سے ہے جو کہ جمع کی حضرت نے سو جو کوئی دلیل پکڑے ساتھہ اس آیۃ
کے واسطے جمع کرنے نماز کے (سفر) مین پس ٹھیک نہین ہے اسیطرح لکھا ہے مسک
الختام شرح بلوغ المرام مین **دوم** یہ کہ عمل کلام اللہ پر اگر حدیث سے مقدم ہے تو
پھر قصر کرنا نماز کا بالکل درست نہین حالانکہ قصر کرنا نماز کا تمہارے نزدیک واجب ہے
اللہ کلام اللہ کے خلاف ہے کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے اگر خوف کافرون کا ہو تب قصر کرو اور اگر کوئی
یہ کہے کہ قصر کرنا نماز کا اللہ کا صدقہ قبول کرنا ہے اور نہ قصر کرنا اس کا احسان رد کر دینا
ہے اور یہ گناہ ہے تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے اللہ تعالی کا قول
نہین ہے۔ اور یہی ہمارا دعوی ہے کہ مضامین کلام اللہ کی حضرت کی فرمانے یا عمل کرنے پر ہے
حصر ہین اور جمع کرنا نماز کا حضرت کی فعل سے خوب ثابت ہے پس معلوم ہوا کہ آیت اِنَّ
الصَّلٰوۃَ الخ سے اوپر جائز نہ ہونی جمع کرنے نماز کے حجت پکڑنی نامقبول ہے **سوم** یہ کہ کلام
اللہ کی مضامین سے واقف حضرت سے زیادہ اور کوئی نہین اور حضرت خدا کے تعالی
کے حکم کے خلاف ذرہ کی برابر بھی کوئی کام نہین کرتے تھے پس جمع کرنا نماز کا سفر مین اگر
خدا تعالے کی مرضی اور آیت مذکورہ کے خلاف ہوتا تو اُسیوقت وحی نازل ہوتی اور جمع
کرنے سے منع کیا جاتا اسسے معلوم ہوا کہ جمع کرنا نماز کا سفر مین خدا کے نزدیک بھی ناپسند
نہین **چہارم** یہ کہ بحکم آیت مذکور اگر جمع کرنا نماز کا تمہارے نزدیک منع ہے تو پھر مزدلفہ مین

مین سوائے مدینہ کے جو وارد ہوا ہے سو نہین پہونچی ہے یہ بات بعض صحابہ کو انتہی اور جو لوگ کہ بڑی ضرورت کیوقت گہر مین نماز جمع کرنے کے قائل نہین ہین دلائل اُن کے یہ ہین پہلی دلیل ترمذی[۱] مین روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے اس نے نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو جمع کرے درمیان دو نمازون کے سوے عذر کے پس تحقیق لایا ایک دروازہ دروازون بڑے گناہون سے سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہی کیون کہ اسحدیث کی راویون مین حنش بن قیس ہے۔ اور کہا ترمذی نے یہ ضعیف ہی نزدیک اہل حدیث کی ضعیف کہا اسکو امام احمد وغیرہ نے اور محلی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ حنش بن قیس وہی ہے یعنے ضعیف ہی اور کہا حافظ (ابن حجر) نے کہ لایا حاکم کا اس حدیث کو باعث اس کی غفلت کا ہے اور لایا ہی ابن جوزی اس حدیث کو موضوعات مین انتہی دوسری دلیل موطا[۲] امام محمد مین ہی کہ کہا محمد نے پہنچی ہمکو عمر بن الخطاب ہی یہ بات کہ تحقیق حضرت عمر نے لکھا ملکون مین ساتھہ منع کرنے اُنکے کہ یہ بات کہ جمع کرین درمیان دو نمازون کے اور خبر کی انکو کہ جمع کرنا درمیان دو نمازون کے ایک وقت مین بڑا گناہ ہے گناہون سے خبر کی ہمکو ساتھہ اسبات کی کہ یکبختون نے علی بن عارث سے اس نے کحول سے سو جواب اس کا یہ ہے کہ اول تو یہ روایت موقوف ہی حضرت عمر پر اور روایت موقوف قابل حجت کے نہین ہوتی اور بیان اسکا مسئلہ چہارم مین[۳] گذرا دوم روایت موطا امام محمد کی اگر مرفوع بھی ہوتی تو بھی صحیح مسلم کی مرفوع حدیثون کے ساتھہ ہرگز معارضہ نہ کرسکتی اور روایت موقوف کی تو اس کے سامنے حقیقت ہی کیا ہے اور کب معارض ہوسکتی ہی

مسئلہ سی ام[۴]

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیثون صحیحہ کے یہ ہی جیسکہ ہدایہ

کے کس واسطے کیا حضرت نے اسکو کہا ابن عباس نے تاکہ تکلیف نہ ہو حضرت کی امت کو اور بیچ حدیث ابی معاویہ کے ہے کہ کہا گیا واسطے ابن عباس کے کیا ارادہ کیا حضرت نے اس سے کہا ابن عباس نے ارادہ کیا حضرت نے یہ کہ نہ حرج ہو میری امت کا روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے آٹھویں حدیث **وَعَنْهُ اَيْضًا** قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ سَبْعًا وَّ ثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ قَالَ اَبُوْاَيُّوْبَ لَعَلَّهٗ فِيْ لَيْلَةٍ مَّطِيْرَةٍ قَالَ عَسٰى رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَمَالِكٌ **ترجمہ** اور روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا نماز پڑھی ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں سات اور آٹھ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کہا ابو ایوب (سختیانی) نے (واسطے جابر کے) شاید یہ ہو بیچ رات مینہ کے کہا (جابر نے) شاید روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور مالک نے **فائدہ** مراد سات سے سات رکعتیں ہیں تین تو مغرب کی اور چار عشا کی اور مراد آٹھ سے آٹھ رکعتیں ہیں چار تو ظہر کی اور چار عصر کی اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ ائمہ میں سے کسی کا یہ مذہب ہے کہ گھر میں جمع کرنا نماز کا ضرورت کے لیے جائز ہے واسطے اس شخص کے جو نہ پکڑے اسکو عادت اور یہ قول ابن سیرین اور اشہب کا اصحاب مالک سے ہے اور حکایت کیا ہے اسکو خطابی نے قفال شاشی کبیر سے اس نے اصحاب شافعی سے اس نے ابی اسحاق مروزی سے اس نے جماعت اصحاب حدیث سے اور اختیار کیا ہے اسکو ابن المنذر نے اور مدد دیتا ہے اسکو ظاہر قول ابن عباس کا اَرَادَ اَنْ لَّا يُحْرِجَ اُمَّتَهٗ یعنے ارادہ کیا حضرت نے یہ کہ نہ حرج ہو میری امت کا پس نہ علت بیان کی (ابن عباس نے) ساتھ مرض کے اور ساتھ کسی اور چیز کے وَاللّٰهُ اَعْلَمُ انتہی اور امام شعرانی نے کشف الغمہ میں لکھا ہے کہ جمع کرنا حضرت کا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کو مدینہ میں سوائے خوف اور سوائے سفر کے۔ اور ایک روایت

[illegible] رسول [illegible] صلی اللہ علیہ وسلم کے سی کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے
کیا نہیں پڑھا تو نے قرآن کہا میں نے کہ ہان پڑھا ہے کہا حضرت عایشہ رضہ نے پس
تحقیق خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا قرآن (یعنے جو کچھ کہ قرآن مین اچھے
اخلاق وصفات مذکور ہین حضرت نے وہ اپنے مین حاصل کئے تھے) کہا مین نے ہی
مان ہو منون کی خبر دو مجھکو وتر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے سے (یعنے وقت
اور کیفیت اور عدد رکعات اُسکی سے) پس کہا تھی مین طیار کرتی واسطے حضرت
کے مسواک اُن کی اور پانی وضو اُن کے کا پس اُٹھاتا اللہ جب چاہتا یہہ کہ اُٹھا وے
اُنکو رات کو پس مسواک کرتے اور وضو کرتے اور نماز پڑھتے نو رکعتین نہ بیٹھتے
اُن مین مگر آٹھوین رکعت مین پس یاد کرتے اللہ کو اور تعریف کرتے اللہ کی اور
دعا مانگتے (یعنے التحیات پڑھتے کہ التحیات مین ذکر اور حمد اور دعا ہے) پھر کھڑے
ہوتے اور سلام نہ پھیرتے پس پڑھتے نوین رکعت پھر بیٹھتے پس یاد کرتے اللہ کو
اور تعریف کرتے اُسکی اور دعا مانگتے اس سے پھر پھیرتے سلام کہ سناتے ہمکو (یعنے
پکار کر سلام پھیرتے کہ ہم سنتے) پھر پڑھتے دو رکعت بعد سلام کے بیٹھے ہوئے پس یہ
ہوئین گیارہ رکعتین اے بیٹے میرے پس جبکہ بڑی عمر کو پہنچے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور بھاری
گیا گوشت پڑھتے تھے وتر سات رکعتین اور کرتے دو رکعتون مین مانند کرنے اُنکی پہلی
صورت مین (یعنے اسیطرح بیٹھکر پڑھتے) پس یہ ہوئین نو رکعتین اے بیٹے میرے اور تھی
نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے کوئی نماز دوست رکھتے یہ کہ ہمیشگی کرین اُسپر
اور تھی جبکہ غالب ہوتی اُنکو نیند یا بیماری (یعنے مانع ہوتی کسی عذر سے رات کے) پڑھتے اول دن
مین بارہ رکعتین اور نہین جانتی مین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھا ہو قرآن سارا ایک
رات مین اور نہین جانتی مین کہ نماز پڑھی ہو کسی رات مین صبح تک یعنے اول سے آخر
تک اور نہین جانتی مین کہ روزے رکھے ہون سارا مہینہ سوائے رمضان کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے

مین لکھا ہے وَحَکَی الْحَسَنُ اِجْمَاعَ الْمُسْلِمِیْنَ عَلَی الثَّلٰثِ یعنے اور حکایت کی حسن نے کہ اجماع ہے مسلمانون کا اس بات پر کہ (وتر) تین ہی رکعت ہین (یعنے تین رکعت سے نہ کم ہین اور نہ زیادہ) اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ سَعْدِ بْنِ ہِشَامٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اِلٰی عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا فَقُلْتُ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْبِئِیْنِیْ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ اَلَسْتَ تَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ بَلٰی قَالَتْ فَاِنَّ خُلُقَ نَبِیِّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ الْقُرْاٰنَ قُلْتُ یَا اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْبِئِیْنِیْ عَنْ قِیَامِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ کُنَّا نُعِدُّ لَہٗ سِوَاکَہٗ وَطَہُوْرَہٗ فَیَبْعَثُہُ اللّٰہُ مَا شَآءَ اَنْ یَّبْعَثَہٗ مِنَ اللَّیْلِ فَیَتَسَوَّکُ وَیَتَوَضَّاُ وَیُصَلِّیْ تِسْعَ رَکَعَاتٍ لَا یَجْلِسُ فِیْہَا اِلَّا فِی الثَّامِنَۃِ فَیَذْکُرُ اللّٰہَ وَیَحْمَدُہٗ وَیَدْعُوْہُ ثُمَّ یَنْہَضُ وَلَا یُسَلِّمُ فَیُصَلِّی التَّاسِعَۃَ ثُمَّ یَقْعُدُ فَیَذْکُرُ اللّٰہَ وَیَحْمَدُہٗ وَیَدْعُوْہُ ثُمَّ یُسَلِّمُ تَسْلِیْمًا یُسْمِعُنَا ثُمَّ یُصَلِّیْ رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ مَا یُسَلِّمُ وَہُوَ قَاعِدٌ فَتِلْکَ اِحْدٰی عَشْرَۃَ رَکْعَۃً یَا بُنَیَّ فَلَمَّا اَسَنَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَ اللَّحْمَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ وَصَنَعَ فِی الرَّکْعَتَیْنِ مِثْلَ صَنِیْعِہٖ فِی الْاُوْلٰی فَتِلْکَ تِسْعٌ یَا بُنَیَّ وَکَانَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی صَلٰوۃً اَحَبَّ اَنْ یُّدَاوِمَ عَلَیْہَا وَکَانَ اِذَا غَلَبَہٗ نَوْمٌ اَوْ وَجَعٌ عَنْ قِیَامِ اللَّیْلِ صَلّٰی مِنَ النَّہَارِ ثِنْتَیْ عَشْرَۃَ رَکْعَۃً وَلَا اَعْلَمُ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ کُلَّہٗ فِیْ لَیْلَۃٍ وَلَا صَلّٰی لَیْلَۃً اِلَی الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَہْرًا کَامِلًا غَیْرَ رَمَضَانَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے سعد بن ہشام سے کہ کہا گیا مین طرف حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کے پس کہا مین نے اے مان مسلمانون کی خبر دو

امام اعظم اور ائمہ ثلثہ در ایک رکعت وتر پڑھنے کے باب میں مسئلہ سی و دوم میں آگے آتی ہیں۔

مسئلہ سی و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث کے یہ ہے جو کہ **عینی شرح ہدایہ** وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے بل یقعد عند الثانیۃ ولا یسلم ویقعد عند الثالثۃ ویسلم یعنے نماز وتر میں دو رکعت پڑھ کر تشہد میں بیٹھے اور سلام نہ پھیرے تیسری رکعت پڑھکر تشہد میں بیٹھے اور سلام پھیرے۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو **امام اعظم** نے اس مسئلہ میں خلاف دیا ہے حدیث کا جو کہ اب آتی ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا صلی اللہ علیہ وسلم کان یوتر بثلاث لا یقعد الا فی آخرھن رواہ الحاکم روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تحقیق حضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین وتر کرتے ساتھ تین رکعت کے نہ بیٹھتے کسی میں مگر اُن کے آخر میں **فائدہ** ہدایہ اسائل الی اوتہ المسائل میں لکھا ہے کہ کہا محمد بن نصر نے نہیں پاتے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر ثابت صحیح کہ تحقیق حضرت نے وتر پڑھے ہوں ساتھ تین رکعت ملی ہوئی کے بعد اس کے کہا ہاں ثابت ہوا حضرت سے کہ تحقیق انہوں نے وتر پڑھے تین ولیکن نہیں بیان کیا راوی نے کہ آیا وہ اکٹھی تین رکعت میں باجدا میں یعنے یا دو سلام سے ہیں اور جو حدیثیں کہ تین رکعت وتر پڑھنے کے باب میں وارد ہوئی ہیں اور جو حدیثیں کہ تین وتر پڑھنے سے منع کے باب میں آئی ہیں حافظ ابن حجر نے ان میں یوں تطبیق دی ہے کہ نہ پڑھی جاویں تین رکعت ساتھ دو تشہد کے تاکہ مشابہت نہ ہو ساتھ نماز مغرب کے اور کہا کہ جو حدیثیں تین رکعت وتر پڑھنے کے حمل کی گئی ہیں ساتھ ایک تشہد کی جو کہ آخر میں ہے اور روایت اس فعل کی جماعت سلف سے کی ہے انتہی راقم کہتا ہے کہ ابن حجر کا اس طرح پر تطبیق دینا یعنے تین رکعت وتر کے بیچ میں نہ بیٹھنا اور اخیر کی رکعت میں بیٹھنا موافق ہے حاکم کی اس حدیث کے جو کہ حضرت عائشہ کی روایت سے اوپر مذکور ہوئی اور

دوسری حدیث عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل ثلاث عشرۃ رکعۃ یوتر من ذلک بخمس لا یجلس فی شیء الا فی آخرہا متفق علیہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے رات میں تیرہ رکعت وتر پڑھتے ان میں سے پانچ رکعت کہ نہ بیٹھتے کسی رکعت میں (یعنے تشہد کے لیے) مگر پیچھے آخر اس کے کہ روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے تیسری حدیث عن ابی ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوتر حق علی کل مسلم فمن احب ان یوتر بخمس فلیفعل ومن احب ان یوتر بثلث فلیفعل ومن احب ان یوتر بواحدۃ فلیفعل رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ روایت ہے ابو ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر حق ہے ہر مسلمان پر پس جو شخص چاہے کہ پڑھے وتر پانچ رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑھے تین رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑھے ایک رکعت پس چاہیے کہ کرے روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ نے فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ اس حدیث کو ابن حبان اور دارقطنی اور حاکم نے بھی روایت کیا ہے اور صحیح کہا ہے اسکو ابو حاتم نے اور ذہلی اور دارقطنی نے علل میں اور موقوف ٹھیرایا اسکو بیہقی اور بہت لوگوں نے کہا حافظ (یعنے ابن حجر نے) کہ حق یہی ہے کہ یہ موقوف ہے انتہے ایک حدیث بخاری اور مسلم کی ابن عمر کی روایت سے اور ایک حدیث بھی بخاری اور مسلم کی حضرت عائشہ کی روایت سے اور ایک حدیث بخاری کی نافع کی روایت سے اور ایک حدیث سعید بن منصور کی بکر بن عبداللہ مزنی کی روایت سے اور ایک حدیث طحاوی کی ابن عمر کی روایت سے اور ایک حدیث صحیح مسلم کی بھی ابن عمر کی روایت سے اور ایک حدیث طبرانی کی ابن عباس کی روایت سے اور ایک حدیث بخاری کی بھی ابن عباس کی روایت سے یہ سات حدیثیں مخالف مذہب

روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز
پڑھتے درمیان اس کے کہ فارغ ہوں نماز عشاء سے فجر تک گیارہ رکعتیں سلام پھیرتے
ہر دو رکعت پر اور وتر کرتے ساتھ ایک رکعت کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور
مسلم نے تیسری حدیث عن نافع ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما کان یسلم بین رکعتہ والرکعتین فی الوتر حتی یامر ببعض
حاجتہ رواہ البخاری روایت ہے نافع سے کہ تحقیق عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما تھے سلام پھیرتے درمیان ایک رکعت کے اور دو رکعتوں کے بیچ وتر کے یہانتک
کہ حکم کرتے ساتھ بعض حاجت اپنی کے یعنے ایک رکعت اور دو رکعتوں کے درمیان
سلام پھیر کر بہ وقت ضرورت باتیں بھی کر لیتی تھے روایت کیا اس کو بخاری نے
چوتھی حدیث عن بکر بن عبد اللہ المزنی قال صلی ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما رکعتین ثم قال یا غلام ارحل لنا ثم قام واوتر برکعۃ رواہ
سعید بن منصور باسناد صحیح روایت ہے بکر بن عبد اللہ مزنی سے کہ کہا نماز پڑھی
ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دو رکعتیں پھر کہا اے غلام کوچ کر واسطے ہمارے پھر کھڑے
ہوئے اور وتر پڑھا تھے ایک رکعت کی روایت کیا اس حدیث کو سعید بن منصور نے ساتھ
اسناد صحیح کے پانچویں حدیث عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ کان یفصل
بین شفعۃ ووتر بتسلیمۃ واخبر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعلہ رواہ
الطحاوی روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق تھے فرق کرتے درمیان دو رکعت کے تھ
سلام کے اور خبر دی انہوں نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے کرتے اسی طرح روایت
کیا اس کو طحاوی نے کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں اور اسناد اس حدیث کی قوی ہے
اور ترمذی نے کہا ہے کہ عمل اوپر اسی کے ہے نزد یک بعض اہل علم کے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے سے اور تابعین سے اعتقاد کرتے تھے یہ کہ فصل کرے مرد درمیان دو رکعتوں کے اور تیسری کی وتر کر رکعت ایک

امام اعظم رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ تین رکعت وتر وجود تشہد کے ساتھ ہیں تو اسباب ہیں دلیل انکی انکی مفصل
پر حدیث پیش کرتے ہیں جو کہ دار قطنی نے اور بیہقی نے روایت کی ہے عبداللہ بن مسعود
سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وترات کہ تین رکعت ہیں مانند
کے وتر مغرب کی نماز کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے نہیں قائم ہوتی ہے
ساتھ اسکے حجت اس لیے کہ عینی شرح ہدایہ میں لکھا ہے کہ کہا دار قطنی نے کہ
نہیں روایت کیا اس حدیث کو اعمش سے مرفوعا سوائے یحیی بن زکریا کے اور وہ ضعیف
ہے اور کہا بیہقی نے کہ صحیح بات یہ ہے کہ یہ موقوف ہے ابن مسعود پر اور کہا شوکانی نے نیل
الاوطار میں کہ احادیث کہ راویوں میں یحیی بن زکریا بن ابی الحوجب ضعیف ہے

مسئلہ سے ودوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیثوں صحیحہ کے یہ ہے جو کہ در المختار
میں لکھا ہے لم یفصل بسلام یعنے وتر کی نماز میں نہ فرق کرے ساتھ سلام کے اور یہ
مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ میں ان پانچ حدیثوں کا
پہلی حدیث عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم صلوۃ اللیل مثنی مثنی فاذا خشی احدکم الصبح صلی
رکعۃ واحدۃ توتر لہ ما قد صلی متفق علیہ روایت ہے ابن عمر رضی
اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے
پس جب ڈرے ایک تمہارا نمودار ہونے صبح کے سے پڑھے ایک رکعت طاق کر دیگی اوس
لیے اسکو کہ نماز پڑھی ہے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث
عن عائشۃ رضی اللہ تعالی عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یصلی فیما بین ان یفرغ من صلوۃ العشاء الی الفجر احدی عشرۃ
رکعۃ یسلم من کل رکعتین ویوتر بواحدۃ متفق علیہ

۱ حدیث بیہقی کی ۲ حدیث دار قطنی کی ۳ حدیث بیہقی کی ۴ حدیث بیہقی کی ۵ حدیث بیہقی کی

وَفِي رِوَايَةٍ قَالَ ابْنُ أَبِي مُلَيْكَةَ أَوْتَرَ مُعَاوِيَةُ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِرَكْعَةٍ وَعِنْدَنَا مَوْلًى لِابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَى ابْنَ عَبَّاسٍ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّهُ قَدْ صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا گیا واسطے اُن کے کیا ہے واسطے تمہارے بیچ امیر المومنین معاویہ کے (یعنے کیا فتوی دیتے ہو اُن کے اس فعل مین) کہ نہین وتر پڑھتے مگر ایک رکعت کہا ابن عباس نے اچھا کیا اُنہون نے تحقیق وہ فقیہ ہین اور ایک روایت مین ہے کہ کہا ابن ابی ملیکہ نے کہ وتر پڑھے معاویہ نے پیچھے عشا کے ایک رکعت اور نزدیک اُسکے تھا مولی ابن عباس کا پس آیا وہ ابن عباس کے پاس پس خبر دی اُنکو کہا ابن عباس نے چھوڑ دے اُنکو اس لیے کہ اُنہون نے صحبت رکھی ہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** یہ حدیثین صریح دلیل ہین اس بات پر کہ ایک رکعت وتر کہ جسمین پہلے کچھ بھی نہ پڑھا جاوے درست ہے اور جائز ہے اور اس باب مین اور بھی حدیثین ہین اور اصل وتر ایک ہی رکعت ہے جیسا کہ **احمد** اور **ابو داؤد** اور **ترمذی** اور **نسائی** اور **ابن ماجہ** مین روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اَوْتِرُوا يَا أَهْلَ الْقُرْآنِ فَإِنَّ اللهَ تَعَالَى وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ یعنے وتر پڑھو اے قرآن کا نفدا لو پس تحقیق اللہ تعالیٰ طاق ہے دوست رکھتا ہے طاق کو اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اگرچہ وتر کے معنی ایک اور تین اور پانچ اور سات اور نو بھی ہین اور سب صحیح اور درست اور حضرت کے اقوال و افعال سے ثابت لیکن خدا کے نزدیک زیادہ تر پسندیدہ وتر ایک ہی رکعت ہے کیونکہ خدا بھی ایک ہی ہے اور ایک ہی رکعت وتر کو دوست رکھتا ہے پس اسی سبب سے اکثر وتر پڑھنا حضرت کا ایک ہی رکعت ثابت ہوتا ہے جیسا کہ گذرا اور سید محمد صدیق حسن صاحب نے **ہدیۃ السائل الی ادلۃ المسائل** مین لکھا ہے کہ یہی مذہب ہے جمہور علما کا

رکعت کو اور یہی کہتے ہیں امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق راقم کہتا ہے
کہ اگر کوئی شخص فقط ایک ہی رکعت وتر پڑھ لیا کرے اور اسکے پہلے کوئی بھی شفع نہ پڑھے
تو بھی کافی ہے اور دلیل اس کی یہ حدیثیں ہیں جواب آتی ہیں چھٹی حدیث عن ۶ ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوتر رکعۃ
من آخر اللیل رواہ مسلم روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وتر ایک رکعت ہے آخر رات کو روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے
ساتویں حدیث عن ۷ ابی ایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الوتر حق علی کل مسلم فمن احب ان یوتر بخمس
فلیفعل ومن احب ان یوتر بثلث فلیفعل ومن احب ان یوتر بواحدۃ
فلیفعل رواہ ابوداود والنسائی وابن ماجۃ روایت ہے ابی ایوب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر
حق ہے ہر مسلمان پر پس جو شخص چاہے کہ پڑھے وتر پانچ رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو
کوئی چاہے کہ وتر پڑھے تین رکعت پس چاہیے کہ کرے اور جو کوئی چاہے کہ وتر پڑھے ایک
رکعت پس چاہیے کہ کرے روایت کیا اس حدیث کو ابوداود اور ابن ماجہ نے آٹھویں
حدیث عن ۸ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال امر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بصلوۃ اللیل ورغب فیہا حتی قال علیکم بصلوۃ اللیل
ولو رکعۃ رواہ الطبرانی روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ کہا حکم کیا
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتھ نماز رات کے اور ترغیب دی اس میں یہانتک کہ
فرمایا کہ تمہاری پر نماز رات کی ہے اگرچہ ہو ایک ہی رکعت روایت کیا اس حدیث کو طبرانی
نے نانویں حدیث عن ۹ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قیل لہ ھل لک فی
امیر المؤمنین معاویۃ ما اوتر الا بواحدۃ قال اصاب انہ فقیہ

البحار سی مین کہ ابن تین نے جو کہا ہے کہ فقیہ ایک رکعت وتر پڑہنے کے قائل نہین ہوئے ہین اُن کے اس قول کیطرف التفات نہ کی جاوے ۔ اور کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث کی نیچے کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ کم سے کم وتر ایک ہی رکعت ہے اور جو شخص فقط ایک ہی رکعت وتر پڑہا کرے نماز اُس کی درست ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ جو کہتے ہین کہ ایک رکعت وتر جائز نہین اور ایک رکعت وتر پڑہنے والے کی نماز ہوتی ہی نہین سو رد کرتی ہین اُن کے اس قول کو یہ حدیثین (یعنے جو کہ اوپر مذکور ہوئین) اور امام اعظم جو ایک رکعت وتر پڑہنے کے قائل نہین ہین تو دلیل اُن کی اُن کے مقلد اس باب مین حدیث پیش کرتے جو کہ محلی شرح موطا امام مالک مین ہے کہ روایت کی عبد الحق نے بیچ احکام کے جہت ابن عبد البر سے اُس نے روایت کی حذری سے کہ تحقیق حضرت نے منع کیا ایک رکعت پڑہنے سے یہہ کہ نماز پڑہی مرد وتر کرے ایک سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ہے ساتھہ اس کے حجت اس لیے کہ محلی شرح موطا امام مالک مین کہا ہے کہ بیچ اسناد احدیث کی عثمان بن ربیعہ ہے اور وہ ضعیف ہے) کہا اور غالب ہے بیچ حدیث الحکم وکم

مسئلہ سی وسوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے وَلَا یَجُوْزُ الْوِتْرُ بِرَکْعَۃٍ الْوَاحِدَۃِ یعنے ایک رکعت وتر جائز نہین ہے ۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ مین ایک تو احدیث کا جو کہ مسئلہ سی ویکم مین پہلے گذری اور دو ان حدیثون کا جو کہ مسئلہ سے اور دوم مین اوپر مذکور ہوئین ۔

عراقی وغیرہا جو صحابہ کہ ایک رکعت وتر پڑہتے تھے وہ یہ ہین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان اور حضرت علی اور سعد بن ابی وقاص اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور ابوموسی الاشعری اور ابوالدرداء اور حذیفہ اور ابن مسعود اور ابن عمر اور ابن عباس اور معاویہ اور تمیم الداری اور ابوایوب الانصاری اور ابوہریرہ اور فضالہ بن عبید اور عبداللہ بن الزبیر اور معاذ بن الحارث قاری اور وہ مختلف ہی بیچ صحت اسکی کے اور تابعین مین سے سالم بن عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ اور حسن بصری اور محمد بن سیرین اور عطا بن ابی رباح اور عقبہ بن عبدالغافر اور سعید بن جبیر اور نافع بن جبیر بن مطعم اور جابر بن زید اور زہری اور ربیعہ ابن ابی عبدالرحمان اور سوا اِن کے اور بہی ائمہ مین سے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور اوزاعی اور اسحق اور ابوثور اور داؤد اور ابن حزم ہین اور محلی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہی کہ روایت کیا شافعی نے کہ تحقیق حضرت عمر رضہ داخل ہوئے مسجد مین پس نماز پڑہی ایک رکعت پس کہا سوا اسکی نہین کہ یہ نفل ہے پس جو چاہے زیادہ کرے اور جو چاہے کم کرے اور دلیل پکڑی ہے ساتہہ اسکے شافعی نے کہ تحقیق امر بیچ نفلون کے فراغ ہی بیچ پڑہنے والے کے اختیار ہے خواہ کم پڑہے خواہ زیادہ اور زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہی کہ یہ بات صحت کو پہنچ چکی ہے کہ صحابہ کی جماعت نے وتر فقط ایک ہی رکعت پڑہا ہے اور پہلے اسکے کوئی نہین پڑہا اور تحقیق محمد بن نصر وغیرہ نے روایت کی ہے کہ تحقیق حضرت عثمان نے پڑہا قرآن رات کو ایک ہی رکعت مین الخ نہ پڑہی کوئی اور رکعت اور بخاری مین ہے کہ سعد نے وتر پڑہا ایک ہی رکعت اور معاویہ نے وتر پڑہا ایک ہی رکعت اور اچہا جانا اسکو ابن عباس نے اور کہا کہ تحقیق وہ (یعنے معاویہ) فقیہ ہے اور یہ سب روایتین رد ہین ابن تین کے قول کا اسلیے کہ کہا اُس نے کہ فقہا نے معاویہ کے اس قول پر عمل نہین کیا۔ اور کہا ابن حجر نے فتح الباری شرح صحیح

مسئلہ سی و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ اِنْ صَلّٰی ثَمَانَ رَکْعَاتٍ بِتَسْلِیْمَۃٍ جَازَ وَتُکْرَہُ الزِّیَادَۃُ عَلٰی ذٰلِکَ۔ یعنے کہا ابوحنیفہ نے کہ اگر آٹھہ رکعت نماز نفل ایک سلام سے پڑہے تو جائز ہے اور آٹھہ سے زیادہ نفل پڑہنے ایک سلام سے مکروہ ہین۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے صحیح مسلم کی حدیث کا جو کہ سعد بن ہشام کی روایت سے مسئلہ سی و پنجم مین مذکور ہوئی

مسئلہ سی و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے لَا یُقْنَتُ فِیْ صَلٰوۃٍ غَیْرِھَا یعنے نہ قنوت پڑہے سوائے (نماز وتر کے) اور نمازون مین۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقْنُتُ فِی الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ ھٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قنوت پڑہتے تھے نماز صبح کے اور مغرب کی روایت کیا اس حدیث کو مسلم اور ابوداود اور ترمذی نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

دوسری حدیث عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ سُئِلَ ھَلْ قَنَتَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ صَلٰوۃِ الصُّبْحِ فَقَالَ نَعَمْ فَقِیْلَ لَہٗ قَبْلَ الرُّکُوْعِ اَوْ بَعْدَہٗ

صبح کی نماز مین قنوت پڑہنے کا بیان

مسئلہ چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ عینی شرح ہدایہ اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے فِی الْمُحِیطِ لَا یَجُوزُ اَنْ یُّوتِرَ قَاعِدًا مَعَ الْقُدْرَۃِ عَلَی الْقِیَامِ وَکَا عَلَی الرَّاحِلَۃِ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ یعنے محیط مین ہے کہ وتر بیٹھہ کر پڑہنے بہی اور سواری پر پڑہنی بہی بغیر عذر کے جائز نہین ہین اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلے مین ان دو حدیثون کا پہلی حدیث عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی فِی السَّفَرِ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ حَیْثُ تَوَجَّھَتْ بِہٖ یُوْمِیُٔ اِیْمَاءً صَلٰوۃَ اللَّیْلِ اِلَّا الْفَرَائِضَ وَیُوْتِرُ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑہتے سفر مین اپنی سواری پر جسطرف متوجہ کرتی سواری اُنکو اشارہ کرتے اشارہ کرنا پڑہتے سفر مین سوار پر نماز شب کی سوائے فرض کے اور وتر بہی پڑہتے سواری پر روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث وَعَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُوْتِرُ عَلَی الْبَعِیْرِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ اور روایت ہے اُسی سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے وتر پڑہتے اونٹ پر روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ حدیث دلیل ہے واسطے مذہب ہمارے (یعنے شافعیہ) اور مذہب امام مالک اور امام احمد اور جمہور علماء کے اسبات پر کہ سفر مین سواری پر وتر پڑہنے جائز ہین وہہ سوار کا خواہ کسیطرف کو ہو اور وتر سنت مین نہین ہین واجب اور کہا ابوحنیفہ نے وتر واجب ہین اور نہین جائز ہے پڑہنا اُنکا سواری پر اور دلیل ہماری یہ حدیثین ہین (جو کہ مذکور ہوئین)

اور ابن عباس وغیرہ صحابہ نے شہادت اسکی اثبات کی دی ہے اور سبل مین کہا ہے اور مروی ہے خلاف اسکا خلفا اربعہ سے اور تطبیق ان دونون کی اسطرح پر ہے کہ حضرت کبھی صبح کی نماز مین قنوت پڑہتے تھے اور کبھی نہین پڑہتے تھے اسی طرح لکھا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین

مسئلہ سی و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ **ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے لَا تَجُوْزُ فِی الْقُرٰی یعنے جمعہ نہین جائز ہے گاؤن مین اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ اَوَّلُ جُمُعَۃٍ جُمِّعَتْ فِی الْاِسْلَامِ بَعْدَ جُمُعَۃٍ جُمِّعَتْ فِیْ مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِیْنَۃِ الْجُمُعَۃُ جُمِّعَتْ بِجُوَاثَا قَرْیَۃٍ مِنْ قُرَی الْبَحْرَیْنِ قَالَ عُثْمَانُ قَدْیَۃٌ مِنْ قُرَی عَبْدِ الْقَیْسِ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَاللَّفْظُ لَہٗ اور روایت ہے ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق اول جمعہ کہ جمعہ پڑہا گیا اسلام مین پیچھے جمعہ کے کہ جمعہ پڑہا گیا بیچ مسجد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بیچ مدینے کے البتہ جمعہ ہے کہ جمعہ پڑہا گیا بیچ مسجد جواثی کے کہ گاؤن ہے گاؤن بحرین سے کہا عثمان نے (وہ) گاؤن ہے گاؤن عبد القیس سے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور ابو داؤد نے اور لفظ اسکا ابو داؤد کے ہین **فائدہ** بخاری نے اسحدیث پر یون باب باندہا ہے کہ یہ باب ہے جمعے کا بیچ قری یعنے گاؤن کے انتہی اس سے معلوم ہوا کہ جمعہ پڑہنا گاؤن مین درست ہے اور جواثی گاؤن ہے شہر نہین اور **امام نووی** نے شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ مسجد عبد القیس کی بیچ بحرین کے گاؤن مین ہے کہ نام اس گاؤن کا جواثی ہے اس سے بھی معلوم ہوا کہ جواثی گاؤن ہے شہر نہین اور مولوی سلام اللہ حنفی نے **محلی شرح موطا امام مالک** مین

جمعے کی نماز گاؤن مین پڑہنے کے بیان مین

الرکوع قال بعد الرکوع رواہ ابوداؤد روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے
کہ تحقیق وہ پوچھے گئے کیا قنوت پڑہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ نماز صبح کے پس
کہا ہاں پس کہا گیا واسطے اُن کے قبل رکوع کے یا بعد رکوع کے کہا بعد رکوع کے روایت کیا
اسحدیث کو ابوداؤد نے **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین یہ باب ہے مستحب
ہونے قنوت کا سب نمازون مین جب نازل ہو ساتہہ مسلمانون کے کوئی حادثہ اور پناہ
دے اللہ اُس سے اور مستحب ہی پڑہنا قنوت کا بیچ نماز صبح کے ہمیشہ اور محل اُس کے
پڑہنے کا رکوع سے سر اُٹہانے کے بعد ہی اخیر رکعت مین اور مستحب ہی بلند پڑہنا قنوت
کا مذہب امام شافعی کا یہی ہے کہ تحقیق سنت ہی پڑہنا قنوت کا بیچ نماز صبح کے ہمیشہ
اور شیخ ابن ہمام نے **فتح القدیر** مین لکہا ہے کہ کہا حازمی نے بیچ کتاب ناسخ اور
منسوخ کے کہ تحقیق روایت کی گئی ہے یعنی قنوت بیچ نماز فجر کے خلفاء اربعہ وغیرہ
لوگون سے مثل عمار بن یاسر اور ابی بن کعب اور ابی موسے اشعری اور ابن عباس
اور ابی ہریرہ اور براء ابن عازب اور انس اور سہل بن سعد ساعدی اور معاویہ بن ابی
سفیان اور حضرت عائشہ کی اور کہا گئے ہین طرف اسکی اکثر صحابہ اور تابعین اور ذکر
کیا تابعین ہین سے ایک جماعت کا انتہی۔ اور حنفیہ وغیرہ جو کہ قائل اس کے نہین ہین تو دلیل
اُن کی یہ حدیث ہی جو کہ **احمد** اور **ترمذی** اور **نسائی** اور **ابن ماجہ**
مین روایت ہی سعید بن طارق اشجعی رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا کہا مین نے اپنے
باپ کو اے باپ میرے تحقیق نماز پڑہی تو نے پیچہے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ابی بکر
اور عمر اور عثمان اور علی کے کیا قنوت پڑہتے تہے وے بیچ نماز فجر کے کہا اے بیٹے
میرے یہ بدعت ہی اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے سو **جواب** اسکا یہ ہے
کہ کہا طیبی نے نفی کرنا اس صحابی کا نہین لازم آتا نفی قنوت پر کیونکہ اُس نے شہادت
اسکی نفی کی دی ہے اور جماعت دوسری مثل حسن اور ابی ہریرہ اور انس

کہ فرماتے تھے جمعہ واجب ہی ہر گاؤن پر اور اگرچہ نہ ہون بیچ فرسخ کے مگر چار اور کہا شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ مین کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جمعہ واجب ہی ہر گاؤن پر فائدہ پس معلوم ہوا کہ گاؤن مین جمعہ پڑہنا بیشک بلاشبہ جائز ہے اور جو گاؤن مین جمعہ نہ پڑہے یا اوسمین درست نہ جانے وہ قرآن اور حدیث اور اجماع کے مخالف ہی اس لیے کہ جمعہ فرض ہے بنصوص خدا تعالی کے سے ثابت ہی ساتھہ کلام اللہ اور حدیث اور اجماع کے۔

مسئلہ سی و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ لَیْسَ فِی الْاِسْتِسْقَاءِ صَلٰوۃٌ مَسْنُوْنَۃٌ فِی الْجَمَاعَۃِ یعنی کہا ابوحنیفہ نے کہ نماز استسقا مین جماعت کے ساتھہ نماز پڑہنی سنت نہین ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ اِلَی الْمُصَلّٰی یَسْتَسْقِیْ فَصَلّٰی بِہِمْ رَکْعَتَیْنِ جَھَرَ فِیْھِمَا بِالْقِرَاءَۃِ وَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ یَدْعُوْ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَحَوَّلَ رِدَآءَہٗ حِیْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہی عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا نکلے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ساتھہ لوگون کے طرف عیدگاہ کی واسطے طلب مینہ کے پس پڑہی ساتھہ صحابہ کے دو رکعت پکار کر پڑہی انہین قراءۃ اور سامنے ہوئے قبلہ کے دعا کرتے تھے اور اٹھائے دونون ہاتھہ اپنے یعنے دعا کے لیے اور پھیرے چادر اپنی اوسوقت کہ سامنے ہوئے قبلہ کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُتَوَاضِعًا مُتَبَذِّلًا مُتَخَشِّعًا مُتَرَسِّلًا مُتَضَرِّعًا فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ کَمَا یُصَلِّیْ فِی الْعِیْدِ لَمْ یَخْطُبْ خُطْبَتَکُمْ ھٰذِہٖ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَصَحَّحَہُ التِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْعَوَانَۃَ

لکھا ہے کہ جواثی نام گاؤں کا ہے گاؤں بحرین سے اسیطرح ہے بیچ روایت وکیع کے ابن طہمان سے تو یک ابوداود نے اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اس کے امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق نے اور پڑھنے جمعہ کے گاؤں مین **فائدہ** ابوداؤد کی حدیث جو اوپر مذکور ہوئی وکیع اسکا راوی ہے اور وہ اس حدیث کے یہ تفسیر کرتا ہے کہ جواثی گاؤں ہے اور **قسطلانی** **شرح صحیح بخاری** مین ہے کہ کہا نووی نے کہ مذہب امام شافعی اور محقق اصولیون کا یہ ہے کہ تحقیق تفسیر راوی کی مقدم ہے جسوقت کہ نہ مخالف ہو ظاہر کے اس سے بھی معلوم ہوا کہ جواثی گاؤں ہے شہر نہین اور شوکانی نے **نیل الاوطار** مین لکھا ہے کہ بیچ روایت ابن ابی شیبہ کے ہے کہ عمر بن الخطاب نے طرف اہل بحرین کے لکھا کہ جمعہ پڑھو جہان کہ ہو تم اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ نے اور یہ حکم گاؤن اور شہرون (یعنی دونون کے) لیے ہے اور بیہقی لیث بن سعد سے لایا ہے کہ جمعہ پڑھتے تھے اہل شہر کے اور اُس کے گردے کے رہنیوالے بیچ عہد حضرت عمر اور حضرت عثمان کے ساتھ حکم اُنکے کے اور بیچ اُنکے جماعت صحابہ کی تھی اور عبدالرزاق ساتھ اسناد صحیح کے ابن عمر سے لایا ہے کہ وہ دیکھتے تھے اہل میاہ کو درمیان مکہ اور مدینہ کی کہ جمعہ پڑھتے تھے اور عیب نہین کرتے تھے اُنپر اُنکے اور بیچ وقت اختلاف صحابہ کے مقرر رجوع طرف مرفوع کی ہے (اور بیچ اسباب کے سوے اسکے اور بھی حدیثین ہین) انتہی اور **محلی شرح موطا** امام مالک مین لکھا ہے کہ روایت کیا بیہقی نے بتحقیق ابا ہریرہ نے لکھا طرف حضرت عمر کی کہ پوچھتے تھے اُن سے جمعے سے اور وہ بحرین مین تھے پس لکھا حضرت عمر نے طرف ابا ہریرہ کی کہ جمعہ پڑھو جسجگہہ کہ ہو تم اور امام شعرانی نے **میزان شعرانی** مین لکھا ہے کہ بیہقی نے روایت کی ہے ام عبداللہ دوسے رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ واجب ہے اوپر ہر ایک گاؤن کے اور اگرچہ نہ ہون بیچ اُسکے مگر چار یعنی جس گاؤن مین فقط چار آدمی رہتے ہون وہان بھی اُنپر جمعہ فرض ہے اور انہین نے **کشف الغمہ** مین لکھا ہے کہ تھے کہتے ابن مسعود کہ سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

ساری جہان کا بڑا مہربان نہایت رحم والا مالک انصاف کے دن کا نہیں کوئی لائق پوجنے
کے کوئی مگر اللہ کرتا ہے جو چاہے ای اللہ تو ہی اللہ نہیں لائق پوجنے کے مگر تو بے پرواہ ہے
اور ہم فقیر ہیں ہیچ ہمیچ باران اور کرجو اوتار اتو نے ہمیں توانائی اور پہنچا ایک وقت
تک پیر اٹھائے تا تہہ اپنے پیر اونچا کیا اُن کو یہانتک کہ نظر آتی تھی سفیدی اُن کی دونو
بغلوں کی پھر پھیری لوگوں کیطرف پیٹھ اپنی اور پلٹ کر اوڑھی اپنی چادر اٹھائے
ہوئے تھے اپنے تا تہہ پھر متوجہ ہوئے لوگوں پر اور نیچے اترے اور پڑھی دو رکعتیں
پھر ظاہر کیا اللہ پاک اور برتر نے سوکڑا اور جمکا بھر بسا روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد
نے اور کہا یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی مستحکم ہے **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح
مسلم میں کہ کہا ابوحنیفہ نے کہ استسقا میں نماز پڑھنی سنت نہیں ہے بلکہ انکے نزدیک
استسقا کیا جاوے سا تہہ دعا کے بغیر پڑھنے نماز کے اور کہا تمامی علما نے سلف
اور خلف صحابہ اور تابعین نے اور جو بعد انکے تئیں استسقا میں نماز پڑھنی سنت ہے اور
اور اسبات میں سوائے ابوحنیفہ کے کسی نے بھی مخالفت نہیں کی

مسئلہ سی و نہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثوں کے یہ ہے جو کہ **شرح وقایہ**
اور **ہدایہ** اور **درالمختار** اور **فتاوے عالمگیری** وغیرہ فقہ کی کتابوں
میں کہا ہے **بلا قلب رداء** یعنے استسقا میں پلٹ کر چادر نہ اوڑھی۔ اور یہ مذہب امام اعظم
کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان دو حدیثوں کا پہلی حدیث
ابوداؤد کی حضرت عائشہ کی روایت سے مسئلہ سی و ہشتم میں اوپر مذکور ہوئی **دوسری**
حدیث **عن** عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال رأیت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین استسقی لنا اطال الدعاء
وکان المسألۃ قال ثم تحول الی القبلۃ وحول رداءہ

۴ ... ۳۰ ... ۳ ... ۳۴ ... ۳۴

وابن حبان روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کرتے پھر کہ
ایسے نہ پہرے ہوئے خشوع کرتے آہستگی کرتے گڑگڑاتے پھر پڑھی دو رکعتیں جیسا پڑھتے ہیں عید میں
نہ خطبہ پڑھا جیسا خطبہ تمہارا ہے کہ پڑھتے ہو تم روایت کیا احمد اور ابو داؤد اور
ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ترمذی اور ابو عوانہ اور ابن حبان نے عن
عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت شکی الناس الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم قحوط المطر فامر بمنبر فوضع لہ فی المصلی ووعد
الناس یوما یخرجون فیہ فخرج حین بدا حاجب الشمس فقعد علی
المنبر فکبر وحمد اللہ ثم قال انکم شکیتم جدب دیارکم وقد امرکم اللہ
ان تدعوہ ووعدکم ان یستجیب لکم ثم قال الحمد للہ رب العلمین
الرحمن الرحیم مالک یوم الدین لا الہ الا اللہ یفعل ما یرید اللھم انت
اللہ لا الہ الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل
ما انزلت علینا قوۃ وبلاغا الی حین ثم رفع یدیہ فلم یزل حتی
رؤی بیاض ابطیہ ثم حول الی الناس ظھرہ وقلب او حول رداءہ وھو رافع
یدیہ ثم اقبل علی الناس ونزل وصلی رکعتین فانشاء اللہ سبحانہ
فرعدت وبرقت ثم امطرت رواہ ابو داؤد وقال غریب واسنادہ جید روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا شکایت کی
لوگوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس برسنے پانی کی پس حکم کیا منبر کا پہر رکھا
گیا اُن کے واسطے عیدگاہ میں اور وعدہ کیا لوگوں سے ایک دن کا کہ نکلیں اسمیں پہر
نکلے جب ظاہر ہوا کنارہ آفتاب کا پہر بیٹھے منہ پر پہر تکبیر کہی اور تعریف کی اللہ کی پہر فرمایا
تم نے اپنے ملک کی خشک سالی کی اور البتہ حکم فرمایا اللہ نے دعا کرنیکا اس سے
اور وعدہ فرمایا کہ قبول فرمائے گا تمسے پہر فرمایا سب تعریف اللہ کو ہے جو صاحب ہے

وَلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ خَطَبَنَا وَدَعَا اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَحَوَّلَ وَجْهَهُ نَحْوَ الْقِبْلَةِ رَافِعًا يَدَيْهِ ثُمَّ قَلَبَ رِدَاءَهُ فَجَعَلَ الْأَيْمَنَ عَلَى الْأَيْسَرِ وَالْأَيْسَرَ عَلَى الْأَيْمَنِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا نکلے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ایک دن عید نماز کو پس نماز پڑہائی ہمکو دو رکعتین بغیر اذان اور بغیر تکبیر کے پہر خطبہ سنایا ہمکو اور دعا مانگی اللہ عزوجل سے اور پہیرا مونہہ اپنا طرف قبلے کی دونون ہاتہہ اٹہائے ہوئے پہر پلٹ کر اوڑہی چادر اپنی پس کیا داہنی طرف کو بائین طرف اور بائین طرف کو داہنی طرف روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابن ماجہ نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا اسکو ابوعوانہ اور بیہقی نے اور کہا بیہقی نے اکیلا ہونے اسکا ساتہہ اسکے نعمان بن راشد اور کہا خلافیات مین کہ راوی اسکے ثقہ ہین **تیسری حدیث عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَاسْتَسْقٰى وَحَوَّلَ رِدَاءَهُ حِيْنَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَبَدَأَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ فَدَعَا رَوَاهُ أَحْمَدُ روایت ہے عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا نکلے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طرف عیدگاہ کی پس مینہ مانگا اور پلٹ کر اوڑہی چادر اپنی جب سامنے ہوئے قبلے کے اور شروع کی نماز پہلے خطبہ کے پہر سامنے ہوئے قبلے کے پہر دعا مانگی روایت کیا اسحدیث کو احمد نے

مسئلہ چہل و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی پانچ حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور رد المحتار شرح در المختار مین گہن کی نماز کے باب مین کہا ہے صَلَّى الْإِمَامُ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ كَهَيْئَةِ النَّافِلَةِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ رُكُوْعٌ وَاحِدٌ یعنی نماز پڑہائی

فَقَلَبَهُ ظَهْرَ الْبَطْنِ وَتَحَوَّلَ النَّاسُ مَعَهُ رَوَاهُ اَحْمَدُ روایت ہے عبداللہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کھڑا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کہ مینہ مانگا واسطے ہمارے اللہ نے دعا اور بہت کیا سوال کہا راوی نے پھر پھیر کر قبلے کی طرف اور پلٹ کر اوڑھی چادر اپنی پس ظاہر چادر کا باطن کر دیا (یعنے چادر کو اُلٹا دیا) اور پھرے لوگ ساتھ حضرت کے روایت کیا اس حدیث کو احمد نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اصل حدیث کی صحیح بخاری مین ہے کہا نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین کہ امام شافعی اور امام مالک اور جمہور علماء نے دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے اس بات پر کہ استسقا مین چادر پلٹ کر اوڑھنی مستحب ہے لیکن ابوحنیفہ اس بات کے قائل نہین ہین اور نزدیک شافعیہ کے مثل امام کے مقتدیونکو بھی امام کے ساتھ ہی چادر پلٹ کر اوڑھنی مستحب ہے اور اسی بات کے قائل ہین امام مالک وغیرہ اور مخالف ہے اس کے (یعنے مقتدیونکے چادر پلٹ کر اوڑھنے کے باب مین) اجماع علماء کا ہے اور یہ حدیث اس شخص کے رد مین ہے جو انکار کرتا ہے اس بات کا اسیطرح لکھا ہے شوکانی نے نیل الاوطار مین

مسئلہ چہلم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ **ہدایہ** اور **کنز الدقائق** اور **رد المحتار** اور **فتاوے عالمگیری** وغیرہ فقہ کی کتابون مین باب الاستسقا مین لکھا ہے لَا خُطْبَةَ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ یعنے نماز استسقا مین خطبہ پڑھنا نہین جائز ہے امام اعظم کے نزدیک امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث ابوداؤد کی اس باب مین یہی ہے جو کہ حضرت عائشہ کی روایت سے مسئلہ سی و ہفتم مین پہلے گزری دوسری حدیث

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ خَرَجَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَوْمًا یَسْتَسْقِیْ فَصَلّٰی بِنَا رَکْعَتَیْنِ بِلَا اَذَانٍ

---

۱ عبارت صحیح ۲ جلد اول ۳ کشف ۴ جلد اول ۵ نیل الاوطار ۶ مصنف ابن ابی شیبہ ۷ عبارت ۸ جلد اول ۹ صفحہ ۱۰ جلد اول ۱۱ صفحہ ۱۲ جلد اول ۱۳ فتاوی عالمگیری ۱۴ جلد اول ۱۵ صفحہ ۱۶ جلد اول ۱۷ صفحہ ۱۸ جلد اول ۱۹ صفحہ ۲۰ جلد اول ۲۱ صفحہ ۲۲ جلد اول ۲۳ صفحہ ۲۴ جلد اول ۲۵ صفحہ ۲۶ جلد اول ۲۷ صفحہ ۲۸ جلد اول ۲۹ صفحہ

سجدہ کیا پھر اٹھایا سر پھر کیا قیام طویل اور وہ کم تھا پہلے قیام سے پھر کیا رکوع طویل
اور وہ کم تھا اُس پہلے رکوع سے پھر سر اُٹھایا پھر کیا قیام طویل اور وہ کم تھا اُس پہلے
قیام سے پھر رکوع کیا طویل اور وہ کم تھا اُس پہلے رکوع سے پھر سر اٹھایا پھر سجدہ کیا
پھر سلام پھیرا اُسوقت کہ روشن ہوچکا تھا آفتاب پھر خطبہ سنایا لوگونکو روایت کیا
اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے تیسری حدیث **وعنہ** انہ صلی اللہ علیہ
وسلم صلی فی زلزلۃ ستّ رکعات فی اربع سجدات قال ھکذا صلوٰۃ
الآیات رواہ البیہقی وذکر الشافعی عن علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مثلہ دون اخرہ روایت ہے اُسی سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز
پڑہی زلزلے مین چھ رکوع اور چار سجدے سے اور فرمایا اسیطرح ہے نماز نشانیون
کی ظہور کی روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے اور ذکر کیا شافعی نے علی بن ابیطالب
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اوس کی مانند اوسکی آخر کے سوا چوتھی حدیث **عن**
جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انکسفت الشمس فی عھد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یوم مات ابراھیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فصلی بالناس ستّ رکعات باربع سجدات رواہ مسلم روایت ہے جابر رضی
اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گہن مین آیا سورج بیچ زمانے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
جسدن کہ مری ابراہیم بیٹے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پس کہا نماز پڑہی (حضرت نے)
ساتھہ لوگون کے اکہے چھہ رکوع ساتھہ چار سجدون کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے
پانچوین حدیث **عن** ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال انکسفت
الشمس علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بھم فقرأ سورۃ
من الطول ورکع خمس رکعات وسجد سجدتین ثم قام الثانیۃ فقرأ
بسورۃ من الطول ثم رکع خمس رکعات وسجد سجدتین ثم جلس کما

۲ حدیث بیہقی فی الخلافیات
۳ حدیث بخاری ومسلم
۴ حدیث ابوداود

امام ساتھہ آدمیون کے دو رکعتین مانند ہیئت نفلون کی (کرے) ہر رکعت مین ایک رکوع اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَهَرَ فِي صَلٰوةِ الْكُسُوْفِ بِقِرَاءَتِهٖ فَصَلّٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِيْ رَكْعَتَيْنِ وَاَرْبَعَ سَجَدَاتٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَهٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ وَّفِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ فَبُعِثَ مُنَادِيًا يُّنَادِي الصَّلٰوةَ جَامِعَةً روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پکار کر پڑہی گہن کی نماز مین قرارت اُسکی پس ادا کیے چار رکوع دو رکعت مین اور چار سجدی روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور یہ لفظ مسلم کے ہین اور اسکی ایک روایت مین ہے پس بہیجا پکارنیوالا کو کہ پکار دی اور نماز جماعت کے لیے دوسری حدیث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا نَحْوًا مِّنْ قِرَاءَةِ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ فَقَامَ قِيَامًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الْقِيَامِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ رُكُوْعًا طَوِيْلًا وَهُوَ دُوْنَ الرُّكُوْعِ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ ثُمَّ سَجَدَ ثُمَّ انْصَرَفَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا گہن مین آیا آفتاب نے مانے مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس نماز پڑہی اور کیا قیام طویل برابر سورہ بقرہ کے قراءۃ کی پہر رکوع کیا لمبا پہر اٹہایا سر پہر کیا قیام طویل اور وہ کہ تہا پہلے قیام سے پہر کیا رکوع طویل اور وہ کم تہا پہلے رکوع سے پہر

بخاری اور مسلم کی ابن عباس کی روایت سے مسئلہ چہل و یکم مین اوپر مذکور ہوئی دوسری حدیث عَنْ اَسْمَآءَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ فَانْصَرَفَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ تَجَلَّتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ فَحَمِدَ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَمُسْلِمٌ وَاللَّفْظُ لِلْبُخَارِیِّ روایت ہی اسماء رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا پس پہرے رسول خدا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم (یعنے نماز گہن کی سے) اور تحقیق روشن ہوا آفتاب پس خطبہ پڑہا حضرت نے پس تعریف کی اللہ کی ساتھہ اُس تعریف کے کہ وہ لائق ہی اُسکو پہر کہا اما بعد روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور لفظ اسکا واسطے بخاری کے ہی

مسئلہ چہل و سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث صحیح کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری مین لکہا ہے وَیَطُوْلُ الْقِرَآءَۃَ فِیْہِمَا وَیُخْفِیْ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنی اور لمبی کرے قراءت گہن کی دو رکعتون مین اور خفیہ پڑہے نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے بخاری اور مسلم کی ہی اُس حدیث کا جو کہ حضرت عائشہ کی روایت سے مسئلہ چہل و یکم مین پہلے گذر چکی ہے۔

مسئلہ چہل و چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا اور اُن کے شاگرد ابو یوسف اور محمد کا مخالف صحیح حدیث کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے فَاِنْ قَیَّدَ الْخَامِسَۃَ بِسَجْدَۃٍ بَطَلَ فَرْضُہٗ عِنْدَنَا یعنے اگر اس نے پانچوین رکعت کا سجدہ کر لیا تو باطل ہوئے فرض اُس کے ہمارے نزدیک فَائِدَہ یعنے نزدیک امام اعظم اور اُنکے شاگرد ابو یوسف

هُوَ مُسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةِ يَدْعُوْ حَتّٰى اَجْلَى كُسُوْفُهَا رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے
ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا گہن مین آیا آفتاب بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس نماز پڑہائی حضرت نے صحابہ کو پس پڑہی ایک سورۃ لمبی سورتون
مین سے اور رکوع کیے پانچ اور سجدے کیے دو سجدے پہر کھڑے ہوئے دوسری
رکعت مین پہر پڑہی ایک سورۃ لمبی سورتون مین سے پہر رکوع کیے پانچ اور سجدے
کیے دو پھر بیٹہے وہ جیسے کہ تہے یعنے ہیئت نماز پر سامنے قبلہ کے دعا مانگتے یہان
تک کہ جاتا رہا گہن آفتاب کا روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے **فائدہ ۱**
نووی[۱] نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے کہ مذہب امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا یہی ہے
کہ گہن کی نماز مین ہر رکعت مین دو قیام اور دو قرات اور دو رکوع کرے اور سجدے
دو ہی کرے مثل اور نمازون کی اور ساتہ اسی کے قائل ہین امام مالک اور امام احمد
اور ابوثور اور جمہور علما اور کہا کوفیون نے دو رکعتین پڑہی اور نفلون کیطرح اور
دلیل اُن کی جو روایتین کہ خلاف ان حدیثون کے آئی ہین وہ سب مخالف اور معللہ
اور ضعیفہ ہین اور کہا ایک جماعت نے علماؤن ہین سے کہ جن مین سے ہین اسحاق
بن راہویہ اور ابن خزیمہ اور ابن منذر کہ جس جس طرح سے حضرت سے پڑہنا اس نماز کا ثابت
ہوا ہے ان سب طرح سے پڑہنا اس نماز کا جائز ہے پہر کہا نووی نے کہ قوی بات یہی ہے انتہی مختصراً

مسئلہ چہل ودوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ **ہدایہ** اور
کنز الدقائق اور **رد المحتار** اور **فتاوی عالمگیری** وغیرہ فقہ کی
کتابون مین لکہا ہے لَیْسَ فِی الْکُسُوْفِ خُطْبَةٌ لِاَنَّهٗ لَمْ یُنْقَلْ یعنے گہن کی نماز
مین خطبہ نہین ہے اس لیے کہ نہین نقل کیا گیا۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو۔
امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث

ابو حنیفہ اور کوفیون کے مذہب کے رد مین ہے +

مسئلہ چہل و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم رضی اللہ عنہ نے پیغمبر کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور تنویر الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے لَا یُصَلّٰی عَلٰی مَیِّتٍ فِی مَسْجِدٍ جَمَاعَۃٍ یعنی نہ پڑہی جاوے میت پر نماز جنازہ کی مسجد مین اور یہ مذہب امام اعظم کا اور اُن کے شاگردون امام محمد اور ابو یوسف کا ہے سوا امام اعظم اور اُن کے شاگرد امام محمد و ابو یوسف کے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ اَبِیْ سَلَمَۃَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا لَمَّا تُوُفِّیَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَتِ ادْخُلُوْا بِہِ الْمَسْجِدَ حَتّٰی اُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَاُنْکِرَ ذٰلِکَ عَلَیْہَا فَقَالَتْ وَاللّٰہِ لَقَدْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی ابْنَیْ بَیْضَاءَ فِی الْمَسْجِدِ سُہَیْلٍ وَّ اَخِیْہِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی سلمہ بن عبد الرحمان رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ جب وفات ہوئی سعد بن ابی وقاص کی کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے داخل کرو انکو مسجد مین تاکہ نماز پڑہون مین اُنپر پس انکار کیا گیا یہ حضرت عائشہ پر پس فرمایا حضرت عائشہ نے قسم ہے خدا کی البتہ تحقیق نماز پڑہی ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اوپر دونون بیٹون بیضا کے مسجد مین یعنے سہیل اور بہائی اس کے کی روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے فائدہ یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ جنازہ کی نماز پڑہنی عورتون کو بھی جائز ہے اور زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کے جمہور علماء نے اوپر جائز ہونے نماز کے اوپر جنازے کے مسجد مین اور نووی شرح صحیح مسلم مین لکھا ہے کہ یہ حدیث دلیل ہے امام شافعی اور اکثر لوگون کے ہیچ جائز ہونے نماز کے اوپر میت کے مسجد مین اور جو

جنازے کی نماز کے بیان مین

ع ہدایہ باب صلوۃ الجنازہ مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۱۴۰ و کنز الدقائق مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۵۰ و تنویر الابصار مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۵۰ و فتاوی عالمگیری مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۱۶۷ و رد المحتار مطبوعہ مصطفائی دہلی ص ۵۰ و فتاوی قاضی خان مطبوعہ نولکشور ص ۱۴۲ و بحر الرائق مطبوعہ مصر ج ۲ ص ۱۸۷ و فتح القدیر مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۱۵۶ و عینی شرح ہدایہ مطبوعہ مصر ج ۱ ص ۱۵۶ و شرح وقایہ مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۱۴۰ و شرح نقایہ مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۱۴۰ و حلبی کبیر مطبوعہ مصطفائی دہلی ص ۵۰۰ و حلبی صغیر مطبوعہ مصطفائی دہلی ص ۵۰۰ و طحطاوی علی الدر المختار مطبوعہ مصطفائی دہلی ص ۵۰۰ و شرح مختصر الو

دمحمد کا یہ ہے کہ کسیکو چار رکعت نماز پڑہنی تہی اور بہول کر پانچ رکعت پڑہ گیا تو اس
صورت مین نماز اُسکی باطل ہوجاوے گی از سر نو پڑہنی چاہیے سو اس مسئلہ مین امام
اعظم اور انکے شاگرد ابو یوسف اور محمد نے خلاف کیا ہے حدیث کا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلَّی الظُّہْرَ
خَمْسًا فَقِیْلَ لَہٗ اَزِیْدَ فِی الصَّلٰوۃِ فَقَالَ وَمَا ذَاکَ قَالُوْا صَلَّیْتَ خَمْسًا
فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ظہر کی پانچ
رکعت پس کہا گیا واسطے اُن کے کیا زیادتی کی گئی نماز مین پس فرمایا (تمہارے پوچھنے
کا) کیا سبب ہے عرض کیا صحابہ نے پڑہی آپ نے نماز پانچ رکعت پس سجدے
کیے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سجدے بعد سلام پہیرنے کی روایت کیا اس
حدیث کو بخاری اور مسلم نے وَلِاَبِیْ دَاؤُدَ کہا ترمذی نے حدیث ابن مسعود کی
حدیث حسن صحیح ہے اور عمل اوسپر ہے بعض اہلعلم کا کہتے ہین کہ جب نماز پڑہی کوئی شخص
ظہر کی پانچ رکعت (بہول کر) پس نماز اُسکی جائز ہے پس سجدے کرے سہو کے دو سجدے
اور اگرچہ نہ بیٹہے چوتہی رکعت مین اور یہی قول ہے امام شافعی اور امام احمد اور اسحٰق
کا اور کہا بعض اُنکے نے جبکہ نماز پڑہی ظہر کی کوئی شخص پانچ رکعت اور نہ بیٹہے چوتہی
مین مقدار تشہد کی فاسد ہوتی ہے نماز اُسکی اور یہ قول سفیان ثوری اور بعض اہل
کوفہ کا ہے۔ اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہ حدیث دلیل
ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد اور جمہور سلف اور خلف کو مذہب کی کہ جو
شخص کہ بہول کر اپنی نماز مین ایک رکعت زیادہ پڑہجاوے نماز اُسکی باطل نہین ہوتی
اور کہا ابو حنیفہ اور اہل کوفہ نے کہ اگر بہول کر ایک رکعت زیادہ پڑہجاوے تو نماز اُس کی
باطل ہوجاتی ہے اور لازم ہے اُسکو اعادہ اُسکا اور یہ حدیث (اس مسئلہ مین)

کیا صحابہ نے اور یہ دلیل ہے اوسپر کہ مسجد مین جنازے کی نماز پڑہنا سنت نہین کیون کہ اگر سنت ہوتی تو صحابہ انکار نہ کرتے سو اس کا جواب دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ جب صحابہ نے انکار کیا تب حضرت عائشہ نے حضرت سہیل کا سہیل پر اور اُس کے بھائی پر مسجد مین جنازے کی نماز پڑہنے کا قصہ صحابہ کو یاد دلایا تو صحابہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا کو کچھ جواب نہ دیا یعنی لاجواب ہوگئے **دوم** بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مسجد مین صحابہ کا جنازے کی نماز پڑہنا حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے جنازے پر ثابت ہے جیسا کہ **موطا** امام مالک مین روایت ہے نافع سے اُس نے نقل کی عبد اللہ بن عمر سے کہ تحقیق اُس نے کہا کہ نماز پڑہی گئی اوپر عمر بن الخطاب کے مسجد مین اور حضرت ابوبکر پر مسجد مین جنازے کی نماز پڑہنے کی حدیث اوپر مذکور ہوئی۔

مسئلہ چہل و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ **ہدایہ** اور **کنز الدقائق** اور **فتاوے عالمگیری** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَلَوْ كَبَّرَ الْإِمَامُ خَمْسًا لَمْ يُتَابِعْهُ الْمُؤْتَمُّ یعنے جنازے کی نماز مین اگر امام پانچ تکبیرین کہے تو مقتدی متابعت اُس کی نہ کرے۔ اور یہ مذہب امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا **پہلی** حدیث **عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى** رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ أَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا أَرْبَعًا وَإِنَّهُ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَأَبُو دَاوُدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلے رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ زید بن ارقم تکبیر کہتے تھے ہمارے جنازے پر چار تکبیر اور بیشک اُس نے کہی ایک جنازے پر پانچ تکبیر پھر پوچھا مین نے اوسکو پس کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ

۲ بخاری جلد اول صفحہ ۱۷۲ مسلم جلد اول صفحہ ۳۰۱ ابو داؤد جلد اول صفحہ ۴۵۱ ترمذی جلد اول صفحہ ۱۲۱ نسائی جلد اول صفحہ ۲۷۲ ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۱۱۴

۳ مسند امام اعظم صفحہ ۱۲۱

کہ اسکے قائل ہین اونہین مین سے ہین امام احمد اور اسحاق اور ساتھہ ہی کے قائل ہین ابن حبیب مالکی اور کہا ابن ابی دیب اور ابی حنیفہ اور مالک نے کہ نہین جائز ہے نماز جنازے کی مسجد مین دوسری حدیث عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّہٗ قَالَ صُلِّیَ عَلٰی عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فِی الْمَسْجِدِ رَوَاہُ مَالِکٌ روایت ہے نافع سے اور اس نے نقل کی عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق اوس نے کہا کہ نماز پڑہی گئی اوپر عمر بن خطاب کے مسجد مین روایت کیا اس حدیث کو مالک نے تیسری حدیث وَرَوَی ابْنُ اَبِیْ شَیْبَۃَ وَسَعِیْدٌ اَنَّ عُمَرَ صَلّٰی عَلٰی اَبِیْ بَکْرٍ فِی الْمَسْجِدِ وَاَنَّ صُہَیْبًا صَلّٰی عَلٰی عُمَرَ فِی الْمَسْجِدِ وَوُضِعَتِ الْجَنَازَۃُ بِجَاہِ الْمِنْبَرِ روایت کی ابن ابی شیبہ وغیرہ نے کہ نماز پڑہی جنازے کی حضرت عمر نے ابوبکر پر مسجد مین اور صہیب نے نماز پڑہی جنازے کی حضرت عمر پر مسجد مین اور رکہا گیا جنازہ سامنے منبر کے **فائدہ** زرقانی شرح مؤطا امام مالک مین لکہا ہے کہ کہا ابن عبدالبر نے کہ یہہ معاملہ صحابہ کے سامنے ہوا اور کسینے انکار اسکے نہ کیا پس ہوگیا اسبات پر اجماع صحابہ کا سکوتی اور امام اعظم کے نزدیک جو نماز جنازے کی مسجد مین پڑہنی جائز نہین ہے تو دلیل انکی اسباب مین اسکے مقابلہ یہ حدیث پیش کرتے ہین جو کہ ابوداؤد اور ابن ماجہ مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص نماز پڑہے اوپر جنازے کے مسجد مین پس نہین ہے کوئی اجر واسطے اسکے سو جواب اسکا یہہ ہے کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین یہہ حدیث ضعیف ہے نہین قائم ہوتی ساتھہ اسکے حجت کہا امام احمد نے کہ یہہ حدیث ضعیف ہے اکیلا ہوا ہے ساتھہ اس کے صالح مولی توءمہ اور وہ ضعیف ہے انتہی اب اگر کوئی یہہ کہے کہ ابی سلمہ کی حدیث جو اوپر گذری اسمین ذکر ہے انکار کا کہ حضرت عائشہ پر انکار

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے طلحہ بن عبداللہ بن عوف سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے جنازے پر پس پڑھی سورۂ فاتحہ اور کہا کہ جان رکھو کہ وہ سنت ہے روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے **دوسری حدیث وَعَنْہُ** قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا عَلٰی جَنَازَۃٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ وَسُوْرَۃٍ وَجَہَرَ حَتّٰی اَسْمَعَنَا فَلَمَّا فَرَغَ اَخَذْتُ بِیَدِہٖ فَسَأَلْتُہٗ فَقَالَ سُنَّۃٌ وَحَقٌّ رَوَاہُ النَّسَائِیُّ اور روایت ہے اُسی سے کہ کہا نماز پڑھی میں نے پیچھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اوپر جنازے کے پس پڑھی سورۂ فاتحہ اور سورہ اور پکار کر پڑھی یہانتک کہ سنا ہمنے پس جب فارغ ہوئے پکڑا میں نے اُنکو ساتھ ہاتھ اپنے پس پوچھا میں نے اوس سے یعنے حال پکار کر پڑھنے سورۂ فاتحہ اور سورہ کا) پس کہا سنت اور حق ہے روایت کیا اسحدیث کو نسائی نے **فائدہ** یہ حدیث صریح دلیل ہے اسپر کہ جنازے کی نماز میں سورۂ فاتحہ اور اُس کے ساتھ کوئی اور سورہ قرآن کی بھی پکار کر پڑھنی سنت ہے **تیسری حدیث عَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ السُّنَّۃُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی جَنَازَۃٍ اَنْ یَّقْرَأَ فِی التَّکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ مُخَافَتَۃً ثُمَّ یُکَبِّرُ ثَلٰثًا وَالتَّسْلِیْمُ عِنْدَ الْاٰخِرَۃِ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ روایت ہے ابی امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا سنت ہے بیچ نماز کے اوپر جنازے کے یہ کہ پڑھے بیچ تکبیر پہلی کے سورۂ فاتحہ آہستہ پھر تکبیر کہی تین اور سلام پھیرے نزدیک آخر تکبیر کے **چوتھی حدیث عَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ سُہَیْلٍ اَنَّہٗ اَخْبَرَہٗ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ السُّنَّۃَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْجَنَازَۃِ اَنْ یُّکَبِّرَ الْاِمَامُ ثُمَّ یَقْرَأُ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ بَعْدَ التَّکْبِیْرَۃِ الْاُوْلٰی سِرًّا فِیْ نَفْسِہٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ فِیْ تَفْسِہٖ رَوَاہُ الشَّافِعِیُّ فِیْ مُسْنَدِہٖ روایت ہے ابی امامہ بن

وسلم تکبیرین کہتے تھے اسی طرح روایت کیا اسحدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے دوسری حدیث عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّہٗ کَبَّرَ عَلٰی سَھْلِ بْنِ حُنَیْفٍ سِتًّا وَّقَالَ اِنَّہٗ بَدْرِیٌّ رَوَاہُ سَعِیْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَّاَصْلُہٗ فِی الْبُخَارِیِّ روایت ہے علی رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ انہوں نے تکبیر کہی سہل بن حنیف پر چھ اور کہا کہ وہ جنگ بدر کے مجاہدوں میں ہے اور روایت کیا اس کو سعید بن منصور نے اور اصل اس کی بخاری میں ہے **فائدہ** زرقانی شرح موطا امام مالک میں ہے کہ ابن مسعود نے جنازہ کی نماز میں پانچ تکبیرین کہیں اور حضرت علی اہل بدر پر چھ تکبیرین کہا کرتے تھے اور اور صحابہ پانچ اور صحابہ کے سوای اور لوگوں پر چار اور ابن عباس تین کہتے تھے اور انس کبھی تیرہ کبھی چار اور کہا ترمذی نے کہ اہل علم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ میں سے بعض لوگوں کا یہی مذہب ہے کہ جنازہ کی نماز میں پانچ تکبیرین کہنی چاہئیں اور کہا امام احمد اور اسحاق نے کہ اگر جنازہ کی نماز میں امام پانچ تکبیرین کہے تو اس کی متابعت کی جاوے

مسئلہ چہل و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثوں کے یہ ہے کہ فتاوے قاضیخان اور شرح وقایہ اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے وَیَدْعُوْ فِیْ صَلٰوۃِ الْجَنَازَۃِ بِالْاَدْعِیَۃِ الْمَعْرُوْفَۃِ وَلَا یَقْرَأُ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ یعنی اور دعا کرے جنازہ کی نماز میں ساتھ دعاؤں منقولہ کے اور نہ پڑھے جنازہ کی نماز میں سورہ فاتحہ۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سوا امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثوں کا پہلی حدیث عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ صَلَّیْتُ خَلْفَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا عَلٰی جَنَازَۃٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَۃِ الْکِتَابِ فَقَالَ لِیَعْلَمُوْا اَنَّھَا سُنَّۃٌ

عَدِيِّ بْنِ الْخِيَارِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ لَخَبَّرَنِيْ رَجُلَانِ اَنَّهُمَا اَتَيَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ يَقْسِمُ الصَّدَقَةَ فَسَاَلَاهُ مِنْهَا فَرَفَعَ فِيْنَا النَّظَرَ وَخَفَضَهُ فَرَاٰنَا جَلْدَيْنِ فَقَالَ اِنْ شِئْتُمَا اَعْطَيْتُكُمَا وَلَا حَظَّ فِيْهَا لِغَنِيٍّ وَّلَا لِقَوِيٍّ مُّكْتَسِبٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ

ترجمہ روایت ہے عبید اللہ بن عدی بن خیار رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا مجھ کو خبر دی دو شخصون نے کہ تحقیق وہ دونون آئے نبی صلے اللہ علیہ و سلم کے پاس اور حضرت تھے حجۃ الوداع مین اور وہ بانٹتے تھے مال زکوۃ پس مانگا اُن دونون نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صدقہ مین سے پس وہ دونون کہتے ہین کہ بلند کی حضرت نے نظر ہم مین اور پست کی (یعنے سر سے پانو تک ہمین دیکھا) پس دیکھا ہم کو قوی پس کہا اگر چاہو تم تو دون مین تم کو اور نہین ہے حصہ اس صدقہ مین واسطے غنی کے اور نہ واسطے قوی کے کہ قدرت رکھتا ہو کسب کی روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے **فائدہ** کہا منتقی الاخبار مین کہ کہا امام احمد نے کہ اسناد اسکی بہت کھری ہے انتہے اور المایا ہے اس حدیث کو ابن حجر بلوغ المرام مین صرف مسند امام احمد ہی کی روایت ہے اور کہا کہ قوی کہا اس حدیث کو ابوداؤد اور نسائی نے **دوسری حدیث** عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالدَّارِمِيُّ وَرَوَاهُ اَحْمَدُ وَالنَّسَائِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ روایت ہے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین حلال ہے زکوۃ غنی کے لیے اور نہ واسطے صاحب قوت تندرست کے کہ قوت رکھتا ہو کسب کرنے کی روایت

سہل سے کہ تحقیق خبر دی اسکو ایک مرد نے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے
کہ تحقیق سنت ہی بیچ نماز کے یہ کہ تکبیر کہے امام پھر پڑہے فاتحۃ الکتاب بیچ تکبیر
پہلی کے آہستہ بیچ دل اپنے کے پھر درود بھیجے اور پر نبی صلے اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم کے بیچ
دل اپنے کے (یعنی آہستہ) روایت کیا اسحدیث کو شافعی نے اپنی مسند مین **فائدہ**
کہا شوکانی نے در اری مضیہ شرح درر البہیہ مین کہ کہا ابن حجر نے بیچ فتح (یعنی
فتح الباری شرح صحیح البخاری) کے کہ اسناد اسحدیث کی صحیح ہے راقم کہتا ہی کہ
جسطرح سے نسائی کی حدیث سے جنازے کی نماز مین سورہ فاتحہ اور کسی اور سورہ کا
پکار کر پڑہنا سنت ہی معلوم ہوتا ہے اسی طرح سے آہستہ پڑہنا بھی سنت ہی غرض کہ
پکار کر پڑہنا اور آہستہ پڑہنا دونو طرح سے جائز ہے **پانچوین حدیث** **فی**
البخاری ہے قال الحسن یقرأ علی الطفل بفاتحۃ الکتاب ویقول اللھم
اجعلہ لنا فرطا وسلفا واجرا صحیح بخاری مین ہی (بطریق تعلیق کے) کہ کہا حسن
بصری نے پڑہتے ہے اوپر جنازے لڑکے کے سورۂ فاتحہ اور کہتے یا الٰہی گردان
اسکو ہمارے لیے پیشرو اور پیشوا اور ثواب **فائدہ** قسطلانی شرح صحیح البخاری
مین لکہا ہی کہ وصل کیا اسحدیث کو عبد الوہاب بن عطا خفاف نے بیچ کتاب الجنائز اپنی کے

مسئلہ چھبیس و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبری صحیح حدیث یہ ہے جو کہ ہدایہ اور درد
المختار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ
کی کتابون مین لکہا ہے یجوز دفعھا الی من یملک اقل من ذالک وان کان
صحیحا مکتسبا یعنی جائز ہی زکوۃ اوپنی اُس شخص کو کہ مالک نصاب نہو اور اگرچہ تندرست اور کسب
کرنے کی طاقت بہی رکہتا ہو اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس
مسئلے مین خلاف کیا ہے ان صحیحون کا پہلی حدیث عن عبید اللہ بن

---

۱۲ کے دوسرے فصل مین اور منتقی الاخبار مطبوعہ مطبع فاروقی دہلی کے صفحہ ۱۳۱ مین ہے

اور گزر جاوے اوسپر ایک برس تو اُس مین پانچ درہم ہین اور نہین ہے تجھپر کچھ یہانتک کہ ہو تیری پاس بیس دینار اور گزرے اوسپر ایک سال سو اُس مین آدھا دینار ہے پھر جو زیادہ ہو تو اُسی حساب ہے اور نہین ہے مال مین زکوۃ جبتک کہ گزرے اوسپر ایک برس روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اور وہ حسن ہے اور تحقیق اختلاف کیا مرفوع ہونے مین اوس کے اور ترمذی کی روایت ہے ابن عمر سے جس نے حاصل کیا مال تو زکوۃ نہین ہے اوس پر جب تک کہ گزرے اُسپر ایک سال اور راجح ہے موقوف ہونا اُسکا **فائدہ** ایک دینار ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہے اور بیس دینار کہ اس ملک کے حساب سے ساڑھے سات تولے ہوتے ہین سو جسکے پاس ساڑھے سات تولہ سونا ہو اُسکا چالیسوان حصہ زکوۃ دے اور جس کے پاس اس سے کم سونا ہو اوسپر زکوۃ نہین اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ نصاب سونے کے ساڑھے سات تولے سونا ہے اور ذکر نصاب زکوۃ چاندی کا مسئلہ پنجاہم مین آتا ہے

مسئلہ پنجاہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو ہدایہ اور شرح وقایہ اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ کی فقہ کی کتابون مین لکھا ہے قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ فِیْ قَلِیْلِ مَا اَخْرَجَتْہُ الْاَرْضُ زَکٰوۃٌ وَّ الْعُشْرُ یعنے کہا امام اعظم نے کہ زمین مین سے خواہ تھوڑی چیز نکلے خواہ بہت زکوۃ کا اُس مین سے دسوان حصہ ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے **امام اعظم** نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ مِّنَ التَّمْرِ صَدَقَۃٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ صَدَقَۃٌ وَّلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ ذَوْدٍ مِّنَ الْاِبِلِ صَدَقَۃٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا فرمایا

کیا اس حدیث کو ترمذی اور ابوداود اور دارمی نے اور روایت کی احمد اور نسائی اور ابن ماجہ نے ابی ہریرہ سے اور کہا ترمذی نے کہ یہ حدیث حسن ہے **فائدہ** شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع البحار مین لکھا ہے کہ مذہب اکثر علما کا یہی ہے کہ قوی کسب کرنیوالے کے لیے صدقہ حلال نہین لیکن مخالف ہوئی ہین اس کے ابو حنیفہ

مسئلہ چہل و یک

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے مَنْ کَانَ لَهٗ نِصَابٌ فَاسْتَفَادَ فِیْ اَثْنَاءِ الْحَوْلِ مِنْ جِنْسِهٖ ضَمَّهٗ اِلَیْهِ وَزَکّٰاهُ یعنے جو شخص کہ ہو صاحب نصاب پس جو مال کہ سال کے بیچمین اصل نصاب سے بڑہ جاوے اپنی قسم مین ملاوے گا اور زکوۃ اس کی ادا کریگا **مثلاً** اس کے پاس اوس سال مین اکیسو روپیہ رکھا تھا جب چھ مہینے یا آٹھ مہینے گزر گئے تو سو روپیہ اور اسکے پاس آگیا ذیسو بھی اس پہلے سو کے ساتھ ملاوے اور زکوۃ دو سو کی دے۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا **عن** عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَتْ لَکَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَّحَالَ عَلَیْهَا الْحَوْلُ فَفِیْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ وَلَیْسَ عَلَیْکَ شَیْءٌ حَتّٰی یَکُوْنَ لَکَ عِشْرُوْنَ دِیْنَارًا وَّحَالَ عَلَیْهَا الْحَوْلُ فَفِیْهَا نِصْفُ دِیْنَارٍ فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذٰلِکَ وَلَیْسَ فِیْ مَالٍ زَکٰوةٌ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَهُوَ حَسَنٌ وَقَدِ اخْتَلَفُوْا فِیْ رَفْعِهٖ وَلِلتِّرْمِذِیِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا لَا زَکٰوةَ عَلَیْهِ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ وَالرَّاجِحُ وَقْفُهٗ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہو تیرے پاس دو سو درہم

[illegible] ما بیتہ و بین الزوال ۔ اور نفل روزہ کی نیت نہ کرے
تو دن کو زوال کے وقت تک نیت کرنی جائز ہے ۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سوا امام اعظم نے
اس مسئلے میں خلاف کیا ہے اسحدیث کا عَنْ حَفْصَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ رَضِیَ اللّٰہُ
تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ وَمَنْ لَّمْ یُبَیِّتِ الصِّیَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ
فَلَا صِیَامَ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ
وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ اِلَّا التِّرْمِذِیَّ وَقْفِہٖ وَصَحَّحَہٗ مَرْفُوْعًا
ابْنُ خُزَیْمَۃَ وَابْنُ حِبَّانَ وَلِلدَّارَقُطْنِیِّ لَا صِیَامَ لِمَنْ لَّمْ یَفْرِضْہُ مِنَ
اللَّیْلِ روایت ہے حفصہ ام المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جس نے ٹھہرایا روزہ پہلے فجر کے تو اوس کا روزہ نہیں روایت کیا
اس حدیث کو احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی
اور نسائی اوس کی وقف کی ترجیح کیطرف اور صحیح کہا اسکو مرفوع کر کے ابن خزیمہ اور ابن
حبان نے اور واسطے دار قطنی کے ہے نہیں ہے روزہ اوس کا جس نے نہ ٹھہرایا اوسی رات سے

مسئلہ پنجاہ و سو

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کی یہ ہے جو کہ فتاوی عالمگیری
اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابوں مین لکھا ہے وَکَذَا ھٰذَا
فِی الْاَیَّامِ الْکَثِیْرَۃِ یَدْخُلُ قَبْلَ غُرُوْبِ الشَّمْسِ یعنے اور اسیطرح سے یہ حکم ہے
دنوں کے داخل ہو اپنے ہر جگہ اعتکاف کے پہلے ڈوبنے آفتاب کے فائدہ نووی نے
شرح صحیح مسلم مین اور شیخ عبدالحق نے ترجمہ مشکوۃ مین اور علامہ محمد نے زرقانی
شرح موطا امام مالک مین لکھا ہے کہ اعتکاف مین بیٹھنے والا داخل ہو ہر جگہ
اعتکاف کے پہلے غروب ہونے کے آفتاب سے اور یہ مذہب امام اعظم اور مالک اور شافعی
اور امام احمد بن حنبل کا ہے امام اعظم اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین بیچ کم پانچ وسق کے کھجورون مین سے زکوۃ اور نہین پانچ اوقیہ سے کم مین بیچ چاندی کے زکوۃ اور نہین بیچ کم کے پانچ راس اونٹون سے زکوۃ روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** پانچ وسق کے تیس من ہوتے ہین زکوۃ کے دسوین حصہ کی اسمین تین من ہوئی اگر پانچ وسق یعنے تیس من سے کم کھجورین ہون تو اُن مین زکوۃ واجب نہین اور اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے پانچ اوقیہ کے دو سو درہم ہوئے اور دو سو درہم کے ساڑھے باون روپے چھرہ شاہی کہ بارہ ماشہ کا ہوتا ہے ہوتے ہین سو جسکے پاس اسقدر چاندی یا روپے ہون تو وہ چالیسوان حصہ یعنے ایک روپیہ پانچ آنہ زکوۃ کے ہمین سے دیوے اور جسکے پاس اسقدر چاندی یا روپے نہین تو اسپر واجب نہین

مسئلہ پنجاہ و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور رد المحتار وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے لَا یَصُوْمُ عَنْہُ الْوَلِیُّ وَلَا یُصَلِّیْ یعنے میت کیطرف سے ولی نہ روزہ رکھے اور نہ نماز پڑھے اور یہ مذہب امام اعظم اور امام مالک کا ہے سو امام اعظم اور امام مالک نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اسحدیث کا عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ مَّاتَ وَعَلَیْہِ صَوْمٌ صَامَ عَنْہُ وَلِیُّہٗ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مرے اور اوسپر ہو روزہ روزہ رکھے اوسکیطرف سے وارث اسکا روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے

مسئلہ پنجاہ و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضی خان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اِنْ لَّمْ یَنْوِ حَتّٰی اَصْبَحَ

رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُ
وَھُوَ یَقُوْلُ اِذَا لَمْ یَجِدِ الْمُحْرِمُ نَعْلَیْنِ لَبِسَ خُفَّیْنِ وَاِذَا لَمْ یَجِدْ اِزَارًا لَبِسَ
سَرَاوِیْلَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عباس رضے اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا سنا
میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ فرماتے تھے کہ جسوقت نہ پاوے محرم باپوشین تو
پہنے موزے اور جسوقت کہ نہ پاوے تہ بند پہنے پائجامہ روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے

مسئلہ پنجاہ و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے ہے جو ہدایہ اور شرح
وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے
عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے مَنْ اَخَّرَ الْحَلْقَ حَتّٰی مَضَتْ اَیَّامُ
النَّحْرِ فَعَلَیْہِ دَمٌ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنے جو شخص کہ تاخیر کرے سر کے منڈانے میں یہانتک
کہ قربانی کے دن گذر جاویں پس اوسپر دم لازم آتا ہے امام اعظم کے نزدیک اور امام
اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے حدیث کا عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَفَ فِیْ
حَجَّۃِ الْوَدَاعِ بِمِنًی لِلنَّاسِ یَسْئَلُوْنَہٗ فَجَاءَہٗ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَحَلَقْتُ
قَبْلَ اَنْ اَنْحَرَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ لَمْ اَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ
اَنْ اَرْمِیَ فَقَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ شَیْءٍ
قُدِّمَ وَلَا اُخِّرَ اِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَفِیْ رِوَایَۃٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّہٗ
رَجُلٌ فَقَالَ حَلَقْتُ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ وَاَنَّہٗ اٰخَرُ
فَقَالَ اَفَضْتُ اِلَی الْبَیْتِ قَبْلَ اَنْ اَرْمِیَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ روایت ہے
عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضے اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے
حجۃ الوداع میں بیچ منا کے واسطے لوگوں کے پوچھتے تھے مسائل حضرت سے پس آیا حضرت

نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اسحدیث کا **عن** عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا
قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد ان یعتکف صلی الفجر ثم
دخل معتکفہ متفق علیہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا
کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب چاہتے تھے کہ اعتکاف کرین نماز پڑہتے فجر کی پھر داخل
ہوتے اپنے اعتکاف کیجگہ مین روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ**
یہ حدیث صاف دلیل ہے اسپر کہ ابتدا اعتکاف کی بعد نماز فجر کی ہے اور یہی مذہب ہے
اوزاعی اور ثوری اور لیث کا بیچ ایک قول کے اور ائمہ اربعہ جو قائل اس کے نہین ہین
سو انکے نزدیک تاویل اس کی یہ ہے کہ حضرت ساتھہ نیت اعتکاف کے پہلے غروب ہوئے آفتاب
کے مسجد مین آتے تھے اور شب کو وہان رہتے جب نماز صبح کی پڑہتے تو اس حجرے مین کہ
اعتکاف کے لیے بوریے کا بنایا جاتا تھا داخل ہوتے تھا لگ ہین لوگون سے پس ابتدا کی
اعتکاف کا مغرب کیوقت سے تھا اور داخل ہونا اعتکاف کی جگہہ مین صبحکو اسیطرح لکھا ہے
شیخ عبدالحق نے ترجمہ مشکوۃ مین سو جواب اسکا یہ ہے کہ تاویل باطل اور بالکل خلاف
ہے ظاہر حدیث کی اور سنت مقدم ہے احتمال عقلی پر اسیطرح لکھا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین

مسئلہ پنجاہ و چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث صحیح کے یہ ہے کہ ہدایہ اور کنز الدقائق
اور در المختار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے
لا یلبس قمیصا ولا سراویل ولا عمامۃ یعنے محرم نہ پہنے کرتہ اور نہ پاجامہ اور نہ
عمامہ **فائدہ** ملا علی قاری حنفی نے مرقاۃ شرح مشکوۃ مین لکھا ہے کہ جس محرم
کے پاس نہ بند نہ ہو پاجامہ ہی ہو تو وہ پاجامہ کو پھاڑ کر اسکا تہ بند بنا لیوے اور
اگر پاجامہ ہی پہنا رہے گا تو اوسپر دم آویگا یعنے جانور ذبح کرے اور یہ مذہب امام اعظم کا
ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے اسحدیث کا **عن** ابن عباس

اپنی پس زخم کیا اونٹنی کو پھیر کنارے کو ان دامنی اوس کی کے اور پونچھ ڈالا خون
اوس کا اور ہار ڈالا گلے مین دو جوتیون کا پھر سوار ہوئے اپنی اونٹنی پر کہ نام اسکا قصوا
تھا پھر جب کہ اٹھایا اونٹنی نے آنحضرت کو بیدا پر کہ نام ایک جگہہ کا ہے لبیک کہی ساتھہ
حج کے روایت کیا احمد نے کو مسلم اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور مالک نے

فائدہ کہا ترمذی نے کہ سنا مین نے ابا سائب سے کہ کہتے تھے کہ ہم بیٹھے تھے ایک
جگہہ وکیع کے پاس پس حدیث بیان کی اونہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ
اشعار کیا آپنے (یعنے اونٹنی کی کوہان کو زخم کیا مابین طرف سی) اور کہا کہ ابو حنیفہ
کہتے ہین کہ اشعار مثلہ ہے (یعنے تکلیف دینا ہے) تو کہا ایکشخص نے ابراہیم نخعی سے
یہی یہی مروی ہے کہ اشعار مثلہ ہے تو یہ سنکر سخت غصہ ہوئے وکیع اور کہا کہ مین
تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیحدیث تجھکو سناتا ہون اور تو حضرت کی حدیث کے
مقابل مین ابراہیم نخعی کا قول بیان کرتا ہے لائق اسبات کے ہے تو کہ قید کیا جاوے پھر نہ خلاصی
ہو تیری جبتک کہ بازنہ آوے تو اس بات کے کہنے سے اور کہا ترمذی نے کہ
سنا مین نے یوسف بن عیسی سے اوس نے سنا وکیع سے کہ کہا جسوقت کہ روایت کیا اوس نے
احدیث کو (یعنے جس حدیث مین کہ حضرت کے اشعار کرنے کا ذکر ہے) پس کہا نہ دیکھو طرف
قول اہل رائے کی اسمقدمہ مین اسلیے کہ اشعار سنت ہے اور قول اہل رائے کا بدعت ہے

مسئلہ پنجاہ و [illegible]

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی چار حدیثون کے ہے کہ جسکو شیخ عبدالحق
حنفی دہلوی نے [illegible] مین لکھا ہے کہ مدینہ حرم نہین ہے اور یہ مذہب
امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثونکا پہلی
حدیث عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اَلْمَدِیْنَۃُ حَرَامٌ مَا بَیْنَ عَیْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ فَمَنْ اَحْدَثَ فِیْھَا حَدَثًا

کے پاس ایک شخص اور کہا نہ جانتا تھا میں نے سر منڈوایا میں نے سر اپنا پہلے ذبح کرنے کے پس
فرمایا کہ ذبح کر اب اور نہیں گناہ پھر آیا ایک اور شخص اور کہا کہ نہیں جانتا تھا میں
نے نحر کی میں نے پہلے کنکریوں مارنے کے سنا رو نہر فرمایا اب پھینک کنکریاں اور
نہیں گناہ پس نہ پوچھے گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے کہ مقدم ہوئی یا موخر ہوئی
مگر کہ فرمایا کر اور نہیں گناہ روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ایک
روایت مسلم کی میں یہ ہے کہ آیا حضرت کے پاس ایک شخص اور کہا کہ سر منڈایا میں نے پہلے پھینکے
کنکریوں کے فرمایا پھینک نہیں گناہ اور آیا ایک اور شخص اور کہا طواف افاضہ کیا میں نے
خانہ کعبہ کا پہلے پھینکنے کنکریوں کے فرمایا اب کنکریاں پھینک لے اور نہیں گناہ

مسئلہ پنجاہ و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف حدیث کہ یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ
اور کنز الدقائق اور در المختار وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے
وَلَا یُشْعِرُ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنے نہ زخم کیا جاوے اونٹ کو نزدیک ابو حنیفہ کے اس
لیے کہ انکے نزدیک اشعار مثلہ ہے یعنے تکلیف دینا ہے جیسا کہ ہدایہ وغیرہ میں لکھا ہے
وَلِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ اَنَّہٗ مُثْلَۃٌ وَاَنَّہٗ مَنْھِیٌّ عَنْہُ یعنے نزدیک ابو حنیفہ کے تکلیف دینا
ہے اور تکلیف دینے سے منع کیا گیا ہے سو امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ میں اس
حدیث کا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّھْرَ بِذِی الْحُلَیْفَۃِ ثُمَّ دَعَا بِنَاقَتِہٖ فَاَشْعَرَھَا فِیْ
صَفْحَۃِ سَنَامِھَا الْاَیْمَنِ وَسَلَتَ الدَّمَ عَنْھَا وَقَلَّدَھَا نَعْلَیْنِ ثُمَّ رَکِبَ رَاحِلَتَہٗ
فَلَمَّا اسْتَوَتْ بِہٖ عَلَی الْبَیْدَاءِ اَھَلَّ بِالْحَجِّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَاَبُوْ دَاوٗدَ وَ
التِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَمَالِکٌ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا نماز
پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی بیچ ذی الحلیفہ کے پھر منگوائی اونٹنی

قیامت کے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے تیسری حدیث عَنْ اَنَسٍ
رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَلَعَ لَہٗ اُحُدٌ فَقَالَ ھٰذَا
جَبَلٌ یُحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ اَللّٰھُمَّ اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ حَرَّمَ مَکَّۃَ وَاِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ
لَابَتَیْھَا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے انس رضے اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم
کو ظاہر ہوا پہاڑ احد پس فرمایا یہ پہاڑ ہے دوست رکھتا ہے ہمکو اور دوست رکھتے
ہین ہم اُسکو یا الٰہی تحقیق ابراہیم نے حرام کیا مکہ کو (یعنے ظاہر کیا حرام ہونا اسکا) اور
تحقیق مین حرام کرتا ہون اسچیز کو کہ درمیان دونون طرفون سنگستان مدینہ کے ہے
روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے جوتھی حدیث عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ
اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ رَاَیْتُ سَعْدَ بْنَ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَخَذَ
رَجُلًا یَصِیْدُ فِیْ حَرَمِ الْمَدِیْنَۃِ الَّذِیْ حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
فَسَلَبَہٗ ثِیَابَہٗ فَجَاءَ مَوَالِیْہِ وَکَلَّمُوْہُ فِیْہِ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ ھٰذَا الْحَرَمَ وَقَالَ مَنْ اَخَذَ اَحَدًا یَصِیْدُ فِیْہِ فَلْیَسْلُبْہُ
ثِیَابَہٗ فَلَا اَرُدُّ عَلَیْکُمْ طُعْمَۃً اَطْعَمَنِیْھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ
اِنْ شِئْتُمْ دَفَعْتُ اِلَیْکُمْ ثَمَنَہٗ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ روایت ہے سلیمان بن
ابی عبد اللہ رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا دیکھا مین نے سعد بن ابی وقاص کو کہ پکڑا ایک
شخص کو کہ شکار کرتا تھا بیچ حرم یعنے گرد مدینہ کے وہ حرم کہ حرام ٹھہرایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے پس چھین لیے سعد نے کپڑے اسکے پس آئے مالک اسکے اور کلام کیا سعد سے
بیچ مقدمہ اُس کے اسکے پس کہا سعد نے کہ تحقیق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام ٹھہرائی
ہے بیچ حرم اور فرمایا ہے کہ جو شخص پکڑے اُس کسیکو کہ شکار کرتا ہو اُسمین پس چاہیے کہ
چھین لے اسباب اوسکا پس نہین پھیرونگا مین تمہیں وہ بخشش کہ دلوائی ہے مجھکو رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے ولیکن اگر چاہو تم دونون مین تمکو مول اُسکا (یعنے زر احسان کے) روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے

اَوْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْہِ لَعْنَۃُ اللّٰہِ وَالْمَلٰٓئِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ اللّٰہُ
مِنْہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ
تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینہ حرام ہے (یعنے مانند حرم مکہ
کی ہے جو چیزیں کہ حرم مکہ میں کرنی حرام ہیں مدینہ میں بھی حرام ہیں) درمیان عیر
کے تور تک پس جو شخص کہ پیدا کرے مدینہ میں بدعت (یعنے جو چیز کہ مخالف ہو کتاب و
سنت کی) یا ٹھکانا دے بدعتی کو پس اُسپر لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی
نہیں قبول کریگا اللہ اوسسے دن قیامت کے فرض اور نہ نفل روایت کیا اس حدیث کو بخاری
اور مسلم نے دوسری حدیث عَنْ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ اَنْ یُّقْطَعَ
عِضَاھُھَا اَوْ یُقْتَلَ صَیْدُھَا وَقَالَ الْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ
لَا یَدَعُھَا اَحَدٌ رَغْبَۃً عَنْھَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰہُ فِیْھَا مَنْ ھُوَ خَیْرٌ
مِّنْہُ وَلَا یَثْبُتُ اَحَدٌ عَلٰی لَاْوَائِھَا وَجَھْدِھَا اِلَّا کُنْتُ لَہٗ شَفِیْعًا
اَوْ شَھِیْدًا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے سعد بن ابی وقاص رضے اللہ
تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق میں حرام کرتا ہوں
درمیان دونوں کناروں سنگستان مدینہ کے یہ کہ کاٹی جاویں درخت خاردار اوس کے
یا مارا جاوے شکار اوسکا اور فرمایا مدینہ بہتر ہے واسطے اُنکے یعنے واسطے رہنے والے مومنین
اوسکے دنیا اور عقبیٰ میں اگر جانیں یعنے اُسکی بھلائی کو نہ چھوڑیں اوسکو اور نہ جاویں اوس
سے اور کہیں واسطے فراغت نیا کے نہ چھوڑیگا کوئی اوسکو بے رغبتی سے مگر بدلیگا اللہ اوسمیں بہتر
شخص کو کہ بہتر ہوگا اوس سے یعنے نہیں ضرر کریگا مدینہ کو نہ ہونا اوسکا بلکہ مفید ہوگا اوسکو
اور نہیں ثابت رہیگا یعنے نہیں صبر کریگا کوئی اوسکی سختی اور بھوکھ پر اور اوسکی مشقت پر
مگر ہونگا میں واسطے اوس کے شفاعت کرنے والا یا گواہ ہونگا یعنے اوسکی اطاعت کا دن

ہم بیچ اس دن اپنے کے یہ ہے کہ نماز پڑھیں ہم پھر پھریں اور ذبح کریں پس جس شخص نے کہ کیا یہ یعنے تقدیم نماز اور خطبہ کی ذبح پر پس تحقیق پہونچا سنت ہماری کو اور جس شخص نے کہ ذبح کیا پہلے نماز عید سے پس سوائے اس کے نہیں کہ وہ بکری گوشت کھانے کی جلدی کی اوسکو واسطے اہل اپنے کے نہیں ہے قربانی سے کچھ روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے یہ لفظ

حدیث **وَعَنْهُ** قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّمَا يَذْبَحُ لِنَفْسِهٖ وَمَنْ ذَبَحَ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَقَدْ تَمَّ نُسُكُهٗ وَاَصَابَ سُنَّةَ الْمُسْلِمِيْنَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ اور روایت ہے اوسی سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ذبح کرے پہلے نماز کے پس سوائے اسکے نہیں کہ ذبح کرتا ہے واسطے نفس اپنے کے (یعنے اپنے کھانے کے لیے ذبح کی ثواب قربانی کا نہ ہوا) اور جس نے ذبح کی پیچھے نماز کے پس تحقیق پوری ہوئی قربانی اسکی اور پہونچا سنت مسلمین کو یعنے موافقت کی اسکے طریقہ کی روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے چوتھی حدیث

وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُّصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ قَدَّمَهٗ لِاَهْلِهٖ رواہ البخاری اور روایت ہے اوسی سے کہ کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خطبہ پڑھتے ہوئے پس فرمایا تحقیق اول اوس چیز کا کہ شروع کریں ہم ساتھ اسکے بیچ اس دن اپنے کے یہ ہے کہ نماز پڑھیں ہم پھر پھریں ہم پس ذبح کریں ہم پس جو شخص کہ کرے پس تحقیق پہونچا سنت ہماری کو روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے

مسئلہ پنجاہ و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثوں کے یہ ہے جو کہ فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے **ذُكِرَ فِي الْجَامِعِ الصَّغِيْرِ مَا يَقَعُ عَنِ الْغُلَامِ وَلَا عَنِ الْجَارِيَةِ وَاَشَارَ اِلَى اَنَّ الْكُلَّ اَهْيَمُ كَذَا فِي**

مسئلہ پنجاہ و ہشتم

قربانی کے بیان میں

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثوں کے یہ ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابوں میں کہا ہے حِیلَۃُ الْمِصْرِیِّ اِذَا اَرَادَ التَّعْجِیلَ اَنْ یَّبْعَثَ بِھَا اِلٰی خَارِجِ الْمِصْرِ فَیُضَحّٰی کَمَا طَلَعَ الْفَجْرُ یعنے شہر والی اگر گاؤں میں اپنی قربانی بھیج دیوین تو اس حیلے سے اسکو بعد صبح قبل نماز عید قربانی کرنی جائز ہے۔ اور یہ مذہب امام اعظم اور اُن کے شاگرد محمد کا ہے سو امام اعظم اور انکے شاگرد محمد نے اس مسئلے میں خلاف کیا ہے ان حدیثوں کا پہلی حدیث عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ شَھِدْتُّ الْاَضْحٰی مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ بِالنَّاسِ نَظَرَ اِلٰی غَنَمٍ قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوۃِ فَلْیَذْبَحْ شَاۃً مَکَانَھَا وَمَنْ لَّمْ یَکُنْ ذَبَحَ فَلْیَذْبَحْ عَلَی اسْمِ اللّٰہِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے جندب بن سفیان رضے اللہ تعالے عنہ سے کہا حاضر تھا میں عید اضحے کو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو جب ادا کر چکے حضرت نماز اپنی لوگون کے ساتھ دیکھا بکری کی طرف کہ تحقیق ذبح ہو چکی تھی سو فرمایا جس نے ذبح کر لی پہلی نماز کے تو ذبح کرے وہ دوسری بکری اور جس نے ذبح کی ہو تو ذبح کرے نام پر اللہ کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث عَنِ الْبَرَاءِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَاُ بِہٖ فِیْ یَوْمِنَا ھٰذَا اَنْ نُّصَلِّیَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِکَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلُ اَنْ نُّصَلِّیَ فَاِنَّمَا ھُوَ شَاۃُ لَحْمٍ عَجَّلَھَا لِاَھْلِہٖ لَیْسَ مِنَ النُّسُکِ فِیْ شَیْءٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے براء رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا خطبہ فرمایا ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دن نحر کے پس فرمایا تحقیق اول اس چیز کا کہ شروع کریں

روایت ہے تیسری حدیث عن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال کل غلام مرتھن بعقیقتہ تذبح عنہ یوم
سابعہ ویحلق ویسمی رواہ احمد وابوداود والترمذی والنسائی
وابن ماجۃ وصححہ الترمذی روایت ہے سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لڑکے گرو ہین عقیقہ مین اپنے ذبح کیا جاتا ہے اسکے لیے
ساتوین دن اوسکے اور سر منڈایا جاتا ہے اور نام رکھا جاتا ہے روایت کیا اسحدیث کو احمد اور
ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ترمذی نے چوتھی حدیث
عن ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول اقروا الطیر علی مکناتھا قالت وسمعتہ یقول عن الغلام
شاتان وعن الجاریۃ شاۃ ولا یضرکم ذکرانا کن او اناثا رواہ ابوداود
والترمذی والنسائی من قولہ یقول عن الغلام الی اخرہ وقال الترمذی
ھذا حدیث صحیح روایت ہے ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا سنا مین رسول اصلی
اللہ علیہ وسلم سے فرماتے قرار دو تم جانورونکو پرندون کو اونکے گھونسلون پر کہا ام کرز نے اور
سنا مین نے حضرت سے کہ فرماتے لڑکے کیطرف سے دو بکریان (یعنے عقیقہ مین اور لڑکی کیطرف سے
ایک بکری اور نہین ضرر کرتا تم کو نر ہون وہ یا مادہ (یعنے یہ خیال نہ کرو کہ بیٹے کیطرف سے نر جاتا ہے
اور بیٹی کیطرف سے مادہ) روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد نے اور واسطے ترمذی
اور نسائی کے ہے قول راوی سے یقول عن الغلام آخر تک اور کہا ترمذی نے یہ حدیث صحیح ہے

مسئلہ ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی تین حدیثون کے یہ ہے کہ ہدایہ اور شرح
وقایہ اور کنز الدقایق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری
اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے ویجوز بیع

البدائع فی کتاب الاضحیۃ یعنے ذکر کیا گیا جامع صغیر میں اور نہ عقیقہ کیا جاوے لڑکے کیطرف سے اور نہ لڑکی کیطرف سے اور تحقیق یہ اشارہ ہے طرف مکروہ ہونے اسکی کی اسیطرح ہے بدائع میں ہیچ کتاب اضحیہ کے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سوا امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان احادیثوں کا پہلی حدیث عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عق عن الحسن و الحسین کبشا کبشا رواہ ابوداؤد وصححہ ابن خزیمۃ وابن الجارود وعبد الحق لکن رجح ابوحاتم ارسالہ واخرج ابن حبان من حدیث انس نحوہ روایت ہے ابن عباس رضے اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے عقیقہ کیا حسن اور حسین کا ایک ایک دنبہ سے روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے اور صحیح کہا اسحدیث کو ابن خزیمہ اور ابن جارود اور عبد الحق نے لیکن ترجیح دیا ابو حاتم نے ارسال کو اسکو اور نکالا ابن حبان نے حدیث سے انس کے اسی طرح دوسری حدیث عن یوسف بن ماہک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہم دخلوا علی حفصۃ بنت عبد الرحمن فسألوھا عن العقیقۃ فاخبرتھم ان عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اخبرتھا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرھم عن الغلام شاتان مکافئتان وعن الجاریۃ شاۃ رواہ الترمذی روایت ہے یوسف بن ماہک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ وہ آئے حفصہ عبد الرحمن کی بیٹی کے پاس پس پوچھا ان سے مسئلہ عقیقہ کا کہ خبر دی انہوں نے کہ خبر دی انکو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لڑکے کے عقیقہ میں دو بکریوں کا کہ سن میں برابر ہوں اور لڑکی کے عقیقہ میں ایک بکری کا روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے **فائدہ** کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور اس باب میں علی اور ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور انس اور سلمان بن عامر اور ابن عباس سے بھی

فَقِيهٌ مَشْهُورٌ مِنَ السَّادِسَةِ مَاتَ سَنَةَ خَمْسِينَ وَمِائَةٍ عَلَى الصَّحِيحِ وَلَهُ
سَبْعُونَ سَنَةً يَعْنِي نعمان بیٹا ثابت کا کوفے کا رہنے والا امام ابوحنیفہ کوئی کہتا ہے کہ یہ اصل
میں فارسی ہیں اور کوئی کہتا ہے کہ یہ بنی تیم کے آزاد کردہ غلام ہیں یہ فقیہ مشہور
ہیں چھٹے طبقہ سے صحیح مذہب یہ ہے کہ ۱۵۰ ایکسو پچاس ہجری میں فوت ہوئے ہیں اور انکی
عمر ستر برس کی ہوئی۔ اور مسند خوارزمی مشہور مسند امام اعظم سنہ چھ سو چوبیس ہجری
میں رائج ہوئی ہے چنانچہ کہا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے **بستان المحدثین**
میں کہ مسند امام اعظم کہ بالفعل مشہور ست تالیف قاضی القضاۃ ابوالمؤید محمد بن محمود بن محمد
الخوارزمی ست کہ در سنہ ششصد و ہفتاد و چہار آنرا رائج ساختہ انتہے۔ اب غور کیجیے کہ جس
حدیث میں سے فقط ایک ہی راوی چھوٹا ہوا ہو وہ حدیث تو مرسل یعنے ضعیف کہلاتی
ہے اور لائق اعتبار اور حجت پکڑنے کے ہوتی ہی نہیں پہلا جس کتاب کہ حدیثوں کے
پانچسو چوبیس برس کے عرصہ کہ راویوں کا پتہ ہی ندارد ہو اُس کتاب کی حدیثوں کا تو کیا ہی ٹھکانا
ہے اور ہماری دانست میں حنفیہ نے مسند خوارزمی مشہور مسند امام اعظم کو اپنے دل کی
تسکین کے لیے امام اعظم کے نام پر اس لیے نسبت کر دیا ہے تاکہ امام مالک اور امام شافعی
اور امام احمد بن حنبل کیطرح یہ بھی حدیث کی جمع کرنے والے لوگوں میں شمار کیے جاویں۔
نقل مشہور ہے ✦ پیران نے پدر مریدان می پرانند ✦ امام اعظم کو تو پنجر سترہ روایتوں کے
اور کوئی روایت ہی نہیں ملی تھی چنانچہ عبدالرحمن بن محمد بن خلدون حضرمی نے کتاب
تاریخ عبر و دیوان المبتدا و الخبر فی ایام العرب العجم والبربر میں
لکھا ہے اِعْلَمْ اَنَّ الْاَئِمَّةَ الْمُجْتَهِدِيْنَ تَفَاوَتُوْا فِي الْاِكْثَارِ مِنْ هٰذِهِ الصِّنَاعَةِ
وَالْاِقْلَالِ فَاَبُوْ حَنِيْفَةَ يُقَالُ بِلَغَتْ رِوَايَتُهُ اِلَى السَّبْعَةَ عَشَرَ حَدِيْثًا اَوْ نَحْوِهَا
وَمَالِكٌ اِنَّمَا صَحَّ عِنْدَهُ مَا فِيْ كِتَابِ الْمُوَطَّاِ وَغَايَتُهَا ثَلٰثُ مِائَةِ حَدِيْثٍ
تَنْحُوْهَا وَاَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ فِيْ مُسْنَدِهٖ خَمْسُوْنَ اَلْفَ حَدِيْثٍ وَلِكُلٍّ مَا اَدَّاهُ

الکلب الفہد والسباع المعلم وغیر المعلم فی ذلک سواء یعنے جائز ہے بیع
کتے کی اور چیتے کی اور درندون کی برابر ہے کہ سکھائے ہوئے ہون یا بے سکھائے ہوئے
فائدہ جس درندے کو شکار کی تدبیر اور آداب سکھا لیتے ہین اُسکو معلم کہتے ہین
ورنہ غیر معلم غرضکہ کتا خواہ چیتا جو درندہ ہو خواہ معلم ہو یا نہ ہو امام اعظم اور امام مالک کے
نزدیک بیع اُسکی درست ہے اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک بیع اُسکی حرام ہے سو اس
مسئلے مین بھی امام اعظم نے خلاف کیا ہے ان چار حدیثون کا جو کہ مسلہ نزد و پنجم ہین اس کتاب
مین آگے آوینگی انشاء اللہ تعالی اور دلیل امام اعظم کی اس مسئلہ مین یہ حدیثین پیش کرتے
ہین پہلی حدیث مسند امام اعظم مین ہے کہ روایت کی ابو حنیفہ نے ہیثم سے
انہون نے عکرمہ سے انہون نے ابن عباس سے کہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے قیمت مین کتے کی نہی کی **فائدہ** کہا شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر مین کہ سند
اس حدیث کی جید ہے اس واسطے کہ ہیثم ذکر کیا اس کو ابن حبان نے ثقات مین **جواب**
اسکا یہ ہے کہ اس سند کی حدیثون کی سند جید ٹھیرانا اور اسکی حدیثون کے راویون کو ثقہ کہنا
ایسا ہے جیسا کہ کوئی شخص موضوع یعنے بناوٹی حدیثون کی اسناد مین بعض راوی ثقہ دیکھکر
یہ کہدے کہ سند انکی جید ہے اور راوی اُنکے ثقہ ہین اور یہ حدیثین لائق عمل کے ہین کیونکہ
اس سند کی حدیثین چار وجہ سے قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کی نہین ہین **وجہ اول**
یہ ہے کہ اس سند کو امام اعظم کی جمع کی ہوئی کہنا محض کذب ہے اس لیے کہ اس سند کو محمود
بن محمد خوارزمی نے امام اعظم کے وفات پانے سے بعد پانچ سو چوبیس برس کے تالیف کیا ہے
اور اسکو امام اعظم کے نام پر لگا دیا ہے اور سلسلہ اسکی اسناد کا محمود بن محمد خوارزمی سے لیکر امام
اعظم تک پانچسو چوبیس برس کے فاصلہ تک کا بالکل ندارد ہے کیونکہ امام اعظم سنہ ایکسو پچاس
ہجری مین اس جہان سے رحلت فرما گئے ہین چنانچہ کہا ابن حجر نے تقریب التہذیب مین
النعمان بن ثابت الکوفی ابو حنیفۃ الا مام یقال اصلہ من فارس ویقال مولی بنی تیم

مشغول بروایت آنہا میشدند و یا یافتند و دران قدحی و علتی دیدند کہ باعث شد ہمہ آنہا را بر ترک روایت آنہا و علی کل تقدیر این احادیث قابل اعتماد نیستند کہ در اثبات عقیدہ یا عملے بآنہا تمسک کردہ شود انتہی ۔ اور کہا شاہ ولی اللہ صاحب نے حجۃ اللہ البالغہ میں حدیثیں طبقہ رابعہ کی جو اچھی سے اچھی ہیں ضعیف محتمل ہیں اور جو بُری سے بُری ہیں وہ موضوع یا مقلوب سخت انکار کی گئی ہیں اور مادہ کتاب موضوعات ابن جوزی کا اسی طبقہ کی حدیثیں ہیں انتہے سوم حدیث مسند خوارزمی مشہور مسند امام اعظم کی بہ سبب انقطاع بانچسو چھ میں برس کے راویوں کے فاصلے کے مردود سمجھی جاوے گی سلیم کہ حدیث بلا اسناد جس کے مبدا سند میں سقوط و انقطاع ہو معلق کہلاتی ہے اور وہ ضعیف اور مردود شمار کی جاتی ہے اور بیان اسکا مسلہ نود و یکم میں آگے آویگا انشاء اللہ تعالی پس ایسی کتاب کی حدیثوں کو شیخین کی حدیثوں سے مقابلہ کرنا بلکہ شیخین کی حدیثوں سے بھی انکو مقدم سمجھنا بجز تعصب مذہبی کے اور کیا سمجھا جاویگا ۔ پاس ایسی چاہیے شاباش ایسی چاہیے ۔ مقلدین کو خواہ کوئی کتنا ہی قرآن اور حدیثیں سنادی اور دکھلادی یہ حضرات تو اپنے مذہب کا خلاف کبھی نکرین گے اور قرآن اور حدیث پر کبھی نہ چلینگے اور یہ وہ بات ہے کہ دین جائے پر مذہب جائے دوسری حدیث ترمذی میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قیمت سے کتے کی مگر کتے شکاری کی جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے سلیم کہ کہا ترمذی نے یہ حدیث اسوجہ سے نہیں ہے صحیح اور ابو المہزم (یعنے جو کہ اسحدیث کے راویوں میں سے ہے) نام اسکا یزید بن سفیان ہے اور کلام کی ہے اسمیں شعبہ بن حجاج نے اور تقریب التہذیب میں لکھا ہے کہ ابو المہزم تمیمی بصری کہ نام اس کا یزید ہے اور کہا گیا ہے عبد الرحمن بن سفیان متروک ہے تیسرے طبقہ سے تیسری حدیث نسائی میں روایت ہے ابی الزبیر سے اوس نے نقل کی جابر بن عبد اللہ

۱ عبارت حجۃ اللہ البالغہ
۲ حدیث مسند خوارزمی
۳ حدیث ترمذی
۴ حدیث نسائی

اِجتِہَادُہٗ یعنی تو جان لے کہ ائمہ مجتہدین حدیث کی قلت و کثرت مین متفاوت تھے کتنی ہین کہ امام ابوحنیفہ کی روائتین حدیث کی سترہ ہوئی ہین یا اسکی مثل اور مالک کے نزدیک وہی حدیثین صحت کو پہونچی ہین جو موطا مین ہین اور وہ نہایت تین سو ہین یا مثل اس کی اور احمد بن حنبل کے مسند مین پچاس ہزار حدیثین ہین ۔ اور ہر ایک کے لیے اس قدر حدیثین ہین جو اُن کے اجتہاد نے بہم پہونچائی ہین انتہے ۔ سو واسطے محدثین کے دفتر ہین ابوحنیفہ کا کہین نام بھی نہین اور کتب صحاح ستہ مین اُنکی روایت کا کہین نشان بھی نہین لیکن یہ جو بعض حنفیہ نے لکھا ہے کہ امام اعظم کے پاس کئی صندوق حدیث کی کتابون کے تھے اور یہہ بھی لکھا ہے کہ امام اعظم نے تین سو مشائخ سے سماع حدیث کی کی ہے اور اُنکے مسند روایت پانچ آدمیون نے اُن سے کی ہے اور سب کے سب امام اعظم کے استاد علم کے چار ہزار آدمی ہین یہ تو حنفیہ کی خانہ ساز باتین ہین انکو کوئی نہین مانتا اور ایسی بناوٹی دل سے تراشی ہوئی باتون کو سچا کوئی نہین جانتا بلکہ حق گو بعض حنفیہ بھی ایسی باتون کے قائل نہین اور اپنے حنفیون بھائیون کی ایجاد انکو سمجھتے ہین اور بیان اسکا اس کتاب کی تیرھوین مغالطے کے جو ابھین آگے آوے گا انشاء اللہ تعالی غرضکہ مسند خوارزمی جسکو مسند امام اعظم کو امام اعظم کیطرف نسبت کرنا ایسا ہے جیسا کہ کہا ہے شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ بستان المحدثین مین پس این مسند را نسبت بحضرت امام کردن انسان باین ست کہ مسند ابی بکر را مغلاً از مسند امام احمد نسبت بحضرت ابوبکر صدیق نمایم و از تصانیف ایشان انگاریم دوم مسند خوارزمی تصور مسند امام اعظم طبقہ رابعہ کی کتاب ہے چنانچہ کہا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ اللہ البالغہ مین کہ مسند خوارزمی کتاب طبقہ رابعہ کی ہے ۔ اور کہا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے عجالہ نافعہ مین ۔ وطبقہ رابعہ احادیثی کہ نام و نشان آنہا در قرون سابقہ معلوم نبود و متاخران آن را روایت کردہ اند پس حال آنہا از دو شق خالی نیست یا سلف تفحص کردند و آنہا را اصلی نیافتہ اند

نرسیدہ ہر چند مصنفین آن کتب موصوف بودند بہ تبحر در علوم حدیث و وثوق و عدالت
وضبط و احادیث صحیح و حسن و ضعیف بلکہ متہم بالوضع نیز در آن کتب یافتہ میشود
و در رجال آن کتب بعضے موصوف بعدالت اند و بعضے مستور و بعضے مجہول و اکثر آن حدیث
معمول بہ نزد فقہاء بستندہ اند بلکہ اجماع بر خلاف آنہا منعقد گشتہ انتہی **پانچویں**
حدیث بیہقی نے روایت کی ہے حسن بن ابی جعفر سے نقل کی اوس نے
ابی الزبیر سے اوس نے جابر سے اوس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی
حدیث کو یعنے جو کہ دار قطنی کی روایت سے اوپر گذری **جواب** اس کا بھی
تین طرح پر ہے **اول** یہ کہ کہا سید محمد مرتضی حسینی حنفی نے **عقود الجواہر**
المنیفہ مین کہ اس حدیث کا راوی حسن بن ابی جعفر نہین ہے قوی اور **تقریب**
التہذیب مین لکہا ہے کہ حسن بن ابی جعفر جفری بصری ضعیف الحدیث ہے
دوم یہ حدیث بھی مخالف ہے جابر ہی کی اس حدیث صحیح کے جو کہ مسلم کی روایت سے
اوپر مذکور ہوئی **سوم** بیہقی کہ جس کی یہ حدیث ہے کتاب طبقہ ثالثہ کی ہے اور
حدیث کتاب طبقہ ثالثہ کی مخالف حدیث صحیح کے قابل اعتبار اور لائق حجت کے
نہین ہوتی اور بیان اسکا اوپر گذرا اسیواسطے کہا علامہ محمد نے **زرقانی شرح**
موطا امام مالک مین کہ حدیث جابر کی فسکاری کتے کی بیع کے جائز ہونے مین جو آئی ہے
سو ضعیف ہے باتفاق آئمہ حدیث کے **انتہے چھٹی** حدیث **طحاوی** نے
روایت کی ہے عمرو بن شعیب سے اوس نے روایت کی اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے کہ
عبداللہ بن عمرو بن عاص نے حکم کیا ایک فسکاوی کتے کے قاتل پر چالیس روپیے
کا اور کہیت کر کتے پر ایک مینڈہ کا **جواب** اسکا تین طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ روایت
موقوف ہے اور روایت موقوف مقابل مین مرفوع حدیثون کے لائق حجت پکڑنے کے
نہین ہوتی اور دلائل سے کے اس کتاب مین پہلے گزرے **دوم** یہ کہ اس کے

رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بیع کتے کی سے اور بلی کی سے مگر کتے شکاری کی جواب اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ یہ حدیث صحیح نہیں اس لیے کہ اس حدیث کے راویوں میں سے حجاج بن محمد اور حماد بن سلمہ یہ دونوں راوی ثقہ تو ہیں لیکن اخیر عمر میں حافظہ ان کا خلط ملط ہو گیا تھا اسیطرح لکھا ہے تقریب التہذیب میں۔ اور کہا ابو عبد الرحمن نسائی نے اس حدیث کو اخیر میں کہ یہ حدیث منکر ہے۔ اور کہا ترمذی نے کہ یہ جو روایت کی گئی ہے جابر سے نقل کی اوس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس کی یعنے جو حدیث کہ ابی ہریرہ کی روایت سے اوپر مذکور ہوئی الاسناد اس کی صحیح نہیں دوم یہ حدیث مخالف ہے جابر ہی کی اس حدیث صحیح کے جو کہ مسلم میں روایت ہے ابی الزبیر سے کہ کہا اوس نے پوچھا میں نے جابر سے مول لینے بلی اور کتے کے سے پس کہا جابر نے جھڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے چوتھی حدیث دار قطنی میں روایت ہے ابی الزبیر سے نقل کی اوسنے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قیمت سے بلی کے اور کتے کے مگر شکاری کتے کے جواب اسکا تین طرح پر ہے اول یہ کہ یہ حدیث ضعیف ہے اسلیے کہ اس حدیث کے راویوں میں ایک راوی حماد بن سلمہ ہے اور حال اوسکا اوپر کی حدیث میں گذر چکا اور دوسرا اسویدبن عمر ہے اور تقریب التہذیب میں لکھا ہے کہ سویدبن عمر کلبی ابو الولید کوفی عابد ہے اوسکو حبان ابن حبان نے بہت برا کلمہ کہا ہے دوم یہ حدیث بھی مخالف ہے صحیح مسلم کے اس حدیث کے جو کہ جابر ہی کی روایت سے اوپر مذکور ہوئی سوم دار قطنی کہ جس کی یہ حدیث ہے طبقہ ثالثہ کی کتاب ہے اور کتاب طبقہ ثالثہ مخالف حدیث صحیح کے ہرگز قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی چنانچہ شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ عجالہ نافعہ میں فرماتے ہیں۔ وطبقہ ثالثہ احادیثی کہ جماعۃ از علماء متقدمین ہر زمان بخاری و مسلم باسماء ایشان یا اماثلین ایشان در تصانیف خود روایت کردہ اند التزام صحت نمودہ و کتب ایشان در شہرت و قبول در مرتبہ طبقہ اولی و ثانیہ

اور درندہ وحشی اور جانور کا جائز ہے نزدیک ہماری سکھایا ہوا ہو یا بے سکھایا ہوا

فائدہ یہ عبارت دلیل ہے حنفیہ کی اس پر کہ بلی کا بیچنا امام اعظم کے نزدیک جائز ہے سو امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ میں اس حدیث کا **عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ** قَالَ سَاَلْتُ جَابِرًا عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ الْسَّوْرِ فَقَالَ زَجَرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی الزبیر سے کہ کہا پوچھا میں نے جابر سے مول لینے سے بلی اور کتے کے پس کہا جابر نے جھڑکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے **فائدہ** کتے اور بلی کی بیع کے جائز ہونے میں دلیل امام اعظم کی جو کہ حدیثیں غیر صحیحہ اور واہیہ حنفیہ لائے ہیں وہ سب حدیثیں بھی اور انکے جواب بھی مسایل متفرقہ میں قریب ہذا کے مذکور ہوئی یہاں حاجت انکے نقل کرنے کی نہیں جسکو دیکھنا منظور ہو وہاں سے دیکھ لے

مسئلہ سٹھ ودوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث کے ہے جو کہ در المختار میں لکھا ہے بِخِلَافِ الشَّاۃِ الْمُصَرَّاۃِ فَلَا یَرُدُّھَا مَعَ لَبَنِھَا اَوْ صَاعِ تَمْرٍ بَلْ یَرُدُّ بِالْنُّقْصَانِ یعنے بخلاف بکری بند کی گئی کے پس نہ واپس کرے خریدار اسکو ساتھ دودھ اسکے کے یا ساتھ ایک صاع کھجوروں کے بلکہ لیوے اسکو کم قیمت کرکے **فائدہ** اس مسئلہ میں امام اعظم اور امام محمد نے جن احادیث کا خلاف کیا ہے وہ حدیثیں قریب آوینگی اور اسمیں فرمایا ہے پیغمبر نے کہ اونٹنی اور بکری کو تھن میں نہ جمع رکھو دودھ کا تاکہ دیکھا نہ لیوے اسکو پس جو انکو مول لیوے وہ بعد دہنے کے دو کام میں مختار ہے خواہ رکھے خواہ پھیر دیوے تین سیر کھجور عوض دودھ کے ساتھ دیکر سو کہا امام اعظم اور امام محمد انکی شاگرد نے کہ مخالفت کیجاوے اس حدیث کی اور اس اونٹنی یا بکری کو مشتری واپس نہ دیوے بلکہ اسکی قیمت مقررہ سے کچھ کم کردیوے اور اس حدیث کی مخالفت کرنیکی وجہ انکی یہ ہے کہ انکے نزدیک حدیث مخالف انکے اصول کے ہے چنانچہ رد المحتار شرح در المختار میں لکھا ہے وَلَمْ یَاْخُذْ

راویون مین ابن جریج راوی ضعیف ہے اس لیے کہ تقریب التہذیب مین لکھا ہے کہ عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج عموی چھٹے طبقے سے مدلس ہے اور مرسل روایتین بیان کیا کرتا تھا سوم یہ کہ طحاوی کتاب طبقہ ثالثہ کی ہے اور روایت طبقہ ثالثہ کی کتاب کی مقابل روایت صحیح کے قابل اعتبار اور لائق حجت پکڑنے کے نہین ہوتی اور بیان اسکا قریب گذرا رابعا کہتا ہے کہ حنفیہ نے کتے اور بلی کی بیع جائز کرنے کے لیے اور اپنے مذہب کے بنانے اور بخاری اور مسلم وغیرہ صحیح صحیح حدیثون کے باطل کرنے کے واسطے زور تو بہت ہی لگایا لیکن آخر کار کسی سے کچھ بن نہ آیا اس لیے کہ اس باب مین حنفیہ جتنی حدیثین لائے ہین ان سب حدیثون سے فکاری کتے کی بیع کا جائز ہونا ثابت ہوتا ہے نہ یہ کہ ہر قسم کے کتے کی بیع جائز ہونی انسے ثابت ہو اور عجوبہ بات یہ ہے کہ ان مین سے بھی کوئی حدیث ثابت نہین ہے سب ضعیف اور واہی ہی ہین چنانچہ بیان انکا اوپر گذرا پس اسی سبب سے شیخ ابن الہمام رئیس حنفیہ کہ جس نے تائید مذہب حنفی کی اپنے اوپر لازم و واجب سمجھ لی ہوئی تھی اور جہانتک اُس سے ہو سکتا تھا حنفی مذہب کے بنانے اور صحیح صحیح حدیثون کے باطل کرنے کے واسطے روایات غیر صحیحہ اور واہیہ سے حجت پکڑ کر حیلہ سازیان کیا کرتا تھا وہ بھی اس مقدمہ مین لاچار ہو کر فتح القدیر مین لکھ گیا ہے کہ احادیث صحیحہ مین اس کا استثنا مذکور نہین۔ اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ جو حدیثین کہ فکاری کتے کی بیع کے جائز ہونے مین وارد ہوئی ہین بالاتفاق ضعیف ہین ذکر کیا ہے مینے ان کو شرح مہذب مین پھر باب ما یجوز بیعہ کے

مسئلہ شصت و یکم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے بَیْعُ السِّنَوْرِ وَالسِّبَاعِ وَالْوَحْشِ وَالطَّیْرِ جَائِزٌ عِنْدَنَا مُعَلَّمًا کَانَ اَوْ لَمْ یَکُنْ یعنے بیچنا بلی

اُسکو ایک صاع کھجور (عوض اُسکے دودہ کے) ساتھہ دیکر روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث بخاری مین روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا مین اشتری شاۃ محفلۃ فردھا فاردد معھا صاعا رواہ البخاری وزاد الاسماعیلی من تمر یعنے جو مول لیوے بکری تہن مین دودہ بہرے کو پس پہیر دے اُس کے ساتھہ ایک صاع (یعنے عوض اُسکے دودہ کے) اور زیادہ کیا اس حدیث مین اسماعیلی نے کھجور سے فائدہ دغا باز لوگ کئی دن کا دودہ گائے بکری کا بند رکھتے ہین تا مول لینے والا دہوکے سے مول لیوے سو فرمایا کہ بعد لینے کے اُس کو اختیار ہے خواہ رکہے خواہ پہیر دے ایک صاع کھجور دودہ کے عوض بہ لہ دیکر کہا ترمذی نے کہ اس باب مین انس اور ایک اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے بہی روایت ہے اور اسپر عمل ہے ہمارے اصحاب کا کہ اُنہین مین سے ہین امام شافعی اور امام احمد اور اسحاق اور کہا امام نووی نے کہ یہی مذہب ہے ہمارا اور اس کے قائل ہین امام مالک اور لیث اور ابن ابی لیلے اور ابو یوسف اور ابو ثور اور فقیہ محدث اور یہ بات صحیح موافق سنت کے ہے اور کہا جمہور علماء نے عمل مخالفت کرنیوالون کے جواب مین کہ جب کوئی بات سنت سے ثابت ہو جاوے تو نہ رد کیا جاوے اُسکو ساتھہ عقل کے انتہی مختصرا

مسئلہ شصت و سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقایق اور رد المحتار شرح درالمختار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے اذا قال المولی لمملوکہ اذا مت فانت حر عن دبر منی او انت مدبر او قد دبرتک فقد صار مدبرا لم یجز بیعہ یعنے جب مولے نے اپنے مملوک سے کہا جب مر جاؤن مین تو آزاد ہے بعد میرے یا تو مدبر ہے یا مینے تجکو مدبر کیا پس ہووے مدبر پھر

ابوحنیفہ رح ومحمد رح بہ لانہ خبر مخالف للاصول یعنے اور نہین لیا یعنی نہین
عمل کیا ابوحنیفہ اور محمد نے ساتھہ اسکے حدیث کی اسلیے کہ وہ حدیث مخالف ہی اصول کے

فائدہ اس سے معلوم ہوا کہ جو حدیث کہ حنفیہ کی اصول کے موافق ہو اُسکو تو حنفیہ مانتے ہین
اور جو اُن کے اصول کے خلاف ہو اُس کو لغو اور مردود جانتے ہین لیکن تعجب ہے کہ اپنے مونہہ
سے میان مٹھو یہ لوگ بہی پیغمبر سے محبت اور اُنکی حدیث پر چلنے کا دعوی کرتے ہین اور اپنے
آپ کو سنت جماعت امت محمد کہلاتے ہین اسہ اپنی پناہ مین رکہے ایسے مذہب سے ان لوگون کو
تو پیغمبر سے کچہ بہی محبت نہین بلکہ یہ لوگ تو پیغمبر کے صاف صاف دشمن ہین اور اپنے آپکو
سنت جماعت امت محمد کہلانیکا انکا زبانی جھوٹا دعوے ہے اگر انکو پیغمبر سے محبت
ہوتی تو پیغمبر کیحدیث کو اپنے امام کے قول اور اصول کے خلاف ہونیکی حجت ہی کبہی ترک
کرتے اور اپنے آپ کو جہنم کیطرف لیجانیکی راہ کو کبہی صاف نکرتے اسلیے کہ فرمایا اللہ تعالی نے
وما کان لمؤمن ولا مؤمنۃ اذا قضی اللہ ورسولہ امرا ان یکون لہم الخیرۃ من امرہم
ومن یعص اللہ ورسولہ فقد ضل ضلالا مبینا یعنے اور نہین لائق
ہے واسطے کسی مرد مسلمان کے اور نہ عورت مسلمان کے جسوقت کہ مقرر کرے خدا اور رسول
اُسکا کوئی کام یہ کہ ہووے اسطے اُنکے اختیار کام اپنے سے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ کی
اور رسول اُسکی کی پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی ظاہر سو جاننا چاہیے کہ مسئلہ مذکور مین امام اعظم
اور اُنکے شاگرد امام محمد نے خلاف کیا ہے اندو حدیثونکا **پہلی حدیث** عن ابی ہریرۃ رضی
اللہ تعالی عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تصروا الابل والغنم فمن
ابتاعہا بعد فہو بخیر النظرین بعد ان یحلبہا ان شاء امسکہا وان شاء
ردہا وصاعا من تمر متفق علیہ روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کی اُس
نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا کہ نہ باندہو اونٹنی اور بکریے
گاہک کو دکہانیکے سو جو اُن کو مول لیوے وہ بعد دوہنے کے دو کام مین مختار ہی خواہ رکہے خواہ پہیر دے

ہی بیع مدبر کی کسی طرح سے بھی اور یہ حدیث اُن کے رد میں ہے اور مطلق حاجت کے لیے جائز ہے
بیع مدبر کی نزدیک عطا اور ہادی اور قاسم اور مجاہد ابراہیم اور ابو طالب کے اور اسی بات کی
طرف میل کی ہی ابن دقیق العید نے اور کہا کہ جو کوئی منع کرے مطلق مدبر کی بیع کو یہ حدیث اُس پر حجت ہے

مسئلہ شصت وچہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی پانچ حدیثوں کے یہ ہے جو کہ **ہدایہ شرح وقایہ اور کنز الدقایق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوے قاضیخان** وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے اِذَا حَصَلَ الْاِیْجَابُ وَالْقَبُوْلُ لَزِمَ الْبَیْعُ وَلَا خِیَارَ لِوَاحِدٍ مِّنْهُمَا اِلَّا مِنْ عَیْبٍ اَیْ عَدَمِ رُؤْیَةٍ یعنی جب ایجاب وقبول دونوں پائے گئے تو بیع لازم ہوگئی اب کسیکو اختیار نہیں مگر (خریدی ہوئی چیز میں) اگر کچھ عیب نکل آوے یا اُسکو دیکھا نہ ہو تو بیع ٹوٹ سکتی ہے۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہی سو امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثوں کا **پہلی حدیث**

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ الْمُتَبَایِعَانِ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِیَارِ عَلٰی صَاحِبِهٖ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اِلَّا بَیْعَ الْخِیَارِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچنے والا اور مول لینے والا ہر ایک اُن میں سے اختیار رکھتا ہے اور ہر صاحب اپنے کے (یعنی اسکا) ثابت رکھے بیع کو یا فسخ کرے جبتک کہ جدا نہ ہوں مگر بیع خیار میں۔ یعنی جس بیع میں شرط کی ہوگی کہ اختیار رہے مجھ کو یا جانبگا رکھونگا اوس چیز کو اور جانبگا نہ رکھونگا تو اوسمیں باوجود جدا ہونے کے اختیار باقی رہتا ہے) روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے **دوسری حدیث**

وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَایَعَ الْمُتَبَایِعَانِ فَکُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِیَارِ مِنْ بَیْعِهٖ مَا لَمْ یَتَفَرَّقَا اَوْ یَکُوْنُ بَیْعُهُمَا عَنْ خِیَارٍ فَاِذَا کَانَ بَیْعُهُمَا عَنْ خِیَارٍ فَقَدْ وَجَبَ

نہین جائز ہے بیع اُس کی **فائدہ** مدبر اُسکو کہتے ہین کہ جسکو کہے مولا کہ میرے مرنے
کے بعد تو آزاد ہے مذہب امام اعظم کا یہی ہے کہ مدبر کی بیع جائز نہین ہے **امام اعظم** نے
اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اسحدیث کا **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان
رجلا من الانصار دبر مملوکا لم یکن لہ مال غیرہ فبلغ النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فقال من یشتریہ منی فاشتراہ نعیم بن النحام بثمان مائۃ
درہم متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم فاشتراہ نعیم بن عبد اللہ العدوی
بثمان مائۃ درہم فجاء بہا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدفعہا الیہ
ثم قال ابدا بنفسک فتصدق علیہا فان فضل شیء فلاھلک فان
فضل عن اھلک شیء فلذی قرابتک فان فضل عن ذی قرابتک شیء
فھکذا وھکذا یقول فبین یدیک وعن یمینک وعن شمالک

روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ ایک شخص نے انصار مین سے مدبر کیا غلام کو اور
نہ تھا اُس کے پاس کچھ مال سوا اُس غلام کے پہنچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا
کون شخص ہے کہ خریدے اُسکو مجھ سے پس خریدا اُسکو نعیم بن نحام نے بدلے آٹھ سو درہم کے
روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور مسلم کی ایک روایت مین یون ہے پس خریدا
اُسکو نعیم بن عبداللہ عدوی نے آٹھ سو درہم کو پس لایا نعیم آٹھ سو درہم اور دیا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس دے حضرت نے وہ درہم اُس شخص کو پھر فرمایا خرچ کر پہلے اپنی جان پر پس
ثواب حاصل کر بسبب اُسکے پھر اگر بچ رہے کچھ پس خرچ کر اپنے اہل و عیال پر پس اگر بچ رہے کچھ
عیال تیرے سے کچھ پس اسطرح تا داہنے تیرے کے ہے پھر اگر بچ رہے کچھ داہنے تیرے سے کچھ
کچھ پس اسطرح اسطرح کہتا ہے راوی یعنے تفسیر کرتا ہے اسطرح اور اسطرح کی کہ خرچ کر آگے
اپنے اور داہنے اپنے اور بائین اپنے یعنے اپنے سامنے کو اگے اور داہنے اور بائین تیرے جمع ہوں

فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ کہا نووی نے کہ مذہب جمہور علما کا یہ ہے کہ نہیں جائز کہ

بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَتَمَا وَكَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ

روایت ہے حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بائع اور مشتری ساتھ خیار کے ہیں جبتک کہ نہ جدا ہوں اور اگر سچ کہیں بائع اور مشتری (یعنے بیچ صفت بیع اور ثمن اسکے کے) اور بیان کی عیب بیع اور ثمن کے برکت دی جاتی ہے واسطے اُن دونوں کے بیچ معاملہ بیچنے کہونے اُن کے اور اگر چھپایا عیب اور جھوٹ بولے دور کیجاتی ہے برکت اُنکے بیچنے کہونے کی روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور

مسئلہ صحت و

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی تین حدیثوں کے یہ ہے جو ہدایہ اور کنز الدقایق وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے مَنْ بَاعَ ثَمَرَةً لَمْ يَبْدُ صَلَاحُهَا أَوْ قَدْ بَدَا صَلَاحُهَا جَازَ الْبَيْعُ یعنے جو شخص کہ بیچے پہل کہ نہیں ظاہر پختگی اُس کی یا ظاہر ہو پختگی اوسکی جائز ہے بیع اوس کی اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان تین حدیثوں کا پہلی حدیث عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُبْتَاعَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِي رِوَايَةٍ وَكَانَ إِذَا سُئِلَ عَنْ صَلَاحِهَا قَالَ حَتّٰى تَذْهَبَ عَاهَتُهُ ترجمہ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع سے میوہ کی جب تک کہ ظاہر ہو پختا اسکا منع فرمایا بیچنے اور خریدنے والے کو روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور ایک روایت میں کہ جب پوچھے جاتے تھے پکنے سے اسکے فرماتے یہانتک کہ جاتی رہے آفت اُسکی دوسری حدیث عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قِيلَ وَمَا زَهْوُهَا قَالَ تَحْمَارُّ وَتَصْفَارُّ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَاللَّفْظُ

رواہ مسلم اور روایت ہی اسی سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس وقت خرید و فروخت کریں بائع اور مشتری پس ہر ایک اون مین سے اختیار رکھتا ہی اپنی بیع مین جبتک کہ نہ جدی ہوویں یا ہو بیع اونکی بشرط خیار کے پس جسوقت کہ ہوگی بیع اُنکی بشرط خیار کی پس تحقیق واجب ہوا اختیار روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے تیسری حدیث **وعشر** قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار ما لم یتفرقا او یخیر احدہما رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح اور روایت ہی اوسی سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ بائع اور مشتری ساتھہ اختیار کے ہین جب تک کہ نہ جدی ہون مگر یہ کہ شرط کرین اختیار کی اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **چوتھی** حدیث **عن** عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالی عنہ عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البائع والمبتاع بالخیار حتی یتفرقا الا ان تکون صفقۃ خیار ولا یحل لہ ان یفارقہ خشیۃ ان یستقیلہ رواہ احمد وابوداود والترمذی والنسائی والدارقطنی وابن خزیمۃ وابن الجارود وفی روایۃ حتی یتفرقا من مکانہما روایت ہی عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالی عنہ نقل کی اوس نے اپنے باپ سے اُس نے اسکے دادا سے مقرر نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنیوالے اور خریدنے والے مختار ہین پھیرنیکے جبتک کہ جدی ہون مگر یہ کہ ہو بیع خیار اور حلال نہین اوسکو کہ جدا ہو اوس سے خوف ہی اسکو کہ پھیرے اُسکو روایت کیا اسکو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور دارقطنی اور ابن خزیمہ اور ابن جارود نے اور ایک روایت مین جبتک کہ جدی ہون جگہہ سے اپنی **فائدہ** کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے **پانچوین** حدیث **عن** حکیم بن حزام رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان بالخیار مالم یتفرقا فان صدقا وبینا

اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو
ابن السکن اور ترمذی اور ابن حبان اور حاکم نے

مسئلہ شصت و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثون کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے عن تلقی الجلب ھذا اذا کان یضر باھل البلد فان کان لا یضر فلا باس یعنے اناج لیکر بنجارے چلے آتے ہین تو شہر کے باہر جاکر اُن سے غلہ خرید کرنا مکروہ ہے جب شہر والون کو ضرر پہونچے اور اگر ضرر نہ پہونچے تو کچھ حرج نہین ہے۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اور دو حدیثون کا پہلی حدیث عن طاؤس عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلقوا الرکبان ولا یبیع حاضر لباد قلت لابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ما قولہ لا یبیع حاضر لباد قال لا یکون لہ سمسارا متفق علیہ واللفظ للبخاری روایت ہے طاؤس سے نقل کی اوس نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ آگے بڑھکر خریدو تاجرون سے اور نہ بیچو اوسے چیز شہری گاؤنکے رہنیوالے کی کہا مینے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کیا ہے اسکی یہ بات نہ بیچو اوسے چیز شہری گاؤنکے رہنیوالے کی کہا نہ ہوئی اسکا وہ دلال روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور عبارت بخاری کی ہے دوسری حدیث عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تلقوا الجلب فمن تلقاہ فاشتری منہ فاذا اتی سیدہ السوق فھو بالخیار رواہ مسلم روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

لبخاری روایت ہو انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع سے خرما کی جبتک نہ ہو سوے کسی نے پوچھا اور کیا ہے زہو ہونا اسکا فرمایا سرخ ہو اور زرد ہو روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور عبارت بخاری کی ہے تیسری حدیث **وعنہ** اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْعِنَبِ حَتّٰی یَسْوَدَّ وَعَنْ بَیْعِ الْحَبِّ حَتّٰی یَشْتَدَّ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَصَحَّحَہُ ابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ اور روایت ہو اسی سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع سے انگور کے جبتک سیاہ ہو اور بیع سے غلہ کی جب تک پختہ ہو روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان اور حاکم نے

مسئلہ نصدت وششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہو جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے یَجُوْزُ بَیْعُ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنی جائز ہی بیع تر کھجورون کی ساتھ سوکھی کھجورون کے برابر برابر نزدیک امام اعظم کے اور امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہی اسحدیثکا **عن** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اشْتِرَاءِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ اَیَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا یَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَھٰی عَنْ ذٰلِکَ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَصَحَّحَہُ ابْنُ الْمَدِیْنِیِّ وَالتِّرْمِذِیُّ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ روایت ہو سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا سنا مینے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے بیچنے سے تر کھجور کے ساتھ سوکھی کھجور کے پس فرمایا کیا کم ہو جاتی ہے تر کھجور جب خشک ہو جاوے کہا گیا البتہ پھر منع فرمایا اس سے روایت کیا

ابن جریج سے مانند اسکی **دوسری** حدیث ۴ عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تزوج المرأۃ المرأۃ و لا تزوج المرأۃ نفسہا فان الزانیۃ ہی التی تزوج نفسہا رواہ ابن ماجۃ والدارقطنی و رجالہ ثقات روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ نکاح کرے عورت کسی عورت کا اور نہ نکاح کرے عورت اپنا اس لیے کہ تحقیق زنا کرنیوالی وہ ہے کہ نکاح کرتی ہے اپنا آپ روایت کیا اسحدیث کو ابن ماجہ اور دارقطنی نے اور راوی اس کے معتبر ہین **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ اسحدیث کو بیہقی نے بہی روایت کیا ہے کہا ابن کثیر نے کہ صحیح موقوف ہونا اسکا ہے ابوہریرہ پر اور دارقطنی مین ہے کہ جو عورت کہ نکاح اپنا آپ ہی یعنے بدون اذن ولی کے کرتی ہتی اس کو ہم زانیہ کہتے ہے اور کہا حافظ (یعنے ابن حجر نے) کہ لایا ہے بیہقی اسحدیث کو ایک طریق سے موقوف اور ایک طریق سے مرفوع **تیسری** حدیث ۵ عن ابی موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا نکاح الا بولی رواہ احمد والترمذی و ابوداود و ابن ماجۃ و الدارمی روایت ہے ابی موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہین نکاح بغیر ولی کے روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور ابن ماجہ اور دارمی نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا اسحدیث کو بہی ابن حبان اور حاکم نے اور صحیح کہا اندونون نے اور ذکر کیا حاکم نے اسحدیث کی بہت طرق اور کہا کہ تحقیق صحیح ہوئی ہے روایت بیچ اس کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بیون سے اور وہ یہ ہین حضرت عائشہ اور ام سلمہ اور زینب بنت جحش سے اور ذکر کیا اوس نے اسباب مین تیس صحابہ **کا چوتھی** حدیث ۶ عن علقمۃ بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال جمعت الطریق ربما جعلت امرأۃ منہن ثیب امرہا بید رجل غیر ولی فانکحہا فبلغ

۴ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اخرجہ ابن ماجہ فی باب لا تزوج المرأۃ المرأۃ ولا تزوج نفسہا من کتاب النکاح

۵ حدیث ابی موسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اخرجہ ابن ماجہ فی باب لا نکاح الا بولی من کتاب النکاح

۶ حدیث علقمۃ بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اخرجہ ابن ماجہ فی باب لا نکاح الا بولی من کتاب النکاح

کہ نہ آگے جا ملو تم قافلے سے لایا ہو غلہ وغیرہ پھر جو جا ملا اُس سے اور خریدا اُس سے
پس جسوقت کہ آوے بازار میں پس وہ مختار ہے درمیان پھیرنے اور رکھنے کے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے

مسئلہ شفعہ و قسم

اور ایک مسئلہ امام اعظم مخالف صحیح حدیثوں کے یہہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق
اور درمختار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے یَنْعَقِدُ نِکَاحُ الْحُرَّۃِ
الْعَاقِلَۃِ الْبَالِغَۃِ بِرِضَاھَا وَاِنْ لَمْ یَعْقِدْ عَلَیْھَا وَلِیٌّ بِکْرًا کَانَتْ اَوْ ثَیِّبًا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ وَ
اَبِیْ یُوْسُفَ فِیْ ظَاھِرِ الرِّوَایَۃِ یعنے منعقد ہوتا ہے نکاح عورت آزاد عاقلہ بالغہ کا اُسکی مرضی
کے ساتھ اور اگرچہ اسکا نکاح ولی نے نہ کیا ہو عورت خواہ باکرہ ہو خواہ ثیبہ ہو امام اعظم اور
ابی یوسف کے مذہب میں بیچ ظاہر روایت کے سو امام اعظم اور اُن کے شاگرد ابی یوسف
نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے ان پانچ حدیثوں کا پہلی حدیث عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ
اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّمَا امْرَاَۃٍ
نَکَحَتْ بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّھَا فَنِکَاحُھَا بَاطِلٌ فَاِنْ دَخَلَ بِھَا فَلَھَا الْمَھْرُ بِمَا
اسْتَحَلَّ مِنْ فَرْجِھَا فَاِنِ اشْتَجَرُوْا فَالسُّلْطَانُ وَلِیُّ مَنْ لَا وَلِیَّ لَہٗ رَوَاہُ اَحْمَدُ
وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَصَحَّحَہٗ اَبُوْعَوَانَۃَ وَابْنُ حِبَّانَ وَالْحَاکِمُ
روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جس عورت نے نکاح کیا بلا اذن اپنے ولی کے تو نکاح اسکا باطل ہے پھر اگر صحبت کی
اُس نے تو اُس کے واسطے مہر ہے اس سبب سے کہ حلال کی فرج سے اُسکی پھر اختلاف کریں
ولی تو سلطان ولی ہے جسکا کوئی ولی نہیں روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابوداؤد اور
ترمذی نے اور صحیح کہا اسکو ابوعوانہ اور ابن حبان اور حاکم نے فائدہ ابوداؤد اور
ترمذی نے فقط نِکَاحُھَا بَاطِلٌ کو تین بار روایت کیا ہے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے اور
روایت کیا یحیی بن سعید انصاری اور یحیی بن ایوب اور سفیان ثوری اور بہت حافظ نے

نہین کرسکتا ہی دو [redacted] صریح صریح حدیثین ہین اور یہ حدیث صریح نہین ہے اور حدیث صریح کے ہوتے ہوئے غیر صریح پر عمل جائز نہین ہوتا اسیطرح لکھا ہی نووی نے شرح صحیح مسلم مین اور شوکانی نے نیل الاوطار مین اور زرقانی نے شرح موطا امام مالک مین

مسئلہ نصف وتہم

[redacted] مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کا ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اذا خرج احد الزوجین الینا من دار الحرب مسلما او تبعت الیہ عا یعنے اگر کافر مرد یا اسکی عورت مسلمان ہوکر دار الحرب سے دار الاسلام مین آجاوے تو انکا نکاح آپسمین نہین ہتا ٹوٹ جاتا ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہی سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے حدیث کا عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما قال رد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابنتہ زینب علی ابی العاص بن الربیع بعد سنتین بالنکاح الاول ولم یحدث نکاحا رواہ احمد وابو داود والترمذی وابن ماجہ وصححہ احمد والحاکم روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ پہیردی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی زینب ابی العاص بن ربیع کو بعد چہ برس کے ساتھ پہلے نکاح اور نہ نکاح نیا کیا اوسکا روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابو داود اور ترمذی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو احمد اور حاکم نے

مسئلہ [redacted]

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی چار حدیثون کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین

ذٰلِكَ عُمَرُ فَجَلَدَ النَّاكِحَ وَالْمُنْكِحَ وَرَدَّ نِكَاحَهَا رَوَاهُ الشَّافِعِيُّ وَالدَّارَقُطْنِيُّ روایت ہے عکرمہ بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اس نے اکٹھی ہوئی سوار راہ میں پس کیا ایک عورت شیبانی کام اپنا بیچ ما تہہ ایک مرد کے بدون ولی کے پس نکاح کیا اس نے پس پہونچی خبر حضرت عمر کو پس کوڑے مارے حضرت عمر نے اس شخص کو جس نے نکاح کیا اور کوڑے مارے اس شخص کو جس نے پچھین ہو کر نکاح کروایا اور توڑ دیا نکاح انکا روایت کیا اسحدیث کو شافعی اور دارقطنی نے پانچوین حدیث عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ مَا كَانَ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ فِي النِّكَاحِ بِغَيْرِ وَلِيٍّ مِّنْ عَلِيٍّ كَانَ يَضْرِبُ فِيْهِ رَوَاهُ الدَّارَقُطْنِيُّ روایت ہے شعبی سے کہا اس نے نہ تھا کوئی شخص اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سے بہت سختی کرنیوالا بیچ نکاح کے بغیر ولی کے حضرت علی سے تھے حضرت علی مارتے بغیر ولی کے نکاح کرنیوالی کو روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ گئے ہیں اسطرف حضرت علی اور حضرت عمر اور ابن عباس اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابو ہریرہ اور عائشہ اور حسن بصری اور ابن المسیب اور ابن شبرمہ اور ابن ابی لیلے اور عترہ اور امام احمد اور اسحق اور شافعی اور اہل علم کہتے ہیں کہ نہیں جائز ہے نکاح بغیر ولی کے کہا ابن منذر نے کہ اس باب میں کسی صحابہ سے بھی خلاف اسکا مجھے معلوم نہیں ہوا انتہے اور امام اعظم جو قائل اس کے نہیں ہیں تو دلیل الحی اسباب میں لکھ مقلدین پیش کرتے ہیں جو کہ مسلم میں روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَلْاَيِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَاذَنُ فِيْ نَفْسِهَا وَاِذْنُهَا صُمَاتُهَا یعنی عورت شوہر دیدہ لائق تر ہے ساتھ نفس اپنے کے اپنے ولی سے اور کنواری طلب اذن کی کیجاوے بیچ ذات اپنی کے اور اذن اسکا چپ رہنا اسکا ہے سو جواب اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ اسحدیث سے یہ مراد نہیں کہ بدون ولی کے عورت شوہر دیدہ اگر نکاح اپنا آپ ہی کرلے تو جائز ہے بلکہ مراد اس سے یہ ہے کہ نکاح اسکا ولی بدون اسکی رضا کے

اوپر اہل نیرے کے دلیت اگر چاہے تو سات رات رہون میں تیرے پاس اور سات سات رات رہون
اور صبیہ بیعون کے پاس اور اگر چاہے تو تین رات رہون تیری پاس اور دورہ کرون میں کہا ام سلمہ
نے تین راتین ہے میرے پاس اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت نے فرمایا واسطے ام سلمہ کے نزدیک
باکرہ کے رہنا سات رات اور ثیبہ کے پاس تین رات روایت کیا احمد نے مسلم نے **تیسری**
حدیث **عن** انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول للبکر سبعۃ ایام وللثیب ثلث ثم یعود الی نسائہ رواہ الدارقطنی
روایت ہے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا سنا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
واسطے باکرہ کے سات رات رہنا ہے اور واسطے شوہر دیدہ کے تین رات پھر عود کرتے طرف عورتون
اپنی کے روایت کیا اس کو دارقطنی نے **چوتھی حدیث** **وعنہ** قال لما اخذ النبی صلی
اللہ علیہ وسلم صفیۃ اقام عندہ ثلثا وکانت ثیبا رواہ احمد وابوداود وروا
روایت ہے اسی سے کہ کہا جب کہ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو رہے پاس اس کے تین راتین
اور تھی وہ ثیبہ روایت کیا حدیث کو احمد اور ابوداود نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار
مین کہ ابوداود کی حدیث کو مرد صحیح ہین اور نیز کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ
رہے ابن حجر نے کہ حدیث انس کی حجت ہے کوفیون پر اسلیے کہ انکے نزدیک اس باب مین باکرہ اور
شوہر دیدہ یکسان ہین اور یہی یہ حدیث حجت ہے اوزاعی پر اسلیے کہ اسکے نزدیک ہے شوہر باکرہ
کے پاس تین راتین اور شوہر دیدہ کے پاس دو راتین انتہے

مسئلہ ہفتادوششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور کنز الدقائق
اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے
قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین کہا ہے وان تزوج حرۃ امرأۃ علی
خدمۃ ایاھا سنۃ او علی تعلیم القرآن فلھا مھر مثلھا یعنی اور اگر آزاد مرد نے

مین لکھا ہے اذا کان لرجل امرأتان فبات عند احداھما بکرا وعند الاخری ثیبا یعنے اگر کسی
کی دو عورتین ہون آزاد پس واجب ہی اوسپر کہ برابری کرے درمیان اُنکے بیچ
نوبت کے خواہ وہ دونون باکرہ ہون خواہ ہون شوہر دیدہ یا ہو اُن مین سے ایک باکرہ
اور دوسری شوہر دیدہ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہی سو امام اعظم نے اس
مسئلے مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثون کا پہلی حدیث عن ابی قلابۃ عن
انس رضی اللہ تعالی عنہ قال من السنۃ اذا تزوج الرجل البکر علی الثیب
اقام عندھا سبعا وقسم واذا تزوج الثیب اقام عندھا ثلاثا ثم
قسم قال ابو قلابۃ ولو شئت لقلت ان انسا رفعہ الی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم متفق علیہ روایت ہی ابو قلابہ سی کہ نقل کی اُس نے انس رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہا سنت سے ہے جسوقت کہ نکاح کرے مرد عورت باکرہ سی ثیب
رہی باکرہ کی پاس سات رات پہر تقسیم کرے (یعنے نوبت درمیان نئی اور پرانی کے) اور جسوقت
کہ نکاح کرے ثیب سے رہے اُسکی پاس تین رات پہر تقسیم کرے کہا ابی قلابہ نے اگر چاہتا مین کہنا
مین کہ انس نے پہونچائی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک روایت کیا اس حدیث کو
بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث عن ابی بکر بن عبد الرحمن
رضی اللہ تعالی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین تزوج ام سلمۃ
واصبحت عندہ قال لھا لیس بک علی اھلک ھوان ان شئت سبعت عندک
وسبعت عندھن وان شئت ثلثت عندک ودرت قالت ثلث وفی روایۃ
انہ قال لھا للبکر سبع وللثیب ثلث رواہ مسلم روایت ہی ابی بکر
بن عبد الرحمن سی رضے اللہ تعالی عنہ سی یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت
کہ نکاح کیا ام سلمہ سی اور صبح کی ام سلمہ نے حضرت کی پاس فرمایا اُنکو کہ نہین ہے پستی تیرے

پس فرمایا نکاح کردیا میں نے تیرا اس سے بسبب اسکے تیرے ہی قرآن سے اور ایک روایت
میں ہے کہا جا پس تحقیق نکاح کردیا میں نے تیرا اُس سے پس سکھلا اوس کو قرآن ہی روایت کیا
اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ یہ حدیث دلیل ہے
اسپر کہ جائز ہے مقرر کرنا مہر کا قرآن کی سورتین پڑھا دینے پر اور یہی جائز ہے قرآن پڑھکر
اسکی پڑھائی لینا اور یہ ہی مذہب ہے امام شافعی کا اور اسی بات کے قائل ہیں عطا اور حسن
بن صالح اور مالک اور اسحق وغیرہ اور ایک جماعت قائل اسکی نہیں ہوئی اور
انہیں میں سے ہیں زہری اور ابو حنیفہ اور یہ حدیث اور حدیث صحیح اِنَّ اَحَقَّ مَا اَخَذْتُمْ
عَلَيْهِ اَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ یعنی تحقیق زیادہ تر لائق ہے وہ چیز کہ لو تم اوپر اسکے
مزدوری اللہ کی کتاب کے یہ دونوں حدیثیں رد کرتے ہیں اُس شخص کے قول کو جو منع کرتا ہے
اس کو اور نقل کیا قاضی عیاض نے کہ جائز ہے مزدوری لینا قرآن کے پڑھانے پر نزد یک تمام
علما کے سوائے ابو حنیفہ کے اور زرقانی شرح موطا امام مالک میں لکھا ہے کہ قرآن
کی پڑھائی لینی جائز ہے اور اسی کے قائل ہیں جمہور اور تینوں امام لیکن یہ اچھا نہیں اسکو
ابو حنیفہ اور اسکی شاگردوں اور ایک جماعت نے اتنے۔ اور زہری اور ابو حنیفہ وغیرہ جو لوگ
کہ عورت کا مہر قرآن کی سورتین اسکو پڑھا دینی باندھنے کے جواز کے قائل نہیں ہیں دلائل
اُن کے اسباب میں یہ ہیں **پہلی دلیل** سعید نے اپنی سنن میں روایت کی
ہے ابی النعمان ازدی سے کہ نکاح کردیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا اوپر
(پڑھا دینے) سورتوں کے قرآن سے بہر فرمایا نہ ہوگا واسطے کسی کے بعد تیرے یہ مہر سو
جواب اس کا یہ ہے کہ کہا ابن تیمیہ نے منتقی الاخبار میں کہ یہ حدیث مرسل ہے
اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ یہ حدیث مرسل ہے اور اسکے بعض راویوں میں
جھالت ہے اور حدیث مرسل لائق حجت پکڑنے کے نہیں ہوتی **دوسری**
دلیل ابو داؤد میں کہا محمد بن راشد نے کہ تھا کہتا مکحول کہ (قرآن کی)

نکاح کیا عورت کو اور پر خدمت اسکے کے یہ کہ خدمت کرے اسکی ایک برس یا اور پر تعلیم کرنے
قرآن کے پس واسطے اس کے ہو مہر مثل اسکا **فائدہ** یعنے اگر نکاح کرے کسیعورت سے
اور مہر مقرر کرے اس کے برس دن کی خدمت کرنی یا قرآن پڑھا دینا اسکو تو یہ مہر باندھنا اس کو
کافی نہ ہوگا۔ اور مہر مثل اس کو دینا آوے گا۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سوا امام اعظم
نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے حدیث کا **عن** سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءتہ امرأۃ فقالت یا رسول اللہ انی وھبت
نفسی لک فقامت طویلا فقام رجل فقال یا رسول اللہ زوجنیھا ان لم تکن لک
فیھا حاجۃ فقال ھل عندک من شیء تصدقھا فقال ما عندی الا ازاری
ھذا فقال فالتمس ولو خاتما من حدید فالتمس فلم یجد شیئا فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل معک من القرآن شیء قال نعم سورۃ
کذا وسورۃ کذا فقال قد زوجتکھا بما معک من القرآن
وفی روایۃ قال اذھب فقد ملکتکھا بما معک من القرآن متفق علیہ
روایت ہے سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
آئی ایک عورت اور کہا اس نے یا رسول اللہ تحقیق بخشی میں نے جان اپنی واسطے آپ
کے اور کھڑے رہی دیر تک (یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ساکت تھے کچھ جواب ہاں نہیں
کا نہ دیا) پس کھڑا ہوا ایکشخص اور کہا یا رسول اللہ نکاح کردو میرا اس سے (یعنے حکم کرو اسکو نکاح
کرنیکا مجھسے اگر نہیں ہے آپکو اس میں کچھ حاجت) پس فرمایا حضرت نے کیا ہے تیرے پاس کچھ
چیز کہ مہر میں دیوے تو اسکو کہا اس شخص نے کہ نہیں ہے میرے پاس کچھ مگر تہبند میرا یہ
فرمایا حضرت نے (پس ڈھونڈ لا (یعنے کوئی چیز) اور اگرچہ ہو ایک انگوٹھی لوہے کی پس ڈھونڈا
اوس نے اور نہ پائی کوئی چیز پس فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے ساتھ تیرے
قرآن سے کچھ (یعنے تجھکو کچھ قرآن یاد ہے یا آتا ہے) کہا اس شخص نے کہ ہاں سورہ فلانی اور

اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری

وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے مُدَّۃُ الرَّضَاعِ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنے مدت دودہ چھوڑانے کی تیس مہینے ہے نزدیک ابی حنیفہ کے اور لفظ ہدایہ کے مین ہنتی اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے امام اعظم نے خلاف کیا ہے (۳) مسئلے مین کلام اللہ کی صریح تین آیتونکا ہی اور حدیث کا ہی اسلیے کہ بچہ کو دودہ پلانے کی مدت زیادہ سے زیادہ دو برس ہے پہلی آیت فرمایا اللہ تعالے نے حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا وَحَمْلُهٗ وَفِصَالُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا یعنے پیٹ مین رکھا اسکو اسکی ماں نے تکلیف سے اور جنا اسکو تکلیف سے اور حمل مین رہنا اوسکا اور دودہ چھوڑنا تیس مہینے مین ہے فائدہ موضح القران مین لکھا ہے پیٹ مین رہنا اور دودہ چھوڑنا تیس مہینے مین ہے لڑکا اگر قوی ہو تو اکیس مہینے مین دودہ چھوڑتا ہے اور نو مہینے مین حمل کے اور تفسیر کبیر اور تفسیر بیضاوی اور تفسیر مدارک مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ کمترمدت حمل کی چھ مہینے ہین اسلیے کہ مدت دودہ پلانی کی جبکہ ہوئی دو برس بسبب فرمانے اللہ تعالے کے حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ (یعنے جو آیت کہ آگے آتی ہے) تو باقی رہے حمل کے لیے چھ مہینے اور تفسیر معالم التنزیل مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ ارادہ کیا ہے اللہ تعالی نے (اسبات کا کہ اقل مدت حمل کی چھ مہینے ہے اور اکثر مدت (بچے کو) دودہ پلانے کی چوبیس مہینے ہین اور تفسیر جلالین مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ اقل مدت حمل کی چھ مہینے ہین اور باقی رہے چوبیس مہینے بچے کو) دودہ پلانے کی اکثر مدت ہے اسیطرح لکھا ہے اور تفسیرون مین بھی دوسری آیت فرمایا اللہ تعالے نے سورہ بقرہ مین وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ یعنے اور بچہ والیان دودہ پلاوین اولادونکو اپنی کو دو برس پورے اسکے

سو رتین مقرر کرنا جائز نہین و سلم کیسے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور
روایت کی ہے ابو عوانہ نے بطریق لیث بن سعد سے مانند اسکی سو جواب اسکا یہ ہے کہ
یہ دونو قول تابعین کے ہین اور قول تابعی کا مقابل مین حدیث صحیح مرفوع کے ہرگز لائق
قبول کے نہین ہو سکتا اسی طرح کہا ہے شوکانی نے نیل الاوطار مین

مسئلہ ہفتاد و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کا یہ ہے جو کہ ہدایہ اور
درالمختار وغیرہ فقہ کی کتابون مین کہا ہے اَنْ یُزَوِّجَہُ الْمُتَوَلِّیْ بِنْتَہٗ اَوْ
اُخْتَہٗ لِیَکُوْنَ اَحَدُ الْعَقْدَیْنِ عِوَضًا عَنِ الْاٰخَرِ فَالْعَقْدَانِ حَائِزَانِ وَلِکُلِّ
وَاحِدَۃٍ مِّنْھُمَا مَھْرُ مِثْلِھَا یعنے اگر کوئی شخص اپنی بیٹی یا اپنی بہن کا نکاح اس شرط
پر کسی سے کر دیوے کہ عوض اوسکے وہ اپنی بیٹی یا بہن اپنی اسکو نکاح مین دیوے اور
پھر کچھ نہ باندھین تو اس صورت مین نکاح دونون کا صحیح ہے لیکن دونو کو مہر مثل دینا ہوگا
اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے حدیث
کا عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الشِّغَارِ اَنْ یُّزَوِّجَ الرَّجُلُ ابْنَتَہٗ عَلٰی اَنْ یُّزَوِّجَہُ الْاٰخَرُ
ابْنَتَہٗ وَلَیْسَ بَیْنَھُمَا صَدَاقٌ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاتَّفَقَا مِنْ وَّجْہٍ اٰخَرَ عَلٰی اَنَّ
تَفْسِیْرَ الشِّغَارِ مِنْ کَلَامِ نَافِعٍ روایت ہے نافع سے نقل ہے اس نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما سے کہا منع فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شغار سے (شغار یہ ہے) کہ نکاح کردے مرد اپنی بیٹی کا
اس شرط پر کہ نکاح کردے اس سے دوسرا اپنی بیٹی کا اور نہ ہو انکو درمیان مہر دادن کیا اسکو بخاری
کو بخاری اور مسلم نے اور اتفاق کیا دونون نے دو سرے وجہ سے اور اسکے تحقیق تفسیر شغار کی کلام نافع کی ہے

مسئلہ ہفتاد و سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف قرآن و حدیث کا ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ

جہان کے خلاف / ابو حنیفہ کہتے ہین کہ اڑھائی برس مین حرمت ثابت ہوتی ہے انتہی

مسئلہ ہفتاد و چہارم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور فتاوی عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَلَا یُقْبَلُ فِی الرَّضَاعِ شَهَادَةُ النِّسَاءِ یعنے واسطے ثبوت رضاع کے عورتون کی گواہی قبول نکیجاوے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عن عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّهٗ تَزَوَّجَ اُمَّ یَحْیٰی بِنْتَ اَبِیْ اِهَابٍ فَجَاءَتِ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ قَدْ اَرْضَعْتُكُمَا فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَیْفَ وَقَدْ قِیْلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَیْرَهٗ رَوَاهُ الْبُخَارِیُّ روایت ہے عقبہ بن الحارث رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق اُس نے نکاح کیا یحیے کی مان کو جو بیٹی تھی ابی اہاب کی پھر آئی ایک عورت اور بولی مینے دودھ دیا ہے تم دونون کو پھر پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا کہ کیا ہوگا اور تحقیق کہا گیا سو کہا گیا پھر جدا کر دیا عقبہ نے اور نکاح کیا عورت نے دوسرے کو روایت کیا اسحدیث کو بخاری نے قال کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ یہ حدیث دلیل ہے اس بات پر کہ واسطے ثبوت رضاع کے ایک اکیلی عورت کی گواہی بھی قبول ہے اور واجب ہے عمل اسپر اور یہی مروی ہے عثمان اور ابن عباس اور زہری اور حسن اور اسحاق اور اوزاعی اور احمد بن حنبل اور ابی عبید لیکن کہا ابی عبید نے کہ واجب ہے عمل پر دو پر گواہی دینے عورت کے پس جدا کر دی خود ہی عورت کو اور نہین ہے واجب حکم اس کا حاکم پر (یعنے حاکم کے کہنے پر حصر نہ رکھی) خود ہی اسکو جدا کر دے

مسئلہ ہفتاد و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح

اُس کے جوار ادہ کرے یہ کہ پورا کرے دودہ پلانا **فائدہ** تفسیر بیضاوی مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ یہ دلیل ہے اسبات پر کہ نہایت مدت (بچہ کو) دودہ پلانیکی دو برس ہے اور نہین اعتبار ہے بعد دو برس کے دودہ پلانے کا اور تفسیر **فتح البیان فی مقاصد القرآن** اور **نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام** مین اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ اس آیت مین رد ہے ابو حنیفہ کے قول کا اسلیے کہ ابو حنیفہ کے نزدیک مدت دودہ پلانیکی اڑھائی برس ہے اور اس مین رد ہے (ابو حنیفہ کے شاگرد) زفر کے قول کا بھی اسلیے کہ اس کے نزدیک مدت دودہ پلانے کی تین برس ہے، **تیسری آیت** فرمایا اللہ تعالی نے سورۂ لقمان مین **وَحَمْلُهُ وَفِصَالُهُ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا** یعنے اُٹھانی ہے اسکو مان اُسکی سختی سے اور پرستی کے اور دودہ چھوڑانا اُس کا بیچ دو برس کے ہے **وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا قَالَ لَا رَضَاعَ اِلَّا فِی الْحَوْلَیْنِ** رواہ الدارقطنی و ابن عدی مرفوعا و موقوفا و رجحا الموقوف اور روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا نہین دودہ چھوڑانا مگر دو برس مین روایت کیا اس حدیث کو دارقطنی اور ابن عدی نے بسند مرفوع سے اور موقوف سے اور ترجیح دی دونون کے موقوف کو **فائدہ** کہا ترمذی نے دودہ پینا نہین حرام کرتا مگر جو کم ہو دو برس سے اور جو ہو بعد دو برس پورے کے پس تحقیق نہین حرام کرتا کسی چیز کو اور عمل اسپر اکثر اہل علم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب وغیرہ لوگون کا (یعنے تابعین اور تبع تابعین کا) اور کہا ابن ہمام نے **فتح القدیر** مین کہ مدت دودہ چھوڑانے کی نزدیک امام محمد اور ابو یوسف اور امام شافعی اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل کے دو برس ہے اور کہا امام نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین کہ تمام علماء صحابہ اور تابعین اور علماء شہرون کے جو پہلے گذر چکے مین اور سوقت مین موجود ہین یہی کہتے ہین کہ نہین ثابت ہوتی حرمت مگر ساتھ دو پلانے کے کم دو برس مین لیکن (تمام

مسئلہ ہفتاد و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اِذَا قَالَ الزَّوْجُ لَيْسَ حَمْلُكِ مِنِّيْ فَلَا لِعَانَ وَ هٰذَا قَوْلُ اَبِيْ حَنِيْفَةَ رَحِمَهُ اللّٰهُ يعنے جب کہے خاوند عورت کو کہ حمل تیرا مجھ سے نہین ہے تو نہین ہے لعان اور یہ قول یعنے یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے حدیث کا عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ اِنَّ عُوَيْمِرًا الْعَجْلَانِيَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ رَجُلًا وَجَدَ مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا اَيَقْتُلُهٗ فَيَقْتُلُوْنَهٗ اَمْ كَيْفَ يَفْعَلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اُنْزِلَ فِيْكَ وَفِيْ صَاحِبَتِكَ فَاذْهَبْ فَاْتِ بِهَا قَالَ سَهْلٌ فَتَلَاعَنَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنَا مَعَ النَّاسِ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا فَرَغَا قَالَ عُوَيْمِرٌ كَذَبْتُ عَلَيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ اَمْسَكْتُهَا فَطَلَّقَهَا ثَلَاثًا قَبْلَ اَنْ يَّاْمُرَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَسْحَمَ اَدْعَجَ الْعَيْنَيْنِ عَظِيْمَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ صَدَقَ عَلَيْهَا وَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُحَيْمِرَ كَاَنَّهٗ وَحَرَةٌ فَلَا اَحْسِبُ عُوَيْمِرًا اِلَّا قَدْ كَذَبَ عَلَيْهَا فَجَاءَتْ بِهٖ عَلَى النَّعْتِ الَّذِيْ نَعَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَصْدِيْقِ عُوَيْمِرٍ فَكَانَ بَعْدُ يُنْسَبُ اِلٰى اُمِّهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ ۔ روایت ہے سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا تحقیق عویمر عجلانی صحابی نے کہا یا رسول اللہ خبر دو مجھکو حکم اس شخص کے سے کہ پاوے ساتھ عورت اپنی کے ایک شخص اجنبی کو (یعنے اور یقین کرے کہ اس نے زنا کیا ہے) اسکی عورت سے) کیا قتل کرے اسکو (یعنے جائز ہے قتل اسکا) پس قتل کرینگے وارث مقتول

لسان کے بیان مین

وقایہ اور کنز الدقائق اور ردا ر اور فتاوے عالمگیری اور
فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے قَلِیْلُ الرَّضَاعِ
وَکَثِیْرُہٗ سَوَاءٌ اِذَا حَصَلَ فِیْ مُدَّۃِ الرَّضَاعِ یَتَعَلَّقُ بِہِ التَّحْرِیْمُ یعنے تہوڑا
اور بہت دودہ پینا برابر ہے جبکہ مدت رضاع کے اندر ہووے تعلق رکہتا ہے ساتہہ
اسکے حرام ہونا اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا
ہے اندو حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا قَالَتْ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّۃُ وَالْمَصَّتَانِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ ترجمہ
روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے نہین حرام کرتا ہے ایکبار چوسنا اور دوبار چوسنا روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے
دوسری حدیث وَعَنْہُ قَالَتْ کَانَ فِیْمَا اُنْزِلَ مِنَ الْقُرْاٰنِ عَشْرُ
رَضَعَاتٍ مَعْلُوْمَاتٍ یُحَرِّمْنَ ثُمَّ نُسِخْنَ بِخَمْسٍ مَعْلُوْمَاتٍ فَتُوُفِّیَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْمَا یُقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ رَوَاہُ مُسْلِمٌ
اور روایت ہے اسی سے بولی نہین اس چیز مین جو اتری ہے قرآن سے دس رضاعتین
جو معلوم ہین حرام کرتی ہین پہر منسوخ ہوئین پانچ سے جو معلوم ہین پہر وفات پائی
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور وہ اس مین ہے جو پڑہا جاتا ہے قرآن سے روایت
کیا اسحدیث کو مسلم نے فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ ابن مسعود اور
حضرت عائشہ اور عبد اللہ بن الزبیر اور عطا اور طاؤس اور سعید بن جبیر اور عروہ بن
زبیر اور لیث بن سعد اور شافعی اور احمد بیچ ظاہر مذہب اپنے کے اور اسحاق اور ابن حزم
اور جماعت اہلعلم کا یہی مذہب ہے کہ پانچ بار دودہ چوسنا حرام کرتا ہے اور پانچ بار سے
کم چوسنا حرام نہین کرتا اور دلیل انکی یہی حدیثین ہین رہنے جو کہ اوپر مذکور ہوئین
اور روایت کی گئی ہے یہی بات امام علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالے عنہ سے

صَاحِبُهَا لَا يَطْلُبُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ ثُمَّ يَتَصَدَّقُ بِهٖ بغیر اگر کوئی شخص چیز پڑی ہوئی پاوے (وہ) اگر
قیمت میں کم دس درہم سے ہو تو مشہور کرے لوگوں میں چند روز اور اگر قیمت میں دس درہم یا دس درہم سے زیادہ ہو
تو مشہور کرے لوگوں میں برس دن تک اور بعضوں نے کہا صحیح یہ ہے کہ ان مقداروں
میں سے لازم ایک بھی نہیں اور یہ موقوف ہے پڑی ہوئی چیز پانے والے کی رائے
پر سو مشہور کرے لوگوں میں اتنی مدت کہ ظن غالب ہو کہ اب کوئی نہیں آنے کا
اور نہیں طلب کرے گا بعد اس مدت کے پھر صدقہ کرے اسکو۔ اور یہ مذہب امام اعظم
رحمۃ اللہ تعالے علیہ کا ہے سو امام اعظم رحمۃ اللہ تعالی علیہ نے اس
مسئلے میں خلاف کیا ہے ان تین حدیثوں کا پہلی حدیث عَنْ وَ
زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهٗ
عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ
جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَاْنَكَ بِهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ هِيَ لَكَ اَوْ لِاَخِيْكَ
اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَ
حِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاْكُلُ الشَّجَرَ حَتّٰى يَلْقَاهَا رَبُّهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ
روایت ہے زید بن خالد رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا ایک شخص آیا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا اوس نے حضرت سے حال پڑی ہوئی چیز پانے کا پس فرمایا
پہچان رکھ ظرف اسکا (یعنے جسمیں پڑی ہوئی چیز پائی ہو) اور پہچان رکھ سر بند
اسکا پھر مشہور کر اسکو لوگوں میں ایک برس پس اگر آوے مالک اس کا دیدے
اس کو اور اگر نہ آیا مالک اسکا پس اپنے کام میں لا اس کو کہا اس شخص نے پھر
گم ہوئی بکری کا کیا حکم ہے فرمایا کہ وہ واسطے تیرے ہے یا واسطے بھائی تیرے
کے یا واسطے بھیڑیے کے کہا اس نے پس گم ہوئے اونٹ کا کیا حکم ہے فرمایا کہ کیا کام ہے تجھ
اس سے (یعنے چھوڑ دے اسکو اور نہ لے اسلیے کہ وہ ضائع نہیں ہوتا) اسکے ساتھ مشک

اس نے کہا کہ کہے (یعنے) آیا صبر کرے عار پر یا (اور کرے) پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق وحی اوتاری گئی بیچ قضیہ تیرے اور عورت تیری کے پس جا اور بلا لا عورت اپنی کو کہا سہل نے پس لعان کی دونون نے (یعنے میان بیوی کے) بیچ مسجد مین (اور مین تہا ساتہہ اور لوگونکے نزدیک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے) پس جب فارغ ہوئے دونو لعان سے کہا عویمر نے جہوٹ بولا مین اسپر یا رسول اللہ اگر رکہون مین اسکو پہر طلاق دی اسکو تین بار پہر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہو اگر لاوے یہ عورت بچہ کو (یعنے جو اس کے حمل مین ہے) سیاہ رنگ اور بہت کالی ہون آنکہین اسکی اور بڑی ہون کولی اور بہرا ہوا ہو گوشت دونون پنڈلیون مین پس نہین گمان کرونگا مین عویمر کو مگر یہ کہ سچ کہا اس نے اور اسپر یعنے جس شخص کیطرف نسبت زنا کی کی تہی وہ ایسا ہی تہا پس اگر بچہ اس طرحکا پیدا ہوگا تو معلوم ہوگا کہ اوس کے لفظے سے ہے اور اگر لاے بچہ سرخ رنگ گویا کہ باہنی کے رنگ کا ہے پس نہین گمان کرون گا عویمر پر مگر کہ جہوٹ بولا اسپر (یعنے عویمر سرخ رنگ کا تہا اگر بچہ سرخ رنگ کا ہوا تو عویمر ہی کا ہوگا پس معلوم ہوگا کہ جہوٹا ہے بہتان کیا بیوی پر پس لائی بچہ کو اس صفت پر کہ بیان کیا تہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سچی کرنے عویمر کی ہے (یعنے اس نے انی کی صورت کا جنا) پس تہا لڑکا پیچے اسکی نسبت کیا جاتا تہا طرف مان اپنی کی (یعنے بموجب فرمانے حضرت کے اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ یعنے بیٹا صاحب فرش کا ہے اور زانی کو محرومی ہے) روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے

مسئلہ ہفتاد و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون سے ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے فَاِنْ كَانَتْ اَقَلَّ مِنْ عَشَرَةٍ دَرَاهِمَ عَرَّفَهَا اَيَّامَ مَا وَاِنْ كَانَتْ عَشَرَةً فَصَاعِدًا عَرَّفَهَا حَوْلًا وَقِيْلَ التَّصْحِيْحُ اَنَّ شَيْئًا مِنْ هٰذِهِ الْمَقَادِيْرِ لَيْسَ بِلَازِمٍ وَيُفَوَّضُ اِلٰى رَاْيِ الْمُلْتَقِطِ يُعَرِّفُهَا عَلٰى اَنْ يَّغْلِبَ عَلٰى الظَّنِّ اَنْ

ہدایہ کی ہوئی حدیث پیغمبر خدا نے کے بیان مین

کہ نکالے کچھ میوے سے (یعنے کھاوے اور جھولی باندھکر نکلے) پس اُسپر بدلہ ہی دوچند اُس کے اور سزا اور جو شخص کہ چراوے میوے مین سے کچھ بعد اوس کے کہ ٹہکانا دیا ہو اوسکو گھٹلیان نے پس پہونچیگا سبر کے مول کو پس اُسپر ہی ہے تنبیہ کاٹنا اور ذکر کیا راوی نے بیچ گم ہوئے اونٹ اور بکری کے جیسا کہ ذکر کیا اور راویون نے کہا راوی نے اور سوال کیے گئے حضرت حکم پڑی ہوئی چیز کے پانے سے پس فرمایا کہ جو چیز پڑی ہوئی ہو بیچ راہ آمد و رفت کے اور گاؤن آباد کے کہ لوگ وہان رہتے ہون پس لوگون مین مشہور کرے اوس کو برس روز تک پس اگر آوے مالک اُسکا دیدے اُسکو اور اگر نہ آیا پس وہ واسطے تیرے ہی اور جو چیز پڑی ہوئی ہو بیچ ویرانہ قدیم کے پس دوسمین اور مال گڑے ہوئے مین پانچوان حصہ خدا کی راہ مین ہے روایت کیا اسحدیث کو نسائی نے اور ردوایت کی ابوداؤد نے اُسی سے قول اُسکے سے اور سوال کیے گئے (حضرت ﷺ) تک سے آخر حدیث تک **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا اسحدیث کو حاکم نے اور صحیح کہا اسکو اور حسن کہا اسکو ترمذی نے

مسئلہ ہفتاد و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے یَجُوْزُ الْاِلْتِقَاطُ فِی السَّاحَۃِ وَالْبَقَرِ وَالْبَعِیْرِ یعنے جائز ہے پکڑنا بکری اور گائے اور اونٹ کا **فائدہ** یعنے اگر کسی کی بکری یا گائے یا اونٹ گم ہوجاوے تو اُسکا پکڑ لینا جائز ہے اور رد المحتار مین ہے کہ پکڑنا اُنکا مستحب ہے اور فتاوی عالمگیری مین ہے کہ پکڑنا اُنکا افضل ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہی بخاری اور مسلم کی اسحدیث کا جو کہ زید بن خالد کی روایت سے مسئلہ ہفتاد و ہفتم مین اوپر مذکور ہوئی

اوس لی ہے اور مور اسکے وارد ہوتا ہے پانی پر اور کہاتا ہے درختون سے یہانتک
کہ ملے اس سے مالک اسکا دوسری حدیث وعنہ انہ قال جاء رجل
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسالہ عن اللقطۃ فقال عرفہا سنۃ ثم اعرف
وکاءہا وعفاصہا ثم استنفق بہا فان جاء ربہا فادہا الیہ رواہ مسلم اور روایت
ہے اسی سے کہ تحقیق اوس نے کہا کہ آیا ایک مرد طرف نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پس پوچھا اوس نے
حال گری ہوئی چیز کے پانے کا پس فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر پاوے کوئی شخص
پڑی ہوئی کوئی چیز تو مشہور کرے لوگون مین اسکو ایک برس تک پھر پہچان رکھے سر بند
اسکا اور ظرف اسکا پھر خرچ کرے اسکو پس اگر آوے مالک اسکا پس دے اسکو نہین
اسکو تیسری حدیث وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ رضی
اللہ تعالی عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل عن الثمر المعلق
فقال من اصاب منہ من ذی حاجۃ غیر متخذ خبنۃ فلا شیء علیہ ومن
خرج بشیء منہ فعلیہ غرامۃ مثلیہ والعقوبۃ ومن سرق منہ شیئا
بعد ان یؤویہ الجرین فبلغ ثمن المجن فعلیہ القطع وذکر فی ضالۃ الابل
والغنم کما ذکر عثمان قال وسئل عن اللقطۃ فقال ما کان منہا فی الطریق
المیتاء والقریۃ الجامعۃ فعرفہا سنۃ فان جاء صاحبہا فادفعہا الیہ وان لم
یات فہو لک وما کان فی الخراب العادی ففیہ وفی الرکاز الخمس رواہ
النسائی وروی ابو داود وعنہ من قولہ وسئل عن اللقطۃ الی اخرہ روایت
ہے عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ نقل کی اپنے باپ سے (یعنے شعیب سے) اور
شعیب نے اپنے دادا سے اوس نے نقل کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کہ آپ سے سوال
کیے گئے میوے لٹکتے ہوئے درختون سے (یعنے درختون مین) پس فرمایا حضرت نے کہ جو صاحب حاجت
کا ہو پہنچے اوس سے اوس حال مین کہ نہ بھرنیوالا ہو چولی کو پس نہین گناہ اوسپر اور جو

نیل الاوطار میں کہ مذہب جمہور علماء کا یہی ہے کہ مکہ میں بڑی ہوئی چیز اپنے ملک میں لانے کے لیے اٹھا لینا درست نہیں ہے خاص مٹھور کرنیکے اٹھا لینا جائز ہے۔

مسئلہ استنادویا

اور ایک مسئلہ امام اعظم اور اُن کے شاگرد ابو یوسف کا مخالف پیغمبر کی آٹھ حدیثوں کے یہ ہے جبکہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار شرح در المختار اور فتاوے عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ کتب فقہ میں لکھا ہے وَعَصِیْرُ الْعِنَبِ اِذَا اُطْبِخَ حَتّٰی ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِیَ ثُلُثُهٗ حَلَالٌ وَاِنِ اشْتَدَّ وَهٰذَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَةَ وَاَبِیْ یُوْسُفَ یعنی اور شیرۂ انگور کا جب پکایا جاوے یہانتک کہ اسکی دو تہائی جل جاوے اور ایک تہائی رہ جاوے تو حلال ہے اور اگرچہ اُس میں شدت ہو جاوے (یعنے سکر پیدا ہو جاوے) اور یہ مذہب ابی حنیفہ اور ابو یوسف کا ہے **فائدہ** نور الہدایہ ترجمہ اردو شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ مثلث انگور کا اُس کو کہتے ہیں کہ انگور کا پانی لیکر پکایا جاوے یہانتک کہ اُس کی دو تہائی جل جاوے اور ایک تہائی رہجاوے پھر اُسکو رکھ چھوڑیں یہانتک کہ اُس میں شدت ہو جاوے اور جھاگ اٹھنے لگے (یعنے شراب بن جاوے) اسی طرح اُسمیں بعد جلانے کے پتلا کرنے کے لیے تھوڑا سا پانی ڈالکر پھر پکاویں اور اُسکو رکھ چھوڑیں تو درست ہیں یہ مثلث (یعنے پیٹا اس شراب کا) ابو حنیفہ اور ابو یوسف کے نزدیک اور ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ کتب مذکور میں لکھا ہے۔ وَنَبِیْذُ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ مَطْبُوْخًا اَدْنٰی طَبْخَةٍ وَاِنِ اشْتَدَّ اِذَا شُرِبَ مَا لَمْ یَکُنْ بِلَاهْوٍ وَطَرَبٍ **ش** بَلْ لِقَصْدِ التَّقَوِّیْ یعنے اسیطرح نبیذ کھجور کا اور انگور خشک کا جب تھوڑا سا پکا لیا جاوے اگرچہ اُسمیں نشہ پیدا ہو جاوے لیکن ان تینوں قسم کی شراب کا اس مقدار تک پینا درست ہے کہ نشہ نہ کرے اور لہو و طرب کے قصد سے نہ پیے بلکہ

مسئلہ ہفتاد و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کا یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاِنْ کَانَ الْمُلْتَقِطُ غَنِیًّا لَمْ یَجُزْ لَہٗ اَنْ یَّنْتَفِعَ بِھَا یعنے اگر پڑی ہوئی چیز کو غنی نے اُٹھا لیا ہے تو اُسکو اپنے کام مین لانا جائز نہین ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین بھی خلاف کیا ہے اُنہین تین حدیثون کا جو کہ مسئلہ ہفتاد و ہفتم مین پہلے گذر چکی ہین - اور کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ پڑی ہوئی چیز کو خواہ غنی نے اٹھا لیا ہو خواہ فقیر نے ہر ایک کو بعد مشہور کرنے کے اپنے کام مین لانا جائز ہے اسلیے کہ حدیثین جو اسباب مین روایت کی گئی ہین اُن مین یہ مذکور نہین کہ فقیر تو پڑی ہوئی چیز کو اپنے کام مین لے آوے لیکن غنی اپنے کام مین نہ لاوے حکم حضرتکا خواہ فقیر ہو خواہ غنی ہو

مسئلہ ہشتادم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کا یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے لُقْطَۃُ الْحِلِّ وَالْحَرَمِ سَوَاءٌ یعنے حکم پڑی ہوئی چیز کے پانے کا حل اور حرم مین برابر ہے اور یہ مذہب امام اعظم اور اُن کے شاگردون ابو یوسف و محمد کا ہے سو امام اعظم اور اُن کے شاگردون نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اسحدیثکا

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ التَّیْمِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ لُقَطَۃِ الْحَاجِّ رَوَاہُ مُسْلِمٌ - روایت ہے عبد الرحمن بن عثمان تیمی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حاجیون کی گری ہوئی چیز کے لینے سے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **فائدہ** کہا شوکانی نے

ہیں مگر جبکہ وہ پانچ چیز سے بنتی ہی انگور اور کھجور اور شہد اور گیہوں اور جو سے اور شراب وہ ہی جو چھپا دے عقل کو روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث عن ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کل مسکر خمر وکل مسکر حرام رواہ مسلم روایت ہی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے نقل کی اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا جو چیز نشہ لاتی ہے وہ شراب ہی اور جو نشہ لاتی ہے وہ حرام ہے تیسری حدیث عن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام رواہ احمد وابو داود والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وصححہ ابن حبان روایت ہی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مقرر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز کہ بہت نشہ لاتی ہے سو اسکا تھوڑا بھی حرام ہے روایت کیا اسکو احمد اور ابو داود اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اس حدیث کو ابن حبان نے چوتھی حدیث عن عائشۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البتع وھو نبیذ العسل فقال کل شراب اسکر فھو حرام متفق علیہ ترجمہ روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتع سے اور وہ ہی شیرا شہد کا فرمایا جو چیز کہ پینے کی نشہ کرے پس وہ حرام ہے فائدہ زرقانی شرح موطا امام مالک میں اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے کہ اس حدیث کو تیس صحابہ سے بھی زیادہ تر صحابہ نے روایت کیا ہی پانچویں حدیث وعنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما اسکر منہ الفرق فملء الکف منہ حرام رواہ احمد والترمذی وابو داود اور روایت ہی اسی سے نقل کی اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا جو چیز کہ نشہ لاوے فرق کے بھرے آٹھ سیر پر بھرا ہوا چلو بھی اسمیں سے حرام ہے روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ترمذی اور ابو داود نے چھٹی حدیث ابو داود میں روایت ہی دیلم حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہا میں نے

قوت کرلیے پیے **فائدہ** فتاوے قاضیخان مین لکھا ہے کہ نبیذ کشتی مین مستی والی انگور کے پانی کو کہا ہو خواہ پکا یا ہوا ہو اور ہدایہ وغیرہ کتب مذکورہ مین لکھا ہے کہ اَنَّ الْمُفْسِدَ هُوَ الْقَدْحُ الْمُسْكِرُ وَهُوَ حَرَامٌ عِنْدَنَا یعنے اس لیے کہ فساد کرنے والا وہ ہی پیالہ ہے جو کہ نشہ لانے والا ہے اور وہ حرام ہے نزدیک ہمارے یعنے اخیر کا پیالہ جو کہ نشہ لاتا ہے وہی حرام ہے اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے اِذَا شَرِبَتْ تِسْعَةُ اَقْدَاحٍ مِنْ نَبِيذِ التَّمْرِ فَاَوْجَبَ الْعَاشِرُ كَسْرَ الْحَدِّ كَذَا فِي السِّرَاجِيَّةِ یعنے کھجور کی نبیذ کے اگر نو پیالے پیے اور نشہ نہ آوے دسوان پیالہ پینے کے بعد نشہ آوے تو حد نہ ماری جاوے **فائدہ** یعنے نو پیالون تک تو یہ شراب پینی حلال ہے لیکن اگر دسوان پیالہ پینے کے بعد نشہ آوے تو حد اسوقت بھی واجب نہ ہوگی بلکہ حد اس وقت واجب ہوگی کہ شراب اسقدر پیے کہ زمین اور آسمان کو بھی نہ پہچان سکے اور شراب پینی حرام اسوقت ہوگی جبکہ بیہودہ بکنے لگجاوے چنانچہ شرح وقایہ اور درالمختار اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے اِعْلَمْ اَنَّ الْحَدَّ عِنْدَ اَبِي حَنِيفَةَ فِي حَقِّ وُجُوبِ الْحَدِّ اَنْ لَا يَعْرِفَ شَيْئًا حَتَّى لَا يَعْرِفَ الْاَرْضَ مِنَ السَّمَاءِ وَفِي حَقِّ حُرْمَةِ الْاَشْرِبَةِ اَنْ يَهْذِيَ وَعِنْدَهُمَا اَنْ يَهْذِيَ مُطْلَقًا وَاِلَيْهِ مَالَ اَكْثَرُ الْمَشَائِخِ یعنے جان تو کہ حد نشہ کی نزدیک ابی حنیفہ کے واجب اسوقت ہوتی ہے کہ کچھ نہ پہچانے یہانتک زمین کو آسمان سے (فرق نہ کرسکے) اور حرمت مین شرابون کے یہ ہے کہ بیہودہ بکنے لگ جاوے اور یہی مذہب ہے ابو یوسف و محمد کا اور اسیطرف مائل ہوئے ہین اکثر مشائخ سوا امام اعظم اور اُن کے شاگرد ابو یوسف و محمد نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان آٹھ حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے عمر رضی اللہ تعالی عنہ کہ کہا نازل ہوئی

بھی حرام ہے اسلیے کہ وہ شراب ہو اور جو اُسکو پیے اُسکو حد ماری جاہیے خواہ شراب انگور
سے بنائی گئی ہو خواہ منقی سے خواہ گیہون سے خواہ جو سے خواہ جوار سے خواہ چاول سے خواہ شہد
سے خواہ دودھ سے خواہ کسی اور چیز سے کچا ہو خواہ پکا یا گیا ہو اور اسپر سب علماء کا
اتفاق ہے لیکن مخالف ہوئے ہین اسکی ابو حنیفہ انتہے اور زرقانی شرح موطا امام
مالک لیکن یہ سب شیری نشہ لانیوالی حرام ہین اور اسکے قائل ہین امام مالک اور امام شافعی
اور امام احمد بن حنبل اور جمہور علماء (اسلیے) کہ مضمون ان سب حدیثون کا یہی ہے کہ نشہ لانے
والی چیز کا کھانا حلال نہین اور جو شخص کہ اُسکو نہین مانتا کافی ہے رد اسکا یہی حدیثین ہے
اور شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع البحار مین اور محمد بن علی الشوکانی نے فوائد
المجموعہ مین لکھا ہے کہ حضرت عمر نے اپنے بیٹے عبد الرحمان اوسط کو کہ کنیت اُسکی
ابا شحم تھی بسبب پینے نبیذ کے حد ماری اور وہ اُس صدمہ سے بیمار ہوگئے اور مر گئے
اور مجد الدین فیروز آبادی نے قاموس مین لکھا ہے کہ خمر اُس چیز کو کہتے ہین
کہ مستی لاوے اور ہو وہ شیرہ انگور کی یا عام ہے کہ شیرہ انگور کی ہو یا سوا اسکے
کے اور کہا کہ عموم صحیح تر ہے اسلیے کہ خمر مدینے مین حرام ہوئی اور مدینہ مین خمر انگور کے
اسوقت نہین تھی بلکہ کھجورون کی تھی اور وجہ تسمیہ خمر کی یہ ہے کہ خمر لغت مین بمعنی ڈھانکنے
اور خلط کرنے اور خمر ڈھانک دیتی ہے عقل کو اور خلط وخبط کر دیتی ہے اُسکو انتہے اور
دلیل اسکی کہ شراب مدینہ مین حرام ہوئی اور اسوقت مدینہ مین انگور کی شراب نہین تھی
یہ حدیث ہے جو کہ مسلم مین روایت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا البتہ تحقیق نازل
کی اللہ نے آیت شراب کی حرام ہونیکے اسوقت کہ نہ تھی مدینہ مین شراب کہ پی جاتی تھے
مگر کھجور کی فائدہ کہا قرطبی نے کہ اس باب مین جسقدر حدیثین وارد ہوئی ہین سبکی
سب کوفیون کے مذہب کو باطل کرنے والی ہین کیونکہ کوفی اسبات کے قائل ہین کہ شراب
انگور ہی کے بانیسے بنتی ہے اور انگور کے سوا اور جن جن چیزون سے شراب بنائی جاتی ہے اُسکو

ہم اون زمین سرد مین اور ساتھہ زور و قوت کے کام کرتے ہین ہم اُس مین
کام سخت کہ بدون قوت بدن کے اُس کو نہین کر سکتے اور ہم بناتے ہین شراب اس گیہون
سے قوت حاصل کرتے ہین ہم ساتھہ اُسکو اوپر کامون اپنے کے اور قوت پاتے
ہین اور غالب آتے ہین اوپر سردی شہرون اپنے کے فرمایا حضرت نے کیا نشہ لاتی
ہے وہ شراب کہا مین نے کہ مان فرمایا پس بچو اُسے کہا ہمنے کہ تحقیق لوگ نہین چھوڑنے
والے اُس کو فرمایا اگر نہ چھوڑین اُس کو تو قتل کرو انکو ساتویں حدیث
مسلم مین روایت ہے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ آیا ایک شخص یمن سے اور پوچھا
اُس نے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احوال شہر اب کا کہ پیتے تھے یمن کے ملک مین جینی
کی کہا جاتا تھا اس کو مزر پس فرمایا آنحضرت نے کیا نشہ لاتی ہے وہ کہا اُس نے مان فرمایا
حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز نشہ لانے والی حرام ہے تحقیق اللہ پر عہد ہے واسطے اُس
شخص کے کہ پیوے نشہ کی چیز یہ کہ پلاوے گا اسکو طینۃ الخبال فرمایا خبال پسینہ ہے دوزخیون کا
یا فرمایا خبال پیپ لہو کہ بہتا ہے دوزخیون کے زخمون سے آٹھویں حدیث مسلم
مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ حضرت عمر نے منبر پر کھڑے ہو کر یہ بات
صحابہ مین پکار کر کہدی کہ اے لوگو اللہ تعالی نے (حکم) ہیجات شراب کے حرام
کرنے کا اور وہ پانچ چیزون سے بنتی ہے انگور اور کھجور اور شہد اور گیہون اور
جو سے اور شراب وہی جو زائل کرے اور ڈھانپ لیوے عقل کو فی مدا کہا ترمذی
نے کہ اس باب مین حضرت عمر اور حضرت علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور ابی موسی سے
اور اشج عصری اور دیلم اور میمونہ اور حضرت عائشہ اور ابن عباس اور قیس بن سعد
اور نعمان بن بشیر اور معاویہ اور عبداللہ بن مغفل اور ام سلمہ اور بریدہ اور ابی ہریرہ
اور سائل بن حجر اور قرۃ المزنی سے بھی روایتین آئی ہین اور میزان شعرانی
مین لکھا ہے جو چیز پینے کی نشہ کرے اُسکا تھوڑا سا پینا بھی اور بہت پینا

فوطیها لا یجب بمثلیه الحد عند ابی حنیفة رح لکنه یوجع عقوبة اذا کان عالما بذلك
وقال ابو یوسف و محمد و الشافعی رح علیه الحد اذا کان عالما بذلك لانه عقد
لم یصادف محله فیلغو اکما اذا اضیف الی المذکورة هذا لان محل التصرف
ما یکون محلا لحکمه و حکم الحل وهی من المحرمات و لابی حنیفة رح ان العقد
صادف محله لان محل التصرف ما یقبل مقصوده و الانثی من بنات بنی آدم
قابلة للتوالد وهو المقصود فکان ینبغی ان ینعقد فی حق جمیع الاحکام الا
انه تقاعد عن افادة حقیقة الحل فیورث الشبهة لان الشبهة ما یشبه
الثابت لا نفس الثابت الا انه ارتکب جریمة و لیس فیها حد مقدر فیعزر یعنی اور جبر
شخص نے اُس عورت سے نکاح کیا جو اُسکو حلال نہ تھے پھر اُس سے صحبت کی تو ابو حنیفہ کے
نزدیک اُسپر حد واجب نہیں ہے ولیکن مار پیٹ ہو اگر اُس نے جانکر کیا ہے تو ابو یوسف
اور محمد اور شافعی نے کہا ہے کہ اُس پر حد ہے اگر اُس نے عمداً کیا ہے اسلیے کہ اُس عقد
نے محل نہیں پایا پس لغو ہوا جیسے کہ لڑکون کے ساتھہ نکاح اور بے محل ہونا اسلیے ہے
کہ محل وہ ہے جسمین حکم اُسکا (یعنے اثر و فائدہ شرعی نکاح) متحقق ہو اور حکم حلت ہے اور
وہ عورت حرام ہے (یعنے وہ محل تحقق حکم نہین ہے) ابو حنیفہ کی یہ دلیل ہے کہ اُس عقد نے
محل کو پایا اس لیے کہ محل وہ ہے جسمین مقصود حاصل ہو اور مقصود آدم کی بیٹیون سے
تولد تناسل ہے پس لائق تو یہ تھا کہ یہ نکاح سب احکام کی نظر سے صحیح ہو جاتا ولیکن وہ
اصلی حلت پیدا کرنے سے رہ چکا پر اُس نے شبہ (یعنے شبہ نکاح) پیدا کر دیا اس لیے
کہ شبہ اسی کا نام ہے جو امر اصلی کی مثل ہو نہ یہ کہ بعینہ امر اصلی ہو اور جبکہ اس نکاح
نے شبہ پیدا کر دیا تو اس کے سبب حد جاتی رہی) ولیکن وہ شخص گناہ کا مرتکب ہوا اور
چونکہ اسمین حد مقرر نہین اسلیے وہ تعزیر (یعنے مار پیٹ) کیا جاوے گا سو امام اعظم نے
خلاف کیا ہے اس مسئلے مین کلام اللہ کا بھی اور حدیث کا بھی اسلیے کہ جو شخص اپنی

لوفی نہ تو شراب سمجھتے ہین اور نہ اُسکو شراب کہتے ہین اور یہ بات اُنکی مخالف ہی عرب کے
لغت کے بھی اور سنت صحیحہ کے بھی اور سمجھہ صحابہ کے بھی اسلیے کہ حضرت عمر اور حضرت
علی اور سعد اور ابن عمر اور ابو موسی اشعری اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور حضرت عائشہ یہ
سب صحابہ اور ابن مسیب اور امام شافعی اور امام احمد اور اسحق اور سوا اُن کے بہت سے
محدثین اور امام مالک اور اوزاعی ہر چیز نشہ لانے والی کو شراب ہی سمجھتے ہین انتہے
اسیطرح لکھا ہے مسک الختام شرح بلوغ المرام مین۔ اور ابو داؤد
اور ابن ماجہ مین روایت ہی ابی مالک اشعری سے یہ کہ اُنہون نے سُنا پیغمبر خدا
صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے البتہ ہوین گے لوگ میری اُمت کے شراب کو نام رکھین
گے اُس شراب کا سائیہ غیر نام اُس کے کے اور دارمی مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی
اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
تحقیق اول اُس چیز کا کہ اولٹا جاوے گا کہا زید بن یحیی راوی نے (یعنے اسلام جیسا کہ اولٹا
جاتا ہے باسن (یعنے شراب ہوگی) کہا گیا پس کس طرح لیجاوینگی شراب اور تغیر کیا جاوے
گا حکم اُسکا یا رسول اللہ حالانکہ تحقیق بیان کی اللہ نے بیچ اُسکی وہ چیز کہ بیان کی (یعنے
حرمت اُسکی ساتھہ شدید و اغلظ وجوہ کے بیان کی خوب واضح افرمایا آنحضرت نے کہ حیلہ
وناواقفی کرینگے اوسکے پینے مین بایطریق کہ نام رکھینگے اُسکا اور نام سوائے شراب کے پس حلال جانینگے اُسکو

مسئلہ ہفتادودوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف قرآن اور حدیث کے یہ ہی جو کہ ہدایہ مین لکھا ہی
اگر کرلی شخص نے اپنے محرمات ابدی مثل ماں اور بہن اور بیٹی اور اُنکی سو جنکو حرام کیا
ہے خدا نے جانکر نکاح کرلے اور صحبت کرے اُن سے تو بھی اُسپر حد نہین آتی اسلیے کہ
محل شبہ ہی کیونکہ تمام بیٹیان آدم کی موضوع ہین اولاد کے لیے اور وہ مقصود
اسمیں بھی حاصل ہے اور عبارت ہدایہ کی یہ ہے ومن تزوج امۃ لابیحل لہ نکاحھا

تو پھر بھلا کس بات کا اُسمین شبہ پڑا ہان اگر کوئی شخص ماں کو اپنی بیوی سمجھکر اوپر جا پڑے اور نا دانستہ اُسسے صحبت کرے دیا اگر کیسکو کسی اور باعث سے یہ معلوم ہو کہ میری ماں ہی اور اُس سے نکاح کرے تو ان صورتون مین البتہ محل شبہ ہی اور اگر کسے نے عمداً اپنی ان سے نکاح کر لیا تو محل شبہ نہین ہی دوم اپنی ماں کے ساتھ نکاح کرنیوالے پر حد واجب نہونیکا قائل ہونا معاذ اللہ پیغمبر کے حق مین یہ اعتقاد کرنا ہے کہ انہون نے اس مسئلہ کو نہین سمجھا تھا اگر سمجھتے تو بسبب محل شبہ ہونیکی اُسکو قتل کا حکم کیون نہ دیتے علاوہ اس کہ حنفیہ نہ تو قرآن کی مخالفت سے ڈرتے ہین اور نہ حدیث کی مخالفت سے کیونکہ اگر انکو قرآن اور حدیث کی مخالفت کا ڈر ہوتا تو قرآن کے مخالف یہ اعتقاد ہرگز نہ رکھتے کہ ایمان نہ کم ہوتا ہے نہ زیادہ اور نیز قرآن کے مخالف یہ نہ کہتے کہ بچہ کو دودھ پلانے کی مدت اڑھائی برس ہے دو برس نہین اور بعضے تین برس کے قائل نہ ہوتے جیسا کہ پہلے گذرا اسی طرح سے اگر حدیثون کو مانتے تو صدہا حدیثون کا انکار کبھی نہ کرتے اور یہی وجہ ہی کہ ماں کے ساتھ نکاح کرنیوالے کو قتل کر دینے کی حدیث بسبب اپنے اعتقاد بد کے نہین مانتے اور جی چاہے مخواہ جھوٹا بناوٹی یہ عذر پیش کرتے ہین کہ اُسپر حد واجب نہین کہ اُسکے نکاح مین شبہ پڑگیا

مسئلہ ہفتاد و سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور در المختار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاِحْصَانُ الرَّجْمِ اَنْ یَّکُوْنَ حُرًّا عَاقِلًا بَالِغًا مُسْلِمًا قَدْ تَزَوَّجَ اِمْرَاَۃً نِکَاحًا صَحِیْحًا وَدَخَلَ بِھَا وَھُمَا عَلٰی صِفَۃِ الْاِحْصَانِ یعنے اور محصن ہونیکا سنگسار ہونیکا یہ کہ ہو (زانی) آزاد عاقل بالغ مسلمان اور یہ کہ صحیح نکاح کر چکا ہو اور زنا کرنے والا اور زنا کرنے والی اور بصفت محصن ہونے کے ہون فائدہ یہ عبارت دلیل ہی حنفیہ کی اسبات پر کہ امام اعظم کے نزدیک اگر آزاد عاقل بالغ مسلمان زنا کرے تو اسکو سنگسار

محرمات ابدی مثل ماں اور بہن وغیرہ سے نکاح کرے تو اسکو قتل کر دینا چاہیو فرمایا اللہ تعالیٰ نے حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ أُمَّهَاتُكُمْ وَبَنَاتُكُمْ وَأَخَوَاتُكُمْ یعنے حرام کی گئی ہین تمپر مائین تمہاری اور بیٹیان تمہاری اور بہنین تمہاری **وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ** رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ مَرَّ بِي خَالِي أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لِوَاءٌ فَقُلْتُ أَيْنَ تَذْهَبُ فَقَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلٰى رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَأَةَ أَبِيهِ بَعْدَ أَبِيهِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَأَبُو دَاوُدَ وَفِي رِوَايَةٍ لَهُ وَلِلنَّسَائِيِّ وَابْنِ مَاجَةَ وَالدَّارِمِيِّ فَأَمَرَنِي أَنْ أَضْرِبَ عُنُقَهُ وَأُخَمِّسَ مَالَهُ وَفِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ عَمِّي بَدَلَ خَالِي اور روایت ہے براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا گذرا مجھپر ماموں میرا ابو بردہ بن نیار اور تھا ساتھ اُس کے نشان پس کہا مین نے کہان جاتے ہو پس کہا بھیجا مجکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے طرف ایک شخص کے کہ نکاح کیا ہے اُسنے بعد باپ کی بیوی سے لاؤن مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سر اور بنا لیا پس کس طرح لیجاؤن کو ترمذی اور ابو داؤد نے اور ایک روایت ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارمی کے روایت مین یون آیا ہے کہ پس حکم کیا مجھکو حضرت نے کہ قتل کرون اُسکو اور لے آؤن مین مال اُسکا اور اس روایت مین کہا چچا میرے کے **فائدہ** خلاف کیا ہے امام اعظم کا اس مسئلہ مین اور صاحبین نے اور کہا موافق شافعی کے کہ وجب ہے حد اُسپر جیسا کہ ہدایہ کی عبارت ہم پر گزرا اور حنفیہ کہتے ہین کہ جو شخص اپنے محرمہ کے ساتھ نکاح کرلے اُسپر امام اعظم کے نزدیک اسلیے حد واجب نہین ہے کہ اُسکے نکاح مین شبہ پڑگیا **جواب** اسکا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ ایسا نکاح ہرگز ہرگز محل نہین محل تب ہو جب ہوتا کہ اُسکو یہ نہ معلوم ہوتا کہ جس سے مین نے نکاح کیا ہے یہ میری ماں ہے اور جبکہ ایک شخص نے عمداً اپنی ماں سے نکاح کرلیا اور اُس سے صحبت کرنے لگا

مسئلہ ہشتادوچہار

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون کا یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَلَا یُقِیْمُ الْمَوْلٰی الْحَدَّ عَلٰی عَبْدِہٖ اِلَّا بِاِذْنِ الْاِمَامِ یعنے اور نہ مارے حد مولا غلام اپنے کو مگر ساتھ اذن امام کے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا زَنَتْ اَمَۃُ اَحَدِکُمْ فَتَبَیَّنَ زِنَاھَا فَلْیَجْلِدْھَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ عَلَیْھَا ثُمَّ اِنْ زَنَتْ فَلْیَجْلِدْھَا الْحَدَّ وَلَا یُثَرِّبْ ثُمَّ اِنْ زَنَتِ الثَّالِثَۃَ فَتَبَیَّنَ زِنَاھَا فَلْیَبِعْھَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ وَاللَّفْظُ لِمُسْلِمٍ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا سنا مین نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے جس وقت کہ زنا کرے لونڈی ایک تمہاری کی اور ظاہر ہو زنا اسکا پس مارے اسکو حد اور نہ عار دلاوے اوسپر پھر اگر زنا کرے پس مارے اسکو حد اور نہ عار دلاوے پھر اگر زنا کرے تیسری بار اور ظاہر ہو زنا اوسکا پس چاہیے کہ بیچ ڈالے اسکو اگرچہ بدلے بالونکی رسی کے ہو (یعنے بدلے حقیر چیز کے) روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے اور لفظ اوسکو مسلم کے ہین دوسری حدیث عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقِیْمُوا الْحَدَّ عَلٰی مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَھُوَ فِیْ مُسْلِمٍ مَّوْقُوْفٌ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم کرو حد اپنی لونڈی غلامون پر روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے اور وہ مسلم مین موقوف ہے تیسری حدیث عَنْ اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ خَطَبَ عَلِیٌّ کَرَّمَ اللّٰہُ وَجْھَہٗ فَقَالَ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اَقِیْمُوْا

۱ صحیح بخاری جلد ۲ صفحہ ۱۰۰۰ و صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و

کرنا چاہیے اور ارسوائے حسنان اور کوئی زنا کرے تو اسکو سنسار نہ چاہیے امام اعظم
نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہما ان الیھود جاؤا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا لہ ان رجلا
منھم وامراۃ زنیا فقال لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما تجدون فی
التوراۃ فی شان الرجم قالوا نفضحھم ویجلدون قال عبد اللہ بن سلام
کذبتم ان فیھا الرجم فاتوا بالتوراۃ فنشروھا فوضع احدھم یدہ علی
ایۃ الرجم فقرء ما قبلھا وما بعدھا فقال عبد اللہ بن سلام ارفع
یدک فرفع فاذا فیھا ایۃ الرجم فقالوا صدق یا محمد فیھا ایۃ الرجم فامر
بھما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرجما متفق علیہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ یہودی (یعنے ایک جماعت ان مین سے) آئی طرف رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا انہون نے روبرو حضرت کے یہ کہ ایک مرد نے ان مین سے اور
ایکعورت نے زنا کیا پس فرمایا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا پاتے ہو تم
تورات مین بیچ مقدمہ رجم کے کہا یہودیون نے فضیحت کرتے ہین ہم زنا کرنے والون کو
اور درے مارے جاتے ہین وہ کہا عبد اللہ بن سلام نے جھوٹ بولتے ہو تم
تحقیق تورات مین بیچ رجم ہے پس لاؤ تورات پس کھولا اسکو اور رکھدیا ایک
نے ان مین سے ہاتھ اپنا رجم کی آیت پر (یعنے چھپالیا ہاتھ کے نیچے) اور پڑھ گیا
اسکے پہلے سے اور اسکے پیچھے سے پس کہا عبد اللہ بن سلام نے اٹھا ہاتھ اپنا پھر اٹھایا ہاتھ
پس ناگہان اس مین تھی آیت رجم کی پس کہا یہودیون نے کہ سچ کہا عبد اللہ نے الحمد
اسمین ہے آیت رجم کی پھر حکم فرمایا انکے دونون کے لیے سنگسار کرنیکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر
سنگسار کیے گئے دونون روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** کہا امام نووی
نے شرح صحیح مسلم مین کہ یہ حدیث صریح دلیل ہے اسپر کہ حد مارنا فرض ہے جب ہے

عَسِيفًا عَلٰى هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّ عَلٰى ابْنِيْ الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ
مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَّبِجَارِيَةٍ لِيْ ثُمَّ اِنِّيْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِيْ
اَنَّ عَلٰى ابْنِيْ جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبَ عَامٍ وَّاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلٰى امْرَاَتِهٖ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ
بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَاَمَّا ابْنُكَ فَعَلَيْهِ
جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ وَّاَمَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ فَاغْدُ عَلٰى امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ
اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابوہریرہ اور زید
بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہ تحقیق دو شخص جھگڑتے آئے پاس رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس کہا ایک نے اُن دونوں میں سے کہ حکم کر دو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ
کے اور کہا دوسرے نے کہ ہاں یا رسول اللہ پس حکم کر دو درمیان ہمارے ساتھ کتاب اللہ کی
اور پروانگی دیجیے مجھکو کہ کلام کروں میں کہ صورت قضیہ کی کیا ہے فرمایا کہ کلام کر کہا
اُس شخص نے کہ تحقیق تھا بیٹا میرا مزدور اس شخص کے ہاں پس زنا کیا اسکی عورت
سے پس خبر دی مجھکو لوگوں نے یہ کہ اوپر بیٹے میرے کے سنگساری ہے پس بدلہ دیا میں نے
اوسکی طرف سے سو بکریاں اور ایک لونڈی اپنی (یعنی اُس کے سنگسار ہونیکے بدلہ دیدیں)
پھر تحقیق میں نے پوچھا عالموں سے پس خبر دی مجھکو یہ کہ اوپر بیٹے میرے کے سو درے ہیں اور
برس روز کا نکالدینا (یعنے بسبب محصن نہونے اوس کے) اور سوا اسکی نہیں کہ سنگسار
اوسکی عورت ہے (یعنی اس لیے کہ وہ محصنہ تھی) پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
خبردار ہو قسم ہے اُس ذات کی کہ جان میری اوسکے ہاتھ میں ہے حکم کروں گا میں درمیان
تمہارے ساتھ کتاب اللہ کے ایبکریاں تیری اور لونڈی تیری پس پھیر آوینگی تیری پس پھیر آوینگی تیری طرف
اور بیٹے تیرے پر سو درے ہیں اور برس روز کا نکالدینا۔ اور خطاب کیا حضرت صلعم نے
انیس کو کہ اے انیس جا اوسکی عورت پاس اگر اقرار کرے زنا کا سنگسار کر اُسکو پس اقرار کیا

عَلٰی اِمَائِکُمْ اَحَدٌ مَنْ اَحْصَنَ مِنْهُنَّ وَمَنْ لَمْ یُحْصِنْ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے ابی عبدالرحمن رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا اوس نے خطبہ پڑہا حضرت علی نے پھر کہا اے لوگو قائم کرو اپنے غلاموں پر حد خواہ وہ محصن ہوں خواہ نہ ہوں روایت کیا اسحدیث کو

مسئلہ مشتادو

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثوں کے ہے ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے وَلَا یُجْمَعُ فِی الْبِکْرِ بَیْنَ الْجَلْدِ وَالنَّفْیِ یعنے جس عورت کی شادی نہ ہوئی ہو اگر وہ زنا کرے تو اسکو شہر سے نکالدینا اور دُرّے مارنے دونو کام جائز نہیں۔ اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلے میں خلاف کیا ہے ان دو حدیثوں کا پہلی حدیث عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُذُوْا عَنِّیْ خُذُوْا عَنِّیْ قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِیْلًا اَلْبِکْرُ بِالْبِکْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِیْبُ عَامٍ وَالثَّیِّبُ بِالثَّیِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے عبادہ بن صامت رضے اللہ تعالے عنہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لو مجھسے لو یعنے یہہ حکم بیچ مقدمہ زنا نازل کیا کہ تحقیق مقرر کی اللہ تعالے نے واسطے عورتوں کے راہ غیر محصن مرد کہ زنا کرے ساتھہ عورت غیر محصنہ کے سو دُرّے مارنے چاہییں اور نکالدینا وطن سے برس روز تک اور محصن مرد کہ زنا کرے محصنہ عورت سے سو کوڑے مارنے چاہییں اور سنگسار کرنا روایت کیا اسحدیث کو امام مسلم نے

دوسری حدیث عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَزَیْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰهِ وَقَالَ الْاٰخَرُ اَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاقْضِ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِیْ اَنْ اَتَکَلَّمَ قَالَ تَکَلَّمْ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ کَانَ

الْفَاكِهَةِ عَلَى الشَّجَرِ وَالزَّرْعِ الَّذِي لَمْ يُحْصَدْ یعنے درخت پر کے میوہ چرانیوالے کا ہاتھہ نہ کاٹا جاوے بسبب چرانے میوے کے کہ درخت اور کھیتی مین جو کہ ہنوز نہین کاٹی گئی ہو اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ابوداؤد اور نسائی کی حدیث کا جو عمرو بن شعیب کے روایت سے مسئلہ مفتاد و ہفتم مین پہلے مذکور ہوئے

مسئلہ ہفتاد و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ در مختار شرح در المختار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے فَلَا قَطْعَ بِنُقْرَةٍ وَزْنُهَا عَشَرَةٌ لَا تُسَاوِي عَشَرَةً مَضْرُوبَةً وَلَا بِدِينَارٍ قِيمَتُهُ دُونَ عَشَرَةٍ یعنے پس ماتھہ کاٹنا نہین جائز ہے بسبب چرانے چاندی کی اس ڈلی سے جو بوزن دس درم ہے مگر دس درم مضروب کے برابر نہین قیمت مین اور قطع نہین اس دینار سے جسکی قیمت دس درم سے کم ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا پہلی حدیث عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا بِرُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نقل کیا اوس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا کہ نہ کاٹا جاوے ہاتھہ چور کا بسبب چرانے چوتھائی دینار کے یا زیادہ کے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے دوسری حدیث عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ سَارِقٍ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا کاٹا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھہ چور کا بیچ چرانے ایک سپر کے کہ قیمت اسکی تین درہم تھی روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے تیسری حدیث عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ

۱ ردالمحتار باب حد السرقہ فصل فی ما یقطع فیہ ج ۳ ص ۱۷۰ و فتاوی عالمگیری باب السرقہ فصل ۲ ج ۲ ص ۱۷۷

۲ نقایہ باب السرقہ فصل فی ما یقطع فیہ ج ۲ ص ۱۰۰

۳ نقایہ باب السرقہ فصل فی ما یقطع فیہ ج ۲ ص ۱۰۰

۴ نقایہ باب السرقہ فصل فی ما یقطع فیہ ج ۲ ص ۱۰۰

اُس عورت نے بس گمسار کیا اُنہیں نے اُسعورت کو روایت کیا احدیث کو بخاری اور مسلم نے

مسئلہ ہشتاد و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے لَا یُقْتَلُ الرَّجُلُ بِعَبْدِہٖ یعنے جو شخص اپنے غلام کو قتل کر ڈالے اُسکو نہ قتل کرنا چاہیے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے احدیث کا عَنْ سَمُرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَہٗ قَتَلْنَاہُ وَ مَنْ جَدَعَ عَبْدَہٗ جَدَعْنَاہُ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَۃَ وَحَسَّنَہُ التِّرْمِذِیُّ وَھُوَ مِنْ رِوَایَۃِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ عَنْ سَمُرَۃَ وَقَدِ اخْتُلِفَ فِیْ سَمَاعِہٖ مِنْہُ وَفِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ دَاؤُدَ وَالنَّسَائِیِّ وَمَنْ خَصَی عَبْدَہٗ خَصَیْنَاہُ وَصَحَّحَ الْحَاکِمُ ھٰذِہِ الزِّیَادَۃَ روایت ہے سمرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قتل کریگا اپنے غلام کو ہم قتل کرین گے اُسکو اور جو شخص کہ کاٹیگا اعضا اپنے غلام کے کاٹین گے ہم اعضا اوسکے روایت کیا احدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور حسن کہا اسکو ترمذی نے اور وہ روایت ہے حسن بصری کی ہے سمرہ سے اور اختلاف کیا گیا ہے سنے مین اوسکے اُسکے اور ابوداؤد اور نسائی کی روایت مین ہے کہ جو خوجا کرے گا اپنے غلام کو خوجا کر ڈالین گے ہم اسکو اور صحیح کہا حاکم نے اس زیادتی کو

مسئلہ ہشتاد و ہفتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے لَا قَطْعَ فِی

مسئلہ نوزدہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف حدیث پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اِنْ وَهَبَ هِبَةً لِذِیْ رَحِمٍ مَحْرَمٍ مِنْهُ لَمْ یَرْجِعْ فِیْهَا یعنے اگر کوئی شخص ذی محرم کو کوئی چیز بخشدی تو اسکو واپس لینی نہین آتی۔ اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اسحدیث کا عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِلرَّجُلِ اَنْ یُّعْطِیَ عَطِیَّةً ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْهَا اِلَّا الْوَالِدُ فِیْمَا یُعْطِیْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِیْ یُعْطِیْ الْعَطِیَّةَ ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰی اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِیْ قَیْئِهٖ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالنَّسَائِیُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَصَحَّحَهُ التِّرْمِذِیُّ روایت ہے ابن عمر اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین حلال واسطے آدمی کے یہ کہ دیوے کچھ پھر رجوع کرے اوس مین مگر باپ کو رجوع کرنا درست ہے اوس چیز مین کہ دے بیٹے اپنے کو اور مثل اوس شخص کی کہ دنیا ہے کچھ پھر رجوع کرتا ہے اُسمین مانند کتے کی ہے کہ کہایا یہانتک کہ جسوقت پیٹ بھرا تی کر ڈالی پھر جاٹنے لگا اپنی قے روایت کیا اس حدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اس کو ترمذی **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہے اسحدیث کو ابن حبان اور حاکم نے اور صحیح کہا انہون نے اسکو اور یہہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ حرام ہے رجوع کرنا بعد بخشدینے کے پھر کہا بعد اسکی نقل کر کے فتح الباری سے کہ یہی مذہب ہے جمہور علما کا اور کہا کوئی نے کہ نہین جائز ہے رجوع کرنا باپ کو بعد بخشدینے کے واہ میٹا چھوٹا ہو خواہ بڑا ہو جبکہ قبض کر لی سو یہ انکی دلیل باطل ہے

مسئلہ نوزدہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف حدیث پیغمبر کے قاضی کا تمام عقود اور فسوق مثل نکاح

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ السارق یسرق البیضۃ تقطع یدہ ویسرق الحبل تقطع یدہ متفق علیہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ نقل کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ چور پر کہ چراتا ہے بیضہ پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اسکا اور چراتا ہے رسی پس کاٹا جاتا ہے ہاتھ اسکا روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے

مسئلہ ہشتاد و ہم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کا یہ ہے جو کہ ہدایہ اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابوں میں لکھا ہے اذا قضی علی رجل بالقطع فی سرقۃ فوھبت لہ لم یقطع یعنے جب حکم کیا قاضی نے چور کا ہاتھ کاٹنے کا بعد اسکے جس کی چوری ہوئی وہ اگر چور کو بخشدے تو قاضی کو ہاتھ کاٹنا درست نہیں۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ میں خلاف کیا ہے اس حدیث کا عن صفوان بن امیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ لما امر بقطع الذی سرق ردائہ فشفع فیہ ھلا کان ذلک قبل ان تاتینی بہ رواہ احمد و ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ وصححہ ابن الجارود والحاکم یعنے صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مقرر ہے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسکو جب حکم فرمایا ہاتھ کاٹنیکا اوسکی جس نے چرائی چادر اوسکی پھر سفارش کی تھی میں اوسکی کیوں نہ ہوئی یہ سفارش پہلے اسکو کہ لاوے تو میرے پاس اوسکو روایت کیا اس حدیث کو احمد اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ نے اور صحیح کہا اسکو ابن جارود اور حاکم نے فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار میں کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو مالک نے موطا میں اور شافعی اور حاکم نے بہت طرق سے اور یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ چور کو امام کے پاس لے جانے کے بعد اوسکو اپنی چیز بخشدینے سے حد نہیں ساقط ہوتی اور اسپر اجماع کیا گیا ہے اور یہ جو روایت کی گئی ہے ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ مطلق بخشدینے سے چور پر حد نہیں آتی سو یہ حدیث اسباب میں انکے روبرو سے

قال انما انا بشر وانکم تختصمون الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجته من بعض فاقضی له علی نحو ما اسمع منه فمن قضیت له بشیء من حق اخیه فلا یاخذنه فانما اقطع له قطعة من النار متفق علیه

روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوا اسکے نہین کہ مین آدمی ہون اور بتحقیق تم جھگڑتے آتے ہو طرف میری اور شاید کہ بعض تمہارا ہو وے خوب تقریر کرنے والا ساتھہ دلیل اپنی کے بعض سے پس حکم کرتا ہون مین واسطے اوس کے اوپر مانند اوس چیز کے کہ سنتا ہون مین اوس سے پس جسکو حکم کرون مین واسطے اوس کے ساتھہ کسی چیز کے حق بھائی اوس کے سے پس نہ لیوے اوسکو سو اس کے نہین کہ حکم کرتا ہون مین واسطے اوس کے ایک ٹکڑے کا آگ سے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** خلاف کیا ہے اسمین امام اعظم کا امام ابو یوسف اور امام محمد نے اور کہا موافق شافعی کے **معدن** شرح کنز الدقائق اور **مستخلص** مین لکھا ہے وقال ابو یوسف ومحمد والشافعی لا ینفذ باطنا یعنی اور کہا ابو یوسف اور محمد اور شافعی نے کہ نہین جاری ہوتی قضا باطن مین یعنے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اسطرح سے خلاف کیا ہے امام اعظم کا امام زفر نے اور امام مالک اور امام احمد بن حنبل نے اس مسئلے مین اور کہا موافق حدیث ام سلمہ کے جو کہ اوپر مذکور ہوئی اور دلیل امام اعظم رح کی حنفیہ یہ پیش کرتے ہین کہ جسکو ذکر کیا امام محمد نے **مبسوط** مین کہ پہنچا ہم کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ ایک شخص نے اُنکے پاس گواہ قائم کردیے ایکعورت کی نکاح پر اور عورت نے انکار کیا تو حضرت علی نے حکم دیدیا عورت کو کہ جاوے مرد پاس تو کہا عورت نے کہ اس مرد نے نہین نکاح کیا ہے مجھ سے اب اگر آپ نے ایسا ہی حکم کیا ہے تو آپ نکاح تو پڑھ ہوا دیجیے فرمایا حضرت علی نے مین نہین تجدید کرتا نکاح کی نکاح کردیا تیرا دو تو شاہدون نے سو **جواب** اس کا دو طرح پر ہے

۱۲ منہ

اور طلاق اور بیع اور اقالہ مین امام اعظم کے نزدیک نافذ ہے ظاہر اور باطنا چنانچہ ہدایہ
اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاوی
عالمگیری اور درالمختار اور فتاوے قاضیخان وغیرہ
مین لکھا ہے وَلَوْ قَضَى بِهِ الْقَاضِي فِي الظَّاهِرِ تَجْرِيمِ فَهُوَ فِي الْبَاطِنِ
كَذٰلِكَ عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَكَذَا اِذَا قَضٰى بِاِحْلَالٍ یعنے اور جو چیز کہ حکم کرے
ساتھ اُسکے قاضی ظاہر مین ساتھ حرام کرنے اُس کے کے پس وہ (حکم) باطن مین ہے
اسیطرح ہے نزدیک ابحنیفہ کے اور اسیطرح ہے جبکہ حکم کرے قاضی ساتھ حلال کرنے
کے مثلاً کوئی شخص کسیعورت پر دعوی کرے کہ یہ میری جورو ہے اور قاضی کے
سامنے جھوٹے گواہ پیش کرکے مقدمہ جیت لے اور وہ عورت اُسکو ملجاوے تو وہ عورت بحسب
ظاہر بھی اُسکی بی بی ہے اور اُس سے صحبت کرنا بھی اوس شخص کو حلال ہے یعنے خدا
کے نزدیک بھی اسیطرح ہوگیا اور مرد کو اُس عورت کے لینے کا خدا کے نزدیک کچھ
مواخذہ نہ ہوا اور یہی حکم ہے عورت کے لیے بھی چنانچہ ہدایہ وغیرہ فقہ
کی کتابون مین لکھا ہے وَمَنِ ادَّعَتْ عَلَيْهِ امْرَاَةٌ اَنَّهُ تَزَوَّجَهَا وَاَقَامَتْ
بَيِّنَةً فَجَعَلَهَا الْقَاضِي امْرَاَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ تَزَوَّجَهَا وَسَعَهَا الْمُقَامُ مَعَهُ
وَاِنْ تَدَعُهُ يُجَامِعُهَا وَهٰذَا عِنْدَ اَبِيْ حَنِيْفَةَ یعنے اگر عورت دعوے
کرے کسی شخص پر اسبات کا کہ میرا اسنے نکاح ہوا اور گواہ لے آوے (یعنی جھوٹے) اور
قاضی حکم کردے اُسکی عورت ہونیکا اور نہ تھا نکاح اسمرد کا اُسعورت کے ساتھ تو جائز ہے اُس
عورت کو جماع کروانا اُسسے اور یہ مذہب ابحنیفہ کا ہے انتہی اسیطرح ہے اگر کسی کے مکان کا
کسیشخص جھوٹا دعوی کیا کہ میں اس سے خریدا ہے اور جھوٹے گواہ گذرانے اور قاضی نے حکم دیا
اُسکی بیع کا تو ہوگیا اسیطرح سے امام اعظم نے خلاف کیا ہے اس مسئلہ مین اسحدیث کا
عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

قضا کے بیان مین

وَمَنْ اَفْلَسَ عِنْدَهٗ مَتَاعُ رَجُلٍ بِعَيْنِهٖ اِبْتَاعَهٗ مِنْهُ فَصَاحِبُ الْمَتَاعِ اُسْوَةُ الْغُرَمَاءِ فِيْهِ یعنے ایک شخص مفلس ہوگیا اور اُس کے پاس وہ چیز ہے جو اُس نے خریدی تو اُسکا بائع اور قرضخواہون کے ساتھہ مساوی ہے بیچ اس کے اور یہہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے احدیث کا عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَدْرَكَ مَالَهٗ بِعَیْنِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ اَفْلَسَ اَوْ اِنْسَانٍ قَدْ اَفْلَسَ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ مِنْ غَیْرِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پاوے اپنا بعینہ مال کسی مفلس کے پاس یا آدمی مفلس کے پاس تو اُس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہے اور قرضدارون کی بہ نسبت (یعنے جس نے اپنا مال کسی کے ہاتھہ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرض دار ہوگیا قیمت نہین دے سکتا تو وہ اپنے مال کو اگر بعینہ پاوے تو لے لیوے اور بیع کو باطل کر دیوے اور قرضدارون کا اُس مین حق نہین) روایت کیا احدیث کو بخاری اور مسلم نے اور کہا ترمذی نے اِس باب مین سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایتین آئی ہین - اور کہا امام شعرانی نے میزان شعرانی مین کہ یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کا اور کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ امام ابو حنیفہ جو قائل اس کے نہین ہین سو اسباب مین تاویلین اُنکی مردود اور ضعیف ہین اور جو کہ اس باب مین حضرت علی اور ابن مسعود کی روایت کی سند لیتے ہین سو وہ ثابت نہین انتہے

مسئلہ نود و سوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیثون کے یہ ہے جو کہ بدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے کہ وَالْیَمِیْنُ عَلَی الْمُدَّعٰی علیہ یعنے مدعی کو قسم ندی جاوے - اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس

اوں یہ کہ یہ حدیث بلا اسناد ہی اور حدیث بلا اسناد جسکے سبد اسند مین سقوط و انقطاع ہو معلق کہلاتی ہے اور وہ ضعیف اور مردود شمار کی جاتی ہے چنانچہ **نخبۃ الفکر**[۱] مین لکھا ہے ثُمَّ الْمَرْدُوْدُ اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ لِسَقْطٍ اَوْ طَعْنٍ فَالسَّقْطُ اِمَّا اَنْ یَّکُوْنَ مِنْ مَبَادِی السَّنَدِ مِنْ مُصَنِّفٍ اَوْ مِنْ اٰخِرِہٖ بَعْدَ التَّابِعِیِّ اَوْ غَیْرِ ذٰلِکَ فَالْاَوَّلُ الْمُعَلَّقُ یعنے پھر مردود یا یہ کہ ہو واسطے گرنے (اسناد کے) یا طعن (راوی) کے سو گرنا اسناد کا یا یہ ہی کہ ہو ابتدا ارسند سے مصنف سے یا آخر سند کے سے بعد تابعی کے یا سوائے اسکی کے پس اول معلق ہے اور **منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول**[۲] مین لکھا ہے کہ اکثر محدثین نے ذکر حدیث معلق کا قسم مردود مین (شمار) کیا ہی انتہے۔ اب اگر کوئی کہے کہ نخبۃ الفکر اور منہج الوصول کی عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیثین معلق جو کہ بخاری مین ہین وہ بہی ضعیف ہی ہونگے سو **جواب** اس کا یہ ہے کہ **منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول** مین لکھا ہی کہ بخاری نے قدر حدیثین معلق لایا ہے اُن سبکو ابن حجر نے اپنی کتاب التشویق الی وصل التعلیق مین وصل کر دیا ہے علاوہ اسکی فتح الباری اور قسطلانی اور کرمانی وغیرہ بخاری کی شرحون مین بخاری کی معلق حدیثون کا وصل ہونا ثابت ہے اور بالفرض اگر اوسکی کسی حدیث معلق کا وصل ہونا ثابت نہ ہو سکے اور معارض ہو حدیث صحیح کے تو اسکو بہی لائق عمل کے نہ سمجہا جاویگا **دوم** یہ روایت موقوف ہی حضرت علی پر اور روایت موقوف قابل حجت کے نہین ہوتی اور بیان اسکا مسئلہ چہارم مین پہلے گذرا

مسئلہ نود و دوم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے حدیث کی یہ ہے جو کہ **ہدایہ**[۳] اور **شرح وقایہ** اور **کنز الدقائق** اور **رد المحتار شرح در المختار** اور **فتاوے عالم گیری** وغیرہ مین لکھا ہے

زنا کرے تو ان امور سے اُسکا عہد نہین ٹوٹتا اور ردالمحتار شرح درمختار
مین ہے وَاَمَّا اَبُوْحَنِیْفَۃَ وَاَصْحَابُہٗ فَقَالُوْا لَا یَنْقُضُ الْعَھْدُ بِسَبِّہٖ وَلَا یُقْتَلُ
الذِّمِّیُّ بِذٰلِکَ یعنے اور لیکن ابوحنیفہ اور اصحاب اُسکے (یعنے ابویوسف ومحمد) پس
کہتے ہین کہ نہین ٹوٹتا عہد ساتھہ گالی دینے (نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے) اور نہ قتل
کیا جاوے ذمی بسبب اس بات کے انتہے امام اعظم اور اُن کے شاگردون ابویوسف
ومحمد نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان صریح دو حدیثون کا پہلی حدیث عن
عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ یَھُوْدِیَّۃً کَانَتْ تَشْتِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
وَتَقَعُ فِیْہِ فَخَنَقَھَا رَجُلٌ حَتّٰی مَاتَتْ فَاَبْطَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
دَمَھَا رَوَاہُ اَبُوْدَاؤُدَ وہ روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تحقیق ایک
عورت یہودیہ برا کہتی تہی حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عیب وطعن کرتی تہی حضرت
مین پس گلا گھونٹا اوسکا ایک شخص نے یہانتک کہ مرگئی پس معاف فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے خون اُسکا روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد نے دوسری حدیث
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا اَنَّ اَعْمٰی کَانَتْ لَہٗ اُمُّ وَلَدٍ تَشْتِمُ النَّبِیَّ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقَعُ فِیْہِ فَیَنْھَاھَا فَلَا تَنْتَھِیْ فَلَمَّا کَانَ
ذَاتَ لَیْلَۃٍ اَخَذَ الْمِعْوَلَ فَجَعَلَہٗ فِیْ بَطْنِھَا وَاتَّکَاَ عَلَیْھَا فَقَتَلَھَا فَبَلَغَ ذٰلِکَ
النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا اشْھَدُوْا اَنَّ دَمَھَا ھَدَرٌ رَوَاہُ
اَبُوْدَاؤُدَ وہ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق ایک اندھا کہ تھے اوس کے پاس
حرم گالی دیتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور عیب وطعن کرتی تھی حضرت مین پھر منع کرتا
تہا وہ اندھا اوسکو اس بات سے پس باز نہ آتی تہی وہ (پس جب ہوی ایک رات تو اُس اندھے نے
ایک لکڑی سیخ لگی ہوئی۔ پس رکھا اسکو اوسکے پیٹ مین اور تکیہ کیا اُسپر (یعنے زور سے دبایا
اُسکو) پس قتل کیا اُسکو پس پہنچی خبر اوسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پس فرمایا خبردار گواہ

۱ ۱۲ صحیح درمختار کے حاشیہ ردالمحتار میں صفحہ ۲۶۷ میں

۲ ۱۲ حدیث ابوداؤد کی پہلی حدیث ہے جلد دوم صفحہ ۲۶۴ میں

۳ ۱۲ ابوداؤد کی ایضاً صفحہ ۲۶۴ میں

۴ ۱۲ شرح اسبیجابی میں

۵ ۱۲ شفاء السقام سبکی میں

مسئلے مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا پہلی حدیث عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِیَمِیْنٍ وَّشَاہِدٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ وَقَالَ اِسْنَادُہٗ جَیِّدٌ ۔ روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے کہ مقرر پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا قسم اور گواہ پر روایت کیا اسحدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے اور کہا اسناد اسکی جید ہے دوسری حدیث عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَضٰی بِالْیَمِیْنِ مَعَ الشَّاہِدِ الْوَاحِدِ قَالَ وَقَضٰی بِہَا عَلِیٌّ بَیْنَکُمْ رَوَاہُ التِّرْمِذِیُّ وَقَالَ ھٰذَا اَصَحُّ روایت ہے جعفر بن محمد سے اُس نے نقل کی اپنے باپ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ساتھہ قسم کے ساتھہ ایک گواہ کے کہا اور حکم کیا ساتھہ اسکے حضرت علی نے بیچ تمہارے روایت کیا اسحدیث کو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث اصح ہے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ دلیل پکڑی ہے ساتھہ حدیثون باب کے جماعت اصحاب اور تابعین نے اور جو لوگ کہ بعد اون کے ہوئے ہین کہتے ہین کہ جائز ہے حکم ساتھہ گواہ اور قسم مدعی کے اور حکایت کیا ہے اسکو صاحب بحر نے امیر المومنین علی اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور ابی اور ابن عباس اور عمر بن عبدالعزیز اور شریح اور شعبی اور ربیعہ اور فقہاء مدینہ اور ناصر اور ہادویہ اور مالک اور شافعی کی

مسئلہ نود و چہارم

اور مالک مسئلہ امام اعظم اور اُنکے رفقا دون ابو یوسف و محمد کا مخالف پیغمبر کی حدیثون کی یہ ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق وغیرہ مین لکھا ہے مَنِ امْتَنَعَ مِنَ الْجِزْیَۃِ اَوْ قَتَلَ مُسْلِمًا اَوْ سَبَّ النَّبِیَّ عَلَیْہِ السَّلَامُ اَوْ زَنٰی بِمُسْلِمَۃٍ لَمْ یَنْتَقِضْ عَہْدُہٗ یعنے جو ذمی جزیہ دینے والا جزیہ دینے سے انکار کرے یا کسی مسلمان کو مار ڈالے یا گالی دے نبی علیہ السلام کو یا کسی مسلمان عورت سے

نو حلال ہے امام اعظم کے نزدیک اسلیے کہ تحقیق مزدوری [illegible] سبب (کہ جسکے بدلے وہ مزدوری لیتی ہے حرام ہی ہے) انتہے اسی سبب سے امام اعظم علیہ الرحمۃ کے نزدیک جو شخص کہ خرچی دیکر کسی عورت سے زنا کرے اوسپر حد واجب نہین چنانچہ **فتاوی قاضیخان** اور **کنز الدقائق** مین لکہا ہے وَلَوِ اسْتَأْجَرَ امْرَأَةً لِيَزْنِيَ بِهَا فَزَنَى بِهَا لَا يَجِبُ عَلَيْهِ حَدٌّ فِي قَوْلِ أَبِي حَنِيفَةَ یعنے اگر خرچی دے عورت کو واسطے زنا کرنے کے اُسے پس اگر زنا کیا اوسنے ساتہہ اوسکے نہ حد ماری جاوے اُسکو موجب قول ابو حنیفہ کے سو **امام اعظم** نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان چار حدیثونکا **پہلی حدیث** عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی مسعود انصاری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مول کتے کے سے اور خرچی عورت زانیہ کی سے اور اجرت کاہن کی سے روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے **دوسری حدیث صحیح ابن حبان** مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرام ہے سے ہر زانیہ کی خرچی اور قیمت کتے کی اور کمائی پچھنی لگانے والے کی **تیسری حدیث** عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيثٌ وَمَهْرُ الْبَغِيِّ خَبِيثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيثٌ رَوَاهُ مُسْلِمٌ روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالی عنہ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مول کتے کا حرام ہے اور خرچی زناکار عورت کی حرام ہے اور کمائی سینگی کہینچنے والے کی حرام ہے روایت کیا اسحدیث کو مسلم نے **چوتہی حدیث** عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْأَمَةِ

رہو تحقیق خون اسکا رائگان ہے روایت کیا اسحدیث کو ابو داؤد نے **فائدہ** کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین کہ راوی اسحدیث کے معتبر ہین - اور یہ دونون حدیثین دلیل ہین اسپر کہ ذمی جب برا کہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو تو توڑ دیتا ہے عہد و ذمہ کو پس وہ حربی ہے مباح الدم اور **مسک الختام شرح بلوغ المرام** مین لکھا ہے یہ دونون حدیثین) دلالت کرتی ہین اسپر کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا لائق قتل کے ہے ساتھ حد شرعی کے اور خون اسکا رائگان ہے (یعنی اسکو قتل کرنا گناہ نہین) پس اگر مسلمان ہو تو گالی دینی اسکی اسکا مرتد ہونا ہے - اگر اوس نے توبہ نہین کی ہے تو قتل کیا جاوے کہا ابن بطال اور ابن منذر نے کہ اجماع ہو چکا ہے اس بات پر کہ جو شخص گالی دے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واجب ہے قتل کر دینا اسکا اور حکایت کی گئی ہے یہی بات اوزاعی اور لیث اور شافعی اور احمد اور اسحاق سے اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسکو قتل کرنا چاہیے اور اگر وہ ذمی ہے تو بھی قتل کیا جاوے انتہی اسیکا قائل ہوا ہے شیخ ابن ہمام حنفی بھی چنانچہ **فتح القدیر** مین ہے کہ اگر ذمی جزیہ دینے والا ازراہ تمرد اور شرارت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے تو عہد ٹوٹ جاوے گا - اور وہ قابل قتل کے ہے کیونکہ ذمی سے جزیہ حقیر سمجھکر لیا جاتا ہے اور جب وہ ہمارے پیغمبر کو برا کہنے لگے تو گویا ہم اُسے عاجز ہوئے انتہی

مسئلہ نود و پنجم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی چار حدیثون کے یہ ہے جو کہ **حیلی حاشیہ شرح وقایہ** مین محیط سے نقل کرکے لکھا ہے اِذَا اَخَذَتْهُ الزَّانِيَةُ اِنْ كَانَ بَعْدَ الْاِجَارَةِ فَحَلَالٌ عِنْدَ الْاَعْظَمِ لِاَنَّ اَجْرَ الْمِثْلِ طَيِّبٌ وَاِنْ كَانَ قَبْلَهَا فَحَرَامٌ یعنے جو چیز کہ لے عورت زنا کرنے والی (بدلے زنا کرنے کے اگر لیا ہے مقرر کرکر (یعنے جسطرح سے کہ کسبیان اپنی خرچی زنا کرنے سے پہلے مقرر کر لیتی ہیں

اللہ علیہ وسلم دفع الی یہود خیبر نخل خیبر وارضہا علی ان یعملوہا من اموالہم ولرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شطر ثمرہا رواہ مسلم ترجمہ
بدایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دیے یہود خیبر کو درخت کھجور خیبر کے اور زمین اوسکی اس شرط پر کہ محنت کریں اُس میں
اپنے مالوں سے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہو آدھا میوہ اُسکا روایت کیا اس
حدیث کو مسلم نے دوسری حدیث وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اعطی خیبر الیہود ان یعملوہا ویزرعوہا ولہم شطر ما یخرج
منہا رواہ البخاری روایت ہے اوسی سے یہ کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا
خیبر (یعنے درخت اور زراعت خیبر کی) یہود کو اس شرط پر کہ محنت کریں اُس میں اور
کھیتی کریں اُسمیں اور ہو میوہ کے لیے آدھا اوس چیز کا کہ نکلے اُس سے روایت کیا اس
حدیث کو بخاری نے قائل کہا نووی نے شرح صحیح مسلم میں کہ کہا ابن ابی لیلی
اور ابو یوسف اور محمد اور باقی کے کوفیون اور فقہا محدثین اور احمد اور ابن خزیمہ
اور ابن شریح اور دوسرون نے کہ کسی سے حصہ مقرر کرکے خواہ کوئی کسیکو فقط درخت دیدے
خواہ فقط زمین ہی دی خواہ درخت بھی اور زمین بھی یعنے دونون چیزین دیدین جائز ہی اس لیے
کہ ظاہر حدیث سے یہی ثابت ہی اور یہی بہتر ہے اور اسکے جواز کے باب مین ابن خزیمہ نے ایک
کتاب طیار کی ہی اور جو حدیثین کہ اس کے منع کی باب مین مروی ہین اُنکا جواب اُس نے اُسمیں دیدیا ہی

مسئلہ نود و ہفت

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی تین حدیثون کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح
وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاوی عالمگیری وغیرہ فقہ کے
کتابون مین لکھا ہے اذا حلف الکافر ثم حنث فی حال کفرہ او بعد
اسلامہ فلا حنث علیہ یعنے جب کافر قسم کھاکر خواہ حالت کفر مین توڑدی خواہ اسلام لاکر توڑدی

رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ روایت ہی ابی جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مول خون کے سے اور کتے کے سے اور خرچی لونڈی زانیہ کی سے روایت کیا اسکو بخاری نے **فائدہ** مجمع البحار مین لکھا ہے کہ مراد حجامت سے حرام ہونا ہے مول کتے کا اور خرچی عورت زانیہ کی اس لیے کہ کتا پلید ہے اور زنا حرام ہے اور بدلا دینا اوسکا اور لینا اوسکا حرام ہے اور **زرقانی شرح موطا امام مالک** مین لکھا ہے کہ خرچی عورت زانیہ کی حرام ہے اور اوسپر اجماع ہے۔ اور امام نووی علیہ الرحمۃ نے **شرح صحیح مسلم** مین لکھا ہے کہ مول کتے کا اور خرچی عورت زانیہ کی حرام ہے اور اوسپر اتفاق ہی تمام مسلمانون کا اور کہا **ترمذی** نے اس باب مین حضرت عمر اور ابن مسعود اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر اور عبداللہ بن جعفر سے بھی روایتین آئی ہین انتہے اب رہا ایک مسئلہ تو کاہن کی اجرت کا اور دوسرا سینگی کھینچنے والے کی کمائی کا سو بیان ان کا بلوغ المبین کے دوسرے جلد مین کیا گیا ہے جسکو دیکھنا منظور ہو وان سے دیکھ لے

مسئلہ نود و ششم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثون کے یہ ہے جو **ہدایہ** اور **شرح وقایہ** اور **کنز الدقایق** اور **ردالمحتار** اور **فتاوے عالمگیری** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے قَالَ اَبُوْحَنِیْفَۃَ اَلْمُزَارَعَۃُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بَاطِلٌ یعنی کہا ابوحنیفہ نے کہ مزارعت ساتھ تہائی اور چوتہائی کے باطل ہے **فائدہ** یعنے اگر کوئی شخص اپنی زمین اس غرض سے کسی کو دیوے کہ وہ اوس مین کھیتی کرے اور اوسکا اپنا حصہ مقرر کر لیوے تو جائز نہین ہے۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سو امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان دو حدیثون کا **پہلی حدیث** عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی

اور اسکا شاہد ہی حدیث ہی کردم کے دیگر احمد کی تیسری حدیث **عن** میمونۃ بنت کردم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ تحقیق اوسکے باپ نے پوچھا نبی صلعم اللہ علیہ وسلم سے پس کہا یا رسول اللہ تحقیق نذر مانی تھی میں نے کہ ذبح کروں میں بوانہ میں پس فرمایا کیا اسمیں سے بت یا طاغیہ کہا نہیں فرمایا حضرت نے پوری کر نذر اپنی روایت کیا اسحدیث کو احمد اور ابن ماجہ اور راوی اسکی اسناد کی صحیح ہیں

مسئلہ نود و ہشتم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور ردالمحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوے قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے مَنْ نَحَرَ نَاقَةً أَوْ ذَبَحَ بَقَرَةً فَوَجَدَ فِي بَطْنِهَا جَنِينًا مَيِّتًا لَمْ يُؤْكَلْ أَشْعَرَ أَوْ لَمْ يُشْعِرْ یعنے جو شخص اونٹنی یا گائی کو ذبح کرے اور اسکی پیٹ مین سے مرا ہوا بچا نکلے تو نہ کہاوی خواہ اوسکے بال ہون خواہ نہ ہون ۔ اور یہ مذہب امام اعظم اور انکے شاگردون زفر اور حسن بن زیاد کا ہے سو امام اعظم اور اُن کے شاگردون نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے اس حدیث کا **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَاةُ الْجَنِينِ ذَكَاةُ أُمِّهِ رَوَاهُ أَحْمَدُ وَصَحَّحَهُ ابْنُ حِبَّانَ روایت ہی ابی سعید خدری رضوان اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کرنا پیٹ کی بچہ کا ذبح کرنا اوسکی مان کا ہی روایت کیا اسحدیث کو احمد نے اور صحیح کہا اسکو ابن حبان نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ صحیح کہا اسحدیث کو ابن حبان اور ابن رفیق العید نے

ہدایہ کے بیان مین

۱ حاشیہ صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ نولکشور
۲ حاشیہ صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ نولکشور
۳ حاشیہ صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ نولکشور
۴ حاشیہ صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ نولکشور
۵ حاشیہ صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ نولکشور
۶ حاشیہ صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ نولکشور
۷ حاشیہ صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ نولکشور
۸ حاشیہ صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ نولکشور
۹ حاشیہ صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ نولکشور
۱۰ حاشیہ صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ نولکشور
۱۱ حاشیہ صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ نولکشور
۱۲ حاشیہ صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ نولکشور
۱۳ حاشیہ صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ نولکشور
۱۴ حاشیہ صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ نولکشور
۱۵ حاشیہ صفحہ ۲۸۳ مطبوعہ نولکشور

وفا کرنا اس کا بسبب لازم نہین **فائدہ** نماز ہی کے نفل صحیح ہے نذر اوس کی۔ اور یہ مذہب امام اعظم کا ہے سوا امام اعظم نے اس مسئلہ مین خلاف کیا ہے ان تین حدیثون کا۔

پہلی حدیث عَنْ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ عُمَرَ سَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کُنْتُ نَذَرْتُ فِی الْجَاہِلِیَّۃِ اَنْ اَعْتَکِفَ لَیْلَۃً فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ وَاَوْفِ بِنَذْرِکَ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے یہ کہ حضرت عمر نے پوچھا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا نذر کی تھی مین نے جاہلیت مین کہ اعتکاف کرون گا مین ایک رات مسجد حرام مین فرمایا پوری کر نذر اپنی روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **دوسری حدیث** عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَۃَ فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَہٗ فَقَالَ ھَلْ کَانَ فِیْھَا وَثَنٌ یُّعْبَدُ قَالَ لَا قَالَ فَھَلْ کَانَ فِیْھَا عِیْدٌ مِّنْ اَعْیَادِھِمْ قَالَ لَا فَقَالَ اَوْفِ نَذْرَکَ فَاِنَّہٗ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ وَلَا فِیْ قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ وَلَا فِیْمَا لَا یَمْلِکُ ابْنُ اٰدَمَ رَوَاہُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالطَّبْرَانِیُّ وَھُوَ صَحِیْحُ الْاِسْنَادِ وَلَہٗ شَاھِدٌ مِّنْ حَدِیْثِ کُرْدُمٍ عِنْدَ اَحْمَدَ روایت ہے ثابت ابن ضحاک رضی اللہ تعالی عنہ سے کہا کہ نذر کی ایک مرد نے عہد مین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ کہ قربانی کرے اونٹ بوانہ مین پھر آیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس پھر پوچھا اوس نے فرمایا کیا ہے اُسمین بت کہ پوجا جاتا ہے بولا نہین فرمایا پھر کیا ہوتا ہے اوس مین میلا میلون مین سے کافرون کے سو بولا نہین پھر فرمایا پوری کر نذر اپنی سو بیشک پوری کرنی چاہیے نذر گناہ مین اللہ تعالی کے اور نہ کاٹنے مین صلہ رحم کے اور نہ اُس کام مین کہ نہین مقدور رکھتا ہے آدمی روایت کیا اس حدیث کو ابوداود اور طبرانی نے اور وہ صحیح الاسناد ہے

پہلی حدیث عَنْ جَابِرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَھْلِیَّۃِ وَاَذِنَ فِیْ لُحُوْمِ الْخَیْلِ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دن خیبر کے کھانے گوشت گدھون گھر کے پلے ہوؤنکے سے اور اذن فرمایا بیچ کھانے گوشت گھوڑون کے روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **دوسری حدیث** عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ نَحَرْنَا عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَسًا فَاَکَلْنَاہُ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ روایت ہے اسمار بیٹی ابی بکر رضی اللہ عنہما سے کہا ذبح کیا ہمنے بیچ زمانے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے گھوڑا پس کھایا ہمنے اسکو روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے **فائدہ** کہا نووی نے شرح صحیح مسلم مین کہ مذہب شافعی اور جمہور سلف وخلف کا یہی ہے کہ گوشت گھوڑیکا مباح ہے مکروہ نہین اور اسی باب کے فائل ہین عبداللہ بن زبیر اور فضالہ بن عبید اور انس بن مالک اور اسمار بنت ابی بکر اور سوید بن غفلہ اور علقمہ اور اسود اور عطا اور شریح اور سعید بن جبیر اور حسن بصری اور ابراہیم نخعی اور حماد بن سلیمان اور احمد اور اسحق اور ابو یوسف اور محمد اور داؤد اور جمہور محدثین وغیرہ اور مکروہ جانا ہے اسکو ایک طائفہ نے کہ انمین سے ہین ابن عباس اور حکم اور مالک اور ابو حنیفہ اور کہا ابو حنیفہ نے کہنا اسکا حرام نہین لیکن جو کہا دے وہ گنہگار رہے انتہی ابو حنیفہ کے نزدیک گھوڑیکا گوشت کھانا جو بکروہ ہے اسباب ہین انکے مقلد یہ دلائل پیش کرتے ہین **پہلی** دلیل فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَالْخَیْلَ وَالْبِغَالَ وَالْحَمِیْرَ لِتَرْکَبُوْھَا وَزِیْنَۃً گھوڑے اور گھوڑی بنائے اور خچرین اور گدہے کہ اونپر سوار ہو اور زینت سو **جواب** اسکا یہ ہے کہ اس آیت مین تو اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے کہ گھوڑے سوار ہونے اور زینت کے لیے بنایا گیا ہے یہ نہین فرمایا کہ اسکا کھانا بھی مکروہ ہے اور اگر کھانا اسکا مکروہ ہوتا تو آنحضرت صلی

اور حسن کہا اسکو ترمذی نے اور کہا حاکم نے اسباب مین حضرت علی اور ابن مسعود اور ابی ایوب اور براء اور ابن عمر اور ابن عباس اور کعب بن مالک سے بھی روایتین آئی ہین اور زیادہ کیا تلخیص مین (یعنے ابن حجر نے) کہ جابر اور ابی امامہ اور ابی الدرداء اور انس سے بھی روایتین ہین اور جس طریقہ کے ساتھہ احمد نے اس حدیث کو روایت کیا ہی اُس مین کوئی بھی ضعیف راوی نہین ہے اور ذبح کرنا پیٹ کو بچے کا ذبح کرنا اُسکی مان کا ہی یہ مذہب ہی ثوری اور شافعی کا اور حسن بن زیاد اور ابو یوسف اور محمد ابو حنیفہ کے شاگردون کا اور یہی مذہب ہی مالک کا لیکن اُنکے نزدیک شرط یہ ہی کہ اگر بچے کے بال نکلے ہوئے ہین تو حلال ہے ورنہ نہین اور دلیل مالک کی یہ حدیث ہی جو کہ **موطا** امام مالک مین روایت ہی عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تہی کہتے عبد اللہ بن عمر جب ذبح کیجاے اونٹنی تو اوس کے پیٹ کے بچے کی بھی ذکات ہوجائیگی بشرطیکہ اوس بچے کے تمام اعضا پورے ہوگئے ہون اور بال نکل آئے ہون اور **موطا** امام مالک مین روایت ہی سعید بن المسیب سے کہ تہی کہتے سعید بن المسیب کہ ذکاۃ پیٹ کے بچے کی اوسکی مان کی ذکات سے ہوجاویگی جب وہ بچہ پورا ہوگیا ہو اور بال نکل آئے ہون سو **جواب** ان دونون حدیثون کا یہ ہی کہ یہ دونون صحابہ کے قول مین مرفوع حدیثین نہین ہین اور قول صحابی کا مقابلہ مین حدیث مرفوع کے لائق اعتبار اور قابل حجت پکڑنیکے نہین ہوتا اور دلایل اسکے مسلہ چہارم مین اس کتاب کے گزرے

مسلہ نود و ہم

اور ایک مسلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی دو حدیثون کے یہ ہی جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے یکرہ لحم الفرس عندہ لقولہ تعالی والخیل والبغال والحمیر الآیۃ وھو قول مالک یعنے مکروہ ہی گوشت گھوڑیکا امام اعظم کے نزدیک اور وہی قول ہی مالک کا سو امام اعظم اور امام مالک نے اس مسلہ مین خلاف کیا ہی ان دو حدیثون کا

دہلی کے جلد پانچوین کے صفحہ ۱۱۱ مین اور فتاوی قاضیخان چاپہ نولکشور کے جلد چوتھے کے صفحہ ۳۴۶ مین ہے ۱۲

عن ابی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی البحر ھو الطھور ماءہ والحل میتتہ رواہ ابوداود والترمذی والنسائی وابن ابی شیبۃ واللفظ لہ وصححہ ابن خزیمۃ والترمذی رواہ مالک والشافعی واحمد روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حق مین دریا کے پاک کرنیوالا ہے پانی اوسکا اور حلال ہے مردہ اوسکا روایت کیا اسحدیث کو ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ابی شیبہ نے اور لفظ اوسی کا ہے اور صحیح کہا اسکو ابن خزیمہ اور ترمذی نے روایت کیا اسکو مالک اور شافعی اور احمد نے **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین صحیح کہا اسحدیث کو ابن منذر اور ابن مندہ اور بغوی نے اور کہا بغوی نے اتفاق کیا گیا ہے اسکی صحت پر اور کہا ابن اثیر نے شرح مسند مین کہ یہ حدیث صحیح مشہور ہے روایت کیا ہے اسکو امامون نے اپنی کتابون مین اور دلیل پکڑی ہے ساتھہ اسکی اور مرد اسکی معتبر ہین اور کہا ابن ملقن نے البدر المنیر مین کہ یہہ حدیث صحیح بزرگ ہی اور **نیز** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ مذہب جمہور علما کا یہی ہے کہ مردہ دریا کا خواہ خود بخود مرجاوے خواہ شکار کیا جاوی بیشک ہی لیکن کہا حنفیہ اور ہادی اور قاسم اور امام یحیی نے اور مؤید باللہ نے ایک قول مین کہ جبتک اوسکو کوئی آدمی نمار دیا پانی اوسکو نہ پھینک دے دریا اوس کو پانی چھوڑ کر نہ چلا جاوی تب تک حلال نہین اور جو مچھلی خود بخود مرجاوے دریا اوسکو کوئی حیوان مار ڈالے وہ حلال نہین ہے اور دلیل اونکی اسباب مین یہ دو حدیثین ہین **پہلی** حدیث ابوداؤد مین روایت ہی جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چیز کہ پھینک دے اوسکو دریا یا جسکو پانی چھوڑ کر چلا جاوے پس کھاؤ اوسکو اور جو مرے اوسمین اور ٹھہرے پس نہ کھاؤ اوسکو سو **جواب** اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث ضعیف نہین قائم ہوتی ہے ساتھہ اسکی حجت یعنی کہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار

ف ۱ صحیح ابن خزیمہ مین ہی ف ۲ نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول صفحہ ۱۰۰ مین ہی ف ۳ نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول صفحہ ۱۰۰ مین ہی ف ۴ ابوداؤد چھاپہ دہلی کے جلد اول صفحہ ۱۰۰ مین ہی ف ۵ نیل الاوطار چھاپہ مصر کے جلد اول صفحہ ۱۰۰ مین ہی

خلاف قرآن اوس کے کہا ہیگا کونسی کونسی بھی رشاد فرماتے **دوسری دلیل** **ابوداؤد اور نسائی** مین روایت ہی خالد بن ولید رضی اللہ تعالی عنہ سی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہانے گوشت گھوڑیکے سے اور خچرون کے سے اور گدہون کے سے **جواب** اس کا یہ ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہی نہین قائم ہوتی ہی ساتھہ اسکی حجت کیونکہ کہا نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین کہ اتفاق کیا ہے علماء حدیث کی امامون وغیرہ نے کہ یہ حدیث ضعیف ہی اور کہا بعضون نے کہ یہ منسوخ ہی روایت کیا دارقطنی اور بیہقی نے موسی بن ہارون حمال حافظ سی کہا اوسنے یہ حدیث ضعیف ہی اسلیے کہ اسحدیث کی اسناد مین جو صالح بن یحیی ہے وہ بہی اور اسکا باپ بہی پہچانا نہین جاتا اور کہا بخاری نے اسحدیث مین نظر ہی اور کہا بیہقی نے اسناد اوسکی مضطرب ہی اور کہا خطابی نے (بہی) کہ اسکی اسناد مین نظر ہے اور صالح بن یحیی کا سماع اپنے باپ سی ہی اور اسکا اپنے دادا سی پہچانا نہین جاتا ہی اور کہا ابو داؤد نے یہ حدیث منسوخ ہے اور کہا نسائی نے حدیث گھوڑیکا گوشت) مباح ہونے کی بہت صحیح ہے اور حدیث خالد کی (یعنے گھوڑیکا گوشت منع ہونے کی) اگر صحیح بہی ہو تو بہی اسکی منسوخ ہونے کا شبہ پڑتا ہے انتہی اور کہا ابن حجر نے **تقریب التہذیب** مین کہ صالح بن یحیی بن مقدام بن معدی کرب کندی شامی (یعنے جو کہ گھوڑے کا گوشت منع ہونے کی حدیث کی راویون مین سے ہے) لین ہے چھٹے طبقے مین سے۔

مسئلہ صدم

اور ایک مسئلہ امام اعظم کا مخالف پیغمبر کی صحیح حدیث کی یہ ہے جو کہ **ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقایق اور رد المحتار اور فتاوی عالمگیری اور فتاوی قاضیخان** وغیرہ فقہ کی کتابون مین کہا ہے یکرہ اکل الطافی منہ یعنے جو مچھلی کہ خود بخود مر کر الٹی ہو جاوے کہانا اوس کا مکروہ ہے اور یہ مذہب امام اعظم کا ہی سو امام اعظم نے اس مسئلے مین خلاف کیا ہے اسحدیث کا

صفحہ ۱۱۰ مین اور فتاوی قاضیخان چھاپہ نولکشور کے جلد چوتھی کے صفحہ ۳۳۰ مین ہے ۱۲

ثابت ہوئی علماء محققین نے انکار کر دیا ہے اور اسکا رد بلیغ کیا ہے چنانچہ ملا علی قاری حنفی نے
شرح نخبۃ الفکر میں عن السخاوی ان المعتمد انہ لا روایۃ
للامام عن احد من الصحابۃ الصغر بہ فی زمن ادراکہ ایاھم
یعنے روایت ہی سخاوی سے کہ لائق اعتماد کے یہ بات ہی کہ امام ابو حنیفہ کو کسی صحابہ سے
انکو زمانہ صحابہ میں صغر سنی کے سبب روایت نہیں ہے۔ اور کہا امام نووی شارح
صحیح مسلم نے تہذیب الاسماء میں قال الشیخ ابو اسحاق فی الطبقات ھو
النعمان بن ثابت بن زوطی بن ماہ مولی تیم اللہ بن ثعلبۃ ولد سنۃ
ثمانین من الھجرۃ وتوفی ببغداد سنۃ خمسین ومائۃ وھو
ابن سبعین سنۃ اخذ الفقہ من حماد بن ابی سلیمان
وکان فی زمانہ اربعۃ من الصحابۃ انس بن مالک وعبد اللہ
بن ابی اوفی وسھل بن سعد وابو الطفیل ولم یاخذ عن احد
منھم ترجمہ یعنے کہا شیخ ابو اسحاق نے طبقات میں کہ وہ نعمان بن
ثابت بن زوطی بن ماہ مولی تیم اللہ بن ثعلب کی ہیں سنہ اسی ہجری میں پیدا ہوئے اور
بغداد میں سنہ ایکسو پچاس میں فوت ہوئے اور انکی عمر ستر برس کی تھی سیکھا علم فقہ کا
حماد بن ابی سلیمان سے اور انکے زمانہ میں چار اصحاب موجود تھے۔ انس بن مالک اور
عبد اللہ بن ابی اوفی اور سہل بن سعد اور ابو الطفیل ولیکن ابو حنیفہ نے ان میں سے
کسی سے بھی کچھ نہیں لیا اور کہا شیخ ابن طاہر حنفی نے تذکرہ موضوعات
میں وکان فی ایام ابی حنیفۃ اربعۃ من الصحابۃ انس بن مالک بالبصرۃ
وعبد اللہ ابن ابی اوفی بالکوفۃ وسھل بن سعد الساعدی
بالمدینۃ وابو طفیل عامر بن واثلۃ بمکۃ ولم یلق واحدا منھم
ولا اخذ عنہ واصحابہ یقولون انہ لقی جماعۃ من الصحابۃ وروی

یحییٰ بن سلیم راوی حدیث رفع یدین یحییٰ بن سلیم راوی جو ہے وہ سچا تو ہے لیکن حافظہ اسکا برا ہے اور کہا
نسائی نے نہیں ہے قوی اور کہا یعقوب نے جب وہ حدیث بیان کرے اپنی کتاب سے تو حدیث اسکی حسن
ہے اور جب وہ حدیث بیان کرے حفظ سے اسکی ٹھیک بھی سمجھی جاوے گی اور انکار بھی کیا جاوے
گا اور کہا ابو حاتم نے وہ نہ تھا حافظ اور کہا ابن حبان نے کہ معتبروں میں تو تھا لیکن خطا کرتا
تھا اور حرص کرتا تھا حدیث کے مرفوع کرنے پر اور کہا ابن حجر نے کہ یہ حدیث مرفوع تو نہیں لیکن
موقوف صحیح ہے اور معارض ہے اسکی قول ابو بکر وغیرہ صحابہ کا پس جن کے نام اوپر مذکور ہوئے
اور تقریب التہذیب میں کہا ہے کہ یحییٰ بن سلیم طائفی نزیل مکہ سچا ہے برے حفظ والا ہے نویں
طبقے میں سے انتہی دوسری حدیث دار قطنی نے روایت کی ہے ابی احمد زبیری سے
اس نے سفیان ثوری سے مرفوعاً ہی اسی مضمون کی سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا شوکانی نے نیل
الاوطار میں کہ کہا دار قطنی نے مخالف ہوا ہے اسکی وکیع وغیرہ پس موقوف کیا ان سب نے اس
حدیث کو سفیان ثوری پر اور صواب یہی ہے انتہی۔ یعنی ٹھیک بات یہی ہے کہ یہ حدیث مرفوع نہیں بلکہ موقوف
ہی ہے اور روایت موقوف مقابلہ میں حدیث صحیح مرفوع کے قابل اعتبار و لائق حجت پکڑنے
کے نہیں ہوتی اور بیان اسکا اس کتاب میں مسئلہ چہارم میں پہلے گذرا۔

تیرہواں مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنیوالوں کو یہ دیتے ہیں کہ امام اعظم کے پاس حدیث کے کتابوں کی
صندوق نہ تھی اور امام اعظم نے سوائے جماعت صحابہ کرام تین سو تابعین مشائخ سے سماع حدیث کی کی ہے اور انکی
سند کی روایت پانچسو آدمیوں نے انکو کی ہے اور سب کے سب امام اعظم کے اسناد علم کے چار ہزار آدمی ہیں اس
بات کو شیخ عبد الحق حنفی دہلوی نے شرح سفر السعادت میں نقل کیا ہے سو جواب
اسکا یہ ہے کہ یہ تو شیخ عبد الحق وغیرہ حنفیہ کی خانہ ساز باتیں ہیں انکو بجز بعض متعصب امام اعظم کے
مقلدوں کے کوئی نہیں مانتا اور ایسی بناوٹی دل سے تراشی ہوئی باتوں کو سچا کوئی نہیں جانتا بلکہ بعض
محققو حنفیہ بھی ایسی باتوں کو قابل نہیں جانتے حنفی بھائیو انکی ایجاد انکو مبارک ہو ہم تو دیکھتے ہیں کہ امام اعظم کا سماع

حدیث کی کی ہے اور رہے سب امام اعظم کے استاد علم نے چار ہزار آدمی ہین سو اس بات
کو سید محمد صدیق حسن خان صاحب جو آجکل باعث کثرت تصانیف و تالیف پہلے علما و پیچھے
سبقت لیگئے ہین اپنی کتاب اتحاف النبلا[1] مین رد کرتے ہین اور فرماتے ہین و انہا
جمیعے از الحدیث گفتہ اند کہ بضاعت وے در حدیث مزجاۃ ست (یعنے قلیل) و انگہ
گفتہ اند کہ مشایخ وی بچہار ہزار کس میرسند محتاج سندست و از اثر ہمین مبالغہات
کہ خطیب و ابن جوزی وغیرہما بردی طعن کردہ اند و ابو نعیم در حلیہ ذکر او ننمودہ۔ انتہے
اور دیکھو جو شیخ عبد الحق نے لکھا ہے کہ امام اعظم کے پاس حدیث شریف کی کتابون
کا کئی صندوق تھے یہ سب جھوٹ اور بناوٹ ہے۔ بھلا اگر امام اعظم کے پاس حدیث کی کتابون کے
صندوق ہوتے تو کیا اون کے مقلدون مین سے کسی کے پاس نہ پہنچتے کیا اُن کو
کیڑا کہا گیا یا دریا برد ہو گئین و یا ہمراہ امام قشیری کے صندوق کے دریا مین
ڈالکر خواجہ خضر کے پاس کہین گئین۔ تاکہ جسوقت عیسی علیہ السلام قیامت کے قریب
نزول فرمائین تو انکو دستور العمل بنائین جسکا قصہ طحطاوی نے شرح درالمختار[2]
مین بعض جہلا حنفیہ سے نقل کیا ہے اور اسکو بوجوہ عدیدہ باطل کیا ہے اور اسکی ابتدا
مین کہا ہے وَالَّذِیْ یَنْبَغِیْ لِلطَّائِفَۃِ الْحَنَفِیَّۃِ اَلَّا یَتَکَلَّمُوْا بِھٰذِہِ الْاَلْفَاظِ
الْمُوْھِمَۃِ فَاِنَّھَا مُوْجِبَۃٌ لِلتَّکَلُّمِ فِیْھِمْ بَلْ اِنَّ بَعْضَ الْحُمَقَاءِ یَسُبُّوْنَ الْاِمَامَ
وَیَنْفُوْنَ عَنْہُ الْاِجْتِھَادَ یعنے طائفہ حنفیہ کو لائق ہے کہ ایسے الفاظ وہم
انداز نہ بولین۔ کیون کہ لوگون کے برا کہنے کا سبب ہوتے ہین بلکہ بعض احمق
امام کو گالیان دین گے اور اُن کے اجتہاد کو مٹائین گے اور طحطاوی[3] نیز
لکھا ہے اِنَّ مِثْلَ ھٰؤُلَاءِ الْجَھَلَۃِ لِفَرْطِ تَعَصُّبِھِمْ وَعِنَادِھِمْ لَیْسَ مَطْمَحُ نَظَرِھِمْ
اِلَّا تَفْضِیْلَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ وَلَوْ بِمَا لَا اَصْلَ لَہٗ وَلَوْ بِمَا یُؤَدِّیْ اِلَی
الْکُفْرِ وَلَیْسَ عِنْدَھُمْ عِلْمٌ بِفَضَائِلِہِ الْجَمِیْلَۃِ الَّتِیْ اُلِّفَتْ فِیْھَا الْکُتُبُ

[1] صفحہ ۳۰۳ مین
[2] صفحہ ۳۰۳ مین
[3] صفحہ ۳۰۳ مین

عَنْهُمْ وَلَمْ يَثْبُتْ ذٰلِكَ عِنْدَ اَهْلِ النَّقْلِ یعنے ابو حنیفہ کے زمانہ مین چار صحابی
موجود تھے انس بن مالک بصرہ مین اور عبداللہ بن ابی اوفی کوفہ مین اور سہل بن سعد
ساعدی مدینہ مین اور ابو طفیل عامر بن واثلہ مکہ مین - لیکن ملاقات ابو حنیفہ کی اُن مین سے
ایک سے بھی ثابت نہین اور نہ اُن سے اُنھون نے کچھ لیا ہے اور جو ابو حنیفہ کے اصحاب
کہتے ہین - کہ اونھون نے ایک جماعت صحابہ سے ملاقات کی ہے - اور اُن سے روایت
بھی اونھون نے کی ہے سو یہ بات ائمہ نقل کے نزدیک ثابت نہین کو نہین پہنچی اسیطرح لکھا ہے
قاضی علامہ شمس الدین ابن خلکان نے **وفیات الاعیان** مین بھی اور
حافظ الحدیث ابن حجر عسقلانی نے امام اعظم کو چھٹے طبقے مین شمار کیا ہے چنانچہ
تقریب التہذیب مین لکھا ہے اَلنُّعْمَانُ بْنُ ثَابِتٍ الْكُوْفِيُّ
اَبُوْ حَنِيْفَةَ الْاِمَامُ يُقَالُ اَصْلُهٗ مِنْ فَارِسٍ وَيُقَالُ مَوْلَى بَنِيْ تَيْمٍ فَقِيْهٌ
مَشْهُوْرٌ مِنَ السَّادِسَةِ یعنے نعمان بیٹا ثابت کوفی کا رہنے والا امام ابو حنیفہ کوئی
کہتا ہے کہ یہ اصلمین فارسی ہین اور کوئی کہتا ہے کہ یہ بنی تیم کے آزاد کردہ غلام ہین
یہ فقیہ مشہور ہین چھٹے طبقے سے اور چھٹا طبقہ اُن لوگون کا ہے جنکو کسی صحابی سے ملاقات
نہین ہوئی چنانچہ خود ابن حجر مقدمہ کتاب مذکور مین فرماتے ہین اَلسَّادِسَةُ طَبَقَةٌ
عَاصِرُ الْخَامِسَةَ لٰكِنْ لَمْ يَثْبُتْ لَهُمْ لِقَاءُ اَحَدٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ كَابْنِ جُرَيْجٍ
یعنے طبقہ چھٹا پانچوین طبقہ کا ہمعصر ہے لیکن کسی صحابہ سے ملاقات کرنی چھٹے طبقے کے
لوگون کی ثابت نہین مثل ابن جریج کی انتہے اب اگر کوئی کہے کہ ملاقات کرنی امام ابو حنیفہ
کی صحابہ مذکورین سے بروایت اعلام الاخیار اور طحاوی وغیرہ کے ثابت ہے سو
جواب اسکا یہ ہے کہ اسباب مین جتنی روایتین حنفیہ لائے ہین سب واہیات اور زلیات اور
موضوع ہین صحیح ایک بھی نہین اور بیان انکا معیار الحق مین مفصل موجود ہے جسکو تحقیق
منظور ہو وہان سے دیکھ لے اور یہ جو حنفیہ کہتے ہین کہ امام اعظم نے تین سو تابعین مشائخ سے سماع

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے پاس موجود ہے اور وہ اپنے ضمیمہ کے نمبر مذکور میں لکھتے ہیں کہ اس میں عینی اور فتح القدیر بلکہ اس کے شاگرد حلبی سے بڑھکر کوئی بات بھی نہیں۔ غرضکہ اب انکا کوئی حیلہ بھی حدیث پر عمل کرنے میں پیش نہیں جا سکتا اور اتباع سنت کی نسبت کوئی عذر معقول خیال میں نہیں آسکتا لیکن معہذا یہ خام خیال ابتک بھی ایک گمان پر خیالی پلاؤ پکائے ہی جاتے ہیں اور عذر بدتر از گناہ پیش لائے ہی جاتے ہیں حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے وَاِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا یعنی اور تحقیق گمان نہیں کفایت کرتا حق سے کچھ

حسن ظن سے بغیر تحقیقات — مانتے ہیں نہیں کسی کی بات — ایک روپیہ کہیں جو پاتے ہیں
وہم سے جا بجا دکھاتے ہیں — کہ مبادا کہیں یہ ہو کہوٹا — تو سر اسر پڑے ہیں لوٹا
دین کی تحقیق میں مگر بالکل — ہوئے انکے چراغ عقل کے گل — کوئی کہدے کہ مسئلہ یہ ٹھیک
ہے تمہارے امام کے نزدیک — پھر نہ پوچھیں کسی سے یہ نادان — لیں وہی مان دلمیں ہو شادان
عکس اسکے جو ہو حدیث نبی — چھوڑ دیں اسکو یہ سفیہ و غبی — اور کہیں ہم نہ مجتہد نہ امام
ہم کو قول رسول سے کیا کام — ہم مقلد ہیں ہم کو بے انکار — ہے کفایت امام کی گفتار
یہ ہے دین انکا اور یہ اسلام — یہ عقیدہ ہے انکا اور یہ کلام — کہہ گئے ہیں یہ خود امام سبھی
ہو کہا ہمنے گر خلاف نبی — مطلقاً کیجو تم نہ اسپہ عمل — جان لیجو کہ ہے وہ ایک زلل
پر ہیں ان ریقہ تقلید — ہینگے نادان ایسے بے فہمید — کہہ گئے ہیں انہیں جو انکے امام
چلتے اسپر بھی یہ نہیں ناکام — ہم سمجھتے تھے ہیں جو تقلیدی — ہیں فقط منکر حدیث نبی
لیک معلوم ہمکو اب یہ ہوا — ہیں یہ منکر امام کے بھی سدا — ہے دلیل اسکی سر بے اہی دندار
ہوتے اُن سے اگر نہ یہ بیزار — تھے مقلد یہ جن کے کہلاتے — انکا کہنا سر آنکھ پر رکھتے
اور نہ تقلید کرتے انکی کبھی — دیکھتے جسمیں ہے خلاف نبی — کس نے تقلید ایسی بتلائی
شیفتہ جسپہ ہیں یہ سودائی — نفس شیطان کے دام میں یہ لوگ — آگئے ہیں اسیکا ہے یہ روگ

۴ بابت سورہ
سنہ ۱۹۰۵ء
سلسلہ نمبر
صفحہ نمبر

فیرکنون بالا کا دینِ الافترا الذی لا یرضی اللہ ولا رسولہ ولا ابو حنیفۃ نفسہ ولو سمعھا ابو حنیفۃ لکفر قائلھا یعنے بیشک اُن جاہلون جیسے اپنے بہت تعصب اور عناد کے سبب (بجز اس کے کہ ابو حنیفہ کو اور دین پر بزرگی دین) کہین نظر نہین رکھتے مگر ابو حنیفہ کو بزرگی دینے کی طرف اگرچہ ایسی چیز سے ہو جس کے لیے کچھ اصل نہین - اور اگرچہ وہ تفضیل کفر کیطرف اُن کو پہنچاوے اُن کو ابو حنیفہ کے اُن فضائل کا حکم نہین جن مین کتابین تصنیف ہو چکی ہین - اور وہ جہوٹ اور افترا سے خوش ہوتے ہین جس کو خدا اور رسول ﷺ پسند نہین کرتے اور نہ ابو حنیفہ پسند کرتے بلکہ ابو حنیفہ اگر اُن باتون کو سنتے تو اُن کے قائل پر کفر کا فتوے لگاتے غرضکہ امام اعظم کے کئی صندوق کتابون کے تو ایک طرف رہی اگر حدیث کی ایک کتاب بہی اُنکی جمع کی ہوئی ہوتی تو اُسکا اثر ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین ضرور پایا جاتا خصوصاً طحاوی اور عینی اور ابن ہمام تو ضرور ہی اس سے نقل لاتے بلکہ اُنکی ذات سے تو یہ بہی امید نہین کہ اس کے مقابلہ مین بخاری اور مسلم اور موطا وغیرہ کتابونکی صحیح صحیح حدیثین جو کہ اسوقت مین بہی موجود ہین سبکو رد کر دیتے - اور کسیکو بہی نہ مانتے - لیکن اسکا بڑا تنکر ہے کہ اُنکی جمع کی ہوئی نہ چہوٹی نہ بڑی کوئی کتاب بہی حدیث کی نہین لیکن باوجود اسبات کے بہی حنفیہ بہی کہی جاتے ہین کہ جن کتابون کی حدیثین ہمارے مذہب کی دلیل ہین وہ کتابین عرب مین موجود ہین چنانچہ شیخ عبد الحق دہلوی نے شرح سفر السعادت مین لکہا ہے - کہ نظر در کتب حنفیہ کہ در دیار عرب مشہور ست باید اندخت تا حقیقت حال منکشف گردد و موہب الرحمن کتابیست درین مذہب شارح او التزام کردہ کہ دلیل از آیت قرآن و احادیث صحیحین بیارد - سو یہ بہی شیخ صاحب وغیرہ امام اعظم کے مقلدون کی خانہ ساز بات ہے - کتاب برہان شرح موہب الرحمن لاہور مین

۱۲ سفر السعادت عبارت شرح

اور ہوگا میری اُمت مین ایک مرد کہ کہا جائیگا واسطے اوسکے ابوحنیفہ کہ وہ چراغ ہے
میری امت کا قیامت کے دن تک۔ اور نیز شیخ عبدالحق نے شرح سفر السعادت
مین لکھا ہے کہ در تنزیہ الشریعہ از ابن عدی آورد کہ یکون فی اُمتی رجل یقال لہ محمد
بن ادریس اضر علی اُمتی من ابلیس + ویکون فی اُمتی رجل یقال
لہ ابوحنیفۃ وھو سراج اُمتی وگفتہ کہ جوزقانی این حدیث را از ابن عدی
آوردہ و در اسناد وی احمد جوباری ست در اوی وے مامون سلمی ست
دیگے ازین دو وضع کردہ اینحدیث را علیہ من اللہ ما یستحقہ یعنے
جس چیز کا جو مستحق ہے اللہ اُسکو ویسا ہی کرے۔ اور کہا ملا علی قاری حنفی نے
در زین الحلم شرح عین العلم مین قد ورد من طرق
لکنھا کلھا واھیۃ وابوحنیفۃ سراج اُمتی حدیث موضوع
کما قال الصغانی وغیرہ یعنے ابوحنیفہ چراغ ہے میری اُمت کا جو کہ
وارد ہوا ہے بہت طریقون سے لیکن وہ سب کے سب واہی ہین اور یہ حدیث
موضوع ہے جیسا کہ کہا ہے صغانی وغیرہ نے دوسری حدیث سیاتی
بعد رجل یقال لہ النعمان بن ثابت الکوفی ویکنی بابی حنیفۃ
یحسن دین اللہ ویستنی علی یدیہ یعنے آویگا میرے پیچھے ایک مرد کہا جائے
گا واسطے اوس کے نعمان بن ثابت رہنیوالا کوفے کا اور کنیت کیا گیا ساتھہ ابوحنیفہ
کے تاکہ بہتر ائی کرے اللہ کی دین کی اور میری سُنت کے اوپر ہاتھہ اپنے کے
سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ حدیث بھی جھوٹی بنا دیتی دل سے گھڑی ہوئی ہے
کہا نور الدین علی نے کتاب مختصر تنزیہ الشریعۃ المرفوعہ عن
الاخبار الشنیعۃ الموضوعہ مین کہ یہ حدیث ایک ٹکڑا ہے اس کی حدیث
کا طریق ابان سے روایت کی اس سے ابو العلی بن ہباج مجہول نے اور روایت کی

۱ تنزیہ شریعت مرفوعہ از اخبار شنیعہ موضوعہ
۲ ابن عدی کا مصنف ہونا اور اسکی کتاب کا نام
۳ ابن ادریس شافعی کا ابلیس سے اضر ہونا
۴ ابوحنیفہ کا سراج اُمت ہونا
۵ زین الحلم شرح عین العلم
۶ ملا علی قاری کا ابوحنیفہ کی حدیث کو موضوع کہنا
۷ صغانی کا بھی موضوع کہنا
۸ حدیث سیاتی بعد رجل
۹ ابوحنیفہ کا دین کی بہتر ائی کرنا
۱۰ ابوحنیفہ کا سنت پر ہاتھہ رکھنا
۱۱ حدیث کا جھوٹی ہونا
۱۲ نور الدین علی کا مختصر تنزیہ الشریعۃ المرفوعہ عن الاخبار الشنیعۃ الموضوعہ کا مصنف ہونا
۱۳ ابان کا ابو العلی بن ہباج سے روایت کرنا
۱۴ ابو العلی بن ہباج کا مجہول ہونا

چودھوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ جو مرتبہ امام اعظم کا ہی ائمہ مین سے اور کسیکا بھی نہین ہی۔ سلیے کہ امام اعظم کی فضیلت مین انکا نام لیکر صریح چار حدیثین آچکی ہین پہلی حدیث یَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ وَھُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ یعنے ہوگا بیچ امت میری کے ایک مرد کہا جائیگا وسکے ابو حنیفہ اور وہ چراغ ہے امت میری کا سو جواب اسکا یہ ہی کہ یہ حدیث موضوع یعنے جھوٹی بناوٹی دل سے گھڑی ہوئی ہے کہا امام شوکانی نے فوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ مین کہ یہ حدیث موضوع ہے اس لیے کہ بیچ اسناد اسحدیث کے ایک تو مامون بن احمد سلمی ہے اور دوسرا احمد بن عبد اللہ جوبباری ہے۔ اور یہ دو شخص حدیثون کے بنانے والے ہین اور بنایا ہے اسکو ان دونون مین سے ایک نے۔ اور کہا شیخ ابن طاہر حنفی نے مجمع البحار مین کہ کہا صفانی نے (حدیث) سِرَاجُ اُمَّتِیْ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ مَوْضُوْعٌ یعنے ابو حنیفہ میری امت کا چراغ ہے موضوع ہے یعنے جھوٹی بناوٹی دل سے گھڑی ہوی حدیث ہے۔ اور کہا ملا علی قاری حنفی نے موضوعات کبیر مین (حدیث) اَبُوْ حَنِیْفَۃَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ مَوْضُوْعٌ بِاتِّفَاقِ الْمُحَدِّثِیْنَ یعنے ابو حنیفہ میری امت کا چراغ ہے موضوع حدیث ہی اور اسپر محدثین کا اتفاق ہے۔ اور کہا شیخ عبد الحق حنفی نے تحصیل التعرف مین وَقَدْ یُرْوٰی اَحَادِیْثُ فِیْ فَضْلِہٖ حَکَمَ الْمُحَدِّثُوْنَ بِوَضْعِھَا وَاَشْعَرُھَا اَبُوْ حَنِیْفَۃَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ وَسَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَہٗ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ ھُوَ سِرَاجُ اُمَّتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ یعنے اور تحقیق جو حدیثین کہ روایت کی گئی ہین امام ابو حنیفہ کی بزرگی مین حکم کیا ہے محدثین نے ساتھہ موضوع ہونے انکے اور بہت مشہور ہونا انکا ابو حنیفہ چراغ ہے میری امت کا

بزرگی ہین جتنی حدیثین آئی ہین محدثین کے نزدیک سب موضوع ہین کوئی بھی صحیح نہین - اور کہا ملا علی قاری حنفی نے موضوعات کبیر مین وَمِنْ ذٰلِكَ مَا وَضَعَهُ الْكَذَّابُوْنَ فِيْ مَنَاقِبِ اَبِيْ حَنِيْفَةَ وَالشَّافِعِيِّ عَلَى التَّنْصِيْصِ عَلٰى اسْمَيْهِمَا وَكَذَا مَا وَضَعَهُ الْكَذَّابُوْنَ اَيْضًا فِيْ ذَمِّهِمَا ✤ ✤

یعنے اُنہین مین سے ہے وہ جو بنایا ہے اُسکو جھوٹون نے بیچ تعریف ابوحنیفہ اور شافعی کے اُنکا نام لیکر اور اسیطرح کی حدیثین بنائی ہین جھوٹون نے بیچ مذمت اندونون کے اور کہا مجد الدین فیروز آبادی صاحب قاموس نے سفر السعادت مین کہ در باب فضائل شافعی و ابی حنیفہ و ذم ایشان چیزے صحیح نشدہ و ہرچہ دران باب است مجموع مفتری و موضوع ست - اور کہا سید محمد نذیر حسین صاحب نے معیار الحق مین کہ یہ سب (روایتین جو کہ ابوحنیفہ کی تعریف مین لوگون نے لکھی ہین) واہیات اور مفتریات اور موضوعات ہین اور واضعین اُسکے (یعنے ان روایتون کے بنانیوالے مصداق ہین اسحدیث کے) جو کہ بخاری مین روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے اُسنے نقل کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ یعنے جو جھوٹ بولے مجھپر جانکر پس ٹھکانا سمجھے اپنا دوزخ - اور ناقلین اُنکے نے اگر باوجود علم بالوضع کے اُن کو نقل کی ہین تو فاسق ہین بالاجماع کیونکہ روایت کرنا حدیث موضوع کا حرام ہے اتفاقًا اور اگر بسبب جہل کے اون کے موضوع ہونیسے نقل کی ہین تو جاہل اور معذور ہین اور موضوع ہونا ان روایتون کا اونکے الفاظ اور معنے سے ظاہر ہے اور محدثین نے بہتی تنبیہ کی ہے اور بیان اسکا اوپر گزرا

پندرہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنیوالون کو یہ دیتے ہین کہ امام اعظم کے بزرگی اور ائمہ پر اسلیے زیادہ ہے کہ اُنہون نے چالیس برس تک ایک وضو سے نماز

اس محمد بن یزید بن عبد اللہ سلمی متروک ہے اور پایا اس نے طریق جو بناری سے اور
کافی ہے مجھکو (اس حدیث کے موضوع ہونے کی دلیل) اسکا جھوٹا ہونا۔ اور کہا
شیخ عبد الحق نے شرح سفر السعادت مین کہ یہ حدیث بھی اسی قسم
کی ہے جھوٹی بناوٹی دل سے گھڑی ہوئی ہے جیسے کہ حدیث سراج اُمتی ہے
جو کہ اوپر مذکور ہوئی تیسری (حدیث) یَخْرُجُ فِیْ اُمَّتِیْ رَجُلٌ یُقَالُ لَهٗ
اَبُوْ حَنِیْفَةَ وَیَبْرُزُ کَتِفَیْهِ خَالٌ یُحْیِ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی یَدِهٖ سُنَّتِیْ
یعنے نکلیگا میری اُمت مین ایک مرد کہا جائیگا واسطے اوس کے ابو حنیفہ
اور ہوگا درمیان مونڈہون اوس کے ایک خال زندہ کریگا اللہ تعالی اوس کے ہاتھ
اُس کے میری سنت کو چوتھی (حدیث) حضرت علی سے روایت ہے اَلَا اُنَبِّئُکُمْ
بِرَجُلٍ مِّنْ کُوْفَتِکُمْ هٰذِهٖ یُکْنٰی بِاَبِیْ حَنِیْفَةَ قَدْ مُلِئَ قَلْبُهٗ عِلْمًا وَّ
حِلْمًا وَسَیَمْلِكُ بِهٖ قَوْمٌ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ الْعَالِبُ عَلَیْهِمُ الثَّنَا فُرُبِقَالُ لَهُمُ
الْبَنَانِیَّةُ کَمَا هَلَکَتِ الرَّفَضَةُ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی
عَنْهُمَا ترجمہ یعنے کیا نہ خبر دون مین تجھکو حال ایک شخص تمہاری کوفے کے
رہنے والے کے سے کہ یہ ہوگا کنیت کیا جائیگا ساتھہ ابو حنیفہ کے تحقیق بھرا جائیگا اوسکا
دل علم اور حکمتون سے اور قریب ہے کہ ہلاک ہوگی قوم بسبب اوسکی بیچ آخر زمانے کے
کہ ہوگی اُنکو ابو حنیفہ سے بہت نفرت کہا جائیگا واسطے اوسکے بنانیہ (ہلاک ہونیوالے) جیسے کہ
ہلاک ہوئے رافضی ساتھہ ابو بکر اور عمر رضے اللہ عنہما کے سو جواب اندرون حدیثون
کا یہ ہے کہ یہی موضوع ہین اسلیے کہ کہا شیخ عبد الحق نے تحصیل التعرف
مین وَقَدْ رُوِیَ اَحَادِیْثُ فِیْ فَضْلِهٖ حَکَمَ الْمُحَدِّثُوْنَ بِوَضْعِهَا
یعنے اور تحقیق جو حدیثین کہ روایت کی گئی ہین امام ابو حنیفہ کی بزرگی مین
حکم کیا ہے محدثین نے ساتھہ موضوع ہونے اُنکے کے۔ یعنے اما ابو حنیفہ کے

أحدكم كيف يصلي أبدا وقال الآخر أنا أصوم الدهر ولا أفطر
قال الآخر أنا أعتزل النساء فلا أتزوج أبدا فجاء النبي صلى الله عليه
وسلم إليهم فقال أنتم الذين قلتم كذا وكذا أما والله إني
لأخشاكم لله وأتقاكم له لكني أصوم وأفطر وأصلي وأرقد
وأتزوج النساء فمن رغب عن سنتي فليس مني یعنے تین شخص طرف
بیبیون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھنے ہوئے عبادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
پس جبکہ خبر دیے گیے ساتھہ اسکے گویا کہ کم جانا اسکو پس کہا ہمین کہان ہین ہم
بہ نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تحقیق بخشے اللہ نے واسطے اون کے جو پہلے کیے
گناہ اور جو پچھلے پس کہا ایک نے اُن مین سے پس مین نماز پڑہا کرون گا تمام رات ہمیشہ اور
کہا دوسرے نے مین روزے رکھا کرون گا دن کو ہمیشہ اور نہ افطار کرون گا۔ اور کہا تیسرے
نے پس مین الگ رہون گا عورتون سے پس نہ نکاح کرونگا کبھی۔ پس تشریف
لائے حضرت نبی صلے اللہ علیہ وسلم طرف اُنکی پس فرمایا حضرت نے تمنے کہا تہا
ایسا اور ایسا اور ایسا خبردار ہو قسم ہے خدا کی کہ تحقیق مین البتہ بہت ڈرتا ہون بہ نسبت
تمہارے اللہ تعالے سے اور بہت تقوے کرتا ہون بہ نسبت تمہارے واسطے اللہ تعالی کے
لیکن مین روزے بہی رکھتا ہون اور افطار بہی کرتا ہون اور نماز بہی پڑہتا ہون اور سوتا ہون
اور نکاح بہی کرتا ہون عورتون سے پس جس شخص نے اعراض کیا طریقہ
میرے سے پس نہین ہے مجہ سے **تیسری** حدیث **بخاری** اور **مسلم** مین عبد اللہ
بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ کہا قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یا عبد اللہ ألم أخبر أنک تصوم النہار وتقوم اللیل فقلت بلی یا رسول
اللہ قال فلا تفعل صم وأفطر ونم وقم فإن لجسدک علیک حقا وإن
لعینک علیک حقا وإنک لعسی أن یطول بک عمر وإن من حسبک أن
یکون بطنک وعاء قد حوی فعلیک بکل شہر ثلاثة أیام فإن لک بکل
حسنة عشر أمثالہا فإن ذلک صیام الدہر کلہ فشددت فشدد علی

عشا اور صبح کی پڑھی ہے۔ اور ہر شب مین ہزار رکعت نماز پڑھا کرتے تھے اس بات کو خطیب نے تاریخ بغداد مین نقل کیا ہے اور **خطابی** مین ہے کہ جس مقام پر امام اعظم نے وفات پائی ہے وہان انہون نے ستر ہزار ختم کیے ہین سو **جواب** اس کا دو طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ بات بالکل غلط اور واہیات اور موجب مذمت امام اعظم کے ہے نہ یہ کہ انکی تعریف کے باعث ہو انہون نے جو اپنے آپکو ایک بیماری تکلیف اور مشقت مین ڈال رکھا تھا کیا اُن کو اتنی بھی خبر نتھی کہ یہ بدعت ہے کیونکہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر بھر مین کبھی شب کو تیرہ رکعت سے زیادہ نوافل نہین پڑھے اور نہ کبھو تمام شب جاگے۔ بلکہ بتیسرا حصہ شب کا جاگتے اور دو حصے سویا کرتے اور اسپر زیادتی کرنیوالے کو فرماتے کہ یہ شخص میری سنت سے نفرت کرتا ہے اور یہ ہم مین سے نہین اور ایسا ہی ختم کرنا قرآن کا بھی سات دن سے دری درست نہ کہتے اور فرماتے کہ تین دن سے کم مدت مین قرآن پڑھنیوالا تو قرآن کو سمجھتا ہی نہین چنانچہ **مسلم** مین روایت ہے ہشام سے کہ کہا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے وَلَا اَعْلَمُ نَبِیَّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ کُلَّہٗ فِیْ لَیْلَۃٍ وَلَا صَلّٰی لَیْلَۃً اِلَی الصُّبْحِ وَلَا صَامَ شَھْرًا کَامِلًا غَیْرَ رَمَضَانَ یعنے نہین جانتی مین پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھا ہو قرآن سارا ایک رات مین اور نہین جانتی مین کہ نماز پڑھی ہو کسی رات مین صبح تک (یعنے اول سے آخر تک) اور نہین جانتی مین کہ روزے رکھے ہون سارا مہینہ سوائے رمضان کے اور **بخاری** اور **مسلم** مین روایت ہے انس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا جاء ثلثۃ رھط الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسئلون عن عبادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما اخبروا بھا کانھم تقالوھا فقالوا این نحن من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر فقال احدھم

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِلی اللہ صیام داؤد علیہ السلام کان ینام نصف
اللیل ویقوم ثلثہ وینام سدسہ ویصوم یوما ویفطر یوما
یعنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہترین نمازون مین طرف اللہ تعالی کی
نماز داؤد علیہ السلام کی ہے اور بہترین روزون مین طرف اللہ تعالی کی روزے
داؤد علیہ السلام کے ہے وہ سوتے آدہی رات اور قیام کرتے تہائی رات اور پھر سوتے
چھٹے حصہ رات کو مین اور روزہ رکھتے ایک دن اور افطار کرتے ایک دن پانچوین
حدیث بخاری اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا
سے کہ کہا کان تعنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینام اول اللیل و
یحیی اخرہ ثم ان کانت لہ حاجۃ الی اہلہ قضی حاجتہ
ثم ینام فاذا کان عند النداء الاول وثب فافاض علیہ
الماء وان لم یکن جنبا توضاء للصلوۃ ثم صلی رکعتین ۔ یعنے
تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سوتے اول شب اور زندہ رکھتے آخر شب کو (یعنے
بیدار رہتے) پھر اگر ہوتی حضرت کو حاجت طرف اہل اپنے کی (یعنے صحبت کی) ادا کرتی
حاجت اپنی پھر سوتے پس اگر ہوتے وقت پہلی اذان کے جنبی تو اوٹھتے اور ڈالتے
اپنے پر پانی اور اگر نہ ہوتے جنبی وضو کرتے نماز کے لیے پھر پڑہتے دو رکعت سین سنت
فجر کی دوم ہر شب مین ہزار رکعت نماز پڑہنی عقلاً بھی دشوار ہے اس لیے کہ تمام
رات کے درجہ اوسط مین بارہ گھنٹے ہوتے ہین اور چار گھنٹے اون مین سے سونا کرنے
جاہیین تین گھنٹے اول سے شب کے کہ اسمین کہانا پینا شب کا اور استنجا طہارت اور
وضو اور نماز عشا کی ادا ہو اور ایک گھنٹہ آخر سے شب کے کہ اسمین وقت فجر کی آمد آمد
ہوتی ہے اور نوافل نہین پڑہے جاتے تو باقی رہے آٹھ گھنٹے دن مین اگر ہزار رکعت
پڑہتے تھے تو فی گھنٹہ سوا سو رکعت پہلی اور ادا کے سوا سو رکعت کا مع ادائے ارکان

لا صام من صام الابد صوم ثلثة ایام من کل شهر صوم الدهر
کلہ صم من کل شہر ثلثة ایام و اقرء القرآن فی کل شہر قلت
انی اطیق اکثر من ذلک قال صم افضل الصوم صوم داود
صیام یوم و افطار یوم و اقرء فی کل سبع لیال مرة
و لا تزد علی ذلک یعنے فرمایا مجھہ کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اے
عبد اللہ کیا نہین خبر دیا گیا مین (یعنے خبر پہونچی ہے مجھکو) یہ کہ تو روزے
رکھتا ہے دن کو (یعنے ہر دن) اور قیام کرتا ہے تمام رات (یعنے ہر شب)
پس کہا مین نے مقرر یا رسول اللہ کرتا ہون فرمایا نہ کر روزے بھی رکھہ
اور افطار بھی کر اور قیام بھی کر اور سو بھی رہ اس واسطے کہ واسطے بدن تیرے
کے تجھپر حق ہے (یعنے بہت مشقت مین نہ ڈال تا بیمار و ہلاک نہ ہو جاوے) اور
واسطے آنکھون تیری کے تجھپر حق ہے (یعنے کبھی سویا بھی کر تا آنکھین آرام پاوین)
اور تحقیق تیری بی بی کا بھی تجھپر حق ہے (یعنے اُس کے ساتھہ سو اور صحبت اور
مخالطت کر) اور تحقیق تیرے مہمان کا بھی تجھپر حق ہے (یعنے کلام کر اُن سے اور
خاطرداری اور کھانا کھا اونکے ساتھہ) نروزہ رکھا جس نے کہ روزہ رکھا ہمیشہ روزے
تین دن کے ہر مہینے سے روزے ہمیشگی کے ہین روزی رکھہ ہر مہینے مین تین دن (یعنے
ایام بیض کے یا مطلق تین روزے) اور پڑھہ قرآن مہینے مین (یعنے ہر مہینے مین ایک ختم
کر لیا کر) کہا مین نے طاقت رکھتا ہون مین زیادہ اس سے فرمایا روزہ رکھہ بہترین
روزہ روزہ داؤد کا روزہ رکھنا ایک دن اور افطار کرنا ایک دن اور پڑھہ قرآن بیچ
سات رات کے ایک بار اور نہ زیادہ کر اسپر یعنے جو کہ مذکور ہوا روزون اور ختم کا

چوتھی حدیث بخاری اور مسلم مین عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے
کہا اُس نے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احب الصلوٰۃ الی

باقی دیا پھر ہون کی پھر اتنے دھوئے پھر جب نماز میں داخل ہوا ابوحنیفہ کے
زبان فارسی میں کہا۔ کہ خدا بزرگ است۔ اور بجائے قرارت فارسی میں آیت
قرآن مُدْهَامَّتَانِ کا ترجمہ کیا۔ یعنے دو برگ سبز کہا پھر بجای سجود مرغ کیطرح
سوافرق کے دو ٹھونگین مارلین اور بجائے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ کے گوز
مار دیا اور کہا ای سلطان یہ نماز ابوحنیفہ کی ہے بادشاہ نے کہا کہ اگر اس طرح کی نماز
ابوحنیفہ کی نہوئی تو مین تجھکو مار ڈالون گا ایسی نماز تو کوئی بہی صاحب دین جائز نکہیگا
پس حنفیون نے ابوحنیفہ کی اس طرحکی نماز ہونے سے انکار کیا۔ پس قفال مروزی
نے حنفی مذہب کے کتابین طلب کین اور بادشاہ نے ایک نصرانی کو جو ذی علم تہا شافعی
اور حنفی مذہب کی دونون کی کتابون کے پڑہنے کا حکمدیا تو ابوحنیفہ کی نماز ویسی
ہی پائی گئی جس طرحسے قفال مروزی نے پڑہکر دکہائی تہی۔ پس بادشاہ نے ابوحنیفہ کے
مذہب کو چہوڑ دیا اور شافعی کے مذہب کو اختیار کر لیا انتہے **راقم** کہتا ہے
عجب نہین کہ اسوقت کے حنفی بہی اس قصہ کو دیکہکر چونک اوٹہین اور کہنے لگین کہ یہ افترا
ہے اس طرحکی نماز ابوحنیفہ کے نزدیک جائز نہین تو **جواب** یہ کہ یہ ہرگز ہرگز افترا
نہین ابوحنیفہ کے نزدیک اس طرح پر نماز پڑہنی بیشک و بے شبہ جائز ہے دیکھو
مسئلہ اول کتے کی کہال دباغت دی ہوئی کو پہنکر نماز کے جائز ہونیکے لیے **ہدایہ**
اور شرح وقایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکہا ہے کُلُّ اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ
وَجَازَتِ الصَّلٰوةُ فِيْهِ اِلَّا الْوُضُوْءَ مِنْهُ لَا جِلْدَ الْخِنْزِيْرِ وَلَا آدَمِيٍّ یعنے جو چمڑا کہ دباغت
دیا گیا پس بتحقیق پاک ہوا اور جائز ہے نماز پڑہنی بیچ اسکے اور وضو نہی بیچ اسکے مگر چمڑا سور اور
آدمی کا **فائدہ** اس سے معلوم ہوا کہ سوائے سور اور آدمی کے چمڑے کے
خواہ کتے کا چمڑا ہو خواہ بہیڑیے وغیرہ کا امام ابوحنیفہ کے نزدیک پاک ہے اور اسکو
پہنکر یا اوسکو نیچے بچہا کر نماز پڑہنی جائز ہے۔ اور بموجب اسی روایت ہدایہ اور شرح وقایہ

یعنے ... ربوع و ... اور سنتوں اور آداب کو بوجہ کمال ادا کیا اور ایسی نماز پڑہی جس سے کمی کرنا شافعی کے نزدیک درست نہین پہر اور دو رکعت اس طور سے ادا کین جو کہ ابو حنیفہ کے نزدیک جائز ہون پس کتے کی کہال دباغت دی ہوئی کو پہن لیا۔ اور اسکی چوتہائی کو نجاست سے آلودہ کیا اور کھجور کے پتہ سے بدون نیت وضو کیا ایسی موقعپر کہ موسم گرم تہا اور میدان فراخ تہا۔ پس کہیان اور مچہر انپر جمع ہو گئے اور وضو بہی الٹا کیا (یعنے پہلے بایان پاؤن دہویا پہر داہنا پہر بایان ہاتہہ کہنی تک دہویا پہر داہنا پہر چوتہائی سر کا الٹا مسح کیا پہر الٹا موزہ دہویا پہر ناک مین تین بار

سنن اور مستحبات ایک گہنٹہ کی میعاد مین عقل سلیم محال جانتی ہے ہان جس طرحسے کہ قفال مروزی نے امام ابوحنیفہ کی نماز سلطان محمود پادشاہ کو پڑہ کر دکہلائی تہی اگر اسطرح سے پڑہی جاوی تو ایکہزار نہین آٹہہ گہنٹے کے اندر دو ہزار رکعت سے بہی زیادہ رکعتین پڑہی جاتی ہین اور ابوحنیفہ کی نماز جو قفال مروزی نے پڑہی تہی وہ یہ ہے دیکہہ

یعنے امام الحرمین ابوالمعالی عبدالملک جوینی نے کتاب **معیت الخلق فی اختیار الحق** مین لکہا ہے کہ سلطان محمود پادشاہ امام ابوحنیفہ کے مذہب پر تہا اور علم حدیث کی حرص رکہتا تہا اور مشائخ سے حدیث سنتا اور استفسار کیا کرتا پس اکثر احادیث کو اُس نے موافق مذہب شافعی کے پایا تو اُس کے دل مین اُس مذہب کی محبت پڑگئی پہر اُس نے فقہا کو جمع کیا اور اُن سے ایک مذہب کو دوسرے مذہب پر ترجیح کا مطالبہ کیا تو ان بات پر سبکا اتفاق ہوا کہ دونون مذہب کے موافق دو رکعت نماز پڑہنی چاہیے پس اُس نماز مین نظر اور فکر کرنے سے جو مذہب اچہا معلوم ہو اُسکو اختیار کرنا چاہیے پس قفال مروزی نے نماز پڑہنی شروع کی تو وضو کو پوری شرطون سے ادا کیا اور لباس اور استقبال قبلہ بہی بخوبی کیا اور نماز کے ارکان اور ہیئتین اور فرض اور

حلال ہے جائز ہے نماز ساتھہ اُس کے یہان تک کہ پہونچے چوتھائی کپڑے کو۔

مسئلہ سوم

نبیذ تمر سے وضو کرنے کے لیے ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے فَاِنْ لَمْ یَجِدْ اِلَّا نَبِیْذَ التَّمْرِ قَالَ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ یَتَوَضَّاُ بِہٖ وَلَا یَتَیَمَّمُ یعنے اگر سوا نبیذ تمر یعنے چھوارے کے پانی نہ ملے تو کہا ابو حنیفہ نے وضو اُس سے کرے تیمم نکرے مسئلہ چہارم وضو کے واسطے نیت کرو واجب نہونیکے لیے شیخ ابن ہمام نے فتح القدیر مین لکھا ہے لَا یَفْتَقِرُ اِعْتِبَارُھَا اِلٰی اَنْ یَّنْوِیَ یعنے وضو کے لیے حاجت نیت کی نہین ہے اسیطرح لکھا ہے عینی نے شرح ہدایہ مین مسئلہ نجم وضو کے لیے ابو حنیفہ کے نزدیک ترتیب واجب نہین مستحب ہے چنانچہ عینی شرح ہدایہ مین لکھا ہے عِنْدَ الْقُدُوْرِیِّ النِّیَّۃُ وَالتَّرْتِیْبُ وَالْاِسْتِیْعَابُ مِنَ الْمُسْتَحَبَّاتِ یعنے نزدیک قدوری کے نیت اور ترتیب اور سب اعضاؤن کا دھونا مستحب ہے مسئلہ ششم اللہ اکبر کی جگہہ زبان فارسی مین خدائے بزرگست کہنے کے لیے اور قرارت کو زبان فارسی مین پڑہنے کے لیے ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے فَاِنِ افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ بِالْفَارِسِیَّۃِ اَوْ قَرَاَ فِیْھَا بِالْفَارِسِیَّۃِ اَوْ ذَبَحَ وَسَمّٰی بِالْفَارِسِیَّۃِ وَھُوَ یُحْسِنُ الْعَرَبِیَّۃَ اَجْزَاَہٗ عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یعنے اگر شروع کرے نماز زبان فارسی مین (یعنے اگر بجائے اللہ اکبر خدائے بزرگست کہی) یا پڑہے (یعنے قرارت زبان فارسی مین یا ذبح کرے اور پڑہے بسم اللہ زبان فارسی مین اگرچہ عربی بہی اچہی جانتا ہو جائز ہے نماز اور سکی نزدیک ابی حنیفہ کے مسئلہ ہفتم نماز مین مثل آیت مدہامتان کی چہوٹی سی آیت کے پڑہنے کے لیے فتاوے عالمگیری وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَمِنْھَا الْقِرَاءَۃُ وَفَرْضُھَا عِنْدَ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ یَتَاَدّٰی بِاٰیَۃٍ وَّاحِدَۃٍ وَاِنْ کَانَتْ قَصِیْرَۃً کَذَا فِی الْمُحِیْطِ یعنے اور اُسمین سے ہے قرارت اور وہ ابو حنیفہ کے نزدیک فرض اسی قدر ہے کہ پڑہی جاوے ایک آیت اگرچہ ہو چہوٹی

بجاری فضاہے [illegible] سے دیکھیے تو کتب حنفیہ سے صاف ثابت ہے۔ کہ اگر کتے کے چمڑے کو دباغت بھی نہ دیا جاوی تو بھی اوپر
نماز پڑھنی درست ہے منع نہیں ہے چنانچہ فتاوی قاضیخان میں لکھا ہے وَذَکَرَ الْمَلَطِیُّ
عَنْ مُحَمَّدٍ اِذَا صَلّٰی عَلٰی جِلْدِ کَلْبٍ اَوْ ذِئْبٍ قَدْ ذُبِحَ جَازَتْ صَلٰوتُہٗ یعنے اور ذکر
کیا ناطفی نے کہ روایت کی امام محمد نے جبکہ نماز پڑھی جاوی اوپر کتے کے چمڑے کے یا بھیڑیے
کے چمڑے کے اگر ذبح کیا گیا ہے تو جائز ہے نماز اسکی اس سے معلوم ہوا کہ کتا بھیڑیا وغیرہ اگر بسم
اللہ کہکر ذبح کیا جاوی تو اسکا چمڑا بلا دباغت بھی پاک ہے اور دباغت دینے سے تو امام ابو یوسف
کے نزدیک سور کا چمڑہ بھی پاک ہوجاتا ہے بلکہ انکے نزدیک تو اسکی بیع بھی جائز ہے چنانچہ
منیۃ المصلی میں لکھا ہے اَمَّا اِذَا ذُبِحَ بِالتَّسْمِیَۃِ وَصَلّٰی مَعَ لَحْمِہٖ اَوْ جِلْدِہٖ
قَبْلَ الدِّبَاغَۃِ یَجُوْزُ اِلَّا الْخِنْزِیْرَ اِذَا ذُبِحَ بِالتَّسْمِیَۃِ لَا یَطْھُرُ
وَاَمَّا اِذَا دُبِغَ جِلْدُہٗ فَفِیْ ظَاھِرِ الرِّوَایَۃِ عَنْ اَصْحَابِنَا لَا یَطْھُرُ
وَعَلَیْہِ عَامَّۃُ الْمَشَایِخِ وَرُوِیَ عَنْ اَبِیْ یُوْسُفَ یَطْھُرُ وَیَجُوْزُ
بَیْعُہٗ یعنے جن چیزوں کا گوشت حرام ہے اگر وہ ذبح کی جاویں ساتھ بسم اللہ
کے اور نماز پڑھی جاوی ساتھ گوشت اس کے یا چمڑے اوسکے پہلے دباغت دینے کے
تو جائز ہے مگر سور جب ذبح کیا جاوی ساتھ بسم اللہ کے تو بھی نہیں پاک ہوتا۔ اور لیکن جب
دباغت دیا جاوی چمڑا اسکا موجب ظاہر روایت ہماری اصحاب کے پاک نہیں ہوتا اور یہی مذہب
ہے عام مشائخ کا اور روایت کی گئی ہے ابو یوسف سے کہ پاک ہوجاتا ہے اور جائز ہے بیع اسکی

مسئلہ دوم

نجاست سے جو تہائی کپڑا آلودہ ہوئے ہوئے کے ساتھ نماز جائز ہونے کے لیے ہدایہ وغیرہ فقہ کی
کتابوں میں لکھا ہے وَاِنْ کَانَتْ مُخَفَّفَۃً کَبَوْلِ مَا یُؤْکَلُ لَحْمُہٗ جَازَتِ الصَّلٰوۃُ مَعَہٗ
حَتّٰی یَبْلُغَ رُبُعَ الثَّوْبِ یعنے اور اگر نجاست خفیفہ جیسے پیشاب اُن جانوروں کا کہ گوشت اُنکا

سَبَبُ الْوَلَدِ وَهُوَ بِهٰذَا الْوَجْهِ غَيْرُ مُتَّصِفٍ بِالْحُرْمَةِ وَكَذَا سَفَرُ الْمَعْصِيَةِ صَارَ لِلتَّخْفِيْفِ مِنْ حَيْثُ اَنَّهٗ خُرُوْجٌ مَدِيْدٌ وَهُوَ بِهٰذَا الْمَعْنٰى مُبَاحٌ وَالْعِصْيَانُ فِيْ فِعْلِ قَطْعِ الطَّرِيْقِ وَالتَّمَرُّدِ عَلٰى مَوْلَاهُ وَذٰلِكَ مُجَاوِزٌ لَهٗ كَذَا فِي الْكَافِيْ یعنے اگر کوئی یہ شبہ کرے کہ نماز سے باہر ہونا کبھی گناہ سے بھی ہو سکتا ہے مثل جھوٹ بولنے کی اور گناہ واجب ہونے کے لائق نہین ہے تو ہم جواب مین کہین گے کہ نماز سے باہر ہونا (خواہ کسی گناہ سے ہو) اس نظر سے کہ وہ فعل خروج ہے گناہ نہین پس جھوٹ (جسکی مثال دی گئی ہے) ایسا ہو کہ وہ اس نظر سے کہ نماز سے باہر ہونیکا ذریعہ ہو گناہ نہین ہے جیسے زنا کہ وہ حرمت مصاہرت کا سبب ہو اس جہت سے کہ وہ اولاد کے ثبوت کا سبب ہے وہ زنا اس جہت سے صفت حرمت سے موصوف نہین ایسا ہی گناہ کا سفر ہے کہ وہ اس نظر سے کہ اُس مین دور نکل جانا پایا جاتا ہے تخفیف نماز کا سبب ہو گیا ہے وہ اس نظر سے مباح ہے گناہ جو ہو تو وہ اسکی اور اپنے مولی کی اطاعت سے بغاوت ہے یہ امر اس سفر کو لاحق ہے (یعنے اصل سفر گناہ نہین ہے اسیطرح لکھا ہے کافی مین ۱۲

سولھوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ جہان دو حدیثین آپس مین متعارض ہین وہان امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث پر عمل کیا ہے جس مین احتیاط بھی پایا جاتا ہے اور صحیح بھی زیادہ ہے سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ بہت سے حدیثین ایسی ہین کہ جنپر امام اعظم نے عمل نہین کیا وہ بہ نسبت اُن حدیثون کے کہ جن پر امام اعظم نے عمل کیا ہے صحیح بھی زیادہ ہین اور احتیاط بھی اُنہین پر عمل کرنے مین ہے موجود ہین چنانچہ واسطے تصدیق اس دعوی کے چند مسائل بطور نمونہ خروار کے اب مین یہان نقل کرتا ہون سو مسئلہ اول

مسئلہ ہشتم رکوع اور سجدہ مین طمانینت فرض نہونیکی لیے یعنے رکوع مین فقط جھکنے اور سجدون مین کوئی کیطرح دو ٹھونگین مارنے سے نماز جائز ہوجانے کے لیے **فتاوی قاضیخان** مین لکھا ہے وَیُکْرَہُ تَرْکُ الطُّمَانِیْنَۃِ فِی الرُّکُوْعِ وَالسُّجُوْدِ وَھُوَ اَنْ لَّا یُقِیْمَ صُلْبَہٗ یعنے رکوع اور سجود مین طمانینت کا چھوڑ دینا مکروہ ہے اور معنی طمانینت کے یہہ ہین کہ نہ قائم کرے پیٹھ اپنے کو یعنے کرے کیطرح فقط دو ٹھونگین ہی مار لیوے **مسئلہ نہم** نماز سے ساتھہ کام اپنے کے نکلنے کے لیے یعنے بجائے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ خواہ گوز مارے خواہ کچھہ اور کام کرنے لگ جاوے اس کے جائز ہونے کے لیے **ہدایہ** اور **شرح وقایہ** اور **کنز الدقائق** وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے وَاِنْ تَعَمَّدَ الْحَدَثَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَالَۃِ اَوْ تَکَلَّمَ اَوْ عَمِلَ عَمَلًا یُبْطِلُ الصَّلٰوۃَ تَمَّتْ صَلٰوتُہٗ لِاَنَّہٗ تَعَذَّرَ الْبِنَاءُ لِوُجُوْدِ الْقَاطِعِ لٰکِنْ لَّا اِعَادَۃَ عَلَیْہِ لِاَنَّہٗ لَمْ یَبْقَ عَلَیْہِ شَیْءٌ مِّنَ الْاَرْکَانِ یعنے اور اگر (العبد تشہد قبل سلام) جان کر بے وضو ہوجاوے (یعنے گوز دیوے یا پاخانہ یا پیشاب کردے) بیچ اس حالت کے یا بات کرے یا کوئی کام کرے ایسا کام کہ جس سے نماز جاتی رہتی ہے تو پوری (یعنے درست) ہوجاتی ہے نماز اُس کی اِس لیے کہ اس صورت مین یہ نہین ہوسکتا کہ وضو کرکے سلام پھیرے کیونکہ یہ کام نماز کے قطع کرنیوالے ہین لیکن اِسصورت مین دہرانا نماز کا فرض نہین ہے۔ اسلیے کہ ارکان مین سے اُسمین کوئی چیز باقی نہین رہی اور **کنز الدقائق** مین لکھا ہے وَالْخُرُوْجُ بِصُنْعِہٖ یعنے اور نکلنا یعنے نماز سے ساتھہ کام اپنے کے **فائدہ** کہا سید شریف نے خلاصہ کیدان کی شرح مین فَاِنْ قِیْلَ الْخُرُوْجُ مِنَ الصَّلٰوۃِ قَدْ یَکُوْنُ بِمَعْصِیَۃٍ کَالْکَذِبِ وَالْمَعْصِیَۃُ لَا تُوْصَفُ بِالْوُجُوْبِ قُلْنَا الْخُرُوْجُ مِنْ حَیْثُ اَنَّہٗ خُرُوْجٌ لَا یَتَّصِفُ بِالْمَعْصِیَۃِ فَالْکَذِبُ کَالزِّنَا سَبَبُ حُرْمَۃِ الْمُصَاھَرَۃِ مِنْ حَیْثُ اَنَّہٗ

ایک مرا ہے نیز اور صحیح کہا اسحدیث کو ابن حبان نے اور کہا ابن مدینی نے یہ بہتر ہے
بسرہ کی حدیث سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ کہا امام شوکانی نے نیل الاوطار
مین کہ کہا شافعی اور ابو حاتم اور ابو زرعہ اور دار قطنی اور بیہقی اور ابن جوزی
نے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اس لیے کہ کہا شافعی نے کہ اسحدیث کی اسناد مین قیس
بن طلق ہے پوچھا ہمنے لوگون سے اسکے حال سے پس نہ پایا ہمنے کسیکو بھی کہ پہچانتا ہو اسکو
اور طلق بن علی جو کہ مسح کرے سے وضو کر نہ ٹوٹنے کی حدیث کا راوی ہے وضو کے ٹوٹنے
کیحدیث کا بھی وہی راوی ہے چنانچہ روایت کیا ہے طبرانی نے اور صحیح کہا ہے
اسکو کہ تحقیق روایت کی ہے طلق بن علے نے جو شخص کہ مانتہ لگاوے فرج اپنے کو پس چاہیے
کہ وضو کرے۔ اور مسح کرے سے وضو کر نہ ٹوٹنے کی حدیث کے منسوخ ہونیکا دعوی کیا ہے
ابن حبان اور طبرانی اور ابن عربی اور حازمی اور دوسرے لوگون نے اور اسکے منسوخ ہونیکو
ابن حبان وغیرہ نے واضح کر کے لکھدیا ہے اور بیہقی نے کہا ہے کہ حدیث بسرہ کی وغیرہ
جس حدیث مین یہ آیا ہے کہ ذکر کو مانتہ لگانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے وہ حدیث ترجیح
رکھتی ہے طلق بن علی کی حدیث پر کیونکر بسرہ کیحدیث کے تمام راوی ہے شیخین نے
دلیل پکڑی ہے اور طلق بن علی کی حدیث کے کسی راوی سے بھی شیخین نے دلیل
نہین پکڑی اور بسرہ کی حدیث کی تائید کرتی ہے یہ بات بھی کہ طلق پہلے اسلام
لایا ہے اور بسرہ اسکے بعد اسلام لائی ہین اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ حدیث طلق کی
منسوخ ہے اور حدیث بسرہ کی اسکی ناسخ ہے انتہے اب بتلاؤ تو یہان احتیاط والی
صحیح حدیث پر چلنے سے امام اعظم کو کس نے روک دیا اور احتیاط انکا کہان چلا گیا

مسئلہ دوم

امام اعظم کتے کے جوٹھے باسن کو تین بار دھونے کے قائل ہین حالانکہ اسباب مین
دو حدیثین صحیح موجود ہین پہلی حدیث بخاری اور مسلم اور ابو داؤد اور

۴ تعلیق نیل الاوطار ج ۱ ص ۷۲ و ۷۳ ج ۱ ص ۷۳
۵ تعلیق نیل الاوطار ج ۱ ص ۷۲ و ۷۳ ج ۱ ص ۷۳

امام اعظم سے ذکر سے وضو کرنے کے قائل نہین حالانکہ اسباب مین یہ تین صحیح حدیثین موجود ہین پہلی حدیث مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے بسرہ بنت صفوان رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی چھوے اپنے ذکر کو پس وضو کرے اور صحیح کہا اس حدیث کو ترمذی اور ابن حبان نے اور کہا بخاری نے یہ صحیح تر ہے ان حدیثون سے جو اسباب مین مروی ہین دوسری حدیث ابن ماجہ اور ارقم نے روایت کی ہے ام حبیبہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ چھوے فرج اپنے پس چاہیے کہ وضو کرے اور صحیح کہا اس حدیث کو احمد اور ابو زرعہ نے تیسری حدیث مسند امام احمد مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پہنچاوے ہاتھہ اپنا طرف ذکر اپنے کی کہ نہین ہے درمیان اسکے پردہ پس واجب ہوا اوسپر وضو فائدہ کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن حبان نے اپنی صحیح مین اور کہا یہ حدیث صحیح ہے بیان کی اسناد کی اسکی جماعتون نے کہ جن کو نقل کیا ہے مین نے اور صحیح کہا اوسکو حاکم اور ابن عبدالبر نے اور روایت کیا ہے اسکو بیہقی نے اور طبرانی نے صغیر مین اور کہا ابن سکن نے کہ جو روایتین اسباب مین مروی ہین ان مین سے یہ روایت بہت اچھی ہے اتھے اور یہ بات ظاہر ہے کہ احتیاط بھی انہین حدیثون پر عمل کرنے مین ہے لیکن امام اعظم نے اونپر عمل نہین کیا بلکہ برخلاف اسکے انھون نے اسحدیث پر عمل کیا ہے جو کہ مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے طلق بن علی رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا کہا ایک مرد نے چھوا مین نے اپنا ذکر یا کہا کہ جو مرد چھوے ذکر اپنا نماز مین تو کیا اوسپر وضو ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین وہ

۱ حدیث بسرۃ بنت صفوان فی ان مس الذکر ینقض الوضوء من ص ۲۲ ج ۱

۲ حدیث ام حبیبۃ فی ان مس الفرج ینقض الوضوء من ص ۲۲ ج ۱

۳ حدیث ابی ہریرۃ فی ان مس الذکر ینقض الوضوء من ص ۲۲ ج ۱

۴ حدیث طلق بن علی فی ان مس الذکر لا ینقض الوضوء من ص ۲۲ ج ۱

عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گوز کرے کوئی تمہارا نماز میں
پس پھر جاوے اور وضو کرے اور دوبارہ نماز اور صحیح کہا اس حدیث کو ابن حبان نے موجود
ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ احتیاط بھی اسی حدیث پر عمل کرنے میں ہے لیکن امام
اعظم نے اوس پر عمل نہیں کیا بلکہ برخلاف اس کے اونہوں نے اس حدیث پر عمل کیا
ہے جو کہ ابن ماجہ میں روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ جناب
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو آوے قے یا نکسیر یا نکلے کہا نا پیٹ کے اندر کا
مونہہ سے یا مذی پس پھر جاوے اور وضو کرے پھر بنا کرے اپنی نماز پر جبکہ اُس نے اُس
حالت میں بات نہ کی ہو کہا امام احمد وغیرہ نے یہ حدیث ضعیف ہے اب بتلاؤ تو یہاں احتیاط
والی حدیث پر عمل کرنے سے امام اعظم کو کس نے منع کیا اور احتیاط انکا کہاں چلا گیا

مسئلہ تنجم

امام اعظم اونٹ کا گوشت کہانے سے وضو کرنے کے قائل نہیں حالانکہ اسباب میں یہ
تین حدیثیں صحیح موجود ہیں پہلی حدیث مسلم میں روایت ہے جابر بن سمرہ رضی اللہ
تعالی عنہ سے کہ تحقیق ایک مرد نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا وضو
کروں میں گوشت بکری کے کہانے سے فرمایا اگر چاہے تو پس وضو کر اور اگر چاہے تو نکر وضو
کہا اوس نے کیا وضو کروں میں کہانے گوشت اونٹ کے سے فرمایا کہ ہاں وضو کر
کہانے گوشت اونٹ کے سے کہا اوس نے نماز پڑھوں میں بیچ جگہہ رہنے بکریوں کے
فرمایا کہ ہاں کہا اوس شخص نے نماز پڑھوں میں بیچ جگہہ بندھنے اونٹوں کے فرمایا
کہ نہیں دوسری حدیث مسند امام احمد اور ابو داؤد
میں روایت ہے براء بن عازب رضے اللہ تعالے عنہ سے کہا پوچھے گئے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وضو کرنے گوشت اونٹ کے سے پس فرمایا وضو کرو اُس سے اور
پوچھے گئے (وضو کرنے) گوشت بکری کے سے پس فرمایا نہ وضو کرو اُس سے

ترمذی اور نسائی اور موطا امام مالک میں روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کہ پیوے کتا برتن باسن ایک تمہارے کے پس چاہیے کہ دھووے اُسکو سات بار اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ کہا پاکی باسن ایک تمہاری کی جسوقت کہ پی جاوے اُس میں کتا یہ ہے کہ دھووے اُسکو سات بار پہلا اُنکا ساتھ مٹی کے دوسری حدیث مسلم میں روایت ہے مغفل رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب برتن میں کتا منہ ڈالے تو اُسکو سات بار دھووے اور آٹھویں بار مٹی سے مانجھے اور یہ ظاہر ہے کہ احتیاط بھی انہیں حدیثوں پر عمل کرنے میں ہے لیکن امام اعظم انکی قائل نہیں ہوئی بلکہ وہ قائل ہوئے ہیں اُن دو ضعیف حدیثوں کی جو بعد جواب اس کتاب میں بارھویں مغالطے کے جواب میں مسئلہ چہارم میں پہلے گذر چکے ہیں اب بتلاؤ تو یہاں احتیاط والی صحیح حدیثوں پر چلنے سے امام اعظم کو کس نے منع کیا اور احتیاط اُنکا کہاں چلا گیا

مسئلہ سوم

امام اعظم کے نزدیک شراب کا سرکہ بنانا اور اُسکا کھانا پینا جائز ہے حالانکہ اس کے منع ہونے کی باب میں حدیث صحیح جو کہ مسلم اور ترمذی میں روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پوچھے گئے خراب سے کہ بنائی جاوے سرکہ فرمایا حلال نہیں اور یہ ظاہر ہے کہ احتیاط بھی اسی حدیث پر عمل کرنے میں ہے لیکن امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اسپر نہیں عمل کیا بلکہ اونہوں نے عمل کیا ہے اون دو ضعیف حدیثوں پر کہ جنکا جواب اس کتاب میں بارھویں مغالطے کے جواب میں مسئلہ پنجم میں پہلے گذر چکا ہے + +

مسئلہ چہارم

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نماز کے اندر وضو ٹوٹنے سے اُس نماز کو از سر نو پڑھنے کے قائل نہیں حالانکہ اس باب میں حدیث صحیح جو کہ مسند امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت ہے علی بن طلق رضی اللہ تعالے

امام اعظم کے نزدیک خبر باحدیث اور اور سوائے اسکے حلال ہے

مین یہہ چار حدیثین صحیح موجود ہین پہلی حدیث بخاری[۱] اور مسلم مین روایت ہے ابی مسعود انصاری رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مول کتے کے سے اور خرچی عورت زانیہ کی سے اور اجرت کاہن کی سے دوسری حدیث مسلم[۲] مین روایت ہے رافع بن خدیج رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مول کتے کا حرام ہے اور خرچی عورت زناکار کی حرام ہے اور کمائی سینگی کھینچنے والے کی حرام ہے تیسری حدیث بخاری[۳] مین روایت ہے ابی جحیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مول خون کے سے اور کتے کے سے اور خرچی لونڈی زانیہ کی سے چوتھی حدیث صحیح ابن حبان[۴] مین روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ حرام ہے خرچی زانیہ کی اور قیمت کتے کی اور کمائی پچنی لگانیوالے کی اور یہ ظاہر ہے کہ احتیاط بھی انہین حدیثون پر عمل کرنے مین ہے لیکن امام اعظم نے ان پر عمل نہین کیا بلکہ خرچی عورت زانیہ کا اور انکے نزدیک حلال ہونا جو کہ جلد[۵] حاشیہ شرح وقایہ مین محیط سے نقل کرکے لکھا ہوا ہے اسکی تو امام صاحب کے پاس کوئی دلیل ہی نہین اور کتے کی بیع جائز ہونے کے لیے امام صاحب کے مقلد جو حدیثین کہ پیش کرتے ہین اُنسے فقط کتے کی بیع کا جائز ہونا ثابت ہے نہ یہ کہ ہر قسم کے کتے کی بیع جائز ادن سے ثابت ہو اور طرفہ یہ ہے کہ اُن مین سے بھی کوئی صحیح حدیث نہین سب کے سب بالاتفاق ضعیف ہین اور بیان اسکا اس کتاب کے بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ ششم مین پہلے گذر چکا ہے اب بتلایے کہ عورت زانیہ کی خرچی حرام ہونیکے باب مین یہ چار حدیثین جو نقل کی گئی ہین اُنپر عمل کرنے سے امام اعظم کو کس نے منع کیا اور احتیاط اُنکا کہان چلا گیا

اور پوچھے گئے نماز پڑھنے سے بیچ جگہہ بندھنے اونٹون کے پس فرمایا نہ نماز پڑھو بیچ اُنکے پس تحقیق وہ شیطانون مین سے ہین اور پوچھے گئے نماز پڑھنے سے بیچ جگہہ رہنے بکریون کے پس فرمایا نماز پڑھو اُن مین پس تحقیق وہ برکت ہین **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ ابن خزیمہ نے اپنے صحیح مین کہ یہ حدیث صحیح ہے اور اُسکی نقل مین نزدیک اہلحدیث کے بسبب عدالت اُسکی ناقلون کے مین اُس مین اختلاف نہین دیکھتا **تیسری** حدیث **عبداللہ بن احمد** نے اپنے باپ کی **مسند** مین روایت کی ہے ذی غرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا آیا ایک اعرابی باپر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سیر کرتے تہے پس کہا اوس نے اے رسول خدا کے وقت نماز کا ہوجاتا ہے اور ہم ہوتے ہین بیچ جگہہ بیٹھنے اونٹون کے کیا نماز پڑھین ہم بیچ اُن کے پس فرمایا نہین پس کہا اوس نے کیا وضو کرین ہم اُن کا گوشت کہانے سے فرمایا ہان کہا اوس نے کیا نماز پڑھین ہم بیچ جگہہ رہنے بکریون کے فرمایا ہان کہا اوس نے کیا وضو کرین ہم گوشت کہانے اُن کے سے فرمایا نہین **فائدہ** کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہے احمد حدیث کو طبرانی نے کہا مجمع الزوائد مین اور مراد احمد کی (یعنے راوی احمد حدیث کے) معتبر ہین انتہی کہا نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین کہ کہا امام احمد بن حنبل اور اسحق بن راہویہ نے کہ اس باب مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دو حدیثین صحیح ہوئی ہین ایک تو جابر کی اور دوسری براء کی اور یہی مذہب قوی ہے از روے دلیل کے اگرچہ جمہور علماء اس کے مخالف ہین انتہے اب بتلایے کہ ان صحیح صریح حدیثون پر عمل کرنے سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو کس نے منع کیا اور احتیاط اُن کا کہان چلا گیا۔

مسئلہ

مسئلہ اول

ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہہ ہی جو کہ تاریخ الخلفا رمین لکہا ہے اَخْرَجَ السَّلَفِیُّ فِی الطُّیُوْرِیَاتِ بِسَنَدِہٖ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَکِ قَالَ لَمَّا اَفْضَتِ الْخِلَافَۃُ اِلَی الرَّشِیْدِ وَقَعَتْ فِیْ نَفْسِہٖ جَارِیَۃٌ مِّنْ جَوَارِ الْمَھْدِیِّ فَرَاوَدَھَا عَلٰی نَفْسِھَا فَقَالَتْ لَا اَصْلُحُ لَکَ اِنَّ اَبَاکَ قَدْ اَطَافَ بِیْ فَشَغَفَتْ بِھَا فَاَرْسَلَ اِلٰی اَبِیْ یُوْسُفَ فَسَئَلَہٗ اَعِنْدَکَ فِیْ ھٰذَا شَیْءٌ فَقَالَ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ اُوَکُلَّمَا ادَّعَتْ اَمَۃٌ شَیْئًا یَنْبَغِیْ اَنْ تُصَدَّقَ لَا تُصَدِّقْھَا فَاِنَّھَا لَیْسَتْ بِمَامُوْنَۃٍ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَکِ فَلَمْ اَرَ مِمَّنْ اَعْجَبُ مِنْ ھٰذَا الَّذِیْ وَضَعَ یَدَہٗ فِیْ دِمَاءِ الْمُسْلِمِیْنَ وَاَمْوَالِھِمْ یَتَخَرَّجُ عَنْ حُرْمَۃِ اَبِیْہِ اَیْ مِنْ ھٰذِہِ الْاَمَۃِ الَّتِیْ رَغِبَتْ بِنَفْسِھَا عَنْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ اَوْ مِنْ ھٰذَا الَّذِیْ فِیْ یَدِہِ الْاَرْضُ وَقَاضِیْھَا قَالَ اَھْتِکْ حُرْمَۃَ اَبِیْکَ وَاَقْضِ شَھْوَتَکَ وَصَیِّرْہُ فِیْ رُقْبَتِیْ یعنے روایت کیا سلفی نے طیوریات مین ساتہہ سند اپنی کے۔ ابن مبارک سے کہا اُس نے کہ جب خلیفہ ہوا ہارون رشید اُسکی دل مین آیا (خیال) ایک لونڈے کا لونڈیون مہدی کے سے پس خواہش کی اُس کی اُس کی پس کہا اُس لونڈی نے نہین درست ہون مین واسطے تیرے اسلیے کہ تحقیق باپ تیرے نے صحبت کی ہی ساتہہ میرے پس فریفتہ ہوا ساتہہ اُس لونڈی کے پس بہیجا طرف ابو یوسف کی (یعنے کسی شخصکو) پس سوال کیا اوس سے کہ آیا ہے نزدیک تیرے بیچ اسکے (یعنے اس لونڈی کے درست ہونے مین کوئی خبر (یعنے کوئی حیلہ) پس کہا ابو یوسف نے اے امیر مومنون کے حب کہ دعوی کیا لونڈی نے کسی چیز کا لائق ہے

۴۷ یہ عبارت تاریخ الخلفا جلال الدین سیوطی کی مطبوعہ ۱۹۲۰ء میں ص ۱۲۷

مسئلہ ۵۰۰

اما م ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پشت پر نماز پڑہنے درست ہی۔ حالانکہ یہ بات خانہ کعبہ کی تعظیم کے بہی خلاف ہی اور پیغمبر کی حدیث کی بہی برعکس ہے دیکھو ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ نماز پڑہی جاوے سات جگہہ مین بیچ جگہہ نجاست پڑنیکے اور جگہہ ذبح ہونے جانورون کی اور مقبرہ کے اور بیچون بیچ راہ کے اور حمام کے اور بیچ جگہہ بندہنے اونٹون کے اور اوپر پشت خانہ کعبہ کے **فائدہ** بسبب تعظیم خانہ کعبہ کے پیغمبر نے تو اسکی پشت پر نماز پڑہنے سے لوگون کو منع فرمایا ہے لیکن امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی تعظیم کو بالائے طاق رکہہ کر مخالف پیغمبر کی حدیث کے اسکی پشت پر نماز پڑہنے کو جائز بتلایا ہے سو خدا جانے اسحدیث پر عمل کرنے سے انکو کس نے منع کر دیا اور احتیاط اُن کا کہان چلا گیا۔

سترہوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ حدیث پر چلنے والے فقہ کی کتابون کے مسائل کو برا جانتے ہین بلکہ بعض لوگ انکو مردود بہی کہتے ہین **جواب** اسکا یہ ہی کہ فقہ کی کتابون کے جو جو مسائل کہ قرآن اور حدیث کے مطابق اور موافق ہین وہ تو حدیث پر چلنے والون کا عین دین اور ایمان ہین لیکن جو جو مسائل کہ قرآن اور حدیثون صحیحہ کے خلاف ہین انکو البتہ حدیث پر چلنے والے برا جانتے ہین اور اُنپر عمل کرنا حرام سمجہتے ہین چنانچہ نظیر انکی مشت نمونہ خروارے یکسو مسئلہ فقہ کی کتابون کا مخالف حدیثون صحیحہ کے اس کتاب مین مغالطے کے جوابہین پہلے گذر چکا ہی اور فقہ حنفیہ کے جن جن مسائل کو حدیث پر چلنیوالے مردود سمجہتے ہین اُن مین سے بہی تہوڑے سے مسائل یہان نقل کرتا ہون دیکہہ لیجیے

اسحق بن راہویہ سے اُس نے کہا بلایا ہارون رشید نے ابو یوسف کو ایک رات پس فتوے دیا اُس نے اُسکو رینے یہی فتوے جسمین اُس لونڈی کو بدون عدت حلال کر دیا پس حکم کیا ہارون رشید نے اُسکے لیے ایک لاکھ درہم دینے کا پس ابو یوسف نے کہا کہ اگر امیر المومنین کی رای ہو (یعنے ہارون رشید کی) تو جلد صبح سے پہلے دینے کا حکم کرے پس ہارون رشید نے کہدیا کہ جلدی دیدو حاضرین نے یہ عذر کیا۔ کہ خزانچی اپنے گھر مین ہے اور دروازے بند ہین (یعنے اسوقت معاف رکھنا چاہیے) ابو یوسف بولا کہ جب مجھے بولایا ہے تب بھی تو دروازے بند ہی تھے پس کہل گئے (یعنے اب بھی ویسے ہی دروازے کھولدو)

مسئلہ سوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ احیاء العلوم مین لکھا ہے کہ ابو یوسف آخر برس مین اپنا مال اپنی بی بی کو ہبہ کر دیا کرتے تھے اور اُسکا مال اپنے نام اُس سے ہبہ کر لیتے تھے تا کہ زکوٰۃ ساقط ہو جاوے یہ بات کسی نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے نقل کی آپنے فرمایا کہ یہ امر انکی فقہ کی جہت سے ہے اور درست فرمایا اس لیے کہ یہ حیلہ صرف دنیا کے فقہ کا ہوا مگر اُسکا ضرر آخرت مین ہر گناہ سے بڑھکر ہے اور اسی جیسا علم ضرر کرنے والا کہلاتا ہے انتہی

مسئلہ چہارم

اور ایک مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے وَكَذَا إِذَا صَارَ خَلًّا وَحُكْمُ طَهَارَةِ مَا فِيهِ حُكْمُ طَهَارَةِ الْخُبِّ یعنے اور اسیطرح شراب کا سرکہ جب سرکہ ہو جاوے اور جو اُس مین ہے (یعنے شراب) اُسکی پاکی کا حکم دیا جاوے تو مشک کی پاکی کا حکم بھی دیا جاتا ہے

مسئلہ پنجم

یہ کہ سچا کیا جاوے اسکو نہ سچا جان اس کو اس لیے کہ نہین وہ امن کی گئی (یعنے جھوٹ سے) کہا ابن مبارک نے پس نہین جانتا مین کہ کس شخص سے تعجب کرون مین اس سے کہ رکھا اس نے ماتھہ اپنے کو بیچ خون مسلمانون کے اور مال اونکے کے کہ نکلتا ہے حرمت باپ اپنے کی سے یا اس لونڈی سے کہ روگردانی کی اس نے امیر المومنین کی سے یا اس فقیہہ زمین کے سے اور قاضی اوسکے سے کہا ابو یوسف (تو) ترک حرمت باپ اپنے کی اور ادا کر شہوت اپنی کو اور گردان اوسکو بیچ گردن میری کی (یعنے اسکا گناہ میری گردن پر ہو) دی

مسئلہ دوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہہ ہے جو کہ تاریخ الخلفا مین لکھا ہے عن عبد اللہ بن یوسف قال قال الرشید لابی یوسف انی اشتریت جاریۃ واریدان اطاھا الان قبل الاستبراء فھل عندک حیلۃ قال نعم تھبھا لبعض ولدک ثم تتزوجھا واخرج عن اسحق بن راھویہ قال دعا الرشید ابا یوسف لیلا فاقتاہ فامر لہ بمائۃ الف درھم فقال ابو یوسف رحمہ اللہ تعالی ان رای امیر المومنین امر بتعجیلھا قبل الصبح فقال عجلوھا فقال بعض من عندہ ان الخازن فی بیتہ والابواب مغلقۃ فقال ابو یوسف فقد کانت الابواب مغلقۃ حین دعانی فتحت روایت کیا سلفی نے عبد اسد بن یوسف سے کہا اوس نے کہ ہارون رشید نے ابو یوسف سے کہا کہ مین نے ایک لونڈی خریدی ہے جس سے اب صحبت کرنا چاہتا ہون پہلے اس کے کہ وہ عدت کاٹے پس کیا تیرے پاس کوئی حیلہ ہے (یعنے جس سے وہ ابہی میری کام کی لائق ہو جاوے) اُس نے کہا کہ ہان (ہے) تو اسکو اپنے کسی بیٹے کو بخشدے پھر اسکو نکاح کرلے اور روا ۔۔۔ کیا

سے پہلے نکالا گیا پھر (اگر) شراب شکر نہ بنی یا سرکہ (کہا یہ کا کچھ ڈر نہیں ہے۔

مسئلہ ہشتم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان[۱] مین لکھا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ قَالَ لَا یَفْسُدُ صَوْمُهٗ فِی الْاِسْتِمْنَاءِ بِالْکَفِّ فَهَلْ یُبَاحُ لَهٗ اَنْ یَّفْعَلَ ذٰلِکَ فِیْ غَیْرِ رَمَضَانَ اِنْ اَرَادَ الشَّهْوَةَ لَا یُبَاحُ وَاِنْ اَرَادَ تَسْکِیْنَ الشَّهْوَةِ قَالُوْا اَنْ یَّرْجُوْا اَنْ لَّا یَکُوْنَ اِثْمًا یعنے اور بعض لوگ کہتے ہین نہین ٹوٹتا روزہ مشت زنی کرنے سے (سوال) اور کیا اسکو سوای رمضان شریف کے یہ فعل (یعنے مشت زنی) جائز ہے (جواب) اگر شہوت کا ارادہ ہو تو جائز نہین ہے اور اگر تسکین کی نیت ہو تو ہمین امید ہے کہ گناہ نہ ہوگا اور فتاوی[۲] برہنہ مین لکھا ہے (اگر) بدست بازی کردتا انزال شد قضاست نہ کفارت و این کار در خارج رمضان حلال نیست و بقصد تسکین امید عفو است

مسئلہ نہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان[۳] مین لکھا ہے وَاِنْ اَوْلَجَ بَهِیْمَةً اَوْ مَیِّتَةً اَوْ لَمْ یُنْزِلْ لَا یَفْسُدُ صَوْمُهٗ وَلَا یَلْزَمُهُ الْغُسْلُ یعنے اگر کوئی چوپایہ یا مردہ مین دخل کرے اور اسکو انزال نہ ہو تو اسکا روزہ نہین ٹوٹتا اور غسل واجب نہین ہوتا

مسئلہ دہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان[۴] مین لکھا ہے رَجُلٌ اِسْتَدْعَی وَاَتَتْ لِمَسِیْرَةِ فَرْسَخٍ فَسَارَ عَلَیْهَا سَبْعَ فَرَاسِخَ کَانَ عَلَیْهِ الْاَجْرُ الْمُسَمّٰی اِلَی الْفَرْسَخِ وَفِیْمَا زَادَ عَلَی الْفَرْسَخِ یَکُوْنُ غَاصِبًا وَلَا اَجْرَ عَلَیْهِ وَاِنْ اَرْضَی الْمُسْتَاجِرُ صَاحِبَ

---

۱ فتاوی قاضیخان برحاشیہ فتاوی عالمگیری کتاب الصوم فصل فیما یفسد الصوم ج ۱ ص ۲۰۳

۲ فتاوی برہنہ کتاب الصوم فصل فیما یوجب القضاء والکفارۃ ج ۱ ص ۱۷۲

۳ فتاوی قاضیخان برحاشیہ فتاوی عالمگیری کتاب الصوم فصل فیما یفسد الصوم ج ۱ ص ۲۰۱

۴ فتاوی قاضیخان برحاشیہ فتاوی عالمگیری کتاب الاجارۃ فصل فی الاجیر المشترک ج ۲ ص ۳۳۳

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے کَذَا الْحِنْطَةُ إِذَا طُبِخَتْ فِي الْخَمْرِ لَا يُطَهَّرُ أَبَدًا قَالَ وَعِنْدِي إِذَا صُبَّ فِيهِ الْخَلُّ وَتُرِكَ حَتَّى صَارَ الْكُلُّ خَلًّا لَا بَأْسَ بِهِ وَلَوْ صُبَّ الْخَمْرُ عَلَى حِنْطَةٍ يُغْسَلُ ثَلَاثًا وَيُجَفَّفُ فِي كُلِّ مَرَّةٍ یعنے اسی طرح گیہون جب شراب مین پکائی جاوے تو کبھی پاک نہین ہوتی کہا (ابو یوسف نے) اور میرے نزدیک جب اوسپر سرکہ ڈالدیا جاوے۔ اور اتنی مدت رکھہ چھوڑین کہ سبھی سرکہ ہوجاوے تو اُس کا کچھ مضائقہ نہین۔ اور اگر شراب گیہون پر (یون ہی) بلا جوش ڈالی جاوے، تو اُس کو تین دفعہ دھو ڈالے۔ اور ہر مرتبہ سکایا جاوے

مسئلہ ۶

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے خَمْرٌ صُبَّتْ فِي قِدْرِ الطَّعَامِ ثُمَّ صُبَّ فِيهِ الْخَلُّ وَصَارَ حَامِضًا جَازَ لَا يُمْكِنُ أَكْلُهُ لِحُمُوضَتِهِ وَحُمُوضَتُهُ حُمُوضَةُ الْخَلِّ لَا بَأْسَ بِأَكْلِهَا یعنے کہانے کے ہنڈیا مین شراب ڈالی گئی پھر اوسپر سرکہ ڈالا گیا اور وہ کہانا معہ شراب ترش ہوگیا ایسا کہ ترشی کے سبب اُسکا کہانا مشکل ہوگیا تو اُسکے کہانے کا کچھ مضائقہ نہین ہے، شراب کے کل مسائل کا اسیپر قیاس کرلینا چاہیے جب اُسمین سرکہ ڈالا جاوے اور وہ سرکہ ہوجاوے تو اُسکے کہانیکا مضائقہ نہین

مسئلہ ۷

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے کہ فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے فَأَرَادَ أَنْ يَعْجِنَ دَقِيقًا فِي خَمْرٍ ثُمَّ اسْتَخْمَرَتْ قَبْلَ التَّفَتُّحِ ثُمَّ صَارَتْ خَلًّا لَا بَأْسَ بِأَكْلِهِ یعنے اگر شراب کے مشک مین چونا جاڑا پہر پھوٹنے

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو ہدایہ[۱] مین لکھا ہی کہ اگر کوئی شخص اپنی محرمات ابدی مثل ماں اور بہن اور بیٹی اور اُن کے سوا جنکو حرام کیا ہے خدا نی جانکر نکاح کرے اور صحبت کرے اُن سے تو بہی ابو حنیفہ کے نزدیک اُسپر حد نہین آتی اور بیان اسکا بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ ہشتاد و دوم مین اس کتاب مین پہلے گزرا

مسئلہ چہاردہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہہ ہی جو ہدایہ[۲] اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق اور فتاوی عالمگیری اور فتاوے قاضی خان وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے اور جو چیز کہ حکم کرے ساتھہ اوسکے قاضی ظاہر مین ساتھہ حرام کرنے اوس کے کے پس وہ حکم باطن مین بہی اُسیطرح ہی نزدیک ابحنیفہ کے اور اسیطرح ہے جبکہ حکم کرے قاضی ساتھہ حلال کرنے کے مثلاً اگر کوئی شخص کسی عورت پر دعوے کرے کہ یہ میری جورو ہی اور قاضی کے سامنے جہوٹے گواہ پیش کرکے مقدمہ جیت لے اور وہ عورت اُسکو ملجاوے تو وہ عورت بحسب ظاہر بہی اُسکی بی بی ہے اور اُسے صحبت کرنا بہی اُس شخصکو حلال ہی اور بیان اسکا بہی بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ نود و یکم مین اس کتاب مین پہلے گزر چکا ہے

مسئلہ پانزدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہی جو کہ چلپی حاشیہ[۳] شرح وقایہ مین محیط سے نقل کرکے لکھا ہے جو چیز کہ لے عورت زنا کرنے والی اور لے زنا کرکے اگر لیا ہے مقرر کرکر (یعنے جس طرحسے کہ کسبیان اپنی خرچی زنا کرنے سے پہلے مقرر کرلیتی ہین) تو حلال ہے امام اعظم کے نزدیک اور بیان اسکا بہی بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ نود و پنجم مین اس کتاب کے پہلے گذرا

مسئلہ شانزدہم

اللہ اعلم یہ کتنی کان افضل یعنے اگر کسی شخص نے ایک جانور سواری کا ایک فرسنگ کے سفر کے لیے کرایہ لیا۔ پھر اُسپر سات فرسنگ تک سوار ہو کر چلا گیا تو اُسکو وہی کرایہ واجب ہوگا جو ایک فرسنگ کے لیے مقرر کیا تھا اوس سے زیادہ فرسنگون کی سواری مین وہ غاصب ہوگا۔ لیکن اُسکو کرایہ دینا لازم نہین ہے اور اگر کرایہ دار سواری کے مالک کو کچھ دیکر راضی کرے تو یہ افضل ہے۔

مسئلہ یازدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو فتاوی قاضیخان اور فتاوے سراجیہ اور فتاوی عالمگیری مین لکھا ہے وَالَّذِیْ رَعُفَ فَلَا یُرِیْدُ قَلْعَ دَمِہٖ فَاَرَادَ اَنْ یَّکْتُبَ بِدَمِہٖ عَلٰی جَبْھَتِہٖ شَیْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ الْاِسْکَافُ یَجُوْزُ قِیْلَ لَوْ کَتَبَ بِالْبَوْلِ قَالَ لَوْ کَانَ فِیْہِ شِفَاءٌ لَا بَاْسَ بِہٖ قِیْلَ لَوْ کُتِبَ عَلٰی جِلْدِ مَیْتَۃٍ قَالَ اِنْ کَانَ فِیْہِ شِفَاءٌ جَازَ یعنے جسکی نکسیر پھوٹے اور خون نہ تھمے سو اگر وہ خون کے ساتھہ اپنی پیشانی پر کچھ قرآن لکھلے تو بقول ابوبکر اسکاف یہ امر جائز ہے اور بعض کا قول ہے اگر پیشاب سے قرآن لکھلے تو بھی مضائقہ نہین ہے اگر اُس مین اُسکو شفا ہو اور اگر مردار کی کھال پر قرآن شریف لکھ لی تو بھی مضائقہ نہین اگر اُسمین شفا ہو

مسئلہ دوازدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو ہدایہ مین لکھا ہے لَا یَبِیْعُ الْمُسْلِمُ وَالْحَرْبِیُّ فِیْ دَارِ الْحَرْبِ یعنے درمیان مسلمان و حربی کے دارالحرب مین بیاع نہین یعنے کفار کے ملک مین مسلمانون کو کافرون سے بیاع لینا منع نہین ہے

مسئلہ سیزدہم

وَقَالَ زُفَرُ لَا یَفْسُدُ صَوْمُهُمَا لِاَنَّهُمَا فِی مَعْنَی النَّائِمَیْنِ یعنے اسیطرح سوئی ہوئی اور مجنونہ عورت سے جبکہ صحبت کرے اسکی خاوند انکا دونون پر (یعنے مرد پر بھی اور عورت پر بھی روزہ کی) قضا ہے نہ کفارہ اور کہا زفر نے نہین ٹوٹتا روزہ اُن دونون کا اس لیے کہ وہ دونو بیچ معنے نیان کے ہین (یعنے یون سمجھنا چاہیے کہ اُنہون نے بھولکر جماع کیا ہے)

مسئلہ بست و یکم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالونکے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی قاضیخان مین لکھا ہے وَکَذَا اِذَا جَامَعَ بَهِیْمَةً اَوْ لَمْ یُنْزِلْ اَوْ مَیِّتَةً فَلَمْ یُنْزِلْ اَوْ مَاکَةً بِیَدِهٖ وَلَمْ یُنْزِلْ اَوْ جَامَعَ فِیْمَا دُوْنَ الْفَرْجِ وَلَمْ یُنْزِلْ وَاِنْ اَنْزَلَ فِیْ هٰذِهِ الْوُجُوْهِ کَانَ عَلَیْهِ الْقَضَاءُ دُوْنَ الْکَفَّارَةِ لِوُجُوْدِ قَضَاءِ الشَّهْوَةِ بِصِفَةِ النُّقْصَانِ یعنے اور اسیطرح جبکہ جماع کرے ساتھ چارپائے کے اور نہ انزال ہو یا (جماع کرے) مردی کو اور نہ انزال ہو اور مشت زنی کرے اور نہ انزال ہو یا جماع کرے سوائے فرج کے اور نہ انزال ہو تو ان سب صورتونمین روزہ نہین ٹوٹتا اور اگر انزال ہو تو روزے کی قضا ہے نہ کفارہ واسطے ادا کرنے شہوت کے ساتھ صفت نقصان کے

مسئلہ بست و دوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالونکے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوی برہنہ مین لکھا ہے اگر خرقہ بر ذکر پیچید و در آورد اگر نرم باشد قضاست و کفارت اگر درشت بود قضا بود و غسل لازم نہ کما فی المحیط

مسئلہ بست و سوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالونکے نزدیک یہ ہے جو کہ غایۃ الاوطار ترجمہ اردو در المختار مین لکھا ہے وَلَا حَدَّ بِزِنَا غَیْرِ مُکَلَّفٍ بِمُکَلَّفَةٍ مُطْلَقًا لَا عَلَیْهِ وَلَا عَلَیْهَا وَلَا حَدَّ بِزِنَا الْمُسْتَاْجَرَةِ لَهٗ یعنے اور حد نہین مرد غیر مکلف پر زنا کرنیکے ساتھ عورت مکلفہ کے مطلقاً نہ مرد پر عورت پر اور حد نہین اُسعورت کے ساتھ زنا کرنے سے جسکو زنا کرنے کیواسطے مزدوری دی۔ اور فتاوی قاضیخان اور ۱۰ الدقائق

۱ بحوالہ فتاوی قاضیخان جلد ۱ صفحہ ۱۲۱

۲ عبارت فتاوی قاضیخان مطبوعہ نولکشور حاشیہ فتاوی عالمگیری جلد ۱ صفحہ ۱۲۱

۳ بحوالہ غایۃ الاوطار نیل الاوطار اردو در المختار جلد ۱۰ صفحہ ۱۲۱

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ اور کنز الدقائق مین لکھا ہے کہ ذمی جزیہ دینے والا اگر جناب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو گالی بھی دے تو بھی اُسکا عہد ذمی کا نہیں ٹوٹتا اور یہ مذہب امام ابو حنیفہ اور اُنکے شاگردون ابو یوسف و محمد کا ہے اور بیان اسکا بھی بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ نوزدہم مین اس کتاب مین پہلے گذرا

مسئلہ ہفتدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک ہے جو کہ ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ فقہ کی کتابون مین لکھا ہے کہ نبیذ کھجور اور انگور خشک کے شراب اسمقدار تک پینی درست ہے کہ نشہ نہ کرے لیکن لہو و طرب کے قصد سے نہ پیے بلکہ قوت کے لیے پیے۔ اور بیان اسکا بھی بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ ہشتادویکم مین اس کتاب مین پہلے گذرا

مسئلہ ہژدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک ہے جو کہ منیۃ المصلی مین لکھا ہے کہ امام ابو یوسف کے نزدیک سور کا چمڑا دباغت دینے سے پاک ہو جاتا ہے اور جائز ہے بیع اُسکی اور بیان اسکا پندرہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ اول مین پہلے گذرا

مسئلہ نوزدہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک ہے جو کہ فتاوے قاضیخان مین لکھا ہے کہ اگر نماز پڑھی جاوے اوپر کتے کے چمڑے کے یا بھیڑیے کے چمڑے کے اگر ذبح کیا گیا ہے تو جائز ہے نماز اُسکی اور بیان اسکا بھی پندرہوین مغالطے کی مسئلہ اول مین پہلے گذرا

مسئلہ بستم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ فتاوے قاضیخان مین لکھا ہے وَقَدِ النَّائِمُ وَالْمَجْنُونُ إِذَا جَامَعَهُمَا زَوْجُهَا عَلَيْهَا الْقَضَاءُ دُونَ الْكَفَّارَةِ

وَكُلَّ الْمُسْلِمُ ذِمِّيًّا اَوْ اَمَرَ [illegible] فَعَلَ ذٰلِكَ عِنْدَهُ اَمَامٌ مَعَ اَنَّهُ يُكْرَهُ یعنی اگر امر کیا مسلم نے غیر وکیل کیا مسلم نے ذمی کو شراب اور سور کے بیچنے یا خرید کرنے کیواسطے یا محرم نے غیر محرم سے کہا اپنے شکار کے بیچنے کے واسطے یعنے یہ توکیل اور بیع اور شرا امام اعظم کے نزدیک صحیح ہے کراہت کی ساتھ مسئلہ ثابت و مستقیم اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ غایۃ الاوطار ترجمہ اردو درالمختار مین لکھا ہے وَاُكِلَتِ النَّجَاسَةُ وَغَيْرُهَا بِحَيْثُ لَوْ كَانَتْ لَحْمَهَا حَلَّ كَمَا يَحِلُّ اَكْلُ جَدْيٍ غُذِّيَ بِلَبَنِ خِنْزِيْرٍ لِاَنَّ لَحْمَهُ لَا يَتَغَيَّرُ وَمَا غُذِّيَ بِهٖ يَصِيْرُ مُسْتَهْلَكًا لَا يَبْقٰى لَهُ اَثَرٌ یعنے اگر جانور نجاست اور غیر نجاست دونون کہاتا ہو اسطرح کہ اسکا گوشت گندہ نہو تو حلال ہے جیسے وہ حلوان حلال ہے جو پالا گیا سور کے دودہ سے اسواسطے کہ اسکا گوشت متغیر نہین ہوتا اور جو دودہ اسکا غذا ہوا وہ نیست و نابود ہو جاتا ہے اسکا کچھ اثر باقی نہین رہتا ہے ۱۲

مسئلہ بست و نہم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ ردالمحتار شرح درالمختار مین لکھا ہے وَكَذَا اخْتَارَهُ صَاحِبُ الْهِدَايَةِ فِي التَّجْنِيْسِ فَقَالَ لَوْ رَعَفَ فَكَتَبَ الْفَاتِحَةَ بِالدَّمِ عَلٰى جَبْهَتِهٖ وَاَنْفِهٖ جَازَ لِلْاِسْتِشْفَاءِ وَبِالْبَوْلِ اَيْضًا اِنْ عَلِمَ فِيْهِ شِفَاءً بِاَنْ جَرَّبَهُ یعنے اور اسیطرح اختیار کیا ہے اسکو صاحب ہدایہ نے تجنیس مین پس کہا اگر کسی کے نکسیر پھوٹے پس لکھے سورہ فاتحہ کو ساتھ خون کے پیشانی اپنی پر اور ناک اپنی پر تو جائز ہے واسطے شفا کے اور ساتھ پیشاب بھی لکھنا سورہ فاتحہ کا جائز ہے اگر جانا جاوے کہ اُس مین شفا ہے تو مضائقہ نہین ہے

مسئلہ سی ام

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ درالمختار مین لکھا ہے قَالَ بَعْضُهُمْ اِنْ خَافَ اِنْ تَرَكَتِ الْفَاتِحَةَ اَنْ يُعَاتِبَنِي الشَّافِعِيُّ اَوْ اَنَّهَا بِعَاتِبُنِي اَبُوْ حَنِيْفَةَ فَاخْتَرْتُ الْاِمَامَةَ یعنے اور کہا بعض علمارنے

من تحته استاجر امرأة ليزني بها فزنى بها لا يحد في قول ابي حنيفة
یعنے اگر خرچی دے عورت کو واسطے زنا کرنیکے اُس سے پس اگر اُس نے زنا کیا اُس نے ساتھ اُس کے
نہ حد ماری جاوے اُسکو بموجب قول ابی حنیفہ علیہ الرحمۃ کے

مسئلہ بست و چہارم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ عینی شرح ہدایہ
مین لکھا ہے فَاِنْ اَوْلَجَ فِیْ قُبُلِ خُنْثٰی مُشْکِلٍ اَوْ اَوْلَجَ الْخُنْثٰی ذَکَرَہٗ فِیْ فَرْجٍ
اَوْ دَلَّکَ اَحَدُھُمَا الْاٰخَرَ فِیْ قُبُلِہٖ لَا غُسْلَ عَلٰی وَاحِدٍ مِّنْھُمَا یعنے پس اگر داخل کرے
بیچ فرج خنثی مشکل کے (یعنے جسکو دو نور اہون سے ساتھ ہی پیشاب نکلتا ہو) یا داخل کرے خنثی (یعنے
جو شخص کہ فرج اور ذکر دونو رکھتا ہو) ذکر اپنے کو بیچ فرج کے یا ملی کرے ایکدوسرے دونون
مین سے دوسرے کو بیچ فرج اوسکے کے پس غسل واجب نہین ہے اُن مین سے کسیپر بھی

مسئلہ بست و پنجم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ غایۃ الاوطار ترجمہ
اردو در المختار مین لکھا ہے لَا بِالزِّنَا بِاکْرَاہٍ یعنے حد نہین جبر اور زبردستی کے زنا سے

مسئلہ بست و ششم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالوں کے نزدیک یہ ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ فقہ کی کتابونمیں
لکھا ہے وَالرُّھُوْنَۃُ فِیْ حَقِّ الْمُرْتَھِنِ فِیْ رِوَایَۃِ کِتَابِ الرَّھْنِ وَفِیْ ھٰذِہِ الْمَوَاضِعِ لَا
یَجِبُ الْحَدُّ وَاِنْ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّھَا عَلَیَّ حَرَامٌ یعنے اگر کسیپر کسی کی لونڈی گروی رکھی ہو
اگر لونڈی سے اُس نے زنا کیا تو اسپر حد واجب نہین ہے اگرچہ جانتا ہو کہ یہ لونڈی مجھپر حرام ہے

مسئلہ بست و ہفتم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک یہ ہے جو کہ غایۃ الاوطار ترجمہ
اردو در المختار مین لکھا ہے اَمَّا لِلْمُسْلِمِ بِبَیْعِ خَمْرٍ اَوْ خِنْزِیْرٍ اَوْ شِرَائِھِمَا اَیْ

ترجمہ اردو در مختار مین لکھا ہے نَاطِقٍ خَرَجَ وَلَوْ الْاَخْرَسِ فَلَا حَدَّ عَلَيْهِ لِلشُّبْهِ یعنے زنا عبارت ہے وطی مکلف ناطق سے یعنے جو بولتا ہو تو اس قید سے گونگے کا جماع کرنا حد زنا سے نکل گیا تو گونگے پر بسبب شبہ کے حد نہین بسبب شبہ کے م گونگا اشارہ سے زنا کا اقرار کرے خواہ اُس کے زنا پر گواہ قائم ہون پہر صورت اوسپر حد نہین بسبب شبہ کے **فائدہ** اب جاننا چاہیے کہ کتب فقہ حنفیہ مین اس قسم کے مسائل بے شمار ہین لیکن بخوف طول ہوا اس کتاب مین صرف انہین مسئلون پر جو کہ مذکور ہوئی اکتفا کیا گیا سو جسکو زیادہ شوق ہو وہ کتب فقہ حنفیہ کا مطالعہ کرے اور دیکھے اور اگر کوئی حنفی بسبب مردود کہنے کے مسائل مذکورہ کے برا منائی اور غصہ مین آئے اور چونک اٹھے تو جواب یہ ہے کہ ان مسائل پر عمل کرنا اور اعتقاد رکھنے کے لیے حکم اور خطاب شارع کا صادر نہین ہوا بلکہ اُنپر عمل کرنا اور اعتقاد رکھنا قرآن اور حدیثون کے صاف صاف مخالف ہی اور یہ ظاہر ہے کہ جس عقیدہ اور عمل پر حکم خدا اور رسول ناطق نہ ہو وہ عقیدہ اور عمل مردود اور قبیح ہے چنانچہ بخاری اور مسلم مین روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ یعنے جس نے نئی بات نکالی ہیچ اس دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہین اُس مین سے پس وہ مردود ہے۔ اب ہم حنفیون سے پوچھتے ہین کہ تمہارے حنفی مقتداؤن اور پیشواؤن نے جو پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی ایسی صحیح حدیثون کو مردود کہدیا ہی کہ جنکو صحابہ کی جماعت کی جماعت نے روایت کیا ہی اور بڑے بڑے محدثون اور مجتہدون نے اُنپر اعتقاد رکھا ہی اور عمل کیا ہے اسکا کیا باعث ہے آیا ایک صحیح حدیث اگر بظاہر دوسری حدیث صحیح کے معارض تمکو معلوم ہو تو ایک کو عمل کے لائق اور دوسرے کو مردود آپ جانتے ہین و یا جو جو حدیثین صحیحہ تمہارے امام اور تمہارے فقیہون کے اقوال کے خلاف ہین وہ آپ لوگون کے نزدیک مردود سمجھی جاتی ہین ذرا بیان تو کیجیے اب مین واسطے تصدیق اپنے دعوی کے دو صحیح حدیثین

ڈرتا ہون مین اسلئے یہ کہ ترک کردون سورہ فاتحہ کو جو جھڑک دین مجھکو امام شافعی پر پڑھنے مین اسکو تو جھڑک دین مجھکو ابو حنیفہ تو اسی سبب سے اختیار کیا مین نے امامت کو

مسئلہ سی ویکم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ در المختار اور فتح القدیر مین لکھا ہے وَقَدِ اکْتَفَوْا بِقِیَامِ الْفِرَاشِ بِلَا دُخُوْلٍ کَتَزَوُّجِ الْمَغْرِبِیِّ بِمَشْرِقِیَّۃٍ بَیْنَہُمَا مَسَافَۃُ سَنَۃٍ فَوَلَدَتْ لِسِتَّۃِ اَشْہُرٍ مُنْذُ تَزَوَّجَہَا لِتَصَوُّرِہٖ کَمَا مَرَّ وَاسْتُخْدِمَتْ اَمَا یعنے البتہ کفایت کی ہے فقہا نے قیام فراش بلا دخول پر ثبوت نسب مین (قیام فراش عبارت ہے خلوت صحیحہ سے جو بسبب عقد کے ہو اگر دخول حقیقی اور حکمی کچھ بھی نہ ہو) مانند نکاح مغربی کی عورت مشرقیہ سے یعنے مرد منتہای مغرب اور عورت منتہای مشرق مین ہی فاصلے رہتے ہون کہ دونو کے درمیان مین سال بھر کی راہ ہو سو منکوحہ مشرقیہ پوری چھ مہینے مین جنے ابتدا نکاح سے تو یہ ولد ثابت النسب ہے بسبب متصور ہونے وطی کے باعتبار کرنے باستخدام حرمے

مسئلہ بتیسوان

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ رد المحتار شرح در المختار مین لکھا ہے اَلْاِسْتِمْنَاءُ حَرَامٌ اَیْ بِالْکَفِّ اِذَا کَانَ لِاسْتِجْلَابِ الشَّہْوَۃِ اَمَّا اِذَا غَلَبَتْہُ الشَّہْوَۃُ وَلَیْسَ لَہٗ زَوْجَۃٌ وَّلَا اَمَۃٌ فَفَعَلَ ذٰلِکَ لِتَسْکِیْنِہَا فَالرَّجَاءُ اَنْ لَّا وَبَالَ کَمَا قَالَہٗ اَبُو اللَّیْثِ وَیَجِبُ لَوْ خَافَ الزِّنٰی یعنے ہتھ سے مشت زنی کرنی حرام ہے جبکہ ہو (ارادہ) دور کرنے شہوۃ کا پھر جبکہ ہو غلبہ شہوۃ کا اور نہین ہے اسکی زوجہ اور نہ لونڈی پس مشت زنی کرے واسطے ٹالنے شہوت کے پس امید رکھتا ہون مین کہ اسپر گناہ نہ ہوگا جیسا کہ ابو اللیث نے کہا ہے اور واجب ہے مشت زنی کرنی اگر ہو خوف زنا کا

مسئلہ سی وسوم

اور ایک مردود مسئلہ فقہ حنفیہ کا حدیث پر چلنے والون کے نزدیک یہ ہے جو کہ غایۃ الاوطار

یُوجِبُ تَرْکَ الْعَمَلِ بِمُوجَبِ هٰذَا الْخَبَرِ فَیَکُوْنُ مَرْدُوْدًا یعنے عمل کرنا ساتھ حدیث
گواہ اور قسم والی کے ثابت کرتا ہے چھوڑ دینا عمل کا موجب اسحدیث شریف مشہور کے یعنے
جسحدیث مین یہ آیا ہے کہ گواہ اور یہ مدعی کے اور قسم اوپر اُس شخص کے کہ انکار کرے پس
(مقابلہ مین اسحدیث کے) ہوئی حدیث مذکور ابن عباس کی مردود دوسری
حدیث عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَا تُصَرُّوا الْاِبِلَ وَالْغَنَمَ فَمَنِ ابْتَاعَهَا بَعْدُ فَهُوَ بِخَیْرِ النَّظَرَیْنِ بَعْدَ اَنْ
یَحْلُبَهَا اِنْ شَاءَ اَمْسَکَهَا وَاِنْ شَاءَ رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ روایت
ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے نقل کی اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا نہ
تھہن مین جمع رکھو دودھ اونٹنی اور بکری کے گاہک کے دکھانے کو سو جو اُن کو مول لیوے
وہ بعد دوہنے کے دو کام مین مختار ہے خواہ رکھے خواہ پھیر دیوے اُس کو ایک صاع کھجور
(عوض اُسکے دودھ کے) ساتھ دیکر روایت کیا اسحدیث کو بخاری اور مسلم نے ۔
فائدہ دغاباز لوگ کئی دن کا دودھ گلے بکری اونٹنی کا بند رکھتے ہین تا مول لینے
والا دھوکے سے مول لیوے سو فرمایا کہ بعد لینے کے اُسکو اختیار ہے خواہ رکھے خواہ پھیر دے
ایک صاع کھجور دودھ کے عوض بدلہ دیکر کہا نووی نے **شرح صحیح مسلم** مین کہ یہی مذہب
ہے ہمارا اور اسیکے قائل ہین امام مالک اور لیث اور ابن ابی لیلے اور ابو یوسف اور
ابو ثور اور فقیہ محدث اور یہ بات صحیح موافق سنت کے ہے اور کہا جمہور
اس حدیث کی مخالفت کرنیوالون کے جواب مین کہ جب کوئی بات سنت سے ثابت ہو
جاوے تو نہ رد کیا جاوے اُسکو ساتھ عقل کے انتہے مختصراً اور کہا شوکانی نے **نیل**
الاوطار مین کہ کہا ابن حجر نے **فتح الباری شرح صحیح البخاری**
مین کہ اسی بات پر فتوی ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ کا اور نہین مخالفت کی اُن کی صحابہ
مین کسینے بھی قائل ہوے ہین اسکے جمہور علما اور تابعین اور جو لوگ بعد

کہ جملہ حنفیہ نے مردود لکھا ہے اس مقام مین معرض نقل مین لاتا ہون دیکھ لیجیے **پہلی حدیث**
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَضٰی بِیَمِیْنٍ وَّشَاہِدٍ رَوَاہُ مُسْلِمٌ وَّاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ روایت
ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ساتھ
قسم اور گواہ کے (جبکہ مدعی نے ایک ہی گواہ گذرانا تو بدلے دوسرے گواہ کے اس
سے قسم لی گئی) روایت کیا اس حدیث کو مسلم اور ابوداؤد اور نسائی نے **فائدہ**
کہا شوکانی نے نیل الاوطار مین کہ روایت کیا ہے اس حدیث کو ابن عباس
اور جابر اور حضرت علی اور ابی ہریرہ اور سُرَق اور عمارہ بن حزم اور سعد بن عبادہ
اور زینب اور عمر بن الخطاب اور مغیرہ اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرو بن
عاص اور عبداللہ بن عمر بن خطاب اور ابوسعید خدری اور بلال بن حارث
اور مسکہ بن قیس اور عامر بن ربیعہ اور سہل بن سعد اور تمیم داری اور ام سلمہ
اور انس نے۔ اور دلیل پکڑی ہے ساتھ اس حدیث کی صحابہ کی جماعت اور تابعین
اور جو لوگ کہ بعد اونکے ہوئے ہین (یعنے تبع تابعین وغیرہ نے) اس بات پر کہ جائز
ہے حکم ساتھ ایک گواہ اور قسم مدعی کے اور حکایت کیا ہے اسکو صاحب بحر نے ہمیر
المومنین حضرت علی اور حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور ابی اور ابن عباس اور عمر
بن عبدالعزیز اور شریح اور شعبی اور ربیعہ اور فقہای مدینہ اور ناصر اور ہادویہ اور
مالک اور شافعی سے (یعنے انکا مذہب یہی ہے کہ جب مدعی کے پاس ایک ہی گواہ
ہو تو بدلے دوسرے گواہ کے مدعی سے قسم لینی جائز ہے) لیکن حنفیہ کی عقل پر ایسے
پتھر پڑ گئے ہین کہ وہ ابن عباس کی ایسی صحیح حدیث کو اپنے اصول کی کتابون
مین صاف صاف مردود کہہ گئے ہین چنانچہ **غایۃ التحقیق شرح**
حسامی مین حدیث مذکور کی نسبت لکھا ہے وَالْعَمَلُ بِخَبَرِ الشَّاہِدِ الْیَمِیْنِ

صحیحہ امام کے قول کے مخالف پائی جاوین تو مردود جانا چاہیے غرض کہ یہ لوگ خدا کے
غضب اور قہر سے ذرا بھی نہین ڈرتے ہین اگر انکو کچھ بھی خوف خدا ہوتا تو اپنے امام
کی بات کو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے سامنے فوراً رد کر دیتے اور اُس کی کچھ بھی
حقیقت نہ سمجھتے مگر یہ لوگ برخلاف اس کے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح صحیح حدیثون
کو مردود سمجھنے لگ گئے ہین اور اپنے ایمان کے جاتے رہنے کا ذرا بھی لحاظ نہین کرتے
ہین اللہ تعالے بچاوے ایسے برے عقیدے سے - آمین

اظہار ہوا ۱۱، مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنیوالون کو یہ دیتے ہین کہ کتاب ہدایہ ہمارے مذہب
کی بڑی مقبول اور جامع ہزارہا علما اسپر بے کھٹکے عمل کیے جاتے ہین اور اسکی روایات پر
فتوی دیتے چلے جاتے ہین اور آجتک اسکی کسی مسئلہ پر بھی کسی شخص نے جرح وقدح نہین کی ہے لیکن حدیث
پر چلنیوالے اسکو نہین مانتے ہین اور اسکی اکثر حدیثون کو ضعیف اور بعض کو مردود اور خانہ ساز
بتلاتے ہین سو جواب یہ کہ علما محققین مین سے کتاب ہدایہ کو کوئی بھی مقبول نہین سمجھتا
اور نہ اسکی سب مسائل پر عمل کرنا صحیح جانتا ہے البتہ متعصب حنفیہ اسکو مقبول بھی کہتے
ہین اور اسکی تمام مسائل پر عمل کرنا بھی صحیح جانتے ہین سو وہ اس مقدمہ مین مجبور ہین اس
لیے کہ وہ تو سوای اپنے امام کے مسائل کے یعنے جو کہ ہدایہ - اور شرح وقایہ وغیرہ کتب فقہ
حنفیہ مین درج ہین انکے خلاف خواہ قرآن مجید کا کوئی مسئلہ ہو خواہ حدیث صحیح کسی کو بھی عمل
کے لائق نہین جانتے ہین ہان قرآن اور حدیث صحیح کے جو جو مسائل کہ اُن کے امام نے لیے
ہین اُنپر تو حنفیہ عمل کر ہی لینگے لیکن قرآن اور حدیث صحیح کے جن جن مسائل کو اُنکے امام نے
نہین لیا ہے اُنپر تو کبھی بھی نہ چلینگے اور بیان اسکا بارہوین مغالطہ کے جواب مین اس کتاب
مین پہلے گذر چکا ہے غرضکہ کتاب ہدایہ مین کہ جسکے سامنے حنفیہ قرآن اور حدیث کی بھی کچھ حقیقت
نہین سمجھتے ہین صدہا موضوع یعنے بناوٹی گھڑی ہوئی حدیثین موجود ہین چنانچہ واسطے

اکثر ہوے ہین یعنے جمع تابعین وغیرہ مین سے اسپر قول کہ خبکا تمام نہین ہو سکتا انہی کیلئے
مخالفت کی ہو اس کی ابو حنیفہ اور محمد نے چنانچہ رد المحتار شرح درالمختار مین
لکھا ہو وَلَمْ یَاْخُذْ اَبُوْ حَنِیْفَۃَ وَمُحَمَّدٌ بِہٖ لِاَنَّہٗ خَبَرٌ مُخَالِفٌ لِلْاُصُوْلِ یعنے اور نہین لیا
(یعنے نہین عمل کیا) ابو حنیفہ اور محمد نے ساتھہ اس حدیث کے اسلیے کہ وہ حدیث مخالف ہے
اصول کے اور غایت التحقیق شرح حسامی مین لکھا ہو فَاَیْجَابُ
التَّمْرِ مَکَانَہٗ یَکُوْنُ مُخَالِفًا لِلْقِیَاسِ فَیَکُوْنُ نَاسِخًا لِلْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ الْمُوْجِبِیْنَ لِلْعَمَلِ
بِالْقِیَاسِ مُعَارِضًا لِلْاِجْمَاعِ الْمُوْجِبِ لِلْعَمَلِ فَیَکُوْنُ مَرْدُوْدًا یعنے پس واجب کرنا
کھجورون کا بدلی دودہ کی مخالف ہو قیاس کے پس ہوا کھجورون کا دینا ناسخ واسطے کتاب
اور سنت کے کہ جن سے ثابت ہو عمل کرنا قیاس پر (اور نیز) معارض ہے واسطے اجماع کے کیونکہ
اوسنے بھی قیاس پر عمل کرنا ثابت ہو پس ہوئی یہ حدیث مردود انتہے اسی طرح لکھا ہے
تلویح حاشیہ توضیح مین ہی سبحان اللہ فقہ حنفیہ کی خانہ سازوامیات
اور زٹلیات باتین نوبین سنگیا اور جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح صحیح حدیثین
حنفیہ کے نزدیک اگر مذہب کی مخالف ہوئی تو ہت ہی مردود ٹھہرین سو میرے خیال مین
یون آتا ہے کہ یہ جو اللہ تعالی نے قرآن مجید مین فرمایا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ
یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ یعنے کہہ اگر تم محبت رکھتے ہو اللہ کی پیروی کرو میری تاکہ چاہے اور فرمایا اللہ تعالی جلشانہ نے
لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ یعنے البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے
بیچ رسولخدا کے پیروی اچھی اور فرمایا اللہ تعالے نے مَنْ یُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ
اَطَاعَ اللّٰہَ یعنے جس نے کہا مانا رسول اللہ کا پس اوس نے کہا مانا اللہ کا اور فرمایا اللہ
تعالے نے وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا یعنے جو
دے تمکو رسول پس لے لو اوسکو اور جسسے منع کرے سو چھوڑ دو شاید انکے نزدیک معنے ان آیتون
کے یہی ہونگے کہ جہانتک بن پڑے پیغمبر کی مخالفت ہی کرنی چاہیے اور جو جو حدیثین

نے کہ ہمکو نہین معلوم کہ یہ حدیث کہان ہے **حدیث ہشتم** اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَا يُنَجِّسُهُ
شَيْءٌ اِلَّا مَا غَيَّرَ لَوْنَهُ اَوْ طَعْمَهُ اَوْ رِيْحَهُ یعنے پانی پاک ہے نہین ناپاک کرتی اوسکو
کوئی چیز مگر یہہ کہ متغیر ہوجاوے رنگ اوسکا اور مزہ اُسکا یا بو اُس کی کہا عینی نے
کہ نہین ثابت ہوئی یہ حدیث ساتہہ ان لفظون کے **حدیث نہم** عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ قَالَ
فِي الْفَارَةِ اِذَا مَاتَتْ فِي الْبِئْرِ اُخْرِجَتْ مِنْ سَاعَتِهَا يُنْزَحُ مِنْهَا عِشْرُوْنَ
دَلْوًا یعنے حدیث انس کی کہ تحقیق اوس نے کہا ہے حق یہ ہے کہ جب ہری کو مین مین اور
نکالا جاوے اُسی وقت نکالا جاوے اُس مین سے پانی بیس بالٹے کہا عینی نے کہ مشہور
کتابون مین اسحدیث کا ذکر تک بہی نہین ہے **حدیث دہم** حدیث مغیرہ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى خُفَّيْهِ وَمَدَّهُمَا مِنَ الْاَصَابِعِ اِلٰى
اَعْلَاهُمَا مَسْحَةً وَّاحِدَةً وَكَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَثَرِ الْمَسْحِ عَلٰى خُفِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَخْطُوْطًا بِالْاَصَابِعِ یعنے حدیث مغیرہ کی کہ تحقیق نبی صلے اللہ نے رکہہ دونو
ہاتہہ اپنے اوپر دونون موزون اپنے کے اور کہینچا اُن کو انگلیون سے اوپر تک ایک
بار اور گویا کہ مین نظر کرتا ہون طرف نشان مسح کی اوپر موزہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
کے کہ کئی خط تہے اونگلیون کے کہا عینی نے کہ حدیث مغیرہ بن شعبہ کی اسوجہ پر وارد نہین ہوئی
حدیث دہم قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُتِّيْهِ ثُمَّ اقْرُصِيْهِ ثُمَّ اغْسِلِيْهِ
بِالْمَاءِ لَا تَضُرُّ اَثَرُهُ یعنے فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہرچ اسکو پہر چٹکیون سے مل اُسکو پہر
دہو اُسکو ساتہہ پانی کے اور نہین ضرر کرتا اتجگہ نشان اُسکا کہا عینی نے یہ حدیث نہین روایت
کی گئی ہے ساتہہ ان لفظون کے **حدیث یازدہم** لِقَوْلِهٖ عَلَيْهِ السَّلَامُ لِعَائِشَةَ نَاغِلَهُ
اِنْكَانَ رَطْبًا دَافْرُكِيْهِ اِنْكَانَ يَابِسًا یعنے فرمایا صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے حضرت عائشہ کے پس
دہو اسکو اگر ہو (منی) تر اور مل اسکو اگر ہو خشک کہا عینی نے یہ حدیث ساتہہ ان لفظون کے غریب
ہے یعنے ان لفظون کے ساتہہ آئی ہی نہین **حدیث دوازدہم** زَكٰوةُ الْاَرْضِ يُبْسُهَا

تصدیق اپنے دعوی کی اس قسم کی تھوڑی سی حدیثین بطور نمونہ مشتے از خروارے اس مقام
مین بعرض نقل مین لاتا ہون تاکہ کتاب ہدایہ کی حقیقت سو کہ جسپر حنفیہ بے کہٹکے عمل کیے جاتے
ہین اور فتوی دیے جاتے ہین عوام لوگ بھی واقف ہوجاوین اور حنفیہ کے اس دعوے مین نہ
آجاوین دیکھیے یہ حدیث اول لا وضوء لمن لا یسمّ ہے نہین ہے وضو اس شخص کا
جو نہ پڑھے بسم اللہ کہا عینی نے شرح ہدایہ مین کہ نہین اخراج کیا اسحدیث کو ساتھہ ان لفظون
کے کسی نے بھی حدیث دوم خلّلوا اصابعکم کی لا تخلّلها نار جهنّم یعنے خلال
کرو اپنی انگلیون کو تاکہ نہ خلال کرے انکو آگ دوزخ کی کہا عینی نے نہین وارد
ہوئی یہ حدیث ساتھہ ان لفظون کے حدیث سوم ان اللہ تعالی یحبّ
التیامن فی کلّ شیء حتّی التنعّل والترجّل یعنے تحقیق اللہ تعالی دوست
رکھتا ہے داہنی طرف سے شروع کرنے والے کو یہانتک کہ جوتی پہنی اور کہنگی کرنے مین بھی
کہا عینی نے کہ نہین نکالا کسی شخص نے بھی اسحدیث کو ساتھہ ان لفظون کے حدیث
چہارم قاء فلم یتوضّأ یعنے قے کی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پس نہین وضو کیا
کہا عینی نے یہ حدیث غریب ہے نہین ذکر کیا اسکا کسیے بھی حدیث کی کتابون مین حدیث
پنجم لا وضوء علی من نام قائما او قاعدا او راکعا او ساجدا انّما
الوضوء علی من نام مضطجعا فانّه اذا نام مضطجعا استرخت
مفاصله یعنے نہین لازم ہے وضو اس شخص پر جو سوجاوے کھڑے یا بیٹھے ہوئے
رکوع مین یا سجدہ مین سوا اسکے نہین کہ وضو کرنا لازم ہے اوسپر جو سوجاوے لیٹ کر اسلیے
کہ جب سوجاوے لیٹ کر ڈھیلے ہوجاتے ہین جوڑ اسکے کہا عینی نے یہ حدیث ساتھہ ان
لفظون کے غریب ہے بغیر ان لفظون کے ساتھہ آئی ہی نہین حدیث ششم
انّهما فرخا ازرق فی الجنّة یستغفران فی الوضوء یعنے یہ دونون (یعنے ناک مین اور
موٹھہ مین پانی ڈالنا) فرض ہین جنابت مین سنت ہین وضو مین کہا عینی نے کہ کہا سروے

کی کلی خوب کھل سکتی ہے اور یہ بات مخفی نہیں ہے مناسب ہدایہ ۔ اسقدر ضعیف حدیثوں
سے استدلال بچڑا ہے گویا کہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ مذہب امام صرف احادیث ضعاف پر ہے بنا کیا
گیا ہے سو جسکو دیکھنا اُن کا منظور ہو وہ ہدایہ کا کوئی سا باب کھولکر دیکھ لے اور صحیحین اور
سنن اربعہ کی حدیثین صحیحہ سے مقابلہ کرلے تو حقیقت معلوم ہوجاویگی اور یہ بات کچھ چھپی
ہوئی نہین اسبات کے قائل تو حنفیہ بھی ہین چنانچہ کہا شیخ عبدالحق حنفی نے شرح سفر
السعادت مین کہ کتاب ہدایہ کہ در دیار ما مشہور و معتبر ترین کتابہاست نزد ین و ہم اندا
چہ مصنف وی در اکثر بنای کار بر دلیل معقول نہادہ و اگر حدیثے آوردہ نزد محدثین خالی از
ضعفے نہ غالبًا باشتغال وقت آن استاد در علم حدیث کمتر بودہ است انتہی اور موید ہے اس کے
کلام کا انور بن طیب بن تقی الدین حمید رجرجی حنفی کا بلکہ اس سے بھی بڑھکر ہدایہ کی بے اصلی
اور اسکی احادیث کا بے اصل ہونا ثابت کرتا ہے چنانچہ منیۃ الوسنان مین ہے
اِنَّ الْحَدِیْثَ لَمْ یَثْبُتْ لَہٗ سَنَدٌ فِی الْاُصُوْلِ وَلَا یَصْلُحُ لِلتَّمَسُّکِ وَالْقَبُوْلِ فَاِنَّہٗ
مَوْضُوْعَاتُ الزَّنَادِقَۃِ وَاَھْلِ الْبِدَعِ قَدْ جَاوَزَتْ مِائَۃَ اَلْفٍ مِنَ الْاَحَادِیْثِ
کَمَا صَرَّحَ بِہِ النُّقَّادُ وَلَوْ وُجِدَ بَعْضُھَا فِیْ بَعْضِ کُتُبِ الْحَنَفِیَّۃِ فَلَیْسَ بِعَجِیْبٍ
اِعْتِیَادُ کَیْفَ وَاَکْثَرُ مُتَاَخِّرِیْ فُقَھَائِنَا الْحَنَفِیَّۃِ مِنْ عُلَمَاءِ مَاوَرَاءِ النَّھْرِ
وَالْعِرَاقِ وَالْحِجَازِ لَمْ یُسْنِدُوْا اَحَادِیْثَھُمُ الَّتِیْ یَذْکُرُوْنَھَا فِیْ کُتُبِ
الْحَنَفِیَّۃِ اِلٰی اَحَدٍ مِنْ اُصُوْلِ الْحَدِیْثِ الْجَلِیْلِ الشَّاْنِ حَتّٰی صَاحِبُ الْھِدَایَۃِ
الَّتِیْ عَلَیْھَا مَدَارُ رَحَی الْحَنَفِیَّۃِ یَظْھَرُ ذٰلِکَ لِمَنْ رَاجَعَ شَرْحَھَا الْمَوْسُوْمَ بِفَتْحِ الْقَدِیْرِ
لِلشَّیْخِ الْاِمَامِ حُجَّۃِ الْحَنَفِیَّۃِ مَوْلَانَا الْمُحَقِّقِ کَمَالِ الدِّیْنِ بْنِ الْھُمَامِ عَلَیْہِ
التَّحِیَّۃُ وَالْاِکْرَامُ فَاِنَّہٗ شَکَرَ اللّٰہُ مَسَاعِیَہٗ قَدْ بَالَغَ فِیْ حِمَایَۃِ مَذْھَبِ
الْاِمَامِ الْاَعْظَمِ اَبِیْ حَنِیْفَۃَ الْکُوْفِیِّ بِاْلْاَحَادِیْثِ الثَّابِتَۃِ فِی الصِّحَاحِ
السِّتَّۃِ وَالْمَسَانِیْدِ وَالْمَعَاجِمِ وَلَمْ یَتَیَسَّرْ لَہٗ عِنْدَ تَخْرِیْجِ اَحَادِیْثِ الْھِدَایَۃِ

یعنے پاکی زمین کی اوسکا سو کنا ہے کہا عینی نے کہ استاد اسکی کسی نے بہی حضرت تک
نہین پہنچائی یعنے یہ حدیث مرفوع نہین ہے اسی طرح لکہا ہے شیخ ابن طاہر حنفی نے تذکرہ
مین حدیث سیزدہم مابین ھذین الوقتین وقت لک وکامتک یعنے رکہا
جبرئیل نے حضرت سے کہ درمیان اندونون وقتون کے تیری نماز کا بہی وقت ہے اور تیری امت
کا بہی کہا عینی نے کہ اسحدیث کو ان لفظون کے ساتہہ کسینے بہی روایت نہین کیا حدیث
چہاردہم لقولہ علیہ السلام اخر وقت المغرب اذا اسود الافق یعنے فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے آخر وقت نماز مغرب کا جب سیاہ ہو کنارہ آسمان کا کہا عینی نے یہ
حدیث ساتہہ ان لفظون کے غریب ہے وارد نہین ہوئی اس طرح حدیث پانزدہم لقولہ
علیہ السلام واخر وقت العشاء حین لم یطلع الفجر یعنے فرمایا حضرت علیہ السلام
نے اور آخر وقت عشا کا ہے جبتک نہ طلوع ہو آفتاب کہا عینی نے یہ حدیث غریب ہے نہین
وارد ہوئی یہ حدیث ساتہہ اس عبارت کے۔ اب جاننا چاہیے کہ کتاب ہدایہ سب موضوع یعنے جہوٹے
بنا وٹی حدیثین جو کہ اوپر مذکور ہوئین صرف عینی شرح ہدایہ کو کتاب الموانیت تک سرسری نظر
سے نکالی گئی ہین۔ پس اسپر قیاس کر لینا چاہیے کہ جو شخص اول سے آخر تک تمام کتاب عینی
کو اس غرض سے دیکہے کہ اُس مین سے ہدایہ کی موضوع یعنے جہوٹی حدیثون کو جدا کر لون تو
وہ کس قدر موضوع حدیثین اُس مین سے نکالے گا حال آنکہ ابن ہمام اور عینی
شارحین ہدایہ یہ دونون حنفی المذہب کہی علما مین اور جہانتک اُن سے بن آئی ہے
حنفی المذہب کے بنانے اور حدیثون صحیحہ کے باطل کرنے مین حیلہ سازیان کرتے رہے ہین باوجود
اس بات کے وہ دونون ہدایہ کی صدہا حدیثون کے موضوع یعنے جہوٹی ہونے کے قائل
ہو گئے ہین لیکن اگر کوئی شخص ہدایہ کی تخریجین مثل عنایہ بمعرفت احادیث الہدا
تالیف محی الدین عبد القادر اور نصب الرایہ لاحادیث الہدایہ تالیف جمال الدین یوسف
زیلعی اور درایہ فی منتخب احادیث الہدایہ تالیف ابن حجر عسقلانی وغیرہ دیکہے تو ہدایہ کی حدیثون

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مَنْ اَحْدَثَ فِیْ اَمْرِنَا هٰذَا مَا لَیْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ ۔ یعنے جس نے نئی بات نکالی بیچ اس دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہیں اُسمین سے پس وہ مردود ہے **فائدہ** یعنے جس نے کوئی بات نکالی اسلام مین کہ نہین ہے ثبوت اُسکا کتاب وسنت مین سو وہ مردود ہے اور **سیرت احمدیہ** **وطریقہ محمدیہ** مین لکھا ہے کہ معنے بدعت کے شرعی خاص یا دینی کرنا دین مین ہے یا کم کرنا اُس مین سے کہ نئی نکالی گئی ہون بدون اذن شارع کے کہ ثبوت اُنکا نہ تو کسی حضرت کے قول سے اور نہ فعل سے نہ ظاہراً اور نہ اشارۃً پایا گیا **دوم** یہ جو اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید مین فرمایا ہے وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ مُصَلًّی یعنے پکڑو تم مقام ابراہیم کو جائے نماز یہ آیت صریح دلیل ہے اس بات پر کہ بجز مقام ابراہیم کے اور کسی جگہہ پر مصلی نہ بنایا جاوے **سوم** کہ معظمہ مین بسبب ہونے چار مصلون کے بہت لوگ اپنے ہی امام کی جماعت کے منتظر بیٹھے رہتے ہین اول جماعت کے ثواب سے محروم رہتے ہین اسلیے کہ اُن کے نزدیک غیر یعنے تحقیق اللہ تعالےٰ جائز نہین ۔ پس ایسے لوگ صاف صاف مخالف ہین احدیث کے اور [illegible] اللہ کا ہے اور **احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی** مین بروایت یزید بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ حاضر ہوا مین ساتھہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ حج اُنکے کے (یعنے حجۃ الوداع مین) پس نماز پڑہی مینے ساتھہ اُنکے نماز صبح کی مسجد خیف مین پس جب پڑہ چکے نماز اپنی اور پھرے نماز سے پس ناگہان آنحضرت نے دیکھا دو شخصون کو بیٹھے ہوئے آخر قدم مین کہ نماز نہین پڑہی تہی اُنہون نے ساتھہ حضرت کے فرمایا کہ لے آؤ اُن دونون کو میرے پاس پس لائے گئے وہ دونون کانپتا تہا گوشت مونڈہون اُنکے کا (یعنے حضرت کی ہیبت سے) پس فرمایا کس چیز نے باز رکہا تمکو نماز پڑہنے سے ہمارے ساتھہ پس کہا اُنہون نے یا رسول اللہ تحقیق تہے ہم نماز پڑہ چکے بیچ مکانون اپنے کے فرمایا پس نہ کرو تم ایسا جب وقت کہ پڑہ چکو تم نماز اپنی مکانون مین پھر آؤ تم مسجد مین کہ اُسمین جماعت ہوتی ہو پس نماز پڑہو ساتھہ نمازیون کے پس تحقیق یہ نماز تمہاری

اکثر موضع الظفر بلفظ الحدیث الذی ذکرہ صاحب الھدایۃ ولم نظفر فی بعضھا بشیء اصلا انتھی ما فی تنبیہ الوسنان یعنے جب تک کسی حدیث کے سند ثابت نہو کتب حدیث مین تو وہ سند پکڑنی اور قبول کرنیکے لائق نہین کیون کہ موضی حدیثین جو چھپے مرتدون اور مبتدعتیون نے وضع کی ہین ایک لاکھ سے بڑھ گئے ہین جیسا کہ بیان کیا ہے پرکھنے والون نے اور اگر کوئی پاوے اسحدیث کو کسی حنفی کی کتاب مین تو اُس کا کچھ اعتبار نہین اور کیونکر اعتبار ہو جسحالت مین کہ اکثر پچھلے فقہاے حنفیہ ماوراالنھر اور عراق اور خراسان نے جن حدیثون کو اپنی کتابون مین ذکر کیا ہے اُنکی سندین کتب حدیث مبنی شان تک نہین پہنچی ہین یہانتک کہ صاحب ہدایہ نے جسپر حنفیون کے چکی پھر رہی ہے ایسا ہی کیا ہے یہ بات اُسپر ظاہر ہو جو ہدایہ کی شرح تصنیف ابن الہمام کو دیکھے کیونکہ اُس نے حمایت مذہب امام ابوحنیفہ کی حد کو پہنچا دی ہی ساتھ مدد کرنی اوسکے کے اون احادیث سے جو کتب صحاح اور سنن اور اور مسندون اور معجمون مین ثابت ہین اور وقت نکالنے سندون احادیث ہدایہ کی ابن الہمام کو بہت جگہہ وہ لفظ حدیث کا نہین ملا جو صاحب ہدایہ لایا ہے اور بعض جگہہ کچھ ہے اور از دست کا جسکو صاحب ہدایہ لایا ہے تمام ہوئی عبارت تنبیہ بے دلیل المہتدی ۱۲ منہ

امنیوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنیوالون کو دیتے ہین کہ مکہ معظمہ مین چارون اماموں کے چار مصلی جو کہ اسوقت مین موجود ہین اُنکو حدیث پر چلنیوالے لوگ مدعت کہتے ہین سو جواب اسکا چار طرح پر ہے **اول** یہ کہ مکہ معظمہ مین چارون مصلے چارون اماموں کے علیحدہ علیحدہ ۱۰۷۰ سو سات ہجری مین بیبی نے بیخانہ فرج بن برکوک کی بنا کی ہین لیکن اُنکو بنانے اور مقرر کرنے کے لیے نہ تو حکم خدا ناطق ہے اور نہ حکم رسول مسلم مین روایت ہے جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ تہے فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کُلُّ بِدْعَۃٍ ضَلَالَۃٌ یعنے ہر بدعت گمراہی اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے حضرت عا

یرید بکم العسر یعنے ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ساتھ تمہارے
آسانی کے اور نہیں ارادہ کرتا ساتھ تمہاری دشواری کا اور مسند امام احمد میں آیا
ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا فرمایا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ
تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ ادا کیے جاویں اُسکی رخصت کے کام جیسے ناپسند رکھتا ہے کہ ادا
کیے جاویں اُسکی گناہ کے کام اور صحیح کہا اسحدیث کو ابن خزیمہ اور ابن حبان نے اور ایکروایتہ
مین ہے جیسے کہ پسند رکھتا ہے کہ ادا ہون اُس کے فرائض

ا۔ ان مغالطہ

[redacted]

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ جس قدر لوگ اس
مذہب کے مقلد ہین اور کسی مذہب کے بھی نہین اور ترمذی مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ اَوْ
قَالَ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ عَلٰی ضَلَالَۃٍ وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَمَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ
یعنے تحقیق اللہ تعالیٰ نہین جمع کرے گا امت میری کو یا کہا بجائے امتی کے امت محمد اور گمراہی کے
اور ہاتھ اللہ کا ہے اوپر جماعت کے اور جو شخص کہ جدا ہے جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے
اور ابن ماجہ مین روایت ہے انس رضے اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ فَاِنَّہٗ مَنْ شَذَّ شُذَّ فِی النَّارِ یعنے پیروی کرو جماعت
بڑی کی پس تحقیق شان یہ ہے جو تنہا ہوا جماعت سے تنہا ڈالا جاویگا بیچ آگ کے۔ سو

جواب اسکا یہ ہے کہ حدیث یَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ اور اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ
کا یہ مطلب نہین کہ جس طرف بہت لوگ ہون حق اور ہدایت پر وہی لوگ ہوتے ہین اور جسطرف
تھوڑے ہون وہ گمراہ ہوتے ہین کیونکہ اگر ان حدیثون کے یہی معنے لیے جاوین تو پھر حضرت
امام حسین رضے اللہ تعالیٰ عنہ اور اُنکے ساتھ والے بفرقہ مابعد منہا سب گمراہ ٹھیرتے ہین کیونکہ
سفر کر کربلا مین امام حسین کے ساتھ تو صرف بیاسی آدمی مع اُنکے اہل بیت اور خادمون کے تھے

لیے افضل ہے اور صحیح کہا اس حدیث کو ترمذی اور ابن حبان نے **چھارم** مکہ معظمہ میں چاروں امام سے
مقرر کرنے میں خدا اور اس کے رسول کی طرف سے تو حکم ہی نہیں لیکن چاروں اماموں سے بھی تو کسی
امام نے ہر ایک امام کے علیحدہ علیحدہ چار مصلے بنانے کا حکم نہیں دیا پس اسی سبب سے کہا
شاہ عبدالعزیز دہلوی نے **تفسیر عزیزی**[۹۱] میں۔ واز راہ بدعت بجہت ۱۲ از جہات کعبہ
تقسیم خواہید نمود و در ترجیح و تفضیل جہت مختارہ خود ہر کس سخنے خواہد آورد و مثلاً حنفیہ
جہت را اختیار خواہند کرد امام ایشان جانب شمال کعبہ بخواہد استاد و در مقام فخر خواہند
گفت کہ قبلہ ما قبلہ ابراہیمی ست زیرا کہ آنجناب جانب میزاب متوجہ میشوند و شافعیہ جہت
جنوب را اختیار خواہند کرد و امام ایشان در شرقی کعبہ خواہد استاد و در مقام فخر خواہند
گفت کہ استقبال باب کعبہ سنیائیم و قبلہ ما قبلہ منصوصہ ست کہ وَاتَّخِذُوا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهٖمَ
مُصَلًّى و علی ہذا القیاس اہل بلدان مختلفہ در ترجیح جہات خود ہمین قسم نکات خواہند برآورد
لیکن اینہمہ نکات شعریہ ست نزد اہل دین قابل التفات نیست حکم نازل پروردگار تو ہمین قدر
ست کہ استقبال کعبہ را التزام باید نمود و در سفر و حضر و ہجرت از شہرے بشہرے اورا از دست
نباید داد۔ اور کہا امام شوکانی نے **ارشاد السائل الی دلیل المسائل**[۹۲] میں
کہ ہر دانا منشرح اسباب سے خوب واقف ہے کہ مذہبوں کے بننے سے بڑا فساد واقع ہوا ہے اور اس
بات کا بڑا اندیشہ ہے اور سخت خرابی اس میں ہوئی کہ ہر چار اماموں کے مقلدوں نے علیحدہ علیحدہ
اپنا دین بنالیا ہے اور مکہ معظمہ میں ہر چار مذہب والے جدا جدا اپنی اپنی جماعتیں کرنے لگ گئے ہیں

بیسواں مغالطہ

اور یہ مغالطہ [illegible] حدیث
کے آسان آسان مسئلوں پر عمل کرتے ہیں مشکل پر نہیں چلتے ہیں **جواب** اسکا یہ ہے
کہ جو لوگ حدیث کے آسان آسان مسئلوں کو چھوڑ کر مشکل مشکل مسائل پر عمل کرتے ہیں وہ لوگ
بڑے بیوقوف اللہ تعالیٰ کے نافرمان ہیں اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے تو قرآن مجید میں فرمایا ہے

۹۱ تفسیر عزیزی فارسی شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی
۹۲ ارشاد السائل الی دلیل المسائل شوکانی

توضیح اور شرح ہدایہ اور شرح فقہ البر وغیرہ کتب اصول فقہ مین ہے وَالْمُجْتَهِدُ فِي الْعَقْلِيَّاتِ وَالشَّرْعِيَّاتِ الْاَصْلِيَّةِ وَالْفَرْعِيَّةِ قَدْ يُخْطِئُ وَقَدْ يُصِيبُ یعنے مجتہد بیچ عقلی اور شرعی اور اصلی اور فرعی کے کبھی خطا کرتا ہے اور کبھی ثواب کو پہونچتا ہے۔ اور دلیل اُسکی یہ حدیث ہے جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے عبداللہ بن عمر سے اور ابو ہریرہ سے کہ کہا دونون نے فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت کہ قصد حکم کا کرے حاکم پس اجتہاد کرے اور صواب کو پہونچے تو اوسکے لیے دو ثواب ہین اور جب قصد حکم کا کرے پس اجتہاد کرے اور خطا کرے تو اوسکے لیے ایک ثواب ہے **فائدہ** یہ حدیث دلیل ہے اسپر کہ مجتہد سے خطا بھی ہوتی ہے۔ اور صواب بھی خلاف اشعریہ اور معتزلہ کے اور مجتہد خاطی بھی ایک ثواب سے خالی نہین۔ پس منکر امام کے خطا کا یا تو منکر امام کے اجتہاد کا ہے۔ و یا امام کی رائے کو مثل وحی جانتا ہے کہ ہرگز احتمال خطا کا نہین تو بیشک ایسا شخص گمراہ ہوا ہے اور راہ سے اور اختیار کیا اوس نے اشعریہ اور معتزلہ کے مذہب کو اور خلاف کیا اوس نے قرآن اور حدیث اور اقوال ائمہ اور اہل سنت وجماعت کے مذہب کا

تیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو دیتے ہین کہ ہم لوگ جو حدیث پر نہین چلتے ہین تو وجہ اسکی یہ بھی ہے کہ حدیث کی کتابون مین بہت سی حدیثین منسوخ موجود ہین اور ناسخ اور منسوخ حدیثون کو ہر شخص پہچان نہین سکتا اُن کو پہچاننا اور اُنکو سمجھنا مجتہدون کا ہی کام تہا سو **جواب** اسکا آٹھ طرح ہے **اول** یہ کہ ناسخ اور منسوخ حدیث کو سمجھنے کا قاعدہ کلیہ مجتہدون سے آسان ہے اور اس قاعدے سے ہر ایک علما بلکہ تھوڑی سی استعداد والا آدمی بھی ناسخ اور منسوخ حدیثون کو سمجھ سکتا ہے اور وہ قاعدہ یہ ہے جو کہ **وراسادۃ اللبیب فی الاسوۃ الحسنۃ بالحبیب** مین لکہا ہے کہ نسخ قطعی تہا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے جس امر کو آپنے فرمایا ہے کہ فلان امر کو پہلے مین نے

اور عرب سے کہ جو لشکر امام حسین سے لڑنے کو آیا تہا سوار اور پیادہ بائیس ہزار آدمی تہے
غرض کہ مطلب ان حدیثون کا یہ ہے کہ جس طرف اکثر مجتہد اور محدث ہون وہی بڑا گروہ ہے پس اگر امام اعظم
ایک طرف ہون مثلاً نخعی اور حسن بصری اور ثوری اور اسحاق اور مالک اور شافعی اور احمد بن حنبل
ایک طرف پس منصف خود دیکہہ لے کہ سواد اعظم اور گروہ بڑی کدہر ہے غرض کہ لیکے امام اعظم
نے جو مسائل لیے ہین وہ اکثر مسائل حدیث کے بہی خلاف ہین اور امام مالک اور شافعی اور امام
احمد بن حنبل بلکہ اُنکے شاگرد امام ابو یوسف اور محمد کے بہی خلاف ہین لیکن تاہم مقلد امام
اعظم کے بہی کہے جاتے ہین کہ ہم بڑے گروہ والے ہین اور ہم ہی حق پر ہین لیکن طوطے کیطرح
اپنے آپ کو اپنی زبان سے میان مٹہو کہنے سے کب کام چلتا ہے مگر یہ بیچارے کیا کرین انکو
تو دلون اور آنکہون پر تقلید کی پٹی بندہ رہی ہے یہ کب سمجہتے ہین اور کب کسیکا کہنا مانتے ہین۔

بائیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ مقلدین ائمہ حدیث پر چلنے والون کو یہ دیتے ہین کہ مجتہدون کا کوئی مسئلہ
بہی قرآن اور حدیث کے خلاف نہین ہے اور اگر کوئی ہوگا بہی تو اُسکا باعث یہ سمجہا جاویگا کہ
اُسکو مجتہدون نے بسبب لائق نہونے عمل کے عمداً ترک کر دیا ہوگا **جواب** اسکا یہ ہے
کہ اس تقریر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مقلدین مجتہد سے خطا ہونے کے قائل نہین ہین اور
اور قائل نہ ہونا خطا کا مجتہد سے یہ مذہب معتزلہ کا ہے چنانچہ **توضیح** اور
شرح عقائد نسفی اور **شرح فقہ اکبر** وغیرہ کتب عقائد و اصول فقہ
مین لکہا ہے وَذَهَبَ بَعْضُ الْاَشَاعِرَةِ وَالْمُعْتَزِلَةِ اِلٰى اَنَّ كُلَّ مُجْتَهِدٍ فِي الْمَسَائِلِ الشَّرْعِيَّةِ
الْفَرْعِيَّةِ الَّتِي لَا قَاطِعَ فِيْهَا مُصِيْبٌ یعنے گئے ہین بعض اشعریہ اور معتزلہ
طرف اسبات کی کہ تحقیق ہر مجتہد بیچ مسائل شرعیہ فرعیہ کے وہ کہ نہین ہے دلیل قطعی بیچ اُس کے
ثواب کو پہونچنے والا ہے یعنے جو کچہ کہ مجتہد نے سمجہا ہے وہی ٹہیک ہے اور حق ہے۔ اور
یہ خلاف ہے امام اعظم کے قول کے بہی اور اہلسنت و جماعت کے مذہب کے بہی چنانچہ

شان نہین اور کسی کا مرتبہ نہین کہ اپنی رائے اور اجتہاد سے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
کسی سنت کو بھی منسوخ کردے چنانچہ کہا جلال الدین سیوطی نے تفسیر اتقان مین کہ لَا
یُعْتَمَدُ فِی النَّسْخِ قَوْلُ عَوَامِّ الْمُفَسِّرِیْنَ بَلْ لَا اِجْتِهَادُ الْمُجْتَهِدِیْنَ مِنْ غَیْرِ نَقْلٍ صَحِیْحٍ
وَلَا مُعَارَضَةٍ بَیِّنَةٍ لِاَنَّ النَّسْخَ یَتَضَمَّنُ رَفْعَ حُکْمٍ وَاِثْبَاتَ حُکْمٍ تَغَیَّرَ
فِیْ عَهْدِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَالْمُعْتَمَدُ فِیْهِ النَّقْلُ وَالتَّارِیْخُ دُوْنَ الرَّاْیِ وَ
الْاِجْتِهَادِ یعنے نہین اعتبار کیا جاتا ہے نسخ مین قول عوام مفسرین کا بلکہ نہین معتبر
اجتہاد مجتہدین کا بغیر نقل صحیح اور معارضہ ظاہر کے کیونکہ نسخ متضمن ہے دو باتون کو اول
دور کرنا ایک حکم کا اور دوسرے ثابت کرنا ایک حکم کا جو ثابت ہوا ہے عہد نبی صلی اللہ علیہ و
سلم مین پس معتبر اسمین ایک نقل صحیح ہے اور دوسری تاریخ نہ رای اجتہاد اور کہا امام شعرانی
نے میزانی شعرانی مین وَکَانَ الْاِمَامُ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْذِرِ رَحِمَهُ
اللّٰهُ یَقُوْلُ اِذَا ثَبَتَ عَنِ الشَّارِعِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِعْلُ اَمْرَیْنِ فِیْ وَقْتَیْنِ
فَهُمَا عَلَی التَّخْیِیْرِ مَا لَمْ یَثْبُتِ النَّسْخُ فَیَعْمَلُ الْمُکَلَّفُ بِهٰذَا الْاَمْرِ تَارَةً وَ
بِهٰذَا الْاَمْرِ تَارَةً اُخْرٰی یعنے تھے کہتے امام محمد بن منذر رحمہ اللہ جبکہ ثابت ہو
شارع صلی اللہ علیہ وسلم سے کرنا دو کام کا دو وقت مین پس اُن دونون مین سے اختیار ہے
یعنے جسپر چاہے عمل کرے جب تک منسوخ ہونا اُسکا ثابت نہ ہو پس عمل کرے مکلف کبھی اُسپر
اور کبھی اوسپر چہارم سو لہذا اصلی اللہ علیہ وسلم کا ہر آخر فعل اول فعل کا ناسخ نہین ہوتا کیونکہ
یہ قاعدہ اگر صحیح ہو تو بموجب اس قاعدے کے نماز مغرب مین بدون سورہ والمرسلات کے اور سب
سورتون کا پڑھنا منسوخ سمجھا جاتا ہے اسلیے کہ حضرتؐ نے آخری نماز مین یہی سورۃ پڑھی ہے
چنانچہ بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی
اور موطا امام مالک مین روایت ہے ام فضل (بیٹی حارث) کی سے کہ کہا سنا مین نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھتے تھے مغرب مین سورہ والمرسلت عرفا

یون حکم دیا تہا اور اب یون کہتا ہون جیسے کہ نسخ نہی زیارت قبور مین اور نسخ نہی استعمال ظروف مشراب مین وارد ہی ایک تو اس قسم کی صحیح حدیثون سے نسخ ثابت ہوتا ہے اور دوسری قسم یہ ہی کہ اگر کہے صحابی کہ فلان مسئلہ مین پہلے یون حکم تہا پہر امر کیے گئے ہم اس طرح پر اس قسم کی صحیح حدیثون سے ہی نسخ ثابت ہوتا ہے **دوم** اگر کسی شخص کو کسی حدیث کا ناسخ معلوم نہو اور منسوخ حدیث پر ہی عمل کرتا رہے تو گناہ نہین کیونکہ ابتدا اسلام مین صحابہ جو حدیثین کہ حضرت سے سنتے رہی اُنپر بلا دغدغہ عمل کرتے رہے پہر جو حدیثین منسوخ ہوئین اُنپر اکثر صحابہ نے تو اطلاع پائی اور رجوع کر لیا لیکن بعض نے بعض حدیث کے منسوخ ہونے کی اطلاع نہ پائی اور منسوخ حدیث پر ہی عمل کرتے رہے چنانچہ **زرقانی** شرح موطا امام مالک مین ہی کہ ایک جماعت صحابہ کی مثل جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن مسعود اور ابو سعید اور معاویہ اور اسما بنت ابی بکر اور عبد اللہ بن عباس اور عمر بن حویرث اور سلمہ بن الاکوع اور ایک جماعت تابعین مین سے متعہ کے جائز ہونے کے قائل تہے۔ حالانکہ حدیثین متعہ کی منسوخ ہین اور **ترمذی** مین ہی کہ عبد اللہ بن مسعود اور اُن کے بعض شاگرد (یعنے اسود اور علقمہ) رکوع مین گہٹنون پکڑنے کے قائل نہین تہے تطبیق (یعنے دونو ہاتہہ جوڑکر دونون رانون کے درمیان رکہنے کے قائل تہے) حالانکہ حدیث تطبیق کی منسوخ ہے اور **صحیح مسلم** مین ہی کہ ابن عمر قربانی کا گوشت بعد تین دن کے نہین کہاتے تہے۔ حالانکہ حدیث بعد تین دن کے قربانی کا گوشت نہ کہانا کی منسوخ ہی غرض کہ جب تک کسی کو کسی منسوخ حدیث کا ناسخ معلوم نہ ہو تب تک اُسکو اُسپر عمل کرنا جائز ہے گناہ نہین اور اسپر علما کا اتفاق ہے اسطرح لکہا ہی **ناظورۃ الحق فی فرضیۃ العشاء وان لم یغب الشفق** مین **سوم** صحیح صحیح غیر منسوخ حدیثون کو اپنے امام کے مذہب کے خلاف ہونے کی جہت سے خواہ نخواہ منسوخ بنانا اور پیغمبر کے حکمون مین اپنی رای کا دخل دینا بڑی دلیری کی بات ہی کیون کہ یہ کسی کی

نہین ہوتا ہے مقتضم جہان دو حدیثون مین آپس مین تعارض معلوم ہو وہان بلا دلیل ایک کو
ناسخ اور دوسری کو منسوخ نہ کہدینا چاہیے بلکہ جہانتک ممکن ہو اُن مین موافقت
دینی چاہیے چنانچہ منہج الوصول الے اصطلاح احادیث الرسول مین
لکھا ہے کہ کہا ابن خزیمہ نے لَا اَعْرِفُ حَدِیْثَیْنِ مُتَضَادَّیْنِ فَمَنْ کَانَ عِنْدَہٗ فَلْیَاْتِنِیْ
لِاُؤَلِّفَ بَیْنَھُمَا یعنے نہین جانتا مین کوئی سی دو حدیثین کہ ضد رکھتی ہون آپس
مین پس اگر کسی کے پاس ہون تو لے آوے کہ توفیق کردون مین اُن مین ہشتم
سید محمد صدیق حسن خانصاحب نے اپنے رسالہ افادۃ الشیوخ بمقدار
الناسخ و المنسوخ مین لکھا ہے کہ نزدیک شیخ الاسلام احمد بن عبد الحلیم بن
عبد السلام بن تیمیۃ الحرانی کے منسوخ حدیثین کل دس ہی ہین اور اُنہین نے ہدایت
السائل الے ادلۃ المسائل مین لکھا ہے کہ ابن جوزی وغیرہ نے منسوخ دس حدیثین
شمار کی ہین۔ اور اُنہین نے منہج الوصول الے اصطلاح احادیث
الرسول مین لکھا ہے کہ بعد تلاش بہت اور تلاش تمام کے معلوم ہوا کہ منسوخ حدیثین
دس سے زیادہ نہین اور منسوخ آیتین قرآن کی پانچ سے زیادہ نہین اتنے۔ اور دس
حدیثین کچھ اتنی بہت نہین ہوتی ہین کہ اُنکو سوائے مجتہد کے اور کوئی نہ سمجھ سکے بلکہ اس قدر
حدیثون کو تو ان پڑھ آدمی بھی سمجھانے سے سمجھ سکتا ہے بلکہ اگر یاد کرنا چاہے تو یاد بھی کر
سکتا ہے اور وہ حدیثین یہ ہین پہلی حدیث مسلم مین روایت ہے بریدہ رضی اللہ تعالی
عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ
فَزُوْرُوْھَا یعنے منع کیا تھا مین نے تمکو زیارت کرنے قبرون کے سے پس زیارت کرو اُن
کی دوسری حدیث مسلم مین روایت ہے اُسی سے کہ حضرت نے فرمایا نَھَیْتُکُمْ
عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیِّ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَا لَکُمْ یعنے منع کیا تھا مین نے
تم کو گوشت قربانی کے سے بعد تین دن کے پس رکھو جب تک کہ خواہش ہو واسطے تمہارے

۲ تعارض منسوخ الاحکام
۳ تعداد منسوخ احادیث
۴ تعداد منسوخ آیات
۵ تعداد منسوخ احادیث
۶ حدیث ممانعت زیارت قبور
۷ حدیث ممانعت ادخار لحوم اضاحی

بعد اسکے نہین نماز پڑہائی کبھی بیمار ہوئے جس روز کی آنکی اللہ تعالی نے اور اسیطرح رمضان
مین دس دن اعتکاف کرنا بہی منسوخ ٹہرتا اور بیس دن سے شروع ہوتا اس لیے کہ بخاری
مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف
کرتے ہر رمضان مین دس دن پس جب ہوا سال وہ کہ جس مین فات کیے گئے اعتکاف کیا
بیس دن اور اسیطرح سفر مین روزہ رکھنا بہی منسوخ ٹہرتا اور نہ رکھنا مشروع ہوتا کیونکہ
صحیح مسلم مین ہے کہ کہا زہری نے کہ تہا افطار کرنا (روزی کا سفر مین) آخر دونو
کامون کا یعنے سفر مین روزہ رکھنا بہی اور نہ رکھنا بہی جو کہ وارد ہوا ہے تو ان دونون
فعلون مین سے آخر فعل حضرت ﷺ کا رکھنا تہا غرضکہ اس قسم کی بہت سی حدیثون سے صاف
ثابت ہی کہ یہہ قاعدہ کہ حضرت ﷺ کا آخر فعل اول فعل کا ناسخ ہوتا ہے صحیح نہین ہے اور نیز
یہہ حدیثین دلیل ہین اسپر کہ اگر دو حدیثون مین تعارض تاریخ سے بہی معلوم ہوجاوے
تو بہی جب تک کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نسخ پر صریح نص نہ پائی جاوے تب تک منسوخیت
کا قائل نہونا چاہیے بلکہ جہانتک ہوسکے مطابقت دینی چاہیے پنجم اگر کوئی شخص بہمہ کے ساتہہ
دیا بدون دلیل کے کسی حدیث کو منسوخ کہہ دے تو نہ ماننا چاہیے چنانچہ زرقانی
شرح موطا امام مالک اور قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے
کہ احتمال کے ساتہہ حدیث منسوخ نہین ہوتی اور نووی نے شرح صحیح مسلم مین لکہا ہے
کہ حدیثون کے منسوخ ہونے کے باب مین دعوی ابوحنیفہ اور کوفیون کا بدون دلیل قابل ماننے کے
نہین ہے اور زرقانی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ کہا عیاض نے
کہ دعوی نسخ کا بدون دلیل صحیح نہین ہے ششم یہ جو بعض لوگ بعض حدیثون کو بسبب انپر
مذہب کے خلاف ہونے کے ظن سے یہ کہدیا کرتے ہین کہ یہہ خاصہ تہا حضرت کا سو ہرگز قابل اعتبار اور
لائق ماننے کے نہین ہے چنانچہ زرقانی شرح موطا امام مالک اور
قسطلانی شرح صحیح بخاری مین لکہا ہے کہ خاصہ ظن کے ساتہہ ثابت

فلانی بات سے یا سنت سے ہے فلانی بات برابر ہے کہ کہے یہ بیچ حیاتی نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے یا بعد وفات اُن کی کے قسم مرفوع سے ہے۔ اور کہا ابن الصلاح نے کہنا
صحابی کا کہ امر کیے گیے ہم سانہہ فلانی بات کے یا منع کیے گئے ہم فلانی بات سے نوع مرفوع
سے ہے اور مسند ہے نزدیک اصحاب حدیث کے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا۔ سیطرح لکھا ہے
قسطلانی نے شرح صحیح بخاری کے مقدمہ مین اور سید محمد صدیق حسن خان صاحب نے
منہج الوصول الے اصطلاح احادیث الرسول مین اور تائید
کرتی ہین ابی بن کعب کی حدیث کی یہ حدیث بھی عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ
تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ أَحَدُكُمْ
بَيْنَ شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَإِنْ
لَمْ يُنْزِلْ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے
کہ فرمایا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جبوقت کہ بیٹھے ایک تمہارا درمیان
عورت کی چار شاخون کے پھر صحبت کرے بتحقیق واجب ہوا غسل اگرچہ نہ نکلے منی
روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى
عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ
وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ أَنَا وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاغْتَسَلْنَا رَوَاهُ
التِّرْمِذِيُّ وَابْنُ مَاجَةَ وَقَالَ التِّرْمِذِيُّ هَذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ
اور روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب تجاوز کرے محل ختنہ مرد کا محل ختنے عورت کی سے واجب ہوگا غسل
کیا مین نے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس نہائے ہم دونو روایت کیا اس حدیث
کو ترمذی اور ابن ماجہ نے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے پانچوین
حدیث ابو داؤد اور نسائی مین روایت ہے ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ

تیسری حدیث مسلم تیسری روایت ہی ابی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ فَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا یعنے منع کیا تھا مین تم کو شیرے سے مگر بیچ مشک کے پس پیو سب باسنون مین اور نہ پیو چیز نشے کی چوتھی حدیث مسلم مین روایت ہے ابی سعید خدری رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ یعنے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پانی پانی سے ہے یعنے غسل لازم آتا ہے منی کے نکلنے سے **فائدہ** کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین کہ اصل اس حدیث کی بخاری مین ہے انتہے **کہا** علماء نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اس حدیث کے جو کہ ترمذی اور ابوداؤد اور دارمی مین روایت ہی ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا اس نے اِنَّمَا كَانَ الْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ رُخْصَةً فِي أَوَّلِ الْإِسْلَامِ ثُمَّ نُهِيَ عَنْهَا یعنے سوا اسکے نہین کہ تھا نہانا منی کے نکلنے سے رخصت ابتدا اسلام مین پھر منع کیا گیا اس سے اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **فائدہ** اگر کوئی کہے کہ اس قسم کے حدیث مرفوع نہین ہوتی صحابی کا قول ہوتا ہے اور قول صحابی کا پیغمبر کی حدیث صحیح کو منسوخ نہین کر سکتا سو جواب اس کا یہ ہے کہ یہ بات تو سچ ہے کہ صحابی کا قول پیغمبر کی حدیث صحیح کو منسوخ نہین کر سکتا لیکن صحابی جب کہ کہے امر کیے گئے ہم ساتھ فلانی بات کے یا کہے منع کیے گئے ہم فلانی بات سے یا کہے سنت سے ہے فلانی بات تو یہ سب قسم مرفوع سے ہے چنانچہ کہا نووی نے صحیح مسلم کے مقدمہ مین کہ جو وقت کہے صحابی امر کیے گئے ہم ساتھ فلانی بات کے یا کہے منع کیے گئے ہم فلانی بات سے یا کہے سنت ہے فلانی بات پس یہ سب مرفوع ہے (یعنے حضرت کا فرمانا ہے) جمہور علماء کے نزدیک صحیح مذہب یہی ہے اور کہا ابو الفیض محمد بن علی فارسی نے جواہر الاصول فی علم احادیث الرسول مین کہنا صحابی کا کہ امر کیے گئے ہم ساتھ فلانی بات کے یا منع کیے گئے ہم

اس کے مین ہوتا یہانتک کہ نازل ہوئی (یہ آیت) اور کہڑے ہوے اسطرح اسہ تعالی کہ جیکہ پس امر کیے گئے ہم ساتھہ جیکے رہنے کے اور منع کیے گئے ہم باتین کرنے سے **ساتوین** حدیث بخاری[۱] مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اسہ تعالے عنہ سی کہ تحقیق اوس نے کہا بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْثٍ فَقَالَ اِنْ وَجَدْتُّمْ فُلَانًا وَّ فُلَانًا فَحَرِّقُوْھُمَا بِالنَّارِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حِیْنَ اَرَدْنَا الْخُرُوْجَ اِنِّیْ اَمَرْتُکُمْ اَنْ تُحَرِّقُوْا فُلَانًا وَّ فُلَانًا وَاِنَّ النَّارَ لَا یُعَذِّبُ بِھَا اِلَّا اللّٰہُ فَاِنْ وَجَدْتُّمُوْھُمَا فَاقْتُلُوْھُمَا + یعنے کہا بہیجا ہم کو رسول خدا صلی اسہ علیہ وسلم نے بیچ لشکر کے پس فرمایا اگر پاؤ تم فلانے اور فلانے کو پس جلاؤ اُن کو ساتھہ آگ کے پہر فرمایا رسول خدا صلی اسہ علیہ وسلم نے اُسوقت کہ ارادہ کیا ہمنے (اس طرف) نکلنے کا کہ تحقیق مینے حکم کیا تہا تم کو یہ کہ جلاؤ فلانے اور فلانے کو اور تحقیق آگ نہین عذاب کرتا ساتھہ اُس کے مگر اسہ پس اگر پاؤ تم اُن کو پس قتل کرو اُن کو **فائدہ** تایید کرتی ہے احدیث کی یہ حدیث بہی جو کہ بخاری[۲] مین روایت ہی عکرمہ سے کہ کہا لائے گئے حضرت علی کے پاس زندیق پس جلادیا اُنکو پس پہنچی یہ خبر ابن عباس کو پس کہا اگر ہوتا مین نہ جلاتا مین اُنکو واسطے منع فرمانے رسول خدا صلی اسہ علیہ وسلم کہ نہ عذاب کرو ساتھہ عذاب خدا کے کہ جلاتا ہی اور البتہ قتل کرتا مین اُنکو بموجب فرمانے رسول خدا صلی اسہ علیہ وسلم کہ جو شخص بدل ڈالے دین اپنا پس مارڈالو اوس کو **فائدہ** ابوداؤد[۳] مین ہی کہ قول ابن عباس کا جب حضرت علی کو پہنچا تو کہا حضرت علی نے کہ سچ کہا ابن عباس نے **آٹھوین** حدیث ابوداؤد اور ترمذی مین روایت ہے قبیصہ بن ذویب رضی اسہ تعالی عنہ سے اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْہُ فَاِنْ عَادَ فَاجْلِدُوْہُ فَاِنْ عَادَ فِی الثَّالِثَۃِ اَوِ الرَّابِعَۃِ فَاقْتُلُوْہُ مَاْتِیْ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ فَجَلَدَہٗ ثُمَّ اُتِیَ بِہٖ فَجَلَدَہٗ ثُمَّ اُتِیَ بِہٖ

سے کہ کہا علمنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [redacted] فلما رکع طبق یدیہ من رکبتیہ قال فبلغ ذلک سعدا فقال صدق اخی کنا نفعل ھذا ثم امرنا بھذا یعنی الامساک علی الرکبتین یعنے سکھلائی ہم کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پس تکبیر کہی اور اٹھائے دونون ہاتھ اپنے پس جب رکوع کیا تطبیق کی ہاتھون انپون کو گھٹنون مین رہنے ایک ہاتھ کی انگلیان دوسرے ہاتھ کی انگلیون مین ڈالکر دونون ہاتھ دونون گھٹنون کے درمیان مین کہکہا راوی نے پس پہنچی یہ خبر سعد کو پس کہا سعد نے سچ کہا بھائی میرے نے ہم کرتے اس طرح پر ہر حکم کیے گئے ہم ساتھ اس طرح حکم کیے رکھنے ہاتھون کے اوپر گھٹنون کے اور بخاری مین روایت ہے ابی یعفور سے کہا اس نے سنا مین نے مصعب بن سعد کو کہا مصعب بن سعد نے صلیت الی جنب ابی فطبقت بین کفی ثم وضعتھما بین فخذی فنھانی ابی وقال کنا نفعلہ فنھینا عنہ وامرنا ان نضع ایدینا علی الرکب یعنے نماز پڑہی مین نے طرف پہلو باپ اپنے کی پس تطبیق کی مین نے درمیان دونون اپنی کے پس منع کیا مجھکو باپ میرے نے اور کہا تھے ہم کرتے اسکو پس منع کیے گئے ہم اسسے اور امر کیے گئے ہم یہ کہ رکھین ہم ہاتھون اپنے کو اوپر گھٹنون کے **فائدہ** تائید کرتی ہے اسحدیث کی یہ حدیث جو کہ بخاری مین ابی حمید ساعدی کی روایت سے لمبی حدیث مین ہے واذا رکع امکن یدیہ من رکبتیہ یعنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت رکوع کرتے محکم پکڑتے دونون زانو اپنے ساتھ دونون ہاتھون کے **چھٹی حدیث** بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی مین روایت ہے زید بن ارقم سے کہ کہا کنا نتکلم فی الصلوٰۃ یکلم الرجل صاحبہ وھو الی جنبہ حتی انزلت وقوموا للہ قانتین فامرنا بالسکوت ونھینا عن الکلام یعنے تھے ہم باتین کرتے نماز مین باتین کرتا مرد پاس والے اپنے سو کہ پہلو

صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم واحتجم وھو صائم یعنے تحقیق نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے سینگی لگوائی احرام کیحالت مین اور سینگی لگوائی روزہ کی حالت مین دسویں
حدیث نووی نے شرح صحیح مسلم مین اور زرقانی نے شرح موطا امام مالک
مین لکھا ہی کہ اوائل اسلام مین متعہ درست تہا پہر خیبر کے روز حرام ہوا پہر عمرۃ القضا مین درست ہوا
پہر فتح مکہ کے روز حرام ہوا پہر حنین اوطاس مین درست ہوا پہر حرام ہوا پہر تبوک مین درست ہوا
پہر حجۃ الوداع مین حرام ہوا اور ترمذی مین روایت ہی ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما
سے کہ کہا سوای اس کے نہین کہ تہا متعہ (جائز) ابتدا اسلام مین تہا مرد آتا شہر مین کہ نہ جانتا
اُس کو کوئی پس نکاح کرتا عورت کو اتنے عرصہ کیلیے کہ جتنا عرصہ اُسکو ٹہیرنا منظور ہوتا تو کہ حفاظت
کرے اُس کے اس باب کی اور درست کرے اُسکی چیز یہانتک کہ نازل ہوئی یہ آیت الا علی ازواجہم
او ما ملکت ایمانہم یعنے مگر اوپر بی بیون اپنی کے یا جسکے مالک ہوئے داہنے ہاتہہ انکے کہا ابن عباس
نے سوای انکے (یعنے اپنی بی بی اور لونڈی کے) اسبرج حرام ہین انتہے اور یہ حکم یعنے متعہ کے
حرام ہونیکا قیامت تک رہیگا چنانچہ مسلم مین روایت ہی سبرہ بن معبد جہنی سے کہ کہا فرمایا
رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یا ایہا الناس انی قد کنت اذنت لکم فی الاستمتاع
من النساء وان اللہ قد حرم ذلک الی یوم القیامۃ فمن کان عندہ منہن شیء
فلیخل سبیلہ ولا تاخذوا مما آتیتموہن شیئا یعنے ای لوگو البتہ مینے تمکو اجازت دی
تہی عورتون سے متعہ کرنے کی اور بیشک خدا نے اُس متعہ کو حرام کیا قیامت تک جسکے پاس
متعے والی عورتون سے کوئی عورت ہو تو اُسکو چہوڑ دیوے اور جو اُنکو دیا ہو (یعنے مہر
باخرچ) سو اس سے کچہ بہی پہیر نہ لیجیو **فائدہ** نزدیک ابن تیمیہ وغیرہ کے جو دس حدیثین
منسوخ ہین یقین غالب ہی کہ وہ یہی حدیثین ہین جو کہ مذکور ہوئین لیکن سوای
ان دس حدیثون کے جن جن اور حدیثون کو بعض علمانے منسوخ ٹہہرایا ہی درحقیقت وہ

فَجَلَدَهُ ثُمَّ اُتِیَ بِهٖ فَجَلَدَهُ وَرُفِعَ الْقَتْلُ فَکَانَتْ رُخْصَةً یعنے تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ پیے شراب پس کوڑے مارو اسکو پھر اگر عود کرے پس کوڑے
مارو اسکو پھر اگر عود کرے تیسری بار مین یا چوتھی بار پس قتل کرو اسکو پس لایا گیا ایک
شخص کہ تحقیق پی تھی اوس نے شراب پس کوڑے مارے اسکو پھر لایا گیا پس کوڑے مارے
اوس کو پھر لایا گیا پس کوڑے مارے اسکو پھر لایا گیا پس کوڑے مارے اسکو اور اٹھہ گیا
قتل (یعنے منسوخ ہوگیا) پس ہوا کوڑے مارنا) رحضت ثانوین حدیث مسند امام
احمد اور ابو داؤد اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے شداد بن
اوس رضی اللہ تعالے عنہ سے اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتٰی عَلٰی رَجُلٍ بِالْبَقِیْعِ
وَھُوَ یَحْتَجِمُ فِیْ رَمَضَانَ فَقَالَ اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ یعنے تحقیق نبی صلے
اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک شخص کے پاس بقیع مین اور اُس نے سینگی لگوائی تھی بیچ
رمضان کے پس فرمایا روزہ توڑا سینگی لگانے والے نے اور جسکو سینگی لگی اور صحیح کہا
اسحدیث کو احمد اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے کہا علما نے یہ حدیث منسوخ ہی ساتھ
اسحدیث کے جو کہ دار قطنی مین روایت ہے انس رضے اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا اَوَّلُ
مَا کُرِھَتِ الْحِجَامَةُ لِلصَّائِمِ اَنَّ جَعْفَرَ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ اِحْتَجَمَ وَھُوَ صَائِمٌ
فَمَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدُ فِی الْحِجَامَةِ لِلصَّائِمِ وَکَانَ اَنَسٌ یَحْتَجِمُ
وَھُوَ صَائِمٌ یعنے پہلے جو مکروہ ہوا سینگی لگانا روزہ دار کو (تو اسطرح ہوا) کہ تحقیق
جعفر بن ابیطالب نے سینگی لگوائی روزے مین سو تشریف لائے اُن کے پاس نبی صلے
اللہ علیہ وسلم پس فرمایا افطار کیا اُن دونون نے پھر رخصت دی نبی صلے اللہ علیہ وسلم
نے بعد اسکے بیچ سینگی لگوانے کے واسطے روزہ دار کے اور انس سینگی لگواتے تھے روزے مین
فائدہ کہا ابن حجر نے بلوغ المرام مین کہ قوی کہا اسحدیث کو دار قطنی نے اور تائید کرتی
ہے اسکی یہ حدیث جو کہ بخاری مین روایت ہے ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے اِنَّ

مبطل کو ساتھ شام کے سو جواب اس کا یہ ہے کہ حدیث ابو ایوب کی بحال ہے منسوخ نہیں ہے
اسلیے کہ حکم حدیث ابو ایوب کا بیچ جنگل کے ہے اور حکم حدیث عبداللہ بن عمر کا بیچ عمارتوں
کے اسیطرح لکھا ہے شیخ محدث السنۃ نے مشکوۃ میں **حدیث سوم** بخاری اور مسلم
میں روایت ہے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا خیرات دی گئی بکری اوپر
ایک لونڈی آزاد کے کہ میمونہ کی تھی۔ پس مر گئی وہ بکری پس گذرے اوسپر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پس فرمایا کیوں نہ لیا تمنے چمڑا اُس کا پس دباغت دی ہوتی اُسکو پھر منتفع ہوتے
ساتھ اُسکے پس عرض کیا لوگوں نے بتحقیق یہ مردار ہے پس فرمایا سوای اس کے نہیں کہ
حرام کیا گیا ہے کھانا اُس کا **کہا** بعض علماء نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اسحدیث
کے جو کہ ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ میں روایت
ہے عبداللہ بن حکیم رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہا کہ آیا ہمارے پاس خط رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کا یہ کہ نہ نفع لو تم مردار سے ساتھ چمڑے کے اور پٹھے کے سو **جواب** اسکا
یہ ہے کہ کہا ملا علی قاری حنفی نے مرقاۃ شرح مشکوۃ میں یہ حدیث مرسل ہے اس لیے کہ
نہیں ملاقات ہوئی عبداللہ بن حکیم کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث مرسل لائق حجت
پکڑنے کے نہیں ہوتی پس معلوم ہوا کہ حکم حدیث عبداللہ بن عباس کا بحال ہے منسوخ نہیں اور
کہا ترمذی نے کہ اسپر (یعنے عبداللہ بن عباس ہی کی حدیث پر) عمل ہے اکثر اہل علم
یعنے صحابہ وغیرہ کا اور اسیکے قائل ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور امام شافعی اور
امام احمد اور کہا شافعی نے جو چمڑا کہ دباغت دیا گیا پس تحقیق پاک ہوا مگر کتے اور خنزیر کا چمڑا
دباغت دینے سے بھی پاک نہیں ہوتا **حدیث چہارم** مسلم میں روایت ہے ابوہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ سنا میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
وضو کرو کہا اُسنے پیغمبر کے سے کہ پیغمبر اوسکو آگ (یعنے جو چیز کہ آگ سے پکی ہو) کہا اکثر علماء نے کہ یہ
حدیث منسوخ ہے ساتھ ان دو حدیثوں کے پہلی حدیث بخاری اور مسلم میں روایت ہے

منسوخ نہین اس لیے کہ تطبیق اُن مین ممکن ہے معرض نقل مین لاتا ہون دیکھہ لیجیے وہ
حدیثین یہہ ہین حدیث اوّل بخاری اور مسلم مین روایت ہے حذیفہ رضی اللہ تعالے
عنہ سے کہ کہا آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کوڑے ایک قوم کے پاس پس پیشاب کیا کھڑے
ہوکر کہا بعض علمانے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھہ ان دو حدیثون کے پہلی حدیث
ترمذی اور ابن ماجہ مین روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا دیکھا
مجھکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مین پیشاب کرتا تھا کھڑا ہوا پس فرمایا ای عمر نہ پیشاب
کر کھڑے ہوکر پس نہ پیشاب کیا مین نے کھڑے ہوکر پیچھے اس کے سو جواب اس حدیث
کا تو یہہ ہے کہ کہا ترمذی نے یہ حدیث ضعیف ہے اور حدیث ضعیف لائق حجت پکڑنے کے
نہین ہوتی دوسری حدیث مسند امام احمد اور ترمذی اور
نسائی مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سے کہ کہا حضرت عائشہ
نے جو بات کرے تم سے یہ کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پیشاب کرتے تھے کھڑے ہوکر پس نہ سچا
جانو اُسکو نہ تھے کہ پیشاب کرین مگر بیٹھکر سو جواب اسکا یہ ہے کہ یہہ معمول بیچ گھر کے
ہے کیونکہ حضرت عائشہ نے خبر گھر کی دی کہ حضرت ؐ کو کبھی گہر مین کھڑے ہوکر پیشاب
کرتے نہ دیکھا اور حذیفہ نے جو بیان کیا وہ باہر کا حال تھا اور یہی سبب ہے کہ کہا امام شعرانی
نے میزان شعرانی مین کہ کھڑے ہوکر پیشاب کرنا رخصت ہے اور بیٹھکر
پیشاب کرنا عزیمت ہے حدیث دوم بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابو ایوب
انصاری رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاؤ تم
پاخانہ مین تو نہ موڑھ کرو قبلہ کیطرف اور نہ پیٹھہ دو اسکو ولیکن مشرق کیطرف یا مغرب کی کہا
بعض علمانے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھہ اسحدیث کے جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت
ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا چڑھا مین اوپر گھر حفصہ کے واسطے بعض کام
اپنے کے پس دیکھا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو پاخانہ پھرتے تھے بیٹھہ دیے ہوئے

شرح در رالبہیہ مین کہ روایت اس حدیث کو احمد اور اہل سنن اور مالک اور شافعی اور
ابن خزیمہ اور ابن حبان اور حاکم اور ابن الجارود نے اور صحیح کہا اسکو احمد اور ترمذی اور
دارقطنی اور یحیے بن معین اور بیہقی اور حازمی اور ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اور یہ سب مقدمہ
کے حدیثین جماعت صحابہ سے ہین کہ انمین سے ہے جابر اور ابوہریرہ اور ام حبیبہ اور عبداللہ
بن عمر اور زید بن خالد اور سعد بن ابی وقاص اور حضرت عائشہ اور ابن عباس اور نعمان
بن بشیر اور انس اور ابی بن کعب اور معاویہ ابی حمیدہ اور قبیصہ اور اروی بیٹی انیس کی
انتہے اور طلق بن علی کی حدیث کہ منسوخ ہونیکے علمایہ وجہ بیان کرتے ہین کہ ابوہریرہ پیچھے
لائے تھے اسلام طلق سے اور **مسند امام شافعی اور دارقطنی** [1]
مین روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت
کہ پہنچاوے ایک تمہارا ماتھہ اپنا طرف ذکر اپنے کی کہ نہ ہو درمیان ذکر کے اور ماتھہ اسکے کے
کوئی چیز حائل پس چاہیے کہ وضو کرے یہ حدیث ضعیف ہے کیونکہ **عینی شرح ہدایہ** [2]
مین لکھا ہے کہ اسحدیث کے راویون مین یزید بیٹا عبدالملک کا ہے اور وہ ضعیف ہے
پس حدیث ابوہریرہ کی لائق حجت پکڑنیکے نہوئی البتہ اسباب مین ترجیح جو ہے تو بسرہ کی حدیث
کو ہے کیونکہ صحیح وہی ہے اور حدیث طلق بن علی کی جو کہ معارض اسکے ہے دو وجہ سے لائق
عمل کرنیکے نہین **وجہ اول** یہ ہے کہ اس مین مقال ہے کیونکہ قیس بن طلق کی روایت
سے ہے اور **مسک الختام شرح بلوغ المرام** [3] مین لکھا ہے کہ کہا امام
شافعی نے کہ پوچھا ہمنے لوگون سے قیس کے حال سے پس نہ پایا ہمنے کسیکو بھی کہ پہچانتا ہو
اسکو پس کس طرح سے قبول کرین ہم اسکی حدیث کو اور کہا ابوحاتم اور ابوزرعہ نے کہ قیس
بن طلق نہین ہے ان لوگون مین سے کہ حجت قائم ہو ساتھہ حدیث اسکی کے **وجہ**
دوم کہا سبل السلام مین کہ مؤید ہین بسرہ کی حدیث کے اور حدیثین بھی جو کہ مردی
ہین ستره صحابیون سے اور طلق بن علی جو کہ مس ذکر سے وضو کے ٹوٹنے کی حدیث کا

[1] مسند امام شافعی اور دارقطنی کے دونون مصنف ہین
[2] عینی شرح ہدایہ کے مصنف ہین
[3] مسک الختام شرح بلوغ المرام کے مصنف ہین

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہ کہا تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا یا شتر بکری کا پھر نماز پڑھی اور وضو نہ کیا **دوسری حدیث ابوداؤد** مین روایت ہے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ کہا جابر نے تھا آخر دونو کاموں مین سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سے ترک کرنا وضو کا اُس چیز سے کہ بدلاوے اُسکو آگ **فائدہ** یعنے یہ جو حدیثون مین مذکور ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے وضو کیا ہے اور نہین بھی کیا ہے سو اُن دونو فعلون مین سے آخر فعل حضرت کا وضو نکرنا ہے **سو جواب** یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا آخر فعل وضو نکرنا ثابت ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ پہلا حکم بالکل سے اُٹھا دیا جاوے کیونکہ نسخ قطعی تصریح رسول خدا صلی اللہ سے خاص ہے جس امر کو آپ فرماویں کہ فلان امر کے واسطے پہلے مین نے یون حکم دیا تھا اور اب یون کہتا ہون سو اس قسم کی تصریح آگ پر پکی ہوئی چیزون کے کھانے سے وضو نہ کرنے کی نہین اور دلیل اسکی پہلے گذری پس اسلیے کہا امام شعرانی نے **میزان شعرانی** مین کہ نہ وضو کرنا رخصت ہے اور کرنا عزیمت ہے **حدیث پنجم** مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے طلق بن علی رضے اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ کہا ایک مرد نے چھوا مین نے اپنا ذکر یا کہا کہ جو مرد کہ چھوے ذکر اپنا نماز مین تو کیا اُسپر وضو ہے فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ ایک ٹکڑا ہے تیرا اور صحیح کہا اسحدیث کو ابن حبان نے اور کہا ابن مدینی نے یہ بہتر ہے بسرہ کی حدیث سے کہا بعض علمارنے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اسحدیث کے جو کہ **مسند امام احمد اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ** مین روایت ہے بسرہ بنت صفوان رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی چھوے اپنے ذکر کو پس وضو کرے اور صحیح کہا اسحدیث کو ترمذی اور ابن حبان نے اور کہا بخاری نے یہ صحیح تر ہے اُن حدیثون سے جو اسباب مین مروی ہین **فائدہ** کہا امام شوکانی نے درراری مضیہ

کہ یہ خاصہ تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور دلیل اسکی یہ حدیث ہے جو کہ **ابوداؤد** مین
روایت ہی ذکوان مولی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ تحقیق حضرت عائشہ نے خبر
دی اوس کو کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تہے نماز پڑہتے بعد عصر کے اور منع کرتے اس
سے اور وصال کرتے اور منع کرتے وصال سے - پس معلوم ہوا کہ حدیث ابی سعید کی بحال ہی منسوخ
نہین لیکن مکہ مین نماز پڑہنے ہر وقت جائز ہے جیسا کہ **مسند امام احمد اور ترمذی**
اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہی جبیر بن مطعم رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے اولاد عبد مناف کی
منع نہ کرو کسی کو کہ طواف کرے اس خانہ کعبہ کا اور نماز پڑہے جسوقت کہ چاہے رات کو یا دن
کو اور صحیح کہا اسکو ترمذی اور ابن حبان نے **اور مسند امام احمد اور رزین** مین
روایت ہے ابی ذر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے
تہے نہین نماز بعد نماز صبح کے یہانتک کہ نکلے آفتاب اور نہین نماز بعد نماز عصر کے یہانتک کہ
غائب ہو آفتاب مگر مکہ مین مگر مکہ مین مگر مکہ مین **حدیث ہشتم** بخاری اور مسلم مین روایت ہی ابی
سعید خدری سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ لکہو میری حدیث کو سو
جس نے مجہ سے سنکر سوائے قرآن کے جو لکہا ہے سو اسکو مٹا ڈالے کہا بعض علماء نے کہ
حدیث منسوخ ہے ساتہہ ان چار حدیثون کے **پہلی حدیث بخاری اور مسلم** مین روایت
ہے ابن عباس سے کہ حضرت نے فرمایا آؤ لکہہ دون تمہارے لیے ایک نوشتہ کہ ہرگز
گمراہ نہو تم بعد اسکے **دوسری حدیث ابوداؤد** مین روایت ہی عبداللہ بن عمر رضی
اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا تہا مین لکہتا ہر چیز کو کہ سنتا مین اسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
سے ارادہ کرتا مین اسکو یاد کہنے کا پس منع کیا مجہکو قریش نے اور کہا اونہون نے کیا لکہتا ہی تو
ہر چیز کو سنتا ہی تو اسکو حال آنکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آدمی ہین بات کرتے ہین غصہ مین
بہی اور رضا مین بہی پس باز رہا مین لکہنے سے پہر ذکر کیا مینے اسکا واسطے رسول خدا صلی اللہ

راوی ہے وہی وضو کے نہ ٹوٹنے کی حدیث کا ہے راوی ہے حدیث شنیع بخاری اور
مسلم مین روایت ہے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے
جبکہ آوے ایک تمہارا نماز جمعہ کو پس چاہیے کہ نہاوے کہا بعض علمانے کہ یہ حدیث منسوخ
ہے ساتھ اس حدیث کے جو کہ مسند امام احمد اور ابو داؤد اور ترمذی اور
نسائی اور ابن ماجہ مین روایت ہے سمرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے
وضو کیا جمعہ کے دن اس نے اچھا کام کیا اور یہ پہلی سنت ہے اور جو نہایا تو نہانا بہت بہتر ہے
اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن ہے سو جواب یہ ہے کہ حدیث ابن عمر کی بحال ہے منسوخ نہین
کیونکہ سمرہ کی حدیث مین مقال ہے چنانچہ عینی شرح ہدایہ اور دراری مضیہ
شرح درر البہیہ اور افادۃ الشیوخ بمقدار الناسخ والمنسوخ مین لکھا ہے کہ
سماع سمرہ کا حسن (بصری) سے ثابت نہین پس یہ حدیث قوی حجت نہ ہوئی لیکن یہ جو مسلم
مین روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص نے
کہ وضو کیا اور اچھا وضو کیا پھر آیا جمعے مین آخر حدیث تک البتہ یہ حدیث دلیل ہے اس پر کہ جمعہ
کے دن نہانا ضرور نہین مگر یہ حدیث بھی ابن عمر کی حدیث کو منسوخ نہین کر سکتی کیونکہ شرط نسخ
کی اس مین پائی نہین جاتی پس اسی سبب سے کہا امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین (کہ
تطبیق ان حدیثون مین یون دیجاویگی) کہ جمعے کے دن نہانا مستحب ہے واجب نہین حدیث
ہفتم بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین نماز پیچھے صبح کے یہانتک کہ بلند ہو آفتاب اور نہین نماز پیچھے
نماز عصر کے یہانتک کہ غائب ہو آفتاب کہا بعض علمانے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اس حدیث
کے جو کہ بخاری مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ کہا قسم ہے اس خدا
کی کہ نہ لیگیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس جہان سے ترک نہ کین حضرت نے دو رکعتین بعد عصر کے
یہانتک کہ ملاقات کی پروردگار اپنے سے سو جواب اسکا یہ ہے کہ سفر السعادت مین لکھا ہے

اسکا یہ ہی کہ حکم حدیث عبداللہ بن عمر کا بحال ہے منسوخ نہین اس لیے کہ حدیث عبداللہ
بن عمر اور حدیث صعب بن جثامہ مین یون تطبیق ہو سکتی ہے کہ عورتون کو اور
لڑکون کو جہاد مین قصداً نہ قتل کیا جاوے اگر شب خون کی حالت مین مارے
جاوین و یا لڑکے اور عورتین انکی مسلمانون پر آپڑین و یا کفار لڑکون کو بجاے سپر آگے
کرین اور وہ ماری جاوین تو کچھ مضایقہ نہین حدیث دسم[۱۰] مسلم[۱۱] مین روایت ہی ابن
عباس رضی اللہ تعالے عنہ سی کہ کہا جمع کی (نماز) رسول اللہ صلے اللہ علیہ و
سلم نے درمیان ظہر اور عصر کے اور مغرب اور عشا کے مدینہ مین سوائے خوف اور
سوائے مینہ کے کہا بعض علمارنے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھہ اسحدیث کے جو کہ ترمذی[۱۲]
مین روایت ہی اسی سی نقل کی اس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جو جمع کرے
درمیان دو نمازون کے سوای عذر کے پس تحقیق لایا ایک دروازہ دروازون بڑے گناہون
سے سو جواب اسکا یہ ہی کہ حدیث صحیح مسلم کی بحال ہے منسوخ نہین اسلیے کہ وہ صحیح ہے
اور حدیث ترمذی کی صحیح نہین کیونکہ کہا ترمذی نے کہ اسحدیث کے راویون مین حنش
بن قیس راوی ضعیف ہی اہل الحدیث کے نزدیک ضعیف کہا اسکو امام احمد وغیرہ نے
اور محلی شرح موطا امام مالک مین لکہا ہے کہ حنش بن قیس واہی یعنی
ضعیف ہی اور کہا حافظ ابن حجر نے کہ لانا حاکم کا اس حدیث کو باعث اس کی غفلت
کا ہے اور لکہا ہے ابن جوزی اسحدیث کو موضوعات مین حدیث یازدہم
بخاری[۱۳] مین ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ نے رسول خدا صلی اللہ علیہ و
سلم کو ایک بکری تحفہ دی اور اس مین اسنے زہر ملا دیا تہا۔ اور لیلہ کی بادشہ نے ایک کہجور
سفید حضرت کو تحفہ بہیجی پہر اوس نے حضرت کو ایک چادر پہنائی اور بخاری[۱۴] مین انس سے
روایت ہی کہ اکیدر رودسنے ایک جبہ سندس کا حضرت کو تحفہ بہیجا فائدہ کہا امام
شوکانی نے درآری[۱۵] مضیہ شرح درالبہیہ مین کہ حضرت نے جو کفار کا تحفہ قبول فرمایا ہے

۱۰ مسلم جلد اول صفحہ ۲۴۲ مطبوعہ نولکشور
۱۱ مسلم جلد اول صفحہ ۲۴۲ مطبوعہ نولکشور
۱۲ ترمذی جلد اول صفحہ ۶۴ مطبوعہ احمدی
۱۳ بخاری جلد اول صفحہ ۳۰۸ مطبوعہ احمدی
۱۴ بخاری جلد اول صفحہ ۳۰۸ مطبوعہ احمدی
۱۵ درآری مضیہ شرح درالبہیہ صفحہ ۲۰۰ مین ہے

علیہ وسلم کے لیے اشارہ کیا حضرت نے ساتھ انگلی اپنی کے طرف مونہہ اپنے کی پھر فرمایا لکھ تو پس
قسم ہے اُس ذات پاک کی کہ جان میری ہیچ ہاتھہ اوس کے کے ہے نہین نکلتا اس مونہہ سے
مگر حق تیسری حدیث ترمذی مین روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے
کہ تحقیق نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا پس ذکر کیا قصہ ہیچ حدیث کے پس کہا ابو شامہ نے
لکھیے میرے لیے اے رسول خدا کے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لکھو ابو شامہ کے
لیے اور ہیچ حدیث کے ہے قصہ اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے چوتھی حدیث
نسائی اور دارمی اور موطا امام مالک مین روایت ہے ابی بکر بن محمد بیٹے عمرو
بیٹے حزم کے سے کہ نقل کی اپنے باپ سے اور اسکے باپ نے نقل کی اُس کے دادا سے کہ تحقیق
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نامہ لکھا طرف یمن والون کی آخر حدیث تک فائدہ اگرچہ ان
حدیثون سے اور سوای انکے اور حدیثون سے بہی یہی ثابت ہے کہ حضرت نے مسائل کو لکھا اور
صحابہ کو لکھنے کا حکم دیا لیکن ان مین ابی سعید کی حدیث کو کوئی بہی حدیث منسوخ نہین
کرسکتے بلکہ ابی سعید کی حدیث اور ان حدیثون مین یون تطبیق دیجاویگی جیسے کہا امام نووی نے
شرح صحیح مسلم مین کہ کہا بعض علمانے منے ان حدیثون کے یعنی تطبیق ان
حدیثون کی یہ ہے کہ جسکو اپنے حافظے پر اس بات کا اعتماد ہے کہ مین یاد رکہون گا بہولون گا
نہین وہ تو حدیثون کو نہ لکھے اور جسکو یہ خیال ہے کہ مجہکو یاد نہین رہیگا وہ لکھ لے انتہی
حدیث نہم بخاری اور مسلم مین روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ
کہا منع فرمایا رسول خدا نے قتل کرنے عورتون کے سے اور لڑکون کے سے کہا بعض علمانے
کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھہ اسحدیث کے جو کہ بخاری اور مسلم مین روایت ہے صعب
بن جثامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ کہا پوچہے گئے رسول خدا اہل دار سے یعنی کافرون کے کہ رہتے
ہین شبخون مین شب خون کیے جاوین پس مارے جاوین عورتین اُن کی اور اولاد انکی فرمایا
کہ وہ بہی انہی مین سے ہین اور ایک روایت مین ہے کہ وہ تابع ہین اپنے باپون کے سو جواب

حدیث سیزدہم مسند امام احمد اور ابن حبان مین روایت ہی ابہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پائی صبح اُس حالت مین کہ وہ جنبی ہو پس نہین ہے اُسکا روزہ کہا بعض علما نے کہ یہ حدیث منسوخ ہی ساتھہ آیۃ قرآن کے بھی اور حدیث کے بھی چنانچہ فرمایا اللہ تعالے فَالْئٰنَ بَاشِرُوْهُنَّ وَابْتَغُوْا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْاَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْاَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ یعنے پس اب صحبت کرو اُن سے اور ڈھونڈو جو لکھدیا ہے اللہ نے واسطے تمہارے (یعنے اولاد) اور کھاؤ اور پیو یہانتک کہ ظاہر ہو واسطے تمہارے تاگا سفید تاگے کالے سے فجر سے اور بخاری اور مسلم مین روایت ہے حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ تحقیق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم صبح کرتے تھے جنابت مین جماع سے پھر غسل کرتے اور روزہ رکھتے اور زیادہ کیا مسلم نے ام سلمہ کے حدیث مین اور قضا نہ کرتے سو جواب یہ ہی کہ حدیث ابی ہریرہ کی بحال اپنی منسوخ نہین کیونکہ افضل بات یہی ہے کہ جنبی رمضان مین فجر سے پہلے پہلے نہالی اور اگر بعد فجر کے نہادی تو بھی جائز ہے اسی طرح لکھا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین

حدیث چہاردہم بخاری اور مسلم مین روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے پس روزہ رکھا عاشورے کے دن کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حکم فرمایا ساتھہ روزے رکھنے کے کہا بعض علما نے کہ موجب حکم اس حدیث کے ابتدا اسلام مین عاشورے کے دن کا روزہ رکھنا فرض تھا پھر منسوخ ہوئی فرضیت ساتھہ ان دو حدیثون کے پہلی

حدیث مسلم اور موطا امام مالک مین روایت ہی حضرت عائشہ رضہ سے انہون نے کہا عاشورے کا دن لوگ روزہ رکھتے تھے جاہلیت مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم بھی اُس دن روزہ رکھتے تھے زمانہ جاہلیت مین پھر جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین تو روزہ رکھا آپنے اُسدن اور لوگون کو بھی حکم کیا روزہ رکھنے کا پھر جب فرض ہوا

اس باب مین بہت حدیثین آئی ہین کہا بعض علمانے کہ اس مضمون کی جتنی حدیثین آئی
ہین وہ سب منسوخ ہین ساتھہ اس حدیث کے جو کہ مسند امام احمد اور سنن ابوداؤد
اور ترمذی اور ابن خزیمہ مین روایت ہے عیاض بن حمار سے کہ اُس نے
بھیجا حضرت کے پاس تحفہ یا ناقہ فرمایا حضرت نے کہ عیاض اسلام لایا ہے کہا نہین پس فرمایا
حضرت نے کہ مین منع کیا گیا ہون مشرکون کے ہدیہ لینے سے اور صحیح کہا اسحدیث کو ترمذی اور
ابن خزیمہ نے سو جواب اس کا یہ ہے کہ جن حدیثون سے کفار کا تحفہ قبول کرنا مروی ہے
وہ سب حدیثین بحال ہین منسوخ نہین کیونکہ ان حدیثون مین اور عیاض بن حمار کی حدیث
مین یون تطبیق ہوسکتی ہے کہ جس کافر پر امید ہو کہ مسلمان ہوجائے گا اُسکا تحفہ قبول کرلینا
نہ مضائقہ نہین اور جس کافر پر مسلمان ہونے کی امید نہو اس کا تحفہ قبول نہ کرنا چاہیے
یہ اسی طرح لکھا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین حدیث دوازدھم
بخاری اور مسلم مین روایت ہے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے کہ پوچھا ایک شخص نے
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ محرم کپڑون کی قسم سے کیا پہنے فرمایا نہ پہنو کرتے اور نہ
باندھو پگڑیان اور نہ پہنو پاجامے اور نہ اوڑھو بارانیان اور نہ پہنو موزے مگر وہ شخص کہ نہ
پاوے پاپوشین پس پہنے موزے پس چاہیے کہ کاٹ ڈالے موزے دونون ٹخنون کے نیچے سے
کہا بعض علمانے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھہ اسحدیث کے جو کہ بخاری اور مسلم مین
روایت ہے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہ کہا سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
خطبہ فرماتے اور وہ فرماتے تھے کہ جسوقت نہ پاوے محرم پاپوشین تو پہنے موزے اور جسوقت نہ پاوے
تہبند پہنے پائجامہ سو جواب اس کا یہ ہے کہ حدیث عبداللہ بن عمر کی بحال ہے منسوخ نہین
کیونکہ حدیث عبداللہ بن عمر اور حدیث ابن عباس مین یون تطبیق ہوسکتی ہے کہ جس شخص کے
پاس تہبند موجود ہو اُسکو تو پاجامہ پہننا درست نہین ہے اور جس کے پاس تہبند نہین ہے وہ
پائجامہ پہنے رہی اور جسکے پاس پاپوشین نہ ہون وہ موزون کو دونو ٹخنون کے نیچے سے کاٹکر پہنے

اس درجہ کی نہین اور حصول الوصول علم الاصول وغیرہ مین کہا ہے کہ اول تو حدیث ناسخ حدیث منسوخ سے قوی ہونی چاہیے اور اگر قوی نہ ہو تو منسوخ حدیث کے ساتھ درجہ مین برابر تو ہوا نتہے پس اسی سبب سے امام احمد اور اسحاق اور ابن حبیب اور ماجشون مالکیان ابی سعید کے حدیث کو بحال خود مین منسوخ نہین سمجھتے ہین اسلیے کہ حدیث حضرت علی اور حدیث ابی سعید مین اُنکے نزدیک مطابقت دینی ممکن ہے اسیطرح لکھا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین

چوبیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد حدیث پر چلنیوالون کو یہ دیتے ہین کہ صحیح بخاری مین بعض حدیثین ایسی ہین کہ وہ ہرگز لائق عمل کرنیکے نہین چنانچہ مولوی محمد لودیانوی نے اپنے رسالہ انتصار الاسلام مین لکھا ہے کہ بخاری شریف مین بعضے احادیث ایسی ہین کہ وہ بالکل بظاہر لائق عمل کے نہین جیسا کہ حدیث وطی فی الدبر کی ابن عمر سے جو امام بخاری نے بطریق تفسیر آیت نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ کے لایا ہے اس سے جواز لواطت کا نعوذ باللہ معلوم ہوا ہے سو **جواب** اسکا پانچ طرح پر ہے **اول** یہ کہ یہ جو بخاری مین ہے عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ قَالَ يَأْتِيهَا فِي رُوايت ہے نافع سے نقل کی اوس نے ابن عمر رضے اللہ تعالی عنہما سے پس آئے کہیتی اپنی کو جس طرح چاہو کہا ابن عمر نے آدان کو بیچ معنے اس کے شیخ محمد طاہر حنفی نے مجمع البحار مین یون لکھا ہے مین ج يَأْتِيهَا فِي أَيِّ مَوْضِعٍ الْحَرْثِ أَيْ قُبُلِهَا یعنے صحبت کرے (مرد) بیچ جگہہ کہیتی کے (یعنے عورت کے فرج مین) انتہے پس معلوم ہوا کہ اسحدیث کا یہ مطلب نہین کہ عورت کی دبر مین وطی کرنا جائز ہے اسلیے کہ روایت کی ہے اسے ابن عمر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے جو کوئی کہ وطی کرے اپنی عورت کو بیچ دبر اوسکی کے وہ چھوٹا لوطی ہے اور یہ حدیث قریب آویگی لیکن عورت کی دبر کیطرف سے عورت کے فرج مین صحبت کرنا منع نہین اور یہی مطلب ہے آیت کلام اللہ نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ کا چنانچہ بتفسیر کبیر مین لکھا ہے ذَهَبَ أَكْثَرُ الْعُلَمَاءِ أَنَّ الْمُرَادَ مِنَ الْآيَةِ أَنَّ الذَّكَرَ

رمضان تو رمضان ہی کے روزے فرض رہ گئے اور عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا گیا سو جس جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے نہ رکھے دوسری حدیث مسلم اور موطا امام مالک میں روایت ہے حمید بن عبدالرحمن بن عوف سے انہوں نے سنا معاویہ بن ابی سفیان سے کہتے تھے جس سال انہوں نے حج کیا اور وہ منبر پر تھے اے اہل مدینہ کہاں ہیں علماء تمہارے سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اس دن کہ یہ دن عاشورے کا ہے اس دن روزہ تمہارے اوپر فرض نہیں ہے اور میں روزہ دار ہوں سو جسکا جی چاہے روزہ رکھے اور جسکا جی چاہے نہ رکھے سو جواب یہ کہ حدیث ابن عباس کی بحال ہے منسوخ نہیں کیونکہ بعد فرض ہونے رمضان کے عاشورے کے دن روزہ رکھنے کی فرضیت منسوخ ہوئی یہ نہیں کہ عاشورے کے دن روزہ رکھنا ہی نہ چاہیے بلکہ روزہ رکھنا عاشورے کا دن کا مستحب ہے اور اسپر اجماع ہے جیسطرح لکھا ہے امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں حدیث پانزدھم بخاری اور مسلم میں روایت ہے ابی سعید خدری رضے اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکھو تم جنازہ پس کھڑے ہو جاؤ پھر جو چلے اس کے ساتھ پس نہ بیٹھے جبتک رکھا جاوے کھا اکثر علماء نے کہ یہ حدیث منسوخ ہے ساتھ اندو حدیثوں کے پہلی حدیث مسلم میں روایت ہے حضرت علی رضے اللہ تعالے عنہ سے کہ تحقیق انہوں نے کہا کھڑے ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جنازہ دیکھکر پھر بیٹھ گئے سو جواب یہ کہ اسحدیث سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ آخر فعل حضرت کا یہی ہے کہ جنازہ دیکھکر کھڑے نہیں ہوتے تھے لیکن آخر فعل اول کا ناسخ نہیں ہوتا اور دلائل اسکے پہلے گذرے دوسری حدیث مسند امام احمد اور ابوداؤد میں روایت ہے انہیں سے کہ کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہمکو ساتھ کھڑے ہو جانیکے وقت دیکھنے جنازہ کے پہر بیٹھے پیچھے اس کے اور حکم کیا ہمکو ساتھ بیٹھنے کے سو جواب اسکا یہ ہے کہ جسدرجہ کی حدیث ابی سعید خدری کی ہے یہ حدیث

سمجھتے تھے چنانچہ امام احمد اور بیہقی نے اپنی سنن مین روایت کی ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی کہ وطی کرے اپنی عورت سے بیچ دبر اوسکی کے وہ چھوٹا لوطی ہے۔ اور یہ حدیث شریف صریح دلیل ہے اس بات پر کہ معنے آیت نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ الخ کے بدلیل قول ابن عمر رضے اللہ تعالے عنہ (یَأْتِیهَا فِی دُبُرِهَا) کے عورت کی دبر مین وطی جائز ہونے کے سمجھنے خلاف شان نزول آیت مذکور اور خلاف قول ابن عمر کے بڑی دلیری کی بات ہے اور یہ بھی سن لیجیے کہ لانا بخاری کا جابر کی روایت کو بعد قول ابن عمر رضی اللہ عنہ یَأْتِیهَا فِی دُبُرِهَا کے واسطے معلوم کروانے شان نزول آیت مذکور کے دلیل ہے اس بات کی کہ امام بخاری عورت کی دبر مین وطی جائز ہونے کے قائل تھے **دوم** کلام اللہ کے مضامین سے واقف حضرت سے زیادہ اور کوئی نہین اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالے کے حکم کے خلاف ذرہ کے برابر بھی کوئی کام نہین کرتے تھے پس اگر آیت نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ الخ کے معنے عورت کی دبر مین جماع جائز ہونے کے ہوتے تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرآن کے خلاف عورت کی دبر مین جماع کرنے والے کے حق مین وعید کیون فرماتے دیکھو **ترمذی** اور **ابن ماجہ** اور **دارمی** مین روایت ہے ابی ہریرہ رضے اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ صحبت کرے عورت حائضہ سے یا بدفعلی کرے عورت کے پیچھے سے یا آوے کاہن کے پاس پس تحقیق کفر کیا ساتھ اوس دین کے کہ نازل کیا گیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور **ترمذی** اور **نسائی** اور **ابن حبان** مین روایت ہے ابن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ دیکھیگا اللہ تعالے اوس مرد کی طرف جو گیا مرد عورت کے پاس اوسکی دبر مین اور علت بیان کی موقوف ہونیکی

مخیر ہین ان یاتیہا من قبلہا ویکین ان یاتیہا من دبرہا فی قبلہا یعنے مذہب
اکثر علما کا یہ ہے کہ تحقیق مراد آیت سے یہ ہے کہ تحقیق مرد اختیار دیا گیا ہے درمیان
اس بات کے کہ صحبت کرے (عورت کو) فرج کی طرف سے اُس کے فرج مین اور درمیان
اس بات کے کہ صحبت کرے اُسکو دبر کیطرف سے فرج اُسکی مین انتہے اور سبب اس آیت
کے نازل ہونے کا یہ ہے کہ یہود کہتے تہے کہ اگر عورت کے پیچھے کیطرف سے عورت
کے فرج مین صحبت کیجاوے تو اس جماع سے لڑکا بھینگا پیدا ہوتا ہے پس یہود کی اس
بات کے رد کرنے کے لیے اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی چنانچہ بخاری ۱۲
اور مسلم مین روایت ہے جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا تہا یہود کہتے جسوقت
کہ صحبت کرے مرد اپنی عورت سے اُسکی دبر کیطرف سے بیچ فرج اوسکے کے ہوتا ہے لڑکا
بھینگا پس اُتری یہ آیت نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّىٰ شِئْتُمْ یعنے عورتین
تمہاری کہیتی ہین تمہاری پس آؤ اپنی کہیتی مین جسطور سے چاہو اسسے معلوم ہوا کہ یہ جو
معترض صاحب نے معنے آیت نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ الخ کے مدلیل قول ابن عمر یَأْتِیہَا فِی
کے عورت کی دبر مین جماع جائز ہونے کے اپنے ذہن مین تصور کیے ہین سبب اُس کا
یا تو معترض صاحب کی خوبی فہم ہے کہ نہ تو معنے اس کے سمجھے اور نہ شان نزول
اسکا بخاری اور مسلم کی حدیث مذکور سے دیکہا و یا دیدہ و دانستہ امام بخاری پر بہی
اور ابن عمر پر بہی افترا کیا اور ان کو قائل اس بات کا تصور فرمایا ؎ آفریں
باد برین ہمت مردانۂ تو ۔ اسکا تو مضائقہ نہ تہا کیونکہ امام بخاری پر تو صاحب پہلے
ہی سے بدظن تہے لیکن تعجب اس بات کا ہے کہ اب وہ خدا پر بہی بدظن ہو گئے اور آیت
نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ الخ سے کہ جسکو بخاری بہی لایا ہے سخت برا مانا یا اور اپنے
عقیدہ باطلہ کو ظاہر کر دکہایا سو سچ ہے کہ ابن عمر عورت کی دبر مین وطی جائز
ہونے کے ہرگز قائل نہین تہے بلکہ وہ تو اس فعل کے فاعل کو اپنے نزدیک چھوٹا لوطی

۱۲ فصل اول حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہ

کہ حنفیہ عورت کی دبر مین وطی کرنے والے پر حد ماری کے قائل نہین چنانچہ عینی
شرح ہدایہ مین لکھا ہے وَلَوْ فَعَلَ هٰذَا بِعَبْدِهٖ اَوْ اَمَتِهٖ اَوْ مَنْكُوْحَتِهٖ
لَا يُحَدُّ بِلَا خِلَافٍ یعنے اور اگر وطی کرے اپنے غلام کی دبر مین یا اپنی لونڈی
کی دبر مین یا اپنی عورت کی دبر مین تو نہین ہے حد اور اس مین اختلاف نہین ہے
اس سے معلوم ہوا کہ معترض صاحب کو تو اپنی مذہب کی بھی کچھ خبر نہین انہون نے ناحق
اپنی اوقات کا خون کیا اور انگلی کاٹ شہیدون مین داخل ہوے اور کچھ نہو سکا مرغی کی جان
بھی گئی اور کھانیوالے کو مزہ بھی نہ ملا انہون نے اعتراض تو بخاری پر کیا تھا لیکن قصور
انکی اپنے ہی مذہب کا نکل آیا ؎ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمہ آفتاب را چہ
گناہ چہارم امت محمدیہ کا اس بات پر اتفاق ہو چکا ہے کہ بخاری اور مسلم کے
برابر صحت مین اور قوت عمل مین تمام جہان مین کوئی کتاب نہین چنانچہ کہا شیخ الاسلام
ابن حجر نے شرح نخبۃ الفکر مین وَيَلْتَحِقُ بِهٰذَا التَّفَاضُلِ مَا اتَّفَقَ الشَّيْخَانِ
عَلٰى تَخْرِيْجِهٖ بِالنِّسْبَةِ اِلٰى مَا انْفَرَدَ بِهٖ اَحَدُهُمَا وَمَا انْفَرَدَ بِهِ الْبُخَارِيُّ
بِالنِّسْبَةِ اِلٰى مَا انْفَرَدَ بِهٖ مُسْلِمٌ لِاتِّفَاقِ الْعُلَمَاءِ بَعْدَهُمَا عَلٰى تَلَقِّي كِتَابَيْهِمَا
بِالْقَبُوْلِ یعنے ملتی ہے تفضیل سابق سے یہ کہ بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیث کو ترجیح ہو
جو ایک ہی روایت ہو اور انکی اکیلی اکیلی روایتون مین بخاری اکیلی کی روایتون کو ترجیح
ہے اسلیے کہ علما نے اتفاق کیا ہو انکے بعد انکی کتابون کے قبول کرنے پر اور کہا امام شوکانی
نے نیل الاوطار شرح منتقی الاخبار مین اِنَّ مَا كَانَ مِنَ الْاَحَادِيْثِ فِي
الصَّحِيْحَيْنِ اَوْ فِيْ اَحَدِهِمَا جَازَ الْاِحْتِجَاجُ بِهٖ مِنْ دُوْنِ الْبَحْثِ لِاَنَّهُمَا
الْتَزَمَا الصِّحَّةَ وَتَلَقَّتْ مَا فِيْهِمَا الْاُمَّةُ بِالْقَبُوْلِ یعنے جان تو کہ تحقیق جو کچھ بخاری
اور مسلم کی حدیثون مین ہے یا ان دونون مین سے ایک مین ہے جائز ہے
حجت پکڑنی ساتھ اس کے بغیر بحث کے اسلیے کہ ان دونونے التزام کیا ہو

اور ابو داؤد اور نسائی مین روایت ہی ابی ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا گیا ہے وہ شخص کہ آئے اپنی عورت کے پاس پیچھے دبر اوسکی کے اور لفظ نسائی کا ہے اور راوی اسکے معتبر ہین لیکن علت بیان کی ارسال کی اور مسند امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ اور دارمی مین روایت ہے خزیمہ بیٹی ثابت کی سے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحقیق اللہ تعالے حیا نہین کرتا بیان کرنے حق کے سے نہ آؤ تم عورتون کے پاس دبرون اُن کی مین سوم معترض صاحب اگر اپنے مذہب حنفی کی کتابین بھی دیکھ لیتے تو بخاری پر کبھی بھی اعتراض نکرتے لیکن کیا کرین اُنھون نے تو اپنی آنکھین اور نیز کان بند کر لیے ہین ؎ آنکھین اگر مند ہی ہین تو پھر دن بھی رات ہی + اسمین قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا + برخلاف مذہب امام بخاری کے یہ نہ خیال کیا کہ وطی فی الدبر تو مذہب حنفیہ ہی مین حلال ہے دیکھو امام طحاوی رئیس حنفیہ جو کہ عینی اور ابن ہمام کا بھی پیشوا ہے اسکی عبارت فتح البیان فی مقاصد القرآن اور تفسیر اکلیل فی استنباط التنزیل مین ہے روی اصبغ بن الفرج عن عبد الرحمن ابن القاسم قال ما ادرکت احدا ان اقتدی بہ فی دینہ شک فی انہ حلال او یکفی وطی المراۃ فی دبرہا ثم قرأ نساؤکم حرث لکم فاتوا حرثکم انی شئتم قال فای شئ ابین من ھذا یعنے روایت کی اصبغ بن فرج نے نقل کے اُسنے عبد الرحمن بن قاسم سے کہا اُس نے نہین پایا مین نے کسی کو کہ اقتدا کرون مین ساتھہ اسکی بیچ دین اپنے کے جو کہ شک کرے بیچ اُس کے تحقیق وہ حلال ہے یعنے جماع کرنا عورت کو اسکی دبر مین پھر پڑھی (یہ آیت) عورتین تمہاری کھیتی ہین تمہاری پھر کہا پس کونسی چیز بہت ظاہر ہے اس سے ۔ یہ صریح دلیل ہے اسپر کہ حنفیہ کے نزدیک عورت کی دبر مین وطی کرنا حلال ہے اور یہی باعث ہے

۱ حدیث ابی ہریرہ بلفظ لعن من اتی امرأتہ فی دبرہا الحدیث ۱۲

۲ حدیث خزیمہ بن ثابت الحدیث ۱۲

۳ عبارت فتح البیان فی مقاصد القرآن ۱۲

۴ عبارت اکلیل فی استنباط التنزیل ۱۲

اللّٰہ وھو اعلیٰ فی وقتنا ھذا اسناداً للناس ومن ثلثین سنۃ یفرحون
العلماء بعلو سماعہ فکیف الیوم فکل رحل شخص بسماعہ من الف فرسخ
کما ضاعت رحلتہ یعنے اور اسپر کتاب جامع صحیح بخاری کے بزرگتر ہے کتب اسلامیہ سے
اور بہتر ہے سب سے بعد قرآن کے اور وہ بلند تر ہے از روی سند کے نزدیک لوگون کے اور
تیس سال سے علما خوش ہوتے ہین اسکی سماع عالی رتبہ سے پس اگر کوئی اس کے سننے کے
واسطے ہزار کوس سفر کرے تو اسکا سفر رائگان نہوگا اور قسطلانی شرح صحیح
بخاری ہے کہ اما تالیفہ یعنی البخاری فانھا سارت مسیر الشمس ودارت
فی الدنیا فما جمد فضلھا الا الذی یتخبطہ الشیطان من المس واجلھا
واعظمھا الجامع الصحیح انتہی یعنے تصنیفات بخاری کی پھر رہی ہین جہان کہین کہ
سورج پھرتا ہے اور دنیا بھر مین دورہ کر رہی ہین یعنے تمام جہان مین لوگ اسکو دستار العلم
جانکر لیے پھرتے ہین اور مشہور کرتی ہین پس اسکی بزرگی کا منکر نہ ہوگا مگر وہی
جس کو شیطان نے دیوانہ کر رکھا ہے ہاتھ لگاکر اور بڑے بزرگ سب تصانیف
سے اس کے جامع صحیح ہے اور کہا شیخ حافظ عماد الدین ابن کثیر نے وکتابہ
الصحیح یستسقی بقرائتہ الغمام واجمع علی قبولہ وصحۃ
ما فیہ اھل الاسلام یعنے اور کتاب بخاری کی جامع صحیح
اسکے پڑہنے کی برکت سے مینہہ مانگا جاتا ہے اور اسکے مقبول ہونے اور
صحیح ہونے پر تمام اہل اسلام کا اجماع ہوگیا ہے اور کہا شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی نے حجۃ اللہ البالغہ مین اما الصحیحان فقد اتفق المحدثون
علی ان جمیع ما فیھما من المتصل المرفوع صحیح بالقطع وانھما متواتران الی
مصنفیھما وانہ کل من یھون امرھما فھو مبتدع متبع غیر
سبیل المومنین وان شئت الحق الصراح فقسہ بکتاب ابن

۱ عبارت قسطلانی جلد اول صفحہ ۲ سطر ۳۰
۲ عبارت ابن کثیر جلد اول صفحہ ۲۵ سطر ۱۰
۳ عبارت حجۃ اللہ البالغہ جلد اول صفحہ ۱۲۹ سطر ۱۲

صحت کا اور ملاقات کی جو کچھ کہ اُن دونوں کی حد بتیون مین ہے اُسنے ساتھہ قبول کے
اور کہا امام نووی نے بیچ مقدمہ شرح صحیح مسلم کے اِتَّفَقَ الْعُلَمَاءُ
رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی اَنَّ اَصَحَّ الْكُتُبِ بَعْدَ الْقُرْاٰنِ الْعَزِيْزِ الصَّحِيْحَانِ
الْبُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ وَتَلَقِّيهِمَا الْاُمَّةُ بِالْقَبُوْلِ وَكِتَابُ الْبُخَارِيِّ اَصَحُّهُمَا
صَحِيْحًا وَاَكْثَرُهُمَا فَوَائِدَ وَمَعَارِفَ ظَاهِرَةً وَمُتَعَاطِيَةً وَقَدْ صَحَّ اَنَّ
مُسْلِمًا كَانَ مِمَّنْ يَسْتَفِيْدُ مِنَ الْبُخَارِيِّ وَيَعْتَرِفُ بِاَنَّهُ لَيْسَ لَهُ نَظِيْرٌ فِيْ
عِلْمِ الْحَدِيْثِ وَهٰذَا الَّذِيْ ذَكَرْنَاهُ مِنْ تَرْجِيْحِ كِتَابِ الْبُخَارِيِّ هُوَ الْمَذْهَبُ
الْمُخْتَارُ الَّذِيْ قَالَهُ الْحَاهِيْنَ وَاَهْلُ الْاِتْقَانِ وَالْحَذْقِ وَالْغَوْصِ عَلٰى
اَسْرَارِ الْحَدِيْثِ وَقَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحُسَيْنُ بْنُ عَلِيٍّ النَّيْشَابُوْرِيُّ الْحَافِظُ
شَيْخُ الْحَاكِمِ اَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْبَيِّعِ كِتَابُ مُسْلِمٍ اَصَحُّ وَوَافَقَهُ
بَعْضُ شُيُوْخِ الْمَغْرِبِ وَالصَّحِيْحُ الْاَوَّلُ یعنے متفق ہین علماء اسبات پر کہ
صحیح ترکتابون سے بعد قرآن کے صحیح بخاری اور صحیح مسلم ہین تمام امت محمدیہ نے
اُنکو قبول کر لیا ہے اور کتاب بخاری کی دونون مین سے زیادہ صحیح اور فائدہ مند
ہے اور صحیح ہو چکی ہے یہ بات کہ مسلم فائدہ اُٹھاتا ہے امام بخاری علیہ الرحمہ سے
اور اقرار کرتا تھا کہ بخاری بے نظیر ہے علم حدیث مین یہ جسنے بخاری کو غالب
ٹھہرایا ہے مذہب ہے جمہور علماء کا اور صاحبان مضبوطی اور مہارت کا اور
غوطہ مارنے والون کا دریاے اسرار حدیث مین اور کہا ابو علی نیشاپوری حاکم
کے استاد نے کہ کتاب مسلم کی زیادہ صحیح ہے اور اوس کے موافق ہوے بعض
مشائخ مغرب کے لیکن صحیح بات وہی ہے جو پہلے کہی گئی یعنے صحیح تر ہونا کتاب
بخاری کا اور کہا شیخ الاسلام حافظ ذہبی نے "تاریخ الاسلام" مین وَ
اَمَّا جَامِعُ الْبُخَارِيِّ الصَّحِيْحُ فَاَجَلُّ كُتُبِ الْاِسْلَامِ وَاَفْضَلُهَا بَعْدَ كِتَابِ

جائز ہے چنانچہ نور الانوار میں ہے وَاَمَّا الْاِسْتِحْسَانُ بِالسُّنَّةِ فَفِیْ مَا لَا یُعْمَلُ بِالْقِیَاسِ یَعْنِیْ اَنَّ اَبَا حَنِیْفَةَ وَصَاحِبَیْهِ کُلُّهُمْ مُتَّفِقُوْنَ بِتَقْلِیْدِ الصَّحَابِیِّ یعنے اور تحقیق متفق ہوا ہے عمل اصحاب ہمارے کا ساتھ تقلید کے بیچ اس مسئلہ کے جو کہ نہ سمجھا جاوے ساتھ قیاس کے یعنے تحقیق امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اور دونوں صاحب اُس کے یعنے امام محمد و ابو یوسف وغیرہ تمام متفق ہین ساتھ تقلید صحابی کے اور حسامی مین لکھا ہے وَیَسْقُطُ الْعَمَلُ بِالْحَدِیْثِ اِذَا ظَهَرَ مُخَالَفَتُهٗ قَوْلًا اَوْ عَمَلًا مِنَ الرَّاوِیْ بَعْدَ الرِّوَایَةِ اَوْ مِنْ غَیْرِهٖ مِنْ اَئِمَّةِ الصَّحَابَةِ یعنے جبکہ راوی کسی حدیث کی روایت کرنے کے بعد یا اور کوئی ائمہ صحابہ سے خلاف حدیث کے کوئی بات کہے یا عمل کرے تو حدیث پر عمل کرنا جائز نہوگا صحابی ہی کے قول یا فعل پر عمل کرنا جائز ہوگا۔ پس تعجب ہے کہ بخاری وغیرہ کتب حدیث کی عداوت کے سبب سے معترض صاحب نے اپنے امام کے مذہب کو بھی بالائے طاق رکھدیا اور اپنے اصول فقہ سے بھی منکر ہو بیٹھے آفرین باد بریں تعصب و حقشناسی جس مذہب کے تائید مین اپنے رسالہ انتصار الاسلام تصنیف فرمایا اور انگلی کاٹ شہیدون مین داخل ہوئے اور کچھ بھی نہو سکا مرغی کی جان بھی گئی اور کھانے والے کو مزا بھی نہ ملا اُسکو بٹا لگا یا خیر اب ہم اسے درگزر کرتے ہین اور آپ کو یہ بات بتلائے دیتے ہین کہ شراب کا سرکہ بنانا اور اُسکا کھانا پینا بر خلاف مذہب حنفیہ کے حدیث پر چلنیوالون کے نزدیک حرام ہے کیونکہ صحیح مسلم اور ترمذی مین روایت ہے انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے کہ کہا سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَمْرِ تُتَّخَذُ خَلًّا قَالَ لَا وَقَالَ التِّرْمِذِیُّ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ صَحِیْحٌ یعنے پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شراب سے کہ بنائی جاوے سرکہ فرمایا (حلال) نہین اور کہا ترمذی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور قول ابو درداء صحابی کا شراب کا سرکہ جائز ہونے کے باب مین جو کہ اوپر مذکور ہوا حدیث پر چلنیوالے اُسکو صحیح مانتے ہین لیکن حدیث صحیح مرفوع کے سامنے صحابی کا قول ہو خواہ فعل لائق حجت کے نہین جانتے ہین اور دلائل اُسکی اس کتاب کے بارہوین

۲ نور الانوار مبحث السنة ص ۲۰۰ ج ۲

۳ حسامی مبحث حدیث ص ۱۲۳

۴ صحیح مسلم کتاب الاشربة ص ۱۷۲ ج ۲ و ترمذی ابواب البیوع ص ۱۵۱ ج ۱

اِبْنِ شَیْبَۃَ وَکِتَابِ الطَّحَاوِیِّ وَمُسْنَدِ الْخَوَارِزْمِیِّ وَغَیْرِھَا لَتَجِدُ بَیْنَھُمَا فَرْقًا بَیْنَھُمَا بُعْدَ الْمَشْرِقَیْنِ صحیح بخاری اور مسلم جو ہین ان مین جو حدیث متصل مرفوع ہے سو صحیح ہے یقینا ساتھہ اتفاق محدثین کے اور سند متواتر سے مصنفون تک پہنچی ہے اور جو کوئی اُنکو خفیف اور ہلکا جانے وہ بالاتفاق چلنے والا ہے وہ راہ جو مومنون کی نہین اگر تو حق صریح ڈہونڈہے تو اُن کو کتاب ابن ابی شیبہ اور کتاب طحاوی اور مسند خوارزمی سے مقابلہ کرکے دیکھہ تو تجھکو انمین اور انمین دور کا فرق کے دوری معلوم ہو اور کہا سید جمال الدین نے جو مصنف روضۃ الاحباب کی ہین اپنے

رسالہ اصول حدیث مین اَوَّلُ مَنْ صَنَّفَ فِی الصَّحِیْحِ الْمُجَرَّدِ الْاِمَامُ الْبُخَارِیُّ ثُمَّ مُسْلِمٌ وَکِتَابَاھُمَا اَصَحُّ الْکُتُبِ بَعْدَ کِتَابِ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ اِلٰی اَنْ قَالَ وَاَعْلٰی اَقْسَامِ الصَّحِیْحِ مَا اتَّفَقَا عَلَیْہِ ثُمَّ اَفْرَدَ بِہِ الْبُخَارِیُّ ثُمَّ اَفْرَدَ بِہِ مُسْلِمٌ اِلٰی اٰخِرِ مَا قَالَ یعنے پہلے جس نے فقط صحیح (یعنے بے ملاوٹ حسن و ضعیف) کی تصنیف کی ہے امام بخاری ہے پھر امام مسلم اور اُنکی کتابین سب کتابون سے زیادہ صحیح ہین ماسوائے قرآن کے یہانتک کہ کہا سید جمال الدین نے کہ بلند ترین اقسام صحیح ہے جسپر بخاری اور مسلم کا اتفاق ہو، پھر وہ جو اکیلی بخاری کی روایت ہو پھر وہ جو اکیلی مسلم کی پنجم معترض صاحب نے حدیث پر چلنیوالو نپر الزام دینے کی نیت سے اگرچہ اپنی طرف سے بہت ہی سعی کی اور زور لگایا کہ بخاری مین سے کوئی حدیث ایسی نکال آوے جو کہ بظاہر لائق عمل کے نہو لیکن اس قسم کی ایک بھی مرفوع حدیث تمام کتاب بخاری سے نہ نکال سکے صرف بخوبی اپنے فہم کی ایک تو ابن عمر صحابی کا قول کہ جس کا جواب اوپر گذر چکا ہے اور دوسرا ابی الدرداء صحابی کا قول کہ جسکا جواب پچیسوین مغالطے کے جواب مین قریب آتا ہے لائے اور غرض اُنکی ایسی باتون کے لکھنے سے یہی ہے کہ کوئی شخص حدیث پر عمل کر بیٹھے کیونکہ انکے دل اور آنکھون پر تو تقلید کی پٹی لگ رہی ہے وہ اپنے

امام کے قول و فعل کو چھوڑ کر پیغمبر کے قول و فعل پر کسی کے چلنے سے کب خوش ہوتے ہین بلکہ اُن سے تو یہانتک ہوسکے گا وہ تو حدیث پر چلنے سے لوگون کو ٹہکائین گے اور بہکائین گے لیکن افسوس ہے کہ جو لوگ اُن کے معتقد اور پیرو ہین وہ اتنا بہی نہین سمجہتے ہین کہ حدیث پر چلنے والے تو توحید آلہی اور سنت رسالت پناہی کی طرف لوگون کو بلاتے ہین اور جن کے ہم معتقد ہین وہ امام کے قول کیطرف اگرچہ وہ قول امام کا پیغمبر کی صحیح حدیث کے خلاف ہی کیون نہ ہو تو بہی اُسیطرف لیجاتے ہین حال آنکہ پیغمبر کے حکم کو چھوڑ کر غیرون کے کہنے پر چلنا خدا تعالی اور اُس کے رسول کا صاف صاف نافرمان بننا اور گمراہ ہونا ہے اس لیے کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ إِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَمْرًا أَن يَكُونَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ أَمْرِهِمْ وَمَن يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُّبِينًا ۔ یعنے اور نہین لائق ہے واسطے کسی مرد مسلمان کے اور نہ عورت مسلمان کے جسوقت کہ مقرر کرے خدا تعالی اور رسول اُسکا کوئی کام یہ کہ ہو واسطے اُن کے اختیار کلہم انہو سے اور جو کوئی نافرمانی کرے اللہ تعالی کی اور رسول اوسکی پس تحقیق گمراہ ہوا گمراہی ظاہر

پچیسوان مغالطہ

اور ایک مغالطہ امام اعظم کے مقلد مولوی محمود ہیانوی نے حدیث پر چلنے والون کو یہ دیا ہے کہ بخاری[۵۲] مین ہے کہ اگر شراب مین مچہلی ڈالکر ذرا دہوپ مین رکہکر پیوے تو درست ہے سو جواب اسکا دو طرح پر ہے اول یہ کہ یہ جو بخاری[۵۳] مین ہے قال ابو الدرداء فی المری ذبح الخمر التبیان والقمس یعنے کہا ابو درداء نے (شراب) مری کے حق مین کہ ذبح کرنا (یعنے مار دینا شراب کو نشہ کا) مچہلیان (سمین ڈالدینی) اور دہوپ مین رکہنا ہے فائدہ کہا عینی حنفی نے کہ ابو درداء یہی فتوی دیا کرتے تہے کہ شراب کا سرکہ بنانا جائز ہے اور شراب مین مچہلی ڈالنے سے اُسکا ضرر اور سختی دور ہوجاتی ہے اور دہوپ

[۵۲] بخاری کے صفحہ ۸۳۴ مین ہے

[۵۳] بخاری کے صفحہ ۸۳۴ مین ہے

مغالطہ کے جواب مین مسئلہ چہارم مین پہلے گذری پس اگر کوئی متعصب حنفی اسبات کا یہ جواب
دی کہ ہمارے مذہب مین بہی تو حدیث صحیح مرفوع کے ہوتے ہوئے صحابی کے قول یا فعل پر عمل
کرنا جائز نہین ہے تو **جواب** یہ کہ اول تو آپکے اصول فقہ کی کتاب حسامی سے کہ جس کی
عبارت اوپر گذر چکی ہے صاف ظاہر ہے کہ حدیث کے خلاف اگر صحابی کوئی بات کہے یا عمل
کرے تو حدیث پر عمل کرنا جائز نہین ہے دوم کتب فقہ حنفیہ مین صدہا مسائل اس قسم کے موجود
ہین کہ جنکی بنا حدیث صحیح مرفوع کے مخالف صحابی کے قول یا فعل پر رہی گئی ہے اور اس
قسم کے کئی مسائل حنفیہ کے اس کتاب مین بہی موجود ہین جسکو دیکھنا منظور ہو وہ دیکھ لیوے
غرض کہ معترض صاحب تمام عمر سر ٹپک ٹپک کر تمام کتاب بخاری مین سے واسطے سچا
کرنے اپنے دعوی کے ایک تو ابن عمر کا قول کہ جسکا جواب قریب گذر چکا ہے اور
ایک ابو درداء کا قول کہ جسکا جواب بہی ہے لے تو آئے ہین لیکن اونہون نے یہ نہ خیال کیا کہ
ہمارے مذہب کی فقہ کی کتابون کا تو کوئی باب ہی ایسا نہین ہے جو کہ پورا پورا لائق عمل کے
ہو کیون کہ ہزارہا مسائل مین جو امام اعظم رضی اللہ تعالی عنہ اور انکے شاگرد ون ابو یوسف
اور امام محمد اور امام زفر کا اور امام مالک اور امام شافعی اور امام احمد بن حنبل وغیرہ
کا آپس مین اختلاف ہے ان مین سے کسکو سچا جانا جاوے اور کس کو سچا نہ جانا جاوے اور
کسکو خدا تعالے اور اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق سمجہا جاوے اور کسکو
نہ سمجہا جاوے ذرا تبلا تو دیجیے حاصل یہ کہ اس قسم کے مسائل جو کہ بظاہر لائق عمل کے نہون
بخاری مین ہرگز نہین ہین **سوم** معترض صاحب جس امام کے مقلد ہین اون کے نزدیک
تو شراب پینی بہی منع نہین ہے پس تعجب ہے کہ انہون نے بخاری مین سے ابو درداء
صحابی کا قول شراب کا سرکہ جائز ہونے کے باب مین دیکہکر کس منہ سے بخاری پر اعتراض
کیا شاید انہون نے اپنے مذہب کی فقہ کی بہی کوئی کتاب آجتک نہین دیکہی کیونکہ فقہ
حنفیہ کی سب معتبر کتابون مین موجود ہین کہ شراب اس مقدار تک پینی درست ہے کہ نشہ

ہ کرے اور اونکے نزدیک تیسرے اب نو پیالون تک نشہ نہین کریگی دسوان پیالہ پینے کے بعد نشہ کریگی لیکن حد سو وقت بہی نہین آئیگی اور بیان اسکا اس کتاب کے بارہوین مغالطے کے جواب مین مسئلہ مشتاد دیکم مین مفصل موجود ہے وہان سے دیکھہ لیجیے غرض کہ معترض صاحب بلکہ تمام حنفیہ اور ون کا عیب اگر تنکے برابر بہی دیکھ لیتے ہین تو اُسکو پہاڑ برابر سمجھ لیتے ہین اور اپنا عیب اگر پہاڑ برابر بہی دیکھتے ہین تو اُسکو تنکے برابر بہی خیال مین نہین لاتے ہین حالانکہ اُنکی فقہ کی کتابون مین جو جو مسائل حدیث کے خلاف اور عمل کے لائق نہین ہین وہ تو ایک طرف رہی علاوہ ان کے اُن مین ایسے واہیات اور خرافات باتین بہری ہی ہین کہ جنکے دیکھنے سے عقل حیران ہے دیکھو اپنی ماں اور بہن اور بیٹی وغیرہ محرمات ابدی سے جان کر نکاح کرنے اور صحبت کرنیسے اُن سے حنفیہ ہی کے نزدیک حد نہین آتی اور جھوٹے گواہ گذران کر پرائی عورت کے لے لینے اور اُس سے صحبت کرنے والے پر حنفیہ ہی کے نزدیک گناہ نہین اور جزیہ دینے والا اگر ہمارے پیغمبر کو گالی دے تو اُسکو قتل کرنا حنفیہ کے نزدیک نہین جائز ہے اور عورت زانیہ کی خرچی حنفیہ ہی کے مذہب مین حلال اور طیب ہے اور قوت حاصل کرنیکے لیے شراب پینی حنفیہ ہی کے مذہب مین جائز ہے اور شراب کا سرکہ بنانا اور اُسکا کہانا پینا حنفیہ ہی کے مذہب مین حلال ہے اور کتے کی کہال پر نماز پڑہنی حنفیہ ہی کے مذہب مین جائز ہے اور نجاست سے چوتہائی کپڑا آلودہ ہوئے ہوئے کے ساتھہ نماز پڑہنی حنفیہ ہی کے مذہب مین درست ہے اور مشت زنی کرنے سے روزہ حنفیہ ہی کے مذہب مین نہین ٹوٹتا اور جسکو خوف زنا کا ہو اُسکو مشت زنی کرنی حنفیہ ہی کے مذہب مین واجب ہے اور سوئی ہوئی اور مجنونہ عورت سے روزے کی حالت مین جماع کرنے سے مرد اور عورت دونو پر حنفیہ ہی کے مذہب مین کفارہ لازم نہین آتا اور مردے یا چوپائے کے ساتھہ جماع کرنے والے کو جبتک انزال نہ ہو تب تک اُسکا روزہ حنفیہ ہی کے مذہب مین نہین ٹوٹتا اور اُسپر غسل واجب نہین ہوتا اور جسکی مونچہیں بہوٹے اور خون نہ بہے اوسکو

مین رکھنے سے اسکا سرکہ بن جاتا ہے اور وہ شراب حلال ہو جاتی ہے انتہی معترض صاحب
کے نزدیک قول ابو درداء کا اگر عمل کے لائق نہین ہے تو پھر حنفیہ تو سبکے سب اُن کے
نزدیک گمراہ ٹھہرے اسلیے کہ تمامی کتب فقہ حنفیہ مین شراب کا سرکہ بنانا اور اُسکا کھانا پینا
حلال لکھا ہے لیکن معترض صاحب کو جو صحیح بخاری وغیرہ حدیث کی کتابون سے صاف
صاف دل مین بغض اور عداوت ہو اسلیے اونہون نے اسمقام پر اپنے مذہب کو بھی بالائے
طاق رکھدیا ہے اور شراب کا سرکہ حلال ہونے سے بظاہر اپنے آپ کو قائل نہ ٹھیرایا
ع چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد ✤ دیکھو ہدایہ چھاپہ مصطفائی کی
جلد دوسری کے صفحہ ۴۸۲ مین اور ہدایہ مترجم فارسی چھاپہ نولکشور کی جلد چوتھی کے صفحہ ۱۳۴
مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور شرح وقایہ عربی چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۲۴۶
مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور کنز الدقایق کلان چھاپہ دہلی مطبوعہ
مطبع احمدی کے صفحہ ۳۴۵ مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور رد
المحتار شرح در المختار چھاپہ دہلی کی جلد پانچوین کے صفحہ ۲۹۰ مین لکھا ہے
کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور فتاوی عالمگیری چھاپہ دہلی کی جلد
پانچوین کے صفحہ ۱۵۲ مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور فتاوی
قاضیخان چھاپہ نولکشور کی جلد اول کا صفحہ ۱۴ مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال
ہے اور فتاوی سراجیہ جو کہ فتاوی قاضیخان کے حاشیہ پر چھپا ہوا ہے اُسکی
جلد چوتھی کے صفحہ ۲۷۲ مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے اور جامع رموز
چھاپہ نولکشور کے صفحہ ۴۴۶ مین لکھا ہے کہ شراب کا سرکہ بنانا حلال ہے دوم
بخاری وغیرہ کتب حدیث کی عداوت کی باعث سے اگرچہ معترض صاحب ابو درداء
صحابی کے قول مذکور کے بظاہر قائل معلوم نہین ہوتے ہین لیکن جس امام کی تقلید
آپکے نزدیک واجب ہے کہ انکے نزدیک تو صحابی کے قول یا فعل سے محبت بکڑ لی

اپنی پیشانی پر خون یا پیشاب کے ساتھہ قرآن لکھا لینا حنفیہ ہی کے مذہب مین جائز ہے اور دار الحرب مین مسلمانون کو کافرون سے بیاج لینا حنفیہ ہی کے مذہب مین درست ہی اور سور کا چمڑا امام ابو یوسف امام اعظم کے شاگرد کے نزدیک ہی دباغت دینے سے پاک ہوجاتا ہے اور اسکی بیع بہی اُنکے نزدیک جائز ہے اور ذکر پر سخت کپڑا لپیٹ کر روزے کی حالت مین عورت سے جماع کرنے سے حنفیہ ہی کے مذہب مین روزے کی نہ قضا ہے اور نہ غسل لازم آتا ہے اور خنثی مشکل یعنے جسکو دونون راہون سے پیشاب نکلتا ہو اوس کے فرج مین وطی کرنے سے غسل حنفیہ ہی کے نزدیک واجب نہین ہوتا اور کسی کی لونڈی گرو رکہکر اُسے صحبت کرنے سے حنفیہ ہی کے مذہب مین حد نہین آتی۔ اور مسلمان اگر ذمی کو شراب یا سور بیچنے یا خرید کرنیکے لیے اپنا وکیل بنادے تو یہ توکیل اور بیع اور شرا حنفیہ ہی کے مذہب مین جائز ہے اور جو جانور کہ سور کے دودہ سے پالا گیا ہو اُسکا گوشت حنفیہ ہی کے مذہب مین حلال ہی اور کسی کی نکسیر بند کرنے کے لیے پیشاب کے ساتھہ یا خون کے ساتھہ اُسکی پیشانی پر سورۂ فاتحہ لکھنی حنفیہ ہی کے مذہب مین درست ہے اور جو شخص اپنی عورت سے برس بہر کی راہ کے فاصلہ پر دور رہتا ہو اور اُسکی عورت چہہ مہینے مین بچہ جنے تو یہ خیال کیا جاویگا کہ اُس شخص نے کرامت کے ساتھہ اپنی عورت سے وطی کی ہوگی یا جن اُسکا تابع ہوگا اُس کے ذریعہ سے وطی کی ہوگی بدین خیال وہ لڑکا اُسی شخص کا سمجہا حنفیہ ہی کے مذہب مین جائز ہے۔ اور گونگا کسی عورت سے زنا کرنے کا خواہ اشارے سے اقرار کرے خواہ اُسکے زنا پر گواہ قائم ہون بہر صورت گونگے پر حد ماری حنفیہ ہی کے مذہب مین جائز نہین۔ کتب فقہ مین اس قسم کے مسائل بیشمار ہین جسکو زیادہ شوق دیکہنیکا ہو وہ اُن کتابون کو ملاحظہ کرلے اور بیان اسکا مشت نمونہ خروارے اپنے موقعہ اس کتاب مین پہلے گذر چکا ہے

ہے فرمان

اور واہی تباہی

ہی تقلید شخصی مین اگر تم

پھر تو

اگر ہے تم کو کچھ خوف خدائی

ہے کب بڑائی

ثواب سو شہیدون کا نہین صفت

سنت کے باعث سی غریبو

ملے جنت ہو دوزخ سے رہائی

کہ تا مضمون حق دیوے سجھائی

اگر اب بھی نہ سمجھو تو ہو جہل

ہوئی جب فکر مجھکو سال تاریخ

ندا ہاتف سے یون جلدی سے آئی

کہ ہی تقلید شرک اور بیحیائی

الشتہار

مائق شعار کی خدمت مین واضح ہو کہ بموجب دفعہ ۱۹ ایکٹ ۲۵

ری گورنمنٹ ہو چکی ہے بدون اجازت راقم کوئی شخص اس کتاب کو یا اسکی

یا چھپوانیکا ارادہ نفرماوے فائدہ سمجھکر نقصان نہ اٹھاوے

راقم

شیخ محی الدین